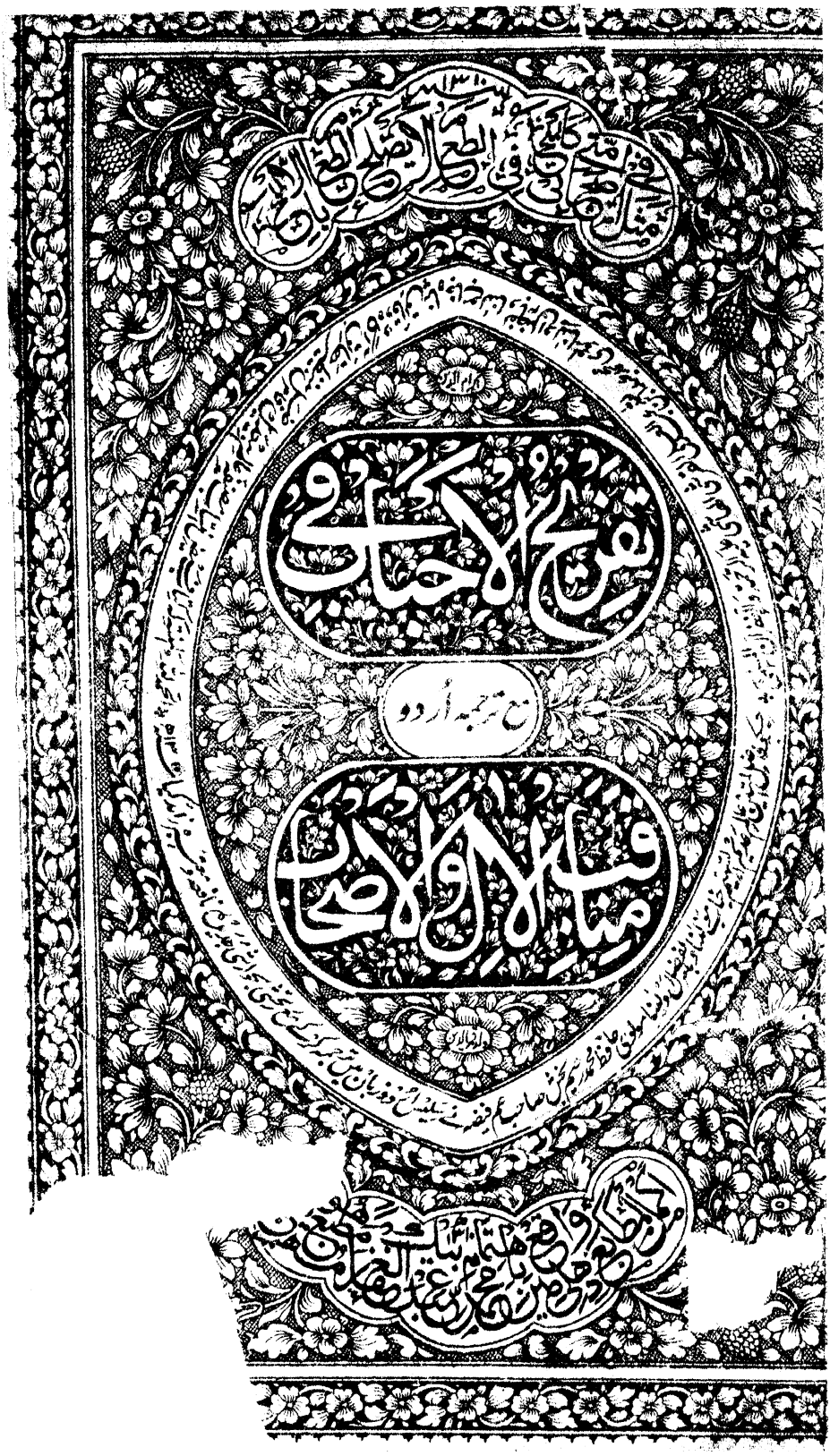
TIGHT BINDING BOOK

UNIVERSAL
LIBRARY
OU_226253
UNIVERSAL
LIBRARY


تفریح الاحباب و تنبیه الاصحاب
مع ترجمه اردو

فہرست کتب جدید المطبع اہل المطابع دہلی

سعادت الکونین فی فضائل الحسنین ؑ

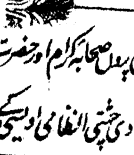
یہ نایاب کتاب جسکو جناب قبلہ وکعبہ العالمین جناب مفتی محمد اکرام الدین بن نظام الدین نبیرۂ عبد الحق صاحب محدث دہلوی عربی مستند کتابوں (صحاح ستہ) سے عمدہ طور پر تالیف کیا اسکے پہلے اور دوسرے باب میں امام حسین علیہ السلام کے فضائل اور سوانح عمری اور شہادت بیان کیے۔ تیسرے اور چوتھے باب میں جناب امام حسین علیہ السلام کے مناقب اور شہادت کا اول سے آخر تک ایسا صحیح صحیح حال بیان کیا ہے کہ ناظرین کسی دوسری کتا پائینگے خاتمہ میں یزید پر لعنت کرنیکے وجوہ اور حضرت حسنین علیہم السلام کی اولاد اور صحابہ کرام کا حال نہایت مفصل طور پر لکھا ہے تمام ہندوستان کی میں یہ پہلی ہی جامع کتاب ہے جو نہایت خوبی وبسط سے لکھی گئی ہے اصل کتاب فارسی میں تھی ہمنے بعض احباب کے اصرار سے اس کتاب کو اردو میں ترجمہ کرایا اور نہ سے مع چند جو شی اضافہ چھپوایا ہے بڑے بڑے فاضلوں کی تقریظیں اسکی خوبی کی گواہ ہیں غرضکہ یہ کتاب ہر صفت موصوف ہے اور ہماری غرض صرف آپ نظر انصاف پر موقوف ہے ایک جلد ضرور منگا کر ملاحظہ فرمایئے قیمت فی جلد ۱۴ رفیس بنی آرڈر ۲ر + دس کے خریدار کو ایک کتاب بطور تند دیجائیگی +

جوہر الایقان فی حفظ الایمان

یہ کتاب عجیب وغریب بلکہ قابل دید زبان اردو جسمیں غیر مقلدین کے تمامی عقائد وخیالات ظاہر کرکے نہایت عمدگی کیساتھ قرآن حدیث واقوال علمائے سابقہ سے اقوال طرفین کے نزدیک قابل تسلیم ہیں جوابات لکھے ہیں اور کسیقدر حال عبد الوہاب نجدی کا بھی لکھا ہے اور جن مسائل مثل فاتحہ سوئم وچہلم وزیارت مزارات وشادی وحکم طواف وبوسہ وسوگ وتعزیہ وبحث شفاعت وقیام ونداے غیر خدا وندا ونیاز وغیرہ شرک وبدعت وغیرہ میں گفتگو ہے اسکو نہایت شرح وبسط کیساتھ محقق قرآن وحدیث واقوال علمائے سابقہ سے ثابت کیا ہے اس کتاب کی بخوبی تعریف مولوی ابو محمد عبد الحق صاحب مصنف تفسیر حقانی کی تقریظ کر رہی ہے اگر ناظرین اس کتاب کو بغور دیکھینگے تو انصاف کہدیگے کہ آجتک ایسی وہابی اور مفصل مع دلائل قاطع وحجج طبع کوئی کتاب نہیں چھپی غرضکہ ولاجواب کتاب ہر مسلمان کو اس کتاب کا اپنے پاس رکھنا ضرور ہے نہایت خوشخط اور دلائی کاغذ پر چھپکر تیار ہوگئی ہے ناظرین جلد درخواستیں بھیجکر قیمت : ۶ر

جلد کے خریدار کو ایک کتاب بطور تند دیجائیگی +

مثنوی لطیف



شب نویوں سے بہتر ہے جو آج کل دیکھی جاتی ہیں اسمیں چار پول صحابہ کرام اور حضرت حسنین علیہم السلام کی توصیف

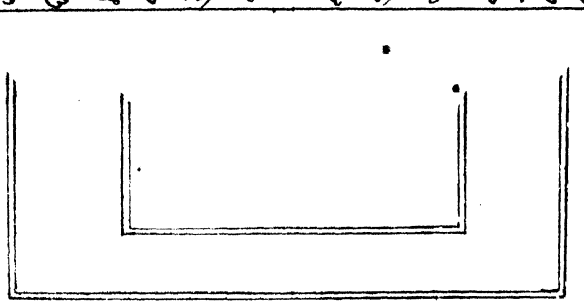
اور پھر جناب سلالۂ سادات نظام الدین احمد صاحب قادری بغدادی چشتی النظامی اویسی کے ملفوظات عمدہ طور پر لکھے ہر قیمت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست کتاب تفریج الاحباب فی مناقب الآل والاصحاب

صفحہ	مضامین
۱	تمہید من جانب مصنف علیہ الرحمۃ
۲	حضرت ابوبکر عتیق رضی اللہ عنہ کے فضائل کا تفصیلی بیان
۳	حضرت ابوبکر رضہ کا ایک آئندہ امر کی خبر دینا اور پھر اوسکا ویسا ہی ہونا۔
۲۹	امیر المومنین ابوبکر صدیق کی خلافت میں۔
۷۳	حضرت صدیق اکبر کا جملہ صحابہ سے افضل و بہتر ہونا۔
۷۸	حضرت صدیق کا سب سے زائد رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی مدد میں مال خرچ کرنا۔
۸۰	حضرت صدیق کی شجاعت کا بیان۔
۸۳	حضرت ابوبکر صدیق کی آنحضرت کے ساتھ صحبت کے بیان میں۔
۸۴	حضرت ابوبکر کے اسلام میں۔
۹۰	حضرت ابوبکر رضے اللہ عنہ کے اسم شریف میں
۹۲	حضرت ابوبکر رضے اللہ عنہ کے لقب میں۔
۹۴	حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی پیدائش اور نشو و نما کے بیان میں۔
۹۵	حضرت ابوبکر رضے اللہ عنہ کی صفت میں۔
۱۱۶	حضرت ابوبکر کے خوابوں کی تعبیر کے بیان میں۔
۱۲۶	امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے مناقب میں۔
۱۳۲	حضرت عمر رضے اللہ عنہ کے اسلام میں۔
۱۴۶	حضرت عمر رضے اللہ عنہ کی ہجرت میں۔
۱۴۷	حضرت عمر رضے اللہ عنہ کی فضیلت میں۔
۱۵۰	حضرت عمر رضے اللہ عنہ کے حق میں صحابہ اور سلف کے اقوال۔
۱۵۳	حضرت عمر رضے اللہ عنہ کے موافقات میں۔
۱۵۷	حضرت عمر رضے اللہ عنہ کی کرامات میں۔
۱۶۱	حضرت عمر رضے اللہ عنہ کی بعض خصلتوں میں۔

صفحہ	مضامین
۱۶۷	حضرت عمر رضے اللہ عنہ کی خلافت اور شہادت کے بیان ہیں۔
۲۰۷	امیر المومنین حضرت عمر رضے اللہ عنہ کی بعض خصلتوں کے بیان ہیں۔
۲۳۰	حضرت امیر المومنین حضرت عمر رضے اللہ عنہ کے مناقب ہیں۔
۲۶۹	امیر المومنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیعت اور اوسپر تمام لوگوں کے متفق ہونے کے بیان ہیں اور حضرت عمر رضے اللہ عنہ کی شہادت کا قصہ۔
۲۷۸	حضرت عثمان رضے اللہ کی صفت ہیں۔
۲۸۲	حضرت عثمان رضے اللہ عنہ کی خلافت اور وفات کے بیان ہیں۔
۲۹۹	تینوں حضرات کے مناقب ہیں۔
۳۰۵	امیر المومنین امام المتقین علی بن ابی طالب کے فضائل ہیں۔
۳۲۶	حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی سیرت ہیں۔
۳۴۹	اُن احادیث میں جو حضرت علی رضہ کے فضائل میں وارد ہیں
۳۷۴	اِن چاروں حضرات کے فضائل ہیں۔
۳۷۵	خلفاء کے بیان میں جو حدیثیں آئی ہیں اون کا بیان۔
۳۸۵	ابن ابی وقاص قرشی رضے اللہ عنہ کے مناقب ہیں
۳۸۷	سعید بن زید قرشی رضے اللہ عنہ کے مناقب ہیں۔
۳۸۸	عامر ابو عبیدہ بن جراح کے مناقب۔
۳۸۹	عشرہ مبشرہ رضے اللہ تعالی عنہم کی مناقب۔
۳۹۲	ابو طلحہ بن عبد اللہ اور ابو عبد اللہ زبیر بن عوام رضے اللہ تعالی عنہما کی شہادت کا ذکر
۳۹۳	امیر المومنین ابو محمد حسن اور ابو عبد اللہ حسین رضی اللہ تعالی عنہما کے مناقب۔
۴۰۷	جناب امام حسن سیدہ نساء العالمین حضرت فاطمۃ الزہرا رضے اللہ تعالی عنہا کے بیان ہیں۔
۴۱۱	نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اہلبیت کے فضائل۔
۴۱۴	ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ زوجہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے فضائل۔
۴۲۴	حضرت عائشہ صدیقہ کا رسول خدا صلعم کے حضور میں گیارہ عورتوں کا قصہ بیان کرنا۔
۴۲۶	حضرت عائشہ پر منافقوں کا تہمت لگانا اور پھر اون کی پاکی کے باب میں آیات کا نزول ہونا۔



بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله نحمده ونستعينه ونستغفره
ونؤمن به ونتوكل عليه ونعوذ بالله
من شرور انفسنا ومن سيئات اعمالنا
من يهده الله فلا مضل له ومن يضلل
الله فلا هادي له ونشهد ان لا اله
الا الله وحده لا شريك له ونشهد
ان سيدنا ومولانا محمدا عبده و
رسوله ارسله بالحق بشيرا ونذيرا
بين يدي الساعة من يطع الله
ورسوله فقد هدى ومن يعص الله ورسوله فقد
وغوى اما بعد فان خير الحديث
كتاب الله وخير الهدى
هدى محمد صلى الله عليه وآله واصحابه
وسلم وشر الامور
محدثاتها
وكل بدعة

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خدا کے لئے سب تعریفیں ہیں ہم اُسیکو حمد کرتے ہیں اُسی سے مدد چاہتے
اُسی سے مغفرت مانگتے ہیں اُسی پر ہمارا بھروسہ ہے ہم اُسی پر ایمان
لائے ہیں ہم اپنے نفسوں کی بدی اور عملوں کی برائی سے خدا سے پناہ
مانگتے ہیں جسکے صفحۂ حال پر وہ ہدایت کا آفتاب چمکتا ہے اُسکو
گمراہی کے گڑھے میں کوئی ڈال نہیں سکتا اور جسکو اُسنے گمراہی کی کنوئی
جھکائی پھر ہدایت کی شاہراہ پر کیسکا لانا کیا امکان ہم دل سے
گواہی دیتے ہیں کہ خدا کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں
وہ اپنی ذات میں اکیلا اپنی صفات میں یکتا ہے اُسکا کوئی ساجھی
نہیں محمد صلعم کے پیغمبر اور اُسکے ایک خاص بندہ ہیں کہ بھی ہم گواہی
دیتے ہیں وہ ہمارے آقا ہمارے سردار ہیں اللہ پاک نے اُنکو قیامت کے آگے
حق کے ساتھ مومنوں کو خوشی اور کافروں کو ڈرانے کے لئے
بھیجا جسنے اللہ اور رسول کی اطاعت کی وہ سیدھی راہ پر
چلا جسنے اُن دونوں کی نافرمانی کی اُسنے گمراہی اور سرکشی کا طوق
پہنا۔ حمد و صلوٰۃ کے بعد واضح ہو کہ بہترین حدیث کتاب اللہ
اور عمدہ ترین ہدایت ہدایت محمد رسول اللہ ہے سب سے بدتر کام
نئی نئی باتوں کا شرع میں ایجاد کرنا ہے اور جتنی نئی باتیں

ضلالة وكل ضلالة في النار من يطع الله
ورسوله فقد رشد ومن يعص الله ورسوله
فانه لا يضر الا نفسه ولا يضر الله شيئا۔
نسئال الله لنا ان يجعلنا ممن يطيعه ويطيع
رسوله ويجتنب سخطه ويتبع رضوانه
فانما نحن به وله يا ايها الذين امنوا اتقوا
الله حق تقاته ولا تموتن الا وانتم مسلمون
اما بعد فيقول العبد الضعيف النحيف الراجي
الى رحمة الله القوي ابو عبد الله محمد عبد الله
ابن عبد العلي القرشي الهاشمي جمعت في هذا
المختصر الموسوم بتفريح الاحباب في
مناقب الآل والاصحاب الاحاديث التي حوت
بها الكتب المتداولة من الصحاح واذت بها الالسنة
المعنونة من الحسان والغرائب في فضائل آله الاطهار
وصحابته الاخيار سيما الخلفاء الراشدين رضوان الله عليهم
اجمعين والله اسئل ان ينفعه به كما نفع باصوله
الكتب المذكورة والله الموفق والمعين لاهل الخير اجمعين

مناقب امير المومنين امام المسلمين المتقين
عبد الله بن عثمان ابي قحافة بن عامر بن عمر بن كعب بن سعد
ابن تيم بن مرة بن كعب بن لوي بن غالب بن فهر بن
مالك بن النضر بن كنانة قريش ابي بكر الصديق
العتيق رضي الله تعالى عنه عليه الصلوة والسلام
عن عبد الرحمن بن صخر ابي هريرة الدوسي

امور شرع مين اختراع کی جاتی ہین گمراہی ہین اور ہر قسم کی
گمراہی دوزخ مین ہے جسنے اللہ رسول کا کہا مانا وہ نیک راہ پر لگا اور
جسنے انکی نافرمانی کی اُسنے اور کسیکو تو کیا اپنے ہی نفس کو ضرر دیا۔
ہم اللہ سے اُسکی اطاعت اور اُسکے رسول کی اتقیاد کی توفیق
مانگتے اور اُسکی جناب مین التجا کرتے ہین کہ اپنے عذاب سے بچنے
اور رضامندی کی پیروی کی ہمت دے کیونکہ ہم اُسی کے
غلام ہین اے لوگو اللہ سے ڈرو جو ڈرنیکا حق ہے اور مسلمانی حالت
مین مرنا۔ اسکے بعد بندہ ضعیف و نحیف خدا کی رحمت کا امیدوار
ابو محمد عبد اللہ عبد العلی قرشی ہاشمی کا بیٹا عرض کرتا ہے کہ مین نے
اس مختصر رسالہ مین جسکا نام **تفریح الاحباب فی مناقب الآل**
والاصحاب ہے ایسی حدیثین جمع کین جنمین معمولہ کتب صحاح
حاوی ہین اہل بیت اطہار کے فضائل صحابہ اخیار کے
خصائل مین عموماً خلفای راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے شمائل
مین خصوصاً بہت سے ایسے نسخے نادر کے جو معتبر و مشہور ہین
آخر مین خدا سے التجا کرتا ہون کہ جسطرح اسکے اصول صحاح
سے خدا نے لوگون کو نفع پہونچایا اسیطرح یہ بھی نافع واقع ہو
اللہ معین و مددگار اور اہل خیر کو توفیق دینے والا ہے +

مؤمنون کے سردار پرہیزگارون مسلمانون کے امام عبد اللہ بن
عثمان ابی قحافہ بن عامر بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ
بن کعب بن لوئی بن غالب بن فہر بن نضر بن کنانہ قریش
ابی بکر صدیق عتیق رضی اللہ تعالی عنہ کے
مناقب اور فضائل کے بیان مین۔

بخاری اور مسلم مین عبد الرحمن بن صخر ابو ہریرہ دوسی سے

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال
من انفق زوجين في سبيل الله نودي
من ابواب الجنة يا عبد الله هذا خير
فمن كان من اهل الصلوة دعي من باب
الصلوة ومن كان من اهل الجهاد دعي
من باب الجهاد ومن كان من اهل الصيام
دعي من باب الريان ومن كان من اهل
الصدقة دعي من باب الصدقة فقال
ابو بكر بابي انت وامي يا رسول الله ما
على من دعي من تلك الابواب من ضرورة
فهل احد يدعى من تلك الابواب كلها
قال نعم وارجو ان تكون منهم رواه الشيخان
ابو عبد الله محمد بن اسمعيل البخاري وابو
الحسين مسلم بن الحجاج القشيري وابو عبد الله
مالك في الموطا مثله عن عبد الرحمن بن ابي بكر
ان اصحاب الصفة كانوا اناسا فقراء وان النبي
صلى الله عليه وسلم قال من كان عنده طعام
اثنين فليذهب بثالث وان اربعا فخامس او
سادس وان ابا بكر جاء بثلاثة وانطلق النبي
صلى الله عليه وسلم بعشرة فهو انا وابي
وامي ولا ادري قال وامرأتي وخادم بيننا وبين بيت ابي بكر
وان ابا بكر تعشى عند النبي صلى الله عليه وسلم

روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جو شخص دو چیزیں
یعنی جوڑا (دو اشرفی دو روپے دو کپڑے) اللہ کی راہ میں
خرچ کریگا اُسے جنت کے دروازوں سے ندا دی جائیگی
کہ اے خدا کے بندے ادھر سے آ پس جو نمازی کو باب
صلوٰۃ سے آواز دی جائیگی اور مجاہد کو باب جہاد سے
روزہ دار کو باب ریان سے اہل صدقہ کو باب صدقہ
سے (یعنی صفات مذکورہ سے جسمیں جو صفت غالب
ہوگی وہ اُسی دروازہ سے پکارا جائیگا) حضرت
ابوبکرؓ بولے میرے ماباپ آپ پر سے فدا ہوں یا رسول
اللہ ان دروازوں میں سے ہر ایک دروازہ سے بُلائی جانیکی
کوئی ضرورت نہیں کوئی ایسا بھی ہوگا جسکو
سب دروازوں سے بلاتے ہونگے فرمایا ہاں میں امید
کرتا ہوں کہ تو انہیں میں سے ہے **بخاری** مسلم میں
عبد الرحمن ابوبکرؓ کے صاحبزادے سے روایت ہے کہ
اصحاب صُفہ بیچارے فقیر غریب تھے نبی صلعم نے فرما
رکھا تھا کہ جسکے گھر میں دو آدمیوں کے لایق کھانا ہو
وہ تیسرے کو لیجائے اور اگر چار آدمیوں کی قوت ہو تو
پانچوان لیجائے اسیطرح اگر پانچ کی ہو تو چھٹا ایکدن
حضرت ابوبکرؓ تین آدمیوں کو اپنے گھر لائے اور نبی صلعم
دس غریبوں کو لیگئے پس گھر میں ایک میں ایک میرے ماباپ اور میرا
راوی (عثمان ہندی) کہتا ہے مجھے یاد نہیں کہ بی بی کا نام
لیا یا نہیں اور خادم ہمارے اور ابوبکرؓ کے گھر کو درمیان آتا جاتا تھا ابوبکرؓ
گھر میں مہمان چھوڑ کر رسول اللہ صلعم کی خدمت میں گئے

مراد تو صرف دخول جنت ہے اور وہ ایک ہی دروازہ سے حاصل ہو سکتی ہے مگر باوجود اسکے میں عرض کرتا ہوں کہ کوئی ایسا شخص

ثم لبث حتى صليت العشاء ثم رجع
فلبث حتى تعشى النبي صلى الله عليه
وسلم فجاء بعد ما مضى من الليل
ما شاء الله قالت له امرأته وما حبسك
عن اضيافك او قالت ضيفك قال ابو بكر
او ما عشيتهم قالت ابوا حتى تجئ قد
عرضوا فابوا قال فذهبت انا فاختبأت
فقال يا غنثر فجدع وسب وقال كلوا
لا هنيئا فقال والله لا اطعمه ابدا و
ايم الله ما كنا نأخذ من لقمة الا ربى
اسفلها اكثر منها قال شبعوا
وصارت اكثر مما كانت
قبل ذلك ونظر اليها ابو بكر
فاذا هي كما هي او اكثر
فقال لامرأته يا اخت
بني فراس ما هذا قالت
لا وقرة عيني لهي الان
اكثر منها قبل ذلك
بثلث مرات فاكل
منها ابو بكر وقال
انما كان ذلك
من الشيطان
يعني يمينه

اور شب کو وہین کھانا کھا کر ٹھیرے رہے عشا کی
نماز پڑھکر پھر رسول صلعم کی در دولت پر آئے اور بیٹھے
رہے یہانتک کہ نبی صلعم کھانے سے فارغ ہوے
اتنے مین کچھ رات بھی گئی آپ وہان سے مکان پر آئے
انکی بی بی نے کہا مہمانون کی طرف سے کس چیز نے
تمکو روکا (یعنی مہمان ابتک تمہارے منتظر ہین) حضرت
ابوبکر بولے تمنے انکو کھانا نہین کھلایا انکی بی بی نے
کہا ہر چند کہ کھانا انکے آگے رکھا مگر انہون نے انکار
کیا اور تمہارے آنیکے منتظر رہے عبدالرحمن کہتے
ہین مین تو چھپ گیا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے
خفگی کی راہ سے کہا اے بیوقوف سرمونڈی نا کاٹی
تونے برا ہی کیا (اور اپنے اہل بیت کو خطاب کر کے
فرمایا) لو تم ہی کھاؤ ٹھو سو خدا کی قسم مین یہ کھانا
کبھی نہ کھاؤنگا (عبدالرحمن کہتے ہین) بخدا جتنا ہم
لقمہ لیتے تھے اُس سے زائد اُسکے نیچے زیادہ ہوتا تھا
یہانتک کہ سب سیر بھی ہو گئے اور پہلے سے زیادہ
کھانا بھی باقی رہا حضرت ابوبکر دیکھتے کیا ہین
کہ کھانا جو نکالا تون بلکہ اُس سے زائد موجود ہے آپنے
بی بی سے فرمایا کہ اے بنی فراس کی بہن یہ کیا
ہے اُنہون نے جواب دیا آنکھون کی ٹھنڈک قسم یہ تو
پہلے سے بہت زیادہ ہے یہ سنکر حضرت ابوبکر رض
بھی تناول کرنے لگے اور فرمانے لگے غصہ کی حالت
مین میرا قسم کھانا شیطان کے وسوسہ سے تھا

ثم اكل منها لقمة ثم حملها الى
النبي صلى الله عليه وسلم
فاصبحت عنده وكان بيننا
وبين قوم عقد فمضى الاجل
فعرفنا اثنى عشر رجلا مع كل
رجل منهم اناس او كما قال الله
اعلم كم مع رجل فاكلوا منها
اجمعون رواه البخاري والمسلم
عن عبد الله بن عمر رضه ان عمر
ابن الخطاب رض دخل على ابي بكر
الصديق رض وهو يجذب
لسانه فقال عمر مه غفر الله
لك فقال ابو بكر ان هذا
اوردني الموارد رواه مالك في
الموطا - قال الله تعالى الا تنصروه
فقد نصره الله اذ اخرجه
الذين كفروا ثاني اثنين اذ هما
في الغار الاية - قالت عائشة و
ابو سعيد الخدري وابن عباس
كان ابو بكر مع النبي صلى الله عليه وسلم
في الغار وقال الله تعالى ولا يأتل اولوا
الفضل منكم والسعة الاية قالت عائشة
نزلت في ابي بكر الصديق حين حلف ان

اُنمین سے ایک دو لقمے کھا کر رسول اللہ صلعم کے پاس
لائے (عبد الرحمن کہتے ہین) وہ کھانا صبحکو رسول
اللہ صلعم کی خدمت مین حاضر ہوا ہم مین اور ایک
قوم مین عہد تھا مگر اُسکی مُدت گزر چکی تھی پس ہمنے
بارہ تاجودھری مقرر کئے اور اُنمین سے ہر مرد
کے ساتھ کئی کئی آدمی تھے غرضکہ سب نے اُنمین سے
سیر ہو کر کھایا اور اُنکی تعداد کا علم اللہ کو ہے -
مؤطا مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت
عمر بن الخطاب حضرت ابو بکر صدیق کے پاس آئے
اور وہ اپنی زبان کھینچ رہے تھے عمر بن الخطاب رض
نے فرمایا خدا آپکو بخشے ٹھیرو کیا کرتے ہو فرمایا اسنے
مجھکو محل ہلاکت مین ڈالا حضرت عائشہ ابو سعید
ابن عباس اس آیت (اگر تم اُسکی یعنی محمد کی مدد
نکرو گے تو کچھ پروا نہین خدا اُسکی اُسوقت مدد
کر چکا ہے جب منکرون نے اُسے وطن سے نکالا
اور دو مین کا دوسرا تھا جب دونو غار مین تھے) کی تفسیر
مین فرماتے ہین کہ وہ حضرت ابو بکر ہی تھے کہ آپنے
غار تک بھی رفاقت نہ چھوڑی اسیطرح دوسری
آیت (صاحب فضل و وسعت والونکو قسم کھانی لایق
نہین) مین ابی صاحبہ فرماتے ہین کہ جسوقت
منفریون نے مجھہ پاکدامن پر بہتان باندھا اور
اُنمین حضرت ابو بکر کا بھانجا مسطح نام بھی تھا
آپ اُسکے ساتھ ہمیشہ سلوک رہتے تھے حضرت

لا یقسم علی مسطح فی قصة الافك
رواه كله البخاری معنی وقال الله
تعالیٰ وسیجنبها الاتقی الآیة نزلت
فی ابی بكر رواه الحاكم فی صحیحه و
البزار وقال الله تعالیٰ والذین استجابوا
لربهم من بعد ما اصابهم القرح
الایة قالت عائشة نزلت فی ابی بكر
رواه البخاری عن عائشة انها قالت
ان ابا بكر الصدیق كان نحلها جاد عشرین
وسقا من ماله بالغابة فلما حضرته الوفاة
قال والله یا بنیة ما من الناس احد
احب الی غنی بعدی منك ولا اعز علی
فقرا بعدی منك وانی كنت نحلتك جاد عشرین
وسقا فلو كنت جددتیه واحتزتیه كان
لك وانما هو الیوم مال وارث وانما هو
اخواك واختاك فاقتسموه علی كتاب الله
قالت عائشة فقلت یا ابت لو كان كذا
وكذا لتركته انما هی اسماء فمن الاخری فقال
ذو بطن بنت خارجة اراه جاریة رواه
مالك فی الموطا واخرجه ابن
سعد وقال
فی اخره
ذات

عائشہ کی بریت کے بعد آپنے قسم کھائی کہ جو مین مسطح
کو دیا کرتا تھا آیندہ نہ دونگا اُسپر اللہ صاحب نے یہ
آیت نازل کی اسکو بخاری نے روایت کیا ہے
حاکم اور بزار مین ہے کہ یہ آیت (قریب آگ سے بچیگا
جو بہت متقی ہے) حضرت ابوبکر کے حق مین نازل
ہوئی اسیطرح آیۃ والذین استجابوا الخ عائشہؓ فرماتی
ہین کہ ابوبکر کے حق مین نازل ہوئی یہ بھی بخاری
مین ہے۔ موطا مین حضرت عائشہ سے روایت ہے
کہ حضرت ابوبکر نے مجھے بیس وسق کھجور دنکا ایک قطع
اپنی ملکیت مین سے عنایت فرمایا اور وہ ایک جنگل
مین تھا مگر جب آپکی وفات کا وقت قریب آیا تو
مجھسے فرمایا اے بیٹی بخدا مجھے یہ بات بہت محبوب ہے
کہ میرے بعد تو سب سے زیادہ غنی رہے اور فقر کا غلبہ
میرے بعد تجھپر نہو اگر تو اُن بیس وسق کھجورون کو
کاٹ کر خزانہ مین رکھ لیتی تو وہ خاص تیرا ہی مال
ہوتا مگر اب وہ سب وارثونکا مال ہے۔ تیرے دو
بھائی دو بہنین اور بھی اسمین سے حصہ لینگے اب تمکو کتاب اللہ کے
موافق تقسیم کر لینا چاہئے عائشہ فرماتی ہین مینے عرض کیا ای باپ
یہ بات تو ٹھیک ہے کہ کیسا ہی بڑا مال کیون نہو تو مین چھوڑ دیتی
مگر میری تو صرف ایک ہی بہن اسماء ہین اور دوسری
کونسی ہے فرمایا بنت خارجہ کی پیٹ مین بھی میرے
گمان مین لڑکی ہی ہے ابن سعد کی روایت مین یہ الفاظ
زائد ہین کہ میرے دلمین یہ بات ڈالی گئی ہے کہ ذات

بطن قد القي في روعي انها جارية
فاستوصى بها خيرا فولدت ام كلثوم
عن يحيى بن سعيد ان عائشة زوج
النبي صلى الله عليه وسلم قالت رأيت
ثلثة اقمار سقطن في حجرتي فقصصت
رويای علی ابی بکر ن الصدیق قالت
فلما توفي رسول الله صلى الله عليه
وسلم ودفن في بيتها قال لها ابو بكر
هذا احد اقمارك وهو خيرها رواه مالك
في الموطا **عن** ابي النضر مولى عمر بن
عبيد الله انه بلغه ان رسول الله صلى
الله عليه وسلم قال لشهدا احد هؤلاء
اشهد عليهم فقال ابو بكر ن الصديق
يا رسول الله السنا باخوانهم اسلمنا
كما اسلموا وجاهدنا كما جاهدوا فقال
رسول الله صلى الله عليه وسلم بلى
ولكن لا ادري ما تحدثون بعدي
قال فبكى ابو بكر ثم بكى ثم قال أئنا
لكائنون بعدك رواه مالك في الموطا
عن ربيعة بن ابي عبد الرحمن انه قال
قدم على ابي بكر ن الصديق مال من البحرين
فقال من كان له عند رسول الله صلى الله عليه
وسلم وأي او عدة فليأتني فجاء جابر بن عبد الله فحفن له ثلث

بطن لڑکی ہے پس اُسکے حق مین بھی میرے بھلائی کی وصیت
کرتا ہون۔ راوی کہتا ہے آخر کار ام کلثوم پیدا ہوئین۔
مُوطا مین یحیی بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رض
فرماتی ہین کہ مین نے خواب مین تین چاند دیکھے کہ میرے
حجرے مین گرے پڑے ہین صبح کو حضرت ابوبکر سے یہ قصہ
بیان کیا آپ نے سوقت تو خاموش ہوے مگر جب رسول اللہ
صلعم کی وفات ہوئی اور میرے حجرے مین مدفون ہوے
تو آپنے فرمایا یہ اُن تین چاندون مین کا ایک چاند ہے
اور یہ سب سے بہتر ہے مُوطا مین ابی النضر مولی عمر بن
عبید اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
احد کے شہیدون کے حق مین فرمایا مین قیامت کے دن اُنکو
گواہی دونگا ابوبکر صدیق نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا
ہم اُنکے بھائی نہین ہین اُن جیسے ہم بھی مسلمان ہین
جیسے اُنہون نے جہاد کیا ہمنے بھی اپنی جانین لڑا دین
رسول اللہ صلعم نے فرمایا یہ بات ٹھیک ہے مگر مجھے خبر
نہین کہ تم میرے بعد کیا کیا دین مین ایجاد کروگے
یہ سنکر حضرت ابوبکر رو دیے اور بہت دنیکے بعد
حضرت ابوبکر نے کہا کیا ہم بعد آپکے زندہ رہینگے
مُوطا مین ربیعہ بن ابو عبد الرحمن سے روایت ہے کہ جب
حضرت ابوبکر صدیق کے پاس بحرین سے مال آیا تو آپنے
اعلان کرادیا کہ جس سے رسول اللہ صلعم نے کوئی وعدہ
کیا ہو یا کوئی قرضخواہ ہو تو وہ میرے پاس آکر مانگے
پس جابر بن عبد اللہ آپکے پاس آئے آپنے تین لپین

رواه مالك عن عبد الله بن مسعود عن النبي
صلى الله عليه وسلم قال لكل نبي خاصة
من اصحابه وان خاصتي من اصحابي ابوبكر
رواه طبراني عن عائشة قالت مر
النبي صلى الله عليه وسلم بابي بكر
وهو يلعن بعض رقيقه فالتفت اليه
فقال لعانين وصديقين كلا ورب
الكعبة فاعتق ابو بكر يومئذ بعض
رقيقه ثم جاء الى النبي صلى الله عليه
وسلم فقال لا اعود رواه البيهقي في
شعب الايمان عن ابي هريرة
قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم من اصبح منكم اليوم
صائما قال ابو بكر انا قال فمن تبع
منكم اليوم جنازة قال ابو بكر
انا قال فمن اطعم منكم اليوم مسكينا
قال ابو بكر انا قال فمن عاد منكم
اليوم مريضا قال ابو بكر انا فقال
رسول الله صلى الله عليه وسلم
ما اجتمعن في امرء الا دخل الجنة رواه
مسلم عن عبد الله بن مسعود عن النبي صلى
الله عليه وسلم قال لو كنت متخذا خليلا
لاتخذت ابا بكر خليلا ولكنه اخي

بھر کر دین طبرانی مین عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کے لئے اصحابون
مین سے ایک خاص مصاحب ہوتا ہے میرے اصحابون
مین سے خاص مصاحب ابوبکر ہین بیہقی شعب الایمان
مین عائشہ سے نقل کرتے ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا
حضرت ابوبکر رض پر اس حال مین گذر ہوا کہ وہ اپنے بعض
غلامون کو لعنت کر رہے تھے آپ انکی طرف متوجہ ہوے
اور فرمایا کعبہ کے رب کی قسم ہے لعانین اور صدیقین
مین مناقضت ہے (یعنی تو صدیق ہے اور صدیقون کا شیوہ
لعنت نہین) حضرت ابوبکر نے اسی دن غلام کو آزاد
کر دیا اور رسول اللہ صلعم کے پاس آکر عرض کیا کہ اب
کبھی ایسا نکرونگا مسلم مین حضرت ابوہریرہ سے مروی
ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مین سے
آج کون روزہ دار ہے حضرت ابوبکر نے عرض کیا مین
پھر فرمایا آج جنازہ کے ساتھ تم مین سے کون گیا ابوبکر
بولے مین فرمایا کس نے تم مین آج مسکین کو کھانا کھلایا
ہے ابوبکر بولے مین نے فرمایا بیمار کی عیادت (بیمار پرسی) تم مین
سے آج کس نے کی ہے حضرت ابوبکر نے کہا مین نے پھر
رسول اللہ صلعم نے فرمایا جس شخص مین یہ خصلتین
جمع ہونگی وہ ضرور جنتی ہے مسلم مین عبد اللہ بن
مسعود سے منقول ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
نقل کرتے ہین کہ آپنے فرمایا اگر مین کسیکو دوست
بناتا تو ابوبکر کو دوستی مین اختیار کرتا مگر وہ میرے

وقد اتخذ الله صاحبكم خليلا رواه
مسلم۔ زاد احمد اخی فی الدین وصاحبی
فی الغار عن ابن عباس ان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال وھو فی
قبۃ یوما بلال اللھم انشدک عھدک
ووعدک اللھم ان تشأ لا تعبد
بعد الیوم فاخذ ابو بکر
بیدہ فقال حسبک یا رسول اللہ
الحححت علی ربک فخرج وھو
یثبت فی الدرع وھو یقول
سیھزم الجمع ویولون الدبر
رواہ البخاری عن ابی سعید
الخدری رضی اللہ عنہ قال
خطب النبی صلی اللہ علیہ
وسلم فقال ان اللہ خیر
عبدا بین الدنیا
وبین ما عندہ
فاختار ما عند اللہ
فبکی ابو بکر الصدیق
فقلت فی نفسی
ما یبکی ھذا
الشیخ ان یکن
اللہ خیر عبدا

دینی بھائی اور یار ہیں۔ احمد کی روایت میں اخی
فی الدین وصاحبی فی الغار زیادہ ہے یعنی ابوبکر میرے دینی بھائی اور غار کے
رفیق ہیں پھر آپنے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہارے ہی صاحب کو
(ذات محمدی صلعم) دوست بنایا ہے۔ بخاری میں ابن عباس سے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم مدینہ کے دن ایک چمڑے کے قبہ (بڑے خیمہ)
میں تشریف رکھتے تھے فرمانے لگے بار خدایا میں تیرے عہد اور
وعدہ کو یاد دلاتا ہوں (یعنی کمال عاجزی سے تیرے عہد و پیمان
کے وسیلہ سے سوال کرتا ہوں) اگر تجھے منظور ہوتا
تو آج سے بعد تو زمین میں میری عبادت نکیا جاتا (یعنی
تمام مسلمانوں کو نیست و نابود کر دیتا) حضرت ابوبکر
نے اسیوقت آپکے ہاتھ پکڑ لئے اور کہا یا رسول اللہ
بس کیجئے آپنے اپنے رب سے بہت التجا کی پس رسول
اللہ صلعم قبہ سے نکل آئے اور وہ جلتا پہنے ہوئے
زبان فیض بنیان سے فرماتے تھے سیھزم الجمع ویولون
الدبر (قریب ہے شکست پاکر پس پا ہوتا ہے۔ بخاری
میں ابو سعید خدری سے مروی ہے کہ ایکدن نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ سنا کر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے
ایک بندہ کو اختیار دیا کہ چاہے وہ اسچیز کو اختیار
کرے جو اللہ کے پاس ہے (یعنی نعیم آخرت اور ثواب
عقبیٰ) چاہے دنیا کے نازونعم اختیار کرے سو آپنے
چاہا جو اللہ کے پاس ہے یہ سنکر ابوبکر رونے لگے (ابو سعید خدری
کہتے ہیں) میں نے اپنے دل میں کہا اس شیخ کے رونے
کا کیا باعث ہے اللہ تعالیٰ نے ایک غیر معین بندہ

بین الدنیا و بین ما عندہ فاختار
ما عند اللہ فکان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ھو العبد و
ابو بکر اعلمنا فقال یا ابا بکر لا
تبك ان امن الناس علی فی صحبتہ
و مالہ ابو بکر ولو کنت متخذا
من امتی یعنے خلیلا لاتخذت
ابا بکر ولکن اخوۃ الاسلام
و مودتہ لا یبقین فی المسجد
باب الا سد الا باب ابی بکر
رواہ البخاری - وزاد الطبرانی فانی
رایت علیہ نورا عن قیس ابن بلال
قال لابی بکر ان کنت انما اشتریت
لنفسك فامسکنی وان کنت انما اشتریت
لله فدعنی وعمل الله رواہ البخاری
واعتق ابو بکر الصدیق بلالا
لاجل الله وطاعتہ فنزلت و
سیجنبھا الاتقی الذی یؤتی
مالہ یتزکی الآیہ ذکرہ
اھل العلم -
عن ابن عباس قال
خرج رسول الله
صلی الله علیہ

کو اختیار دیا جاہے وہ دنیا کو اختیار کرے جاہے آخرت
کو پس اُس بندہ نے عقبیٰ کے ثواب کو پسند کر لیا اور رسول
اللہ صلعم ایک بندہ ہین باوجودیکہ ابوبکر ہم سب سے دانا
ترہین اور جو مقتضی وقار اور زیادتی عقل و فہم کا ہے پر
نہ معلوم کیا سبب ہے اتنے مین رسول اللہ صلعم نے فرمایا اے
ابوبکر تو مت رو سب سے محسن یادہ میرے حق مین مال اور صحبت
کی رو سے ابوبکر ہے اگر مجھے اپنی امت مین سے کسیکی دوستی
منظور ہوتی تو ابوبکر کو دوست بناتا مگر اسلام کی برادری
اور مودت کافی ہے مسجد مین آمد و رفت کے لئے کوئی
کھڑکی اور دروازہ بدون بند کئے نچھوڑا جاوے مگر ابوبکر کا
دروازہ - (یعنی سب کھڑکیان اور دروازے بند کر دو مگر ابوبکر
کا دروازہ کھلا رہنے دو) طبرانی کی روایت مین یہ
لفظ (فانی رایت علیہ نورا) زائد ہین - یعنی مین اسکے دروازے
پر نور دیکھتا ہون بخاری مین قیس سے روایت ہے کہ بلال
نے ابوبکر رض سے عرض کیا اگر آپنے مجھے اپنی ذات
(یعنی خدمت کے لئے خریدا ہے تو رکھئے اور اگر آپنے
اللہ کے واسطے خریدا ہے تو مع عمل خدا کے مجھے چھوڑ
دیجئے حضرت ابوبکر صدیق نے خاص اللہ اور اُسکی
رضامندی کے لئے آزاد کر دیا اور یہ آیت آپکے حق مین
نازل ہوئی (وسیجنبھا الاتقی الذی یؤتی مالہ یتزکی
یعنی دوزخ کی آگ سے وہ متقی بچایا جائیگا جو اپنا مال
دیتا اور پاک ہوتا ہے بخاری مین ابن عباس سے
روایت ہے کہ جس مرض مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم فی مرضه الذی مات فیه
عاصبا راسه بخرقة فقعد علی المنبر
فحمد الله واثنی علیه ثم قال
انه لیس من الناس احد امنّ
علیّ فی نفسه و ماله من ابی بکر
ابن ابی قحافة ولو کنت متخذا من
الناس خلیلا لاتخذت ابا بکر
خلیلا و لکن خلة الاسلام
افضل سدوا عنی کل خوخة فی هذا
المسجد غیر خوخة ابی بکر رواه
البخاری عن جبیر بن مطعم قال ان
عمرو بن العاص قال ان النبی صلی الله
علیه وسلم بعثه علی جیش ذات السلاسل
قال فاتیته فقلت ای الناس احب الیک
قال عائشة قلت من الرجال قال ابوها
قلت ثم من قال عمر فعد رجالا فسکت
مخافة ان یجعلنی فی اخرهم
رواه البخاری ومسلم
عن عبد الرحمن بن صخر الدوسی
ابی هریرة رضی الله عنه
قال قال رسول الله
صلی الله علیه وسلم
ما لاحد عندنا ید الا

وسلم کا انتقال ہوا اُس مین آپ ایک کپڑے کی پٹی
سے سر باندھے ہوے منبر پر تشریف رکھتے تھے حمد و ثنا
کے بعد فرمایا کہ جیسا ابوبکر بن ابی قحافہ کا مال اور ذات
کی رو سے مجھپر احسان ہے ایسا اور لوگون مین سے کسیکا
نہین اگر مین لوگون مین سے کسیکو دوست بناتا تو
دوستی کے لایق ابوبکرؓ ہی ہوتے مگر
اسلام کی دوستی افضل ہے اس مسجد کی آمدورفت کے
کل دروازے بند کردو مگر ابوبکر کا دروازہ کھلا رہنے دو
بخاری مسلم مین جبیر بن مطعم سے روایت ہے کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن العاص کو ذات السلاسل
کے لشکر مین (ایک زمین کا نام ہے) امیر بنا کر بھیجا تھا
وہ کہتے ہین جب مین وہان سے رسول اللہ صلعم کی
خدمت مین آیا تو عرض کیا ان موجود لوگون مین سے
آپکے نزدیک محبوب ترکون شخص ہے فرمایا عورتون
مین سے عائشہ مینے عرض کیا کہ میرا سوال تو مردون
مین سے ہے فرمایا عائشہ کے والد۔ مینے کہا ابوبکر کے بعد
فرمایا عمر اسکے بعد جو جو مین سوال کرتا گیا آپ کئی
آدمیون کو گنتے گئے مین اس خوف کی وجہ کہ مبادا
سب سے پیچھے مجھے ٹھیرائین خاموش ہو رہا ترمذی
مین ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا ہمپر کسیکا ایسا احسان نہین جسکا عوض
اور مکافات ہمنے دنیا ہی مین دیا ہو یعنی جسنے ہمارے
ساتھہ مال و نعمت سے سلوک کیا ہمنے جون کا

وقد كافيناه ما خلا ابا بكر فان له
عندنا يدا يكافيه الله بها يوم
القيمة وما نفعني مال احد قط
ما نفعني مال ابي بكر ولو
كنت متخذا خليلا لاتخذت ابا بكر
خليلا الا وان صاحبكم خليل
الله رواه ابو عيسى ابن سورة الترمذي
عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه
قال ابو بكر سيدنا وخيرنا
واحبنا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم
رواه الترمذي عن ابي عبد الرحمن
عبد الله بن عمر بن الخطاب رضي الله تعالى
عنهما قال ان رسول الله صلى الله عليه و
سلم لابي بكر انت صاحبي في الغار وصاحبي
على الحوض رواه الترمذي عن عمر بن
الخطاب رضي الله تعالى عنه قال امرنا رسول
الله صلى الله عليه وسلم ان نتصدق و
وافق ذلك عندي مالا فقلت اليوم
اسبق ابا بكر ان سبقته يوما قال فجئت
بنصف مالي فقال رسول الله صلى الله
عليه وسلم ما ابقيت لاهلك فقلت
مثله واتى ابو بكر بكل ما عنده فقال يا ابا بكر
ما ابقيت لاهلك فقال ابقيت لهم الله

تو ن بلکہ کچھ زیادہ اُس سے دیدیا) ابو بکر کے سوا کیونکہ
اُسکا ہمپر ایسا احسان ہے جسکا بدلا دنیا مین ہم سے ہو
نہین سکتا ہان عقبیٰ مین اسکا عوض اُسے خدا دیگا
مجھے جسقدر ابو بکر کے مال نے نفع دیا ہے ایسا کسی کے
مال نے نہین دیا اگر مین کسیکو دوستی مین اختیار
کرتا تو ابو بکر کو اختیار کرتا اگاہ رہو حقیقی خدا کا دوست تمہارا
ہی صاحب ہے ترمذی مین عمر بن الخطاب رضہ سے
روایت ہے کہ حضرت ابو بکر رضہ حسب اور نسب کی رو سے
ہمارے سردار اور عمل کے اعتبار سے ہم سب سے افضل
اور رسول اللہ صلعم کو بہت پیارے ہین ترمذی
مین عبد اللہ بن عمر بن الخطاب سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر رضی اللہ
عنہ سے فرمایا کہ تو میرا یار تھا غار مین اور
آخرت مین حوض کوثر پر میرا مصاحب ہوگا بخاری
اور ابو داؤد مین عمر بن الخطاب سے روایت ہے کہ ایکدن رسول اللہ صلعم
نے ہمکو صدقہ کا حکم فرمایا اور اتفاقیہ حکم میرے نزدیک کثیر المال کے سوا فقیر
ہوا (یعنی اتفاقاً اُسوقت مین کثیر المال تھا) مین نے اپنے دلمین
کہا اگر ابو بکر پر سبقت ممکن ہے تو آج اس امر خیر مین لیجاؤنگا
(عمر کہتے ہین) مین اپنا آدھا مال رسول اللہ صلعم کی خدمت مین
لایا آپنے فرمایا ای عمر تمنے اپنے اہل و عیال کے لیئے کیا چھوڑا عرض
کیا اسی کے برابر چھوڑ آیا ہون اور ابو بکر جو کچھ تھا لیکے آئے
پس حضرت نے فرمایا ای ابو بکر تمنے اپنے بچون بالون کے لئے
کیا چھوڑا فرمایا اللہ و رسول کے نام کے سوا اور کچھ نہین

قولہ ان سبقته ۵ معاذ + بكافيه ۱۲ كذا قوله ايضا البيهقي المعنى المبرد بجمع الاقل وفاقا لنا وهذا بعضها قاله الدولابي كلاهما وفق الكشاف الشفعنا بالياء من الكفاية وفق قوله الاتي ۵

لحنان ثانيه ويجوز ان يكون مخففة اكان ممكن سبقي اياه بوما فان الاكثر كون اليوم بعد الجزء مسمية ۱۲ (حاشيه ترجمه اردو)

۵ يعني ابو بكر دنيا اور آخرت مين ميرا غمخوار ہے اور ہمارا كا لفظ غالباً اسي سے نكلا آيا ہے اور

۱۲ رئيس

ورسوله قال النبي صلى الله عليه و
سلم ما بينكما ما بين كلمتيكما قلت
لا اسبقه الى شئ ابدا رواه الترمذي
وابو داود **عن** ام المؤمنين ام
عبد الله عائشة الصديقة بنت
ابي بكر الصديق وبحانته
وحبيبة رسول الله صلى الله عليه
واله وسلم قالت ان ابا بكر
دخل على رسول الله صلى الله عليه
وسلم فقال انت عتيق الله من النار
فيومئذ سمي عتيقا رواه الترمذي
عن ابي هريرة قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم اتاني جبرئيل
فاخذ بيدي فاراني باب الجنة الذي
يدخل منه امتي فقال ابوبكر يا رسول
الله وددت اني كنت معك حتى انظر
اليه فقال رسول الله اما انك يا
ابا بكر اول من يدخل الجنة من امتي رواه
ابو داود **عن** ابي الدرداء قال كنت
جالسا عند النبي صلى الله عليه وسلم اذ
اقبل ابو بكر اخذا بطرف ثوبه حتى
ابدى عن ركبتيه فقال النبي صلى الله
عليه وسلم اما صاحبكم فقد غامر فسلم

چھوڑا ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا تم دونوں کی فضیلت میں جو
فرق ہے جیسا تمہارا بات کہنا (عمر کہتے ہیں) میں نے کہا میں
ابوبکر پر کبھی سبقت نہیں لیجا سکتا ترمذی میں
ام المؤمنین ام عبد اللہ عائشہ صدیقہ بنت ابی بکر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حبیبہ آپکی ریحانہ سے
روایت ہے کہ ایکدن حضرت ابوبکر رسول اللہ صلعم کے
پاس آئے آپنے فرمایا اے ابوبکر تمکو اللہ تعالیٰ نے دوزخ
سے آزاد کر دیا پس اُسیدن سے آپکا لقب عتیق ہو گیا
ابو داؤد میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے
مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے
پاس جبرئیل آئے اور ہاتھ پکڑ کر جنت کے اُس
دروازہ کو دکھایا جسمیں سے میری امت داخل ہوگی
(شاید یہ واقعہ شب معراج کا ہے یا اور کسی دفعہ کا) ابوبکر
نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا اچھی بات ہوتی کہ میں
بھی اُسوقت آپکے ساتھ ہوتا اور اُس دروازے کو
دیکھتا آپنے فرمایا اے ابوبکر آگاہ ہو میری امت میں
سب سے پہلے تم ہی جنت میں جاؤ گے بخاری
میں ابو الدرداء سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا اتنے میں حضرت ابوبکر
اپنی لنگی کا ایک کونا اسطرح پکڑے ہوے جس سے
آپکے زانو تک کھل گئے تھے تشریف لائے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا یار (ابوبکر رضی اللہ عنہ) کسی
سے لڑکر آیا ہے ۔ حضرت ابوبکر نے سلام

وقال انی کان بینی و بین ابن الخطاب
شیٔ فاسرعت الیه ثم ندمت فسالته
ان یغفر لی فابی علی ذلك فاقبلت
الیك فقال یغفر الله لك یا ابا بکر
ثلثا ثم ان عمر ندم فاتی منازل
ابی بکر فسال اثم ابو بکر قالوا
لا فاتی النبی صلی الله علیه وسلم
فجعل وجه النبی صلی الله علیه
سلم یتمعر حتی اشفق ابو بکر
فجثی علی رکبتیه فقال یا رسول
الله انا کنت اظلم مرتین فقال
النبی صلی الله علیه وسلم ان
الله بعثنی الیکم فقلتم کذبت
فقال ابو بکر صدقت وواسانی
بنفسه وماله فهل انتم تارکوا لی صاحبی
مرتین فما اوذی بعدها رواه
البخاری اخرج ابن عدی من
حدیث ابن عمر نحوه وفیه فقال
رسول الله صلی الله علیه وسلم
لا توذونی فی صاحبی فان الله
بعثنی بالهدی ودین الحق فقلتم
کذبت وقال ابو بکر صدقت ولولا
ان الله سماه صاحبه لاتخذته

کیا اور کہا مجھ مین اور عمر بن الخطاب مین کوئی رنجش
ہوگئی گو مبادرت میرے ہی طرف سے تھی مگر مین نے
اپنی خطا پر نادم ہو کر اُنسے معافی چاہی اُنہون نے
انکار کیا اب مین آپکے پاس آیا ہون رسول اللہ
صلعم نے تین مرتبہ فرمایا اے ابوبکر تجھپر خدا رحم
کرے یہان حضرت عمر بھی اپنے غصہ پر نادم ہو کر
ابوبکر کے مکان پر آکر آواز دی کہ کیا ابوبکر گھر مین ہین
لوگون نے کہا نہین آپ بھی نبی صلعم کی خدمت
مین آئے اور رسول اللہ صلعم کا چہرہ متغیر ہونے لگا حضرت
ابوبکر ڈر کر دوزانو مؤدب ہو بیٹھے اور کہنے لگے یا
رسول اللہ مین ہی ظالم تھا اسمین عمر کا تصور نہین
دو مرتبہ یہ کلمہ فرمایا آپکا غصہ کچھ دھیما ہوا فرمایا مین
تمہاری طرف (قریش) بھیجا گیا تم سب نے میری
تکذیب کی مگر ابوبکر نے میری تصدیق بھی کی اور اپنے
مال وجان سے میری غمخواری اور مدد بھی کی کیا
تم میرے مصاحب کو مجھ سے چھڑانا چاہتے اور اُسکا
انکار کرتے ہو پھر اسکے بعد کبھی ایذا نہ دی گئی ابن عدی
نے جو حدیث ابن عمر سے روایت کی ہے اسمین یہ الفاظ
زیادہ ہین کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا میرے یار کو
ایذا نہ دو دیکھو خدا نے مجھے ہدایت اور دین حق کے
ساتھ مبعوث کیا تم سب لوگ میری تکذیب کے درپے
ہوے مگر ابوبکر نے اسوقت تصدیق ہی کی اگر اُسکے
حق مین خدا تعالیٰ صاحب کا لفظ اذ یقول لصاحبه

خليلا ولكن اخوة الاسلام
عن هما م قال سمعت عمارا يقول
رسول الله صلى الله عليه وسلم
وما معه الا خمسة اعبد وامرأتان
خديجة وام الفضل وابو بكر
رواه البخاري عن ابن عمر قال
قال رسول الله صلى الله عليه و
سلم من جرّ ثوبه خيلاء لم ينظر الله
اليه يوم القيمة فقال ابو بكر
ان احد شقي ثوبي يسترخي
الا ان اتعاهد ذلك منه
فقال رسول الله صلى الله عليه
وسلم انك لست تصنع ذلك خيلاء
رواه البخاري عن زيد بن اسلم
قال عمر رسول الله صلى الله عليه
وسلم ليلةً بطريق مكة ووكّل
بلالاً ان يوقظهم للصلوة فرقد
بلالٌ ورقدوا حتى استيقظوا
وقد طلعت عليهم الشمس فاستيقظ
القوم فذعروا فامرهم رسول
الله صلى الله عليه وسلم ان يركبوا
حتى يخرجوا من ذلك الوادي وقال
ان هذا وادٍ به شيطان فركبوا حتى

لاتحزن پارہ واعلموا) فرماتا تو میں تجھے جانی دوست
بناتا لیکن اسلام کا بھائی چارہ اور برادری افضل ہے
بخاری میں ہمام سے روایت ہے کہ میں نے عمار سے
سنا وہ کہتے ہیں کہ جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس آیا تو آپ کے نزدیک پانچ غلام دو عورتیں
خدیجہ ام الفضل اور ابوبکر کے سوا اور کسیکو نہ دیکھا
بخاری میں ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جو کوئی فخر و تکبر کی راہ سے
نیچے اور لمبے کرتے اور پائجامے پہنیگا قیامت کے
دن خدا اُسپر نظر رحمت نفرمائیگا حضرت ابوبکر نے
عرض کیا میرے کپڑے کا ایک طرف لٹکا رہتا ہے
گو میں حفاظت بھی کرتا ہوں مگر بلا قصد کبھی کبھی
لٹک جاتا ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا تم شیخی کی
راہ سے نیچا نہیں کرتے مؤطا میں زید بن اسلم
سے مروی ہے کہ ایک سفر میں رسول اللہ صلعم مکہ
کے رستہ میں پچھلی رات کو اُترے اور بلال کو اللہ
اسبات پر مقرر کیا کہ صبح کی نماز کے لئے اُنہیں جگا دیں
اتفاق سے بلال اور سب ساتھی سو گئے یہانتک کہ
سورج کی حرارت نے سبکو جگایا جب لوگ جاگی تو
نماز کے فوت ہونے سے بہت گھبرائی رسول اللہ
نے فرمایا گھبرانے کی کوئی بات نہیں جلد سوار ہوکر
اس جنگل سے نکل چلو اس وادی میں شیطان کا
تسلط ہے تمام صحابہ سوار ہو گئے اور جھٹ پٹ اُس

خرجوا من ذلك الوادي ثم امرهم
رسول الله صلى الله عليه وسلم
ان ينزلوا وان يتوضئوا وامر بلالا
ان ينادي للصلوة او يقيم فصلى
رسول الله صلى الله عليه وسلم
بالناس ثم انصرف وقد راى من
فزعهم فقال يا ايها الناس ان الله
قبض ارواحنا ولو شاء لردها الينا
في حين غير هذا فاذا رقد احدكم عن
الصلوة او نسيها ثم فزع اليها فليصلها
كما كان يصليها في وقتها ثم التفت
رسول الله صلى الله عليه وسلم الى ابي بكر
ن الصديق فقال ان الشيطان اتى بلالا
وهو قائم يصلي فاضجعه ثم لم يزل
يهدئه كما يهدء الصبي حتى نام ثم دعا
رسول الله صلى الله عليه وسلم بلالا
فاخبر بلال رسول الله صلى الله عليه وسلم
مثل الذي اخبر رسول الله صلى الله عليه وسلم
فقال ابو بكر اشهد انك رسول الله رواه مالك
في الموطا عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه
ذكر عنده ابو بكر فبكى وقال وددت ان عملي
كله مثل عمله يوما واحدا من ايامه وليلة
واحدة من ليالیه اما ليلة فليلة

وادی سے نکل آئے تھوڑی دور چلکر آپنے فرمایا کہ
یہان اُترکر وضو کرو اور بلال سے فرمایا کہ آذان دے یا
اقامت پڑھے پس آپنے سب کو نماز پڑھائی نماز سے
فراغت کے بعد جب آپنے صحابہ مین خوف کے آثار ملاحظہ
فرمائے تو کہا اے لوگو خدا نے ہماری روحونکو تھام رکھا
تھا اگر وہ چاہتا تو اسوقت بھی ارواح کو نہ پھیرتا اسوقت
کے گزرنیکے بعد پھیرتا جب تم مین سے کوئی نماز کو بھول
جائے یا سو رہے تو جب یاد آئے یا اُٹھے اسیوقت جیسا
اُسکے وقت مین پڑھنی چاہیئے پڑھلے پھر آپنے حضرت
ابوبکر کیطرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ شیطان بلال کے
پاس آیا وہ کھڑے نماز پڑھتے تھے پس شیطان نے
بلال کو لٹا دیا اور ایسا تھپک کر سلایا جیسے بچے کو
آرام سے اُسکی ماں سلاتی ہے حتی کہ بلال خوب
سوئے اور یہین جگا نہ سکے اسکے بعد آپنے بلال کو
بلاکر پوچھا اُنہون نے وہی بیان کیا جو رسول اللہ
صلعم اس سے پہلے بیان فرما چکے تھے ابوبکر بولے
مین گواہی دیتا ہون کہ آپ اللہ کے برحق رسول ہین
زرین مین حضرت عمر بن الخطاب سے روایت ہے کہ
ایکدن حضرت عمر کے سامنے حضرت ابوبکر کا ذکر ہوا
عمر نے رو کر کہا مین چاہتا ہون کہ میرا سارا عمل ابوبکر
کے تمام دنون مین سے ایکدن کے عمل کی مانند اور
اُنکی تمام راتون مین سے ایک رات جیسا عمل ہوتا
لیکن ابوبکر کی رات پس وہ وہ رات ہے کہ جسمین

مع رسول الله صلى الله عليه و
سلم الى الغار فلما انتهيا اليه قال
والله لا تدخله حتى ادخل قبلك
فان كان فيه شئ اصابنى دونك
فدخله فكسحه ووجد فى جانبه
ثقبا فشق ازاره وسدها به وبقى
منها اثنان فالقمهما رجليه ثم
قال لرسول الله صلى الله عليه
وسلم ادخل فدخل رسول الله
صلى الله عليه و سلم و وضع رأسه
فى حجره ونام فلدغ ابو بكر فى
رجله من الجحر ولم يتحرك فحانت
ان ينتبه رسول الله صلى الله عليه
وسلم فسقط دموعه على وجه
رسول الله صلى الله عليه وسلم
فقال ما لك يا ابا بكر قال لدغت
فداك ابى وامى فتفل رسول
الله صلى الله عليه وسلم فذهب
ما يجده ثم انتقض عليه وكان
سبب موته وامابومه فلما
قبض رسول الله صلى الله عليه
وسلم ارتدت العرب و
قالوا لا نؤدى زكوة فقال لهم عمر

جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ غار کی طرف آپ نے سفر کیا جب
درِ غار پر پہونچے تو ابو بکر رضی اللہ تعالے نے
عرض کیا یا رسول اللہ آپ ابھی ہمیں داخل
نہ ہوں پہلے میں اندر اتروں کیونکہ اگر اس غار
میں کوئی موذی (سانپ بچھو وغیرہ) ہو تو اُسکا
ضرر مجھی کو پہونچے آپ اُس سے محفوظ رہیں
پھر آپ نے غار میں گھُسکر شب کی تاریکی میں اپنے
ہاتھ سے غار کو صاف کیا اُس غار کی ایک جانب
کئی سوراخ آپنے پائے اور اُنکو اپنا تہ بند پھاڑ پھاڑ
کر بند کر دیا مگر دو سوراخ باقی رہگئے اور کپڑا ہو چکا
تو آپنے اُن دونوں سوراخوں میں اپنے پیر دیدیئے اور
آنحضرتؐ سے عرض کیا آیئے تشریف لائیے رسول اللہؐ
غار میں داخل ہوئے اور ابو بکرؓ کے زانو پر سر رکھکر سوگئے
یہاں سوراخوں میں سے سانپ ابو بکرؓ کے پاؤں میں کاٹنے
لگا مگر ابو بکرؓ نے رسول اللہ کے جاگنے کے خوف سے جنبش تک
نہ کی اور تکلیف سے آنسو ٹپک کر رسول اللہ صلعم کے چہرہ
مبارک پر گرے پس آپ جاگ اُٹھے اور فرمایا ای ابو بکر کیوں روتے ہو
عرض کیا میرے ماں باپ حضور سے قربان ہوں پاؤں میں سانپ نے کاٹا ہے حضرتؐ نے
اُسجگہ اپنے منہ کا لعاب ڈالدیا جس سے فوراً زہر کا اثر جاتا رہا مگر آخر عمر
میں اُسی زہر سے رجوع کیا اور آپ کی وفات کا یہی سبب معلوم ہوا لیکن ابو بکرؓ کا دن
(جسکی میں آرزو کرتا ہوں) وہ دن ہے کہ جب رسول اللہ صلعم کے انتقال کے بعد
عرب کی ایک جماعت مرتد ہوگئی اور زکوۃ دینے سے انکار کیا تو ابو بکرؓ نے کہا اگر

عقالا لجاهدتهم عليه (اسیر کان یوخذ من الصدقة ۱۲)
ففلتُ یا خلیفة رسول الله تألف
الناس وارفق بهم فقال لی اجبار (الف کے نیچے زبر کسر ۱۲)
فی الجاهلیة وخوار فی الاسلام
انه قد انقطع الوحی و تم الدین
اینقص و انا حی رواه ابی الحسن
رزین بن معویة العبدری **عن** عودة
ابن عبد الله قال سئلتُ اباجعفر
یعنی محمد ان الباقر بن علی بن الحسین
ابن علی بن ابی طالب رضی الله عنه
عن حلیة السیف فقال لا باس فقد
حلی ابوبکر الصدیق سیفه قلت تقول الصدیق
قال نعم الصدیق نعم الصدیق
نعم الصدیق من لم یقل الصدیق
فلا صدق الله قوله فی الدنیا و
الاخرة رواه ابوالحسن علی بن
عمر الدارقطنی **عن** امیر المؤمنین
امام المتقین ابوالحسن علی بن ابی
طالب قال قال لی رسول الله صلی
الله علیه وسلم سألت الله ان
یقدمك ثلثا فابی علیّ الا تقدیم
ابی بکر رواه الدارقطنی ✣
عن ابی هریرة قال بعثنی ابوبکر

ایک رسی تک (جس سے اونٹ بندھتا ہے) کا مجھسے
لوگ مضایقہ کرینگے تو میں انسے جہاد کرونگا میں نے کہا
خلیفہ رسول اللہ لوگوں کے ساتھ نرمی کیجیئے اُن کے ساتھ
الفت پکڑیئے فرمایا تم ایام جاہلیت میں تو بڑے شجاع
تھے اب اسلام کے زمانے میں سستی اور نامردی کرتے
ہو اب وحی تو منقطع ہوگئی اور دین کامل ہو چکا کیا دین
میں نقص ہو اور میں زندہ رہوں۔ **دارقطنی** میں عودہ
بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ میں نے ابو جعفر
یعنے محمد باقر حسین بن علی کے پوتے سے پوچھا کہ تلوار
کے قبضہ کا مرصع ہونا جائز ہے اُنھوں نے کہا اسمیں
کچھ خوف نہیں کیونکہ حضرت ابوبکر صدیق نے اپنی تلوار
کا قبضہ مرصع بنوایا تھا (عودہ کہتے ہیں) میں نے ابو جعفر
سے کہا کیا اُن کو تم صدیق کہتے ہو فرمایا ہاں اچھا صدیق
اچھا صدیق اچھا صدیق جو شخص اُنہیں صدیق نہ کہے خدا
تعالی اُسکے قول کی تصدیق دنیا اور آخرت میں کبھی نہ
کرے۔ **دارقطنی** میں حضرت علی بن ابی طالب کرم
اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ مجھسے رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تین دفعہ خدا
باری میں التجا کی کہ تجھکو فضیلت تقدیم حاصل ہو
مگر انکار ہی ہوا اور ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ کو
تشریف تقدیم ملا۔ **بخاری مسلم** میں ابو
ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے نقل ہے
کہ حجۃ الوداع کے قبل حج میں رسول اللہ صلعم نے

فی الحجة التی امّرہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم قبل حجة الوداع
یوم النحر فی رھط امرہ یؤذن
فی الناس الا یحج بعد العام مشرک
ولا یطوف بالبیت عریان رواہ
البخاری و مسلم **عن** منزال
ابن سبرة عن علی رضی اللہ عنہ
قال ذلك امرٌ سماہ اللہ الصدیق
علی لسان محمد لانہ خلیفة رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رضیہ عن
دیننا فرضیناہ عن دنیانا رواہ حاکم
عن ابن عباس عن رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال ما کلمت
فی الاسلام احدا الا ابی علیّ والجفنی
فی الکلام الا ابن ابی قحافة فانہ
لا اکلمہ شیئا الا قبلہ واستقام علیہ
عن عائشة عن رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم قال الناس کلھم
یحاسبون الا ابا بکر رواھما ابن
عساکر **عن** انس بن مالك رضی
اللہ عنہ قال لما توفی النبی صلی
اللہ علیہ وسلم دخل رجل اشہب
اللحیة جسیم صبیح فتخطی رقابھم

حضرت ابوبکر رضؓ کو امیر حج بنایا تھا مجھے ابوبکر رضؓ
نے قربانی کے دن ایک جماعت کے ساتھ بھیجا
کہ لوگوں میں ندا کردے کہ اس سال کے بعد کوئی
مشرک نہ حج کرے نہ کوئی خانہ کعبہ کا طواف ننگا ہو کر
کرے۔ حاکم منزال بن سبرہ سے روایت کرتے
ہیں کہ حضرت علی نے (حضرت ابوبکر کی) بابت فرمایا
یہ ایک مرد ہے جس کا نام اللہ نے اپنے نبی صؐ کی
زبان سے صدیق نکلوایا۔ وہ رسول اللہ صؐ کے
خلیفہ اول برحق ہیں۔ آپ نے انہیں ہمارے
دین پر ترجیح دے کر پسند فرمایا۔ پس ہم انہیں اپنی
دنیا پر فضیلت دیں گے۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
میں نے اسلام میں جس سے کلام کیا وہ انکار سے
پیش آیا۔ اور کلام میں میرے ساتھ مراجعت کی
سوائے ابن ابی قحافہ کے میں نے جس باب میں
ان سے کلام کیا انھوں نے فوراً قبول ہی نہیں
کیا۔ بلکہ اوسپر مستقیم اور ثابت رہے۔ ابن عساکر
عائشہ رضؓ سے روایت کرتے ہیں کہ سب لوگوں کا
حساب ہوگا۔ مگر ابوبکر بدون حساب جنت میں داخل
ہوں گے **مستدرک** میں حاکم حضرت انس رضؓ
سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی وفات کے بعد ایک شخص جسیم حسین جس کی
سفید داڑھی تھی لوگوں کو چیرتا پھاڑتا آیا۔

فبكى ثم التفت الى الصحابة رضى الله عنهم فقال ان فى الله عزّ من كل مصيبة وعوضا من كل فائت وخلفا من كل هالك فالى الله فانيبوا واليه فارقبوا ونظرة اليكم فى البلاء فانظروا فانما المصاب من لم يجبر وانصرف فقال ابو بكر و على رضى الله عنهما هذا الخضر عليه السلام رواه الحاكم فى المستدرك عن ام المؤمنين عائشة زوج النبى صلى الله عليه وسلم قالت دخلت على ابى بكر رضى الله عنه فقال فى كم كفنتم النبى صلى الله عليه وسلم فقالت فى ثلثة اثواب بيض سحولية ليس فيها قميص ولا عمامة فقال لها فى اى يوم توفى رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت يوم الاثنين قال فاى يوم هذا قالت يوم الاثنين قال ارجو فيما بينى وبين الليل فنظر الى ثوب كان عليه وكان يمرض فيه به ردع من زعفران فقال اغسلوا ثوبى هذا وزيدوا عليه ثوبين فكفنونى فيه

وتسلية من كل مصيبة اشارة الى قوله تعالى انا لله وانا اليه راجعون و بالتقدير فى دين الاسلام قوله ٢٠ قال على رضى الله عنه

اور رونے لگا۔ تھوڑی دیر کے بعد صحابہ رضی اللہ تعالےٰ عنہم کی جماعت کی طرف متوجہ ہوکر کہنے لگا۔ ہر مصیبت میں اللہ کے دین میں تسلی ..... ہے ہر فوت ہونے والی چیز کے لیئے عوض ہے ہر ہلاک ہونے والی شئے کے لیئے اوسکا قایم مقام ہی اللہ کی طرف رجوع کرو اوسکی رحمت کے منتظر رہو کیونکہ بلا و مصیبت کے وقت اوسکی نظر رحمت تمہیر ہے خوب غور کرو جسے مصیبت پہونچتی ہی وہ ثواب سے محروم نہیں ہوتا یہ کہکر وہ شخص چلا گیا ابو بکرؓ و علیؓ فرماتے ہیں وہ خضرؑ تھے بخاری میں ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہی کہ میں حضرت ابو بکر کی بیماری میں اُنکے پاس گئی آپنے مجھسے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تم نے کی کپڑوں میں کفنایا تھا میں نے کہا سحول (ملک یمن میں ایک بستی کا نام ہے) کے تین سفید کپڑوں میں نہ اُن میں قمیص تھا نہ عمامہ پھر مجھسے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کون سے دن وفات پائی میں نے عرض کیا پیر کو فرمایا آج کیا دن ہے میں نے کہا پیر فرمایا میں امید کرتا ہوں کہ رات سے پہلے میرا بھی کوچ ہو بیماری کی حالت میں جو کپڑا آپ پہنے ہوئے تھے۔ اوسمیں زعفران یا گیرو کا دھبہ لگ گیا تھا آپ نے اُسکو دیکھکر فرمایا یہ کپڑا جو میں پہنے ہوئے ہوں دھوکر اور دو کپڑے لیکر اُن میں مجھے کفن دینا

قلت ان هذا خلوق قال ان الحق احق بالجديد من الميت انما هو للمهلة فلم يتوفى حتى امسى من ليلة الثلثاء ودفن قبيل ان يصبح رواه البخاری عن عائشة زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت کان لابی بکر غلام یخرج له الخراج وکان ابو بکر یاکل من خراجه فجاء یوما بشیء فاکل منه ابو بکر فقال له الغلام تدری ما هذا فقال ابو بکر وما هو قال کنت تکهنت لانسان فی الجاهلیة وما احسن الکهانة الا انی خدعته فلقینی فاعطانی بذلک فهذا الذی اکلت منه فادخل ابو بکر یده فقاء کل شیء فی بطنه رواه البخاری۔

وفی روایة عن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنه ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال لا یدخل الجنة جسد غذی بحرام رواه ابو بکر احمد بن الحسن البیهقی فی شعب الایمان عن امیر المؤمنین

میں نے عرض کیا یا باجان یہ کپڑا تو پسانا ہی فرمایا نئے کپڑے کا مستحق میت سے زندہ زائد ہے کفن تو پیپ اور خون کے لیئے ہے اور عائشہ فرماتی ہیں اوسنے کی پوری شام نہو چکی تھی کہ آپنے دار باقی میں رحلت فرمائی اور صبح سے کچھ پہلے مدفون ہوئے بخاری میں حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ایک غلام تھا جو اپنے پاک کسب سے حضرت ابوبکر کو اپنی کمائی دیتا تھا ابوبکر رضی اللہ عنہ اسکی آمدنی کھاتے تھے ایک دن کا ذکر ہے کہ غلام کچھ لایا اور آپ نے بسبب دستور تناول فرمایا غلام نے کہا آپ کو نہیں معلوم یہ کیا تھا فرمایا مجھے خبر نہیں۔ تو بتلایا کہاں سے لایا اور کس طرح لایا اُسنے کہا کہ جاہلیت کے زمانہ میں میں نے ایک شخص کو نجوم میں دیکھ کر کچھ بتایا تھا۔ میں اچھی طرح نجوم نہ جانتا تھا مگر فریب دہی کے لیئے یہ کام کیا تھا اتفاقاً وہ آج مجھے ملا اور جو آپ نے تناول فرمایا اُسنے دیا تھا حضرت ابوبکر نے حلق میں انگلی ڈال کر قے کی راہ سے سارا کھانا نکالا اور کہا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو جسم حرام غذا سے پرورش پاتا ہے وہ جنت میں نجائیگا اس کو بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے **ترمذی ابوداؤد۔ ابن ماجہ** میں امیر المؤمنین حضرت علی بن ابیطالب

علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ قال
حدثنی ابو بکر صدق ابو بکر
قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یقول ما من رجل یذنب
ذنبا ثم یقوم فیتطهر ثم یصلی ثم
یستغفر اللہ الا غفر اللہ له ثم قرأ
والذین اذا فعلوا فاحشة او
ظلموا انفسهم ذکروا اللہ فاستغفروا
لذنوبهم رواه الترمذی وابو داود
سلیمان بن الاشعث السجستانی
البصری وابو عبد اللہ محمد بن
یزید ابن ماجه القزوینی عن
عائشة انها قالت لعبد اللہ بن الزبیر
یا ابن اختی ان اباك وجدك یعنی
ابا بکر والزبیر لمن الذین قال اللہ
لهم عز وجل الذین استجابوا للہ
والرسول من بعد ما اصابهم القرح
رواه الحاکم وقال هذا حدیث
صحیح علی شرط الشیخین ولم یخرجاه
عن ابی هریرة قال لما توفی النبی
صلی اللہ علیه وسلم واستخلف ابو بکر
بعده وکفر من کفر من العرب قال
عمر بن الخطاب لابی بکر کیف تقاتل

رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے ابو بکر
صدیق نے حدیث کی اور وہ سچے ہیں کہ میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا کہ جب کوئی شخص
گناہ کرے پھر وضو کر کے نماز کے لیے کھڑا ہو
اور اپنے گناہ پر نادم ہو کر خدا سے بخشش چاہے
خدا اُس پر رجوع کرتا اور اُسکی معافی منظور فرماتا
ہے۔ پھر آپنے (بطریق استشہاد) یہ آیت پڑھی "اور
جو لوگ جب کسی قسم کی بیحیائی یا اپنی جانوں پر ظلم
کریں پھر اللہ کو یاد کریں اُس سے بخشش چاہیں الخ
حاکم نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہ حضرت
عائشہ نے عبد اللہ بن زبیر سے فرمایا اے میرے بھانجے
تیرا باپ (زبیر) تیرا نانا (ابو بکر) اُن لوگوں میں سے ہیں
جنکے حق میں خدا تعالےٰ نے یہ آیت بھیجی جن لوگوں
نے قبول کر لیا خدا اور اُسکے رسول کا حکم اسکے بعد
کہ اُنہیں سخت زخم پہونچ چکا تھا الخ حاکم کہتے ہیں یہ حدیث
شیخین کی شرط پر ہے بخاری مسلم میں حضرت
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت
کا انتقال ہوا اور ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ
کے قایم مقام ہوئے اور عامہ عرب دین سے
بعض
پھر گئے اور بعض نے زکوٰۃ دینی بند کر دی)
تو اُس وقت حضرت ابو بکر رضی اللہ
عنہ نے قتال کا ارادہ کیا۔ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ
نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا کیا آپ ان لوگوں سے جہاد کرنا

الناس وقد قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم امرت ان اقاتل الناس
حتى يقولوا لا اله الا الله فمن قال
لا اله الا الله عصم منى ماله و
نفسه الا بحقه و حسابه على الله
فقال ابو بكر و الله لا قاتلن من
فرق بين الصلوة و الزكوة فان
الزكوة حق المال و الله لو منعونى
عناقا كانوا يؤدونها الى رسول
الله صلى الله عليه وسلم لقاتلتهم
على منعها قال عمر فو الله ما هو الا
ان رايت ان الله شرح صدر ابى بكر
للقتال فعرفت انه الحق رواه ابو
عبد الله محمد بن اسمعيل بن ابراهيم
ابن المغيرة بن البردزبة البخارى
وابو الحسين مسلم بن الحجاج القشيرى
النيسابورى وفى رواية لابن سعد
عن الزهرى قال قال النبى صلى الله
عليه وسلم لحسان بن ثابت هل قلت
فى ابى بكر شيئا فقال نعم فقال قل و
انا اسمع فقال وثانى اثنين فى
الغار المنيف و قد طاف العدو به
اذ صعد الجبلا وكان حب رسول

چاہتے ہیں حالانکہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا
کہ جب تک لوگ لا الہ الا اللہ نہ کہیں مجھے لڑنے
کا حکم ہے۔ مگر جسوقت وہ اپنے منہ سے کلمہ لا
الہ الا اللہ نکالیں تو اُن کا مال اُن کی جان
مجھے محفوظ ہیں اسکے بعد میں کسی کو قتل نکرونگا
مگر حق پر قصاص ارتداد زنا میں) اور انکا حساب
اللہ پر ہے ابوبکرؓ نے فرمایا بخدا میں اُن لوگوں سے
لڑونگا جو نماز و زکوۃ میں بھی کسی قسم کا فرق کرینگے
کیونکہ زکوۃ مال کا حق ہے خدا کی قسم رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اگر لوگ کسی ایک
ادنے بکری کا بچہ دیتے تھے اور اب نہ دینگے تو
میں اُس ندینے پر اُن سے جہاد کرونگا عمر بن الخطاب
نے کہا قسم خدا کی یہ کوئی بات نہ تھی مگر میں نے دیکھا کہ
خدا تعالے نے ابوبکر کا سینہ قتال کے لیئے کھولدیا ہے
پس میں نے پہچان لیا کہ انکا یہ دعوے حق ہے ایک روایت میں
ابن سعد زہری سے یوں نقل کرتے ہیں کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے حسان بن ثابت سے
فرمایا۔ تم نے ابوبکرؓ کے حق میں بھی کچھ کہا
ہے عرض کیا ہاں فرمایا ذرا پڑھو تو میں بھی سنوں
حسان نے کہا ابوبکر دو میں کا دوسرا (یا تنگ)
غار میں تھا اس حال میں کہ اسپر دشمن پھر رہے تھے
جس وقت وہ پہاڑ پر چڑھے۔ سب لوگ جانتے
ہیں کہ وہ تمام مخلوق سے رسول اللہ کے

الله قد علموا ما من البرية لم يعدل به
رجلا فضحك رسول الله صلى الله
عليه وسلم حتى بدت نواجذه ثم
قال صدقت يا حسان هو كما قلت۔
وفي رواية عن محمد بن عقيل بن
ابي طالب رضي الله عنه قال خطبنا
علي بن ابي طالب رضي الله عنه
فقال يا ايها الناس من اشجع الناس
فقلت انت يا امير المومنين فقال
ذاك ابو بكر ان الصديق انه لما كان
يوم بدر وضعنا لرسول الله صلى
الله عليه وسلم العريش فقلنا من
يقوم عنده لا يدنوا احد من
المشركين فما قام عليه الا ابو بكر
وانه كان شاهرا السيف على راسه
فلما دنى احد هوى اليه ابو بكر
بالسيف عن عبد الله بن عباس
وام المؤمنين عائشة زوج النبي
صلى الله عليه وسلم ان ابا بكر
قبل النبي صلى الله عليه وسلم بعد
ما مات عن عائشة ام المؤمنين
رضي الله عنها قالت لما قبض رسول
الله صلى الله عليه وسلم اختلفوا

نزدیک محبوب ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے حضرت ابوبکر رضہ کے برابر کسی مرد کو بزرگی نہیں
دی آپ یہ سنکر اسقدر ہنسے کہ چکیاں تک ظاہر ہوگئیں
اور فرمایا اے حسان تم سچ کہتے ہو جیسا تمنے کہا وہ
فی الواقع ایسے ہی ہیں ایک روایت میں محمد بن عقیل بن
ابیطالب سے مروی ہے کہ ہمکو حضرت علی ابن ابیطالب
رضی اللہ عنہ نے خطبہ سنا کر فرمایا اے لوگو سب آدمیوں میں
شجاع ترین کون شخص ہے (محمد بن عقیل کہتے ہیں) میں
بول اٹھا آپ سے بڑھکر اور کون شجاع ہوگا۔ فرمایا وہ ابوبکر
صدیق رضہ ہیں جب بدر کا دن ہوا تو ہمنے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے عریش رکھ کر کہا کوئی ایسا
شخص رسول اللہ صلعم کے پاس کھڑا ہو جو مشرکین
کو آپکے قریب نہ ہونے دے پس تمام لشکر میں سے
حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سوائے اور کوئی نہ اٹھا
اور وہ آنحضرت ص کے سر پر شمشیر برہنہ لیئے کھڑے
رہے جو مشرک آپکے قریب ہوتا اسی کو تلوار سے قتل کرتے
بخاری میں عبد اللہ بن عباس اور ام المؤمنین حضرت
عائشہ صدیقہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے انتقال کے بعد حضرت ابوبکر رضی
اللہ عنہ نے آپ کا بوسہ لیا۔ ترمذی میں ام المؤمنین
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم کی روح قبض کی گئی تو آپکے دفن (یعنے موضع
دفن یا نفس دفن) میں صحابہ رضی اللہ عنہم نے اختلاف کیا

في دفنه فقال ابوبكر سمعت من رسول
الله صلى الله عليه وسلم شيئاً ما نسيته قال ما قبض
الله نبياً الا في الموضع الذي يحب ان يدفن
فيه ادفنوه في موضع فراشه رواه الترمذي عن
عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم ان ابابكر رضي الله
عنه دخل على النبي صلى الله عليه وسلم بعد وفاته فوضع فمه بين
عينيه ووضع يديه على ساعديه وقال وانبياه واصفياه
واخليلاه رواه الترمذي عن عروة بن الزبير قال سأل عبد الله بن
عمر رضي الله عنه عن اشد ما صنع المشركون
برسول الله صلى الله عليه وسلم قال رايت
عقبة بن ابي معيط جاء الى النبي صلى الله
عليه وسلم وهو يصلي فوضع رداءه في عنقه
فخنقه به خنقاً شديداً فجاء ابوبكر
حتى دفعه عنه فقال اتقتلون رجلاً ان
يقول ربي الله وقد جاءكم بالبينات من ربكم
رواه البخاري في صحيحه باسناد صحيح عن ابي
سلمة بن عبد الرحمن بن عوف رضي الله عنه
ان عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم
اخبرته قال اقبل ابوبكر على فرسه من
مسكنه بالسنح حتى نزل فدخل المسجد فلم يكلم
الناس حتى دخل على عائشة فيتمم النبي
صلى الله عليه وسلم وهو مسجى ببرد حبرة
فكشف عن وجهه ثم اكب عليه فقبله

حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا کہ تم لوگ مختلف نہ ہو جیسے
اس باب میں رسول اللہ صلعم سے ایک حدیث سنی
ہے جسے بھولا نہیں آپ نے فرمایا پیغمبر جس جگہ مدفون
ہونا چاہتا ہے خدا تعالیٰ اوسکی روح کو اوسجگہ قبض
کرتا ہے سو تم آپ کو موضع فراش یعنی جہاں وفات
پائی تھی وہیں دفن کرو۔ ترمذی میں حضرت عائشہ رضی
اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آئے اور آپ کی
دونوں آنکھوں کے درمیان اپنا منہ اور دونوں پہونچوں
پر اپنے ہاتھ رکھکر (بطریق ندبہ) کہا ہائے پیغمبر خدا
ہائے میرے دوست ہائے سب سے بزرگ بخاری نے اپنی صحیح
میں باسناد صحیح عروہ بن زبیر سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں
میں نے عبد اللہ بن عمر رضہ سے پوچھا کہ سب سے اشد ایذا مشرکین
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا دی (ابن عمر نے جواب دیا)
کہ میں نے عقبہ بن معیط کو دیکھا کہ رسول اللہ صلعم کی گردن
مبارک کو نماز کی حالت میں اپنی چادر ڈالکر ایسے زور سے
کھینچا جس سے آپکا گلا گھٹ گیا حضرت ابوبکرؓ نے آکر
دفع کیا اور فرمایا کیا تم ایک ایسے آدمی کو قتل کرنا چاہتے
ہو جو کہتا ہے میرا رب اللہ ہے حالانکہ وہ تمہارے پاس کھلی ہوئی
نشانیاں لایا بخاری میں ابی سلمہ بن عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ
حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
کے انتقال کے بعد حضرت ابوبکر اپنی منزل سنح (مدینہ کے
قریب ایک موضع ہی) سے گھوڑی پر چڑھکر آئے اور مسجد

ثم بكى فقال بأبي انت يا نبي الله لا يجمع
الله عليك موتتين اما الموتة التي كتبت
عليك فقد متها فقال ابو سلمة فاخبرني
ابن عباس رضي الله عنه ان ابا بكر
خرج وعمر يكلم الناس فقال اجلس
فابى فقال اجلس فابى فتشهد ابو بكر
فمال اليه الناس وتركوا عمر فقال اما بعد
فمن كان منكم يعبد محمدا فان محمدا
قد مات ومن كان يعبد الله فان الله
حي لا يموت قال الله تعالى وما محمد الا
رسول قد خلت من قبله الرسل افائن
مات او قتل انقلبتم على اعقابكم والله لكان
الناس لم يكونوا يعلمون ان الله انزل
حتى تلاها ابو بكر فتلقاها منه الناس
فما اسمع بشرا الا يتلوها رواه البخاري
عن ابي هريرة ان رجلا شتم ابا بكر
والنبي صلى الله عليه وسلم جالس
يتعجب ويتبسم فلما اكثر رد عليه بعض
قوله فغضب النبي صلى الله عليه وسلم وقام
فلحقه ابو بكر وقال يا رسول الله كان
يشتمني وانت جالس فلما رددت عليه
بعض قوله غضبت وقمت قال كان
معك ملك يرد عليه فلما رددت عليه

اور اوندھے ہو کر بوسہ لیا پھر زار زار رونے لگے اور فرمایا
میرا باپ آپ پر سے قربان ہو یا رسول اللہ آپ پر دو موتوں
کا کبھی اجتماع نہ ہوگا (یعنے اسکے بعد موت نہ آئیگی) جو موت
آپکے لیے مقرر ہوئی تھی وہ آچکی ابو سلمہ کہتے ہیں مجھے
ابن عباس رض نے خبر دی کہ یہ کہکر ابو بکر باہر آئے حضرت
عمر لوگوں سے کلام کر رہے تھے آپنے انہیں بٹھایا وہ نہ بیٹھے
پھر بٹھایا نہ بیٹھے آپنے خطبہ شروع کر دیا سب لوگ حضرت
عمر کو چھوڑ کر حضرت ابو بکر کی طرف متوجہ ہو گئے۔ پس آپنے
فرمایا حمد و صلوٰۃ کے بعد واضح ہو جو کوئی تم میں سے
محمد کو پوجتا تھا وہ تو انتقال کر گئے اور جو اللہ کو عبادت
کرتا تھا وہ ہمیشہ ہی زندہ ہے کبھی نہ مریگا دیکھو خدا تعالیٰ فرماتا
ہے وما محمد الا رسول الخ یعنے محمد پیغمبر ہیں انسے پہلے بھی بہت سے پیغمبر
گزر چکے ہیں کیا جب وہ مر جاویں یا مارے جاویں تم مرتد
ہو جاؤ گے۔ راوی حدیث کہتے ہیں گویا لوگوں کا یہ حال تھا کہ
گویا انکو اس آیت کے نزول کا علم ہی نہ تھا مگر جب حضرت ابو بکر
نے یہ آیت پڑھی تو تمام لوگوں نے آپ سے سیکھ لی پس میں کسی
آدمی کو نہ سنتا تھا مگر وہ یہی آیت پڑھتا تھا۔ امام احمد
بن حنبل اپنی مسند میں ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص
ابو بکر رض کو کچھ برا بھلا کہہ رہا تھا و نبی صلعم بیٹھے تعجب کرتے
اور تبسم فرماتے تھے مگر جب اُسنے بہت زیادتی کی تو
ابو بکر نے بھی بعض بات کا جواب اُسپر رد کیا رسول اللہ صلعم غصہ
میں آکر کھڑے ہو گئے دوسرے روز ابو بکر آپ سے ملے اور عرض کیا
یا رسول اللہ فلاں شخص مجھے برا کہہ رہا تھا اور آپ بیٹھے رہے

وقع الشيطان ثم قال يا ابا بكر ثلث كلهن حق ما من عبد ظلم بمظلمة فيغضي عنها لله عز وجل الا اعز الله بها نصره وما فتح رجل باب عطية يريد بها صلة الا زاد الله بها كثرة وما فتح رجل باب مسئلة يريد بها كثرة الا زاد الله بها قلة رواه امام المحدثين ابو عبد الله احمد بن محمد بن حنبل في مسند عن ابي عبد الله جابر بن عبد الله الانصاري قال لما مات رسول الله صلى الله عليه وسلم وجاء ابا بكر مال من قبل العلاء بن الحضرمي فقال ابو بكر من كان له عند النبي صلى الله عليه وسلم دين او كانت له قبله عدة فليأتنا قال جابر فقلت وعدني رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يعطيني هكذا وهكذا وهكذا افبسط يديه ثلث مرات قال جابر فحثى لي حثية فعددتها فاذا هي خمسمائة وقال خذ مثليها رواه البخاري ومسلم عن النعمان بن بشير قال استأذن ابو بكر على النبي صلى الله عليه وسلم فسمع صوت عائشة عاليا فلما دخل تناول لها ليلطمها وقال الا اراك ترفعين صوتك على النبي صلى الله

شیطان اچٹرا پھر آپ نے فرمایا اے ابوبکر تین چیزیں ہیں جو ہو کر رہتی ہیں (۱) جب کوئی بندہ مظلوم کسی ظالم کے ظلم سے خاص خدا کی رضامندی کے لیئے چشم پوشی کرتا ہے تو خدا کی مدد اسکی مونس و رفیق ہوتی ہے (۲) جب کوئی شخص صلہ کے ارادے سے سخاوت و عطیہ کے دروازے کھولتا ہے اللہ اسکو اسکے مال میں کثرت و افزونی کرتا ہے (۳) جب کوئی شخص زیادتی کے قصد سے سوال کا دروازہ کھولتا ہے (یعنے بلا ضرورت لوگوں سے مانگتا ہے) اللہ اسمیں قلت کمی زیادہ کرتا ہے۔ بخاری مسلم میں ابو عبد اللہ جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وفات کی بعد جب حضرت ابوبکر کے پاس علاء ابن الحضرمی (بحرین کے تحصیلدار) کی طرف سے مال آیا تو حضرت ابوبکر نے فرمایا جس کسی کا حضرت پر قرض ہو یا آپنے کسی سے کچھ دینے کا وعدہ کیا ہو وہ ہمارے پاس آئے جابر کہتے ہیں میں نے حضرت ابوبکر سے عرض کیا کہ مجھ سے رسول اللہ صلعم نے ایسے ایسے دینے کا وعدہ کیا تھا اور تین دفعہ جابر نے دونوں لبیں کھولکر دکھائیں (یعنے اتنا دینے کا وعدہ کیا تھا) جابر کہتے ہیں پس حضرت ابوبکر نے دونوں لبیں بھر کر میرے دامن میں ڈالدیں جب میں نے اسے گنا تو پانسو تھے ابوبکر نے فرمایا اسکے دوچند اور لیلو۔ ابوداؤد میں نعمان بن بشیر سے روایت ہے کہ ایکدن حضرت ابوبکر نے نبی صلعم کے گھر میں آنے کی اجازت چاہی اور یہ سنی حضرت عائشہ کے بولنے کی آواز سنی گھر میں آتے ہی حضرت عائشہ کو طمانچے مارنے کیلیئے لپکے اور فرمایا میں نے تجھے خود دیکھا

علیہ وسلم فجعل النبی صلی اللہ علیہ وسلم
یخبرہ وخرج ابوبکر مغضبا فقال
النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین اخرج
ابوبکر کیف رأیتنی انقذتک من الرجل
قال فمکث ابوبکر ایاما ثم استأذن
فوجدهما قد اصطلحا فقال لهما ادخلانی فی
سلمکما کما ادخلتما فی حربکما فقال
النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد فعلنا قد
فعلنا رواہ ابوداود عن ابی هریرة ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ینبغی
لصدیق ان یکون لعانا رواہ مسلم
واخرج ابن عساکر وعبد الجبار ثقة
وشیخه ابن ابی ملیکة الا انه مرسل
وهو غریب قلت واخرج الطبرانی
فی الکبیر وابن شاهین فی السفه من وجه
اخر موصولا عن ابن عباس واخرج ابن
ابی الدنیا فی مکارم الاخلاق وابن عساکر من طریق
عن صدقة بن اشرف القریشی عن سلیمان بن یسار قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خصال الایمان ثلثمائة
وستون خصلة اذا اراد اللہ بعبد خیرا جعل فیه خصلة
فمن یدخل بها الجنة قال ابوبکر یا رسول اللہ الی شیء منها
قال نعم جمیعا من کل وخرج ابن عساکر من طریق اخر
عن صدقة القریشی عن رجل قال قال رسول اللہ

آپ یہ فرما رہے تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم انہیں منع کرتے تھے
پس ابوبکر غصے میں بھرے ہوئے وہاں سے نکلے ابوبکر کے جانے کے بعد
آپ نے عائشہ سے فرمایا کیوں دیکھا میں نے تجھے ابوبکر سے کیسا
بچایا (راوی کہتے ہیں) ابوبکر چند روز ٹھہر کر پھر گئے اور اجازت
آہستگی مانگی گھر میں جا کر دیکھتے ہیں کہ حضرت ابوبکر بی بی عائشہ سلمک
کے سامنے بیٹھے ہیں آپ نے فرمایا جس طرح تم دونوں نے مجھے لڑائی
میں داخل کیا تھا ویسے ہی صلح میں داخل کرو نبی صلعم نے فرمایا ہم نے
منظور کیا مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا صدیق کو لائق نہیں کہ وہ بہت لعنت کرنیوالا ہو سلیمان
بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی
میں تین سو ساٹھ خصلتیں ہیں جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو بھلائی
پہونچانا چاہتا ہے تو ان خصلتوں میں سے اُسمیں ایک خصلت پیدا
کر دیتا ہے جسکی وجہ سے وہ جنت میں داخل ہوتا ہے ابوبکر نے
یا رسول اللہ اُنمیں سے مجھ میں بھی کوئی خصلت ہے فرمایا تم میں
کل ہیں اسکو ابن عساکر اور عبد الجبار نے روایت کیا اور اسکا راوی
ابن ابی ملیکہ ہے مگر یہ روایت مرسل اور غریب ہے ہاں طبرانی نے
کبیر میں اور ابن شاہین نے سفہ میں دوسری وجہ سے موصولاً ابن
عباس سے روایت کی ہے اور ابن ابی الدنیا نے مکارم الاخلاق
میں اور ابن عساکر نے اپنے طریق سے صدقہ بن اشرف
القریشی سے اسکے سوائے دوسرے طریق سے
ابن عساکر نے صدقہ القریشی سے روایت کی ہے
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی میں
تین سو ساٹھ خصلتیں ہیں حضرت

صلی اللہ علیہ وسلم خصال المرأ ثلثۃ
مائۃ وستون فقال ابو بکر یا رسول
اللہ لی منہا شئی قال کلہا فیک فہنیئا لک
یا ابا بکر ہکذا ذکر جلال الدین السیوطی
فی تاریخ الخلفاء ای فی ترجمۃ عن
جابر بن عبد اللہ الانصاری رضی اللہ
عنہ ان عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ
اتی رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم
بنسخۃٍ من التوراۃ فسکت فجعل یقرء
ووجہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم
یتغیّر فقال ابو بکر ثکلتک الثواکل ما
تری ما بوجہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ
وسلم فنظر عمر الی وجہ رسول اللہ
صلّی اللہ علیہ وسلّم فقال اعوذُ باللہ
من غضب اللہ ومن غضب رسولہ
رضینا باللہ ربّاً وبالاسلام دیناً وبمحمدٍ
نبیّاً فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم والذی نفسی بیدہ لو بدا لکم
موسی فاتبعتموہ وترکتمونی لضللتم عن
سواء السبیل ولو کان حیّاً وادرک
نبوّتی لاتبعنی رواہ ابو محمد عبد اللہ بن
عبد الرحمن الدارمی استخلاف
امیر المومنین امام المسلمین عبد

ابو بکر نے کہا یا رسول اللہ اُن میں سے مجھ میں بھی کوئی
خصلت ہے فرمایا اے ابو بکر تجھے خوشی ہو تجھ میں سب ہو جو
ہیں اسکو جلال الدین سیوطی نے تاریخ الخلفا میں ذکر
کیا ہے دارمی میں جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت ہے
کہ حضرت عمر بن الخطاب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
ایک تورات کا نسخہ لائے آپ تو چپکے ہو گئے اور حضرت عمر نے
(تورات کو) پڑھنا شروع کیا اور رسول اللہ کا چہرہ مبارک
متغیر ہونے لگا ابو بکر بے تاب ہو گئے اور حضرت عمر سے خطاب کر کے
فرمایا روئیں تجھے رونے والیاں کیا تو رسول اللہ کے چہرہ مبارک کو
نہیں دیکھتا ہے حضرت عمر آپ کے چہرہ کو دیکھکر کہنے لگے میں اللہ سے
اُسکے غصے اور اوسکے رسول کی خفگی سے پناہ مانگتا ہوں ہم
اللہ سے اوسکے رب ہونے کے روسے اسلام
سے دین ہونے کے اعتبار سے محمد سے پیغمبر
ہونے کی وجہ سے راضی ہیں اس کے بعد نبی صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا کی قسم اگر تمہارے
سامنے موسے علیہ السلام ہوتے اور تم مجھے چھوڑ کر
اُن کی پیروی کرتے تو ضرور سیدھی راہ سے
بہک جاتے اگر موسے علیہ السلام زندہ ہوتے
اور میری نبوت کا زمانہ پاتے تو ضرور میری
پیروی کرتے

امیر المومنین

امام المسلمین

عبد اللہ بن عثمان رضی اللہ عنہ
حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کی خلافت میں

الله بن عثمن ابو بكر بن الصديق
عليه الصلوٰة والسلام عن ام
المومنين عائشة الصديقة زوج النبي
صلّى الله عليه وسلّم انّها قالت وا
راساه فقال رسول الله صلى الله عليه
وسلّم ذاك لو كان وانا حيٌّ فاستغفر
لكِ ولادعوالكِ فقالت عائشة واثكلياه
والله انّي لاظنك تحبُّ موتي فلو كان مثل
ذلكَ لظللتَ اخر يومك معرسا ببعض
ازواجك فقال النبي صلّى الله عليه
وسلّم بل انا واراساه لقد هممت
او اردتُ ان ارسلَ الى ابي بكرٍ
وابنهِ واعهدُ ان يقول القائلون
او يتمنّى المتمنّون ثم قلتُ يأبى الله
ويدفع المومنون او يدفع الله ويأبى
المومنون رواه البخاري عن ام
عبد الله عائشة زوج النبي صلّى الله
عليه وسلّم قالت قال لي رسول الله
صلّى الله عليه وسلّم في مرضه ادعي
لي ابالكِ واخاكِ حتى اكتب لكم كتابًا
فاني اخافُ ان يتمنّى متمنٍّ ويقول
قائلٌ انا ولا ويأبى الله والمومنون
الا ابا بكر رواه مسلم وفي كتاب الحميدي انا اولى

بخاری میں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی
اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اُنہوں نے دردِ سر کی
شدت کی وجہ سے کہا ہائے میرا سر نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا وہ (یعنے تیری موت) اے عائشہ
اگر واقع ہوتی اور میں زندہ رہتا تو تیرے گناہوں کے
لیے بخشش اور رفع درجات کے لیے دعا مانگتا حضرت
عائشہ نے فرمایا ہائے مصیبت بخدا میرا گمان ہو کہ
آپ میرا مرنا چاہتے ہیں۔ اگر میں مرجاؤں گی تو آپ
اُسی دن کے آخر دوسری بی بیوں سے صحبت کریں گے
اور مجھے بھول جائیں گے آپ نے فرمایا بلکہ اس ذکر
کو جلنے دو میرے دردِ سر کی خبر تو میں نے قصد
یا ارادہ کیا تھا کہ کسی کو ابوبکر اور اسکے بیٹے (عبدالرحمن)
کے پاس بھیجوں تاکہ اپنے سامنے اپنا ولیعہد کرجاؤں
ایسا نہو کہ میرے بعد کہنے والے کہیں یا آرزو کرنے
والے خلافت کی آرزو کریں پھر میں نے اپنے دلمیں کہا کہ انکار
کریگا اللہ تعالےٰ (غیر ابی بکر کی خلافت کا) اور دفع کریں گے
مسلمان (غیر خلافت ابی بکر کو) یا اسکے برعکس فرمایا مسلم میں
ام المؤمنین حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے مرض موت میں فرمایا کہ اے عائشہ اپنے والد
(ابوبکر) اور اپنے بھائی (عبدالرحمن) کو بلاؤ کہ میں خلافت
کی بابت کتابت کرجاؤں کیونکہ مجھے خوف ہو کوئی تمنی تمنا کرنے
کوئی کہنے والا کہے میں خلافت کا زائد مستحق ہوں اللہ اور مسلمین
نہ مانینگے (غیر ابوبکر کی خلافت کو) مگر ابوبکر کو یعنے انکی خلافت میں

بدل انا ولا عن جبير بن مطعم رضي الله
عنه قال اتت النبي صلى الله عليه
وسلم امراة فكلمته في شئ فامرها ان
ترجع اليه قالت يا رسول الله ارايت
ان جئت ولم اجدك كانها تريد الموت
قال فان لم تجديني فأتي ابا بكر رواه
البخاري والمسلم وفي رواية عن ابن
عباس فأتي ابا بكر فهو الخليفة بعدي
عن ام المومنين عائشة زوج النبي
صلى الله عليه وسلم قالت قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم لا ينبغي لقوم
فيهم ابو بكر ان يؤمهم غيره رواه الترمذي
وقال هذا حديث غريب عن عبد الله
بن زمعة قال لما استعز برسول الله
صلى الله عليه وسلم وانا عنده في
نفر من المسلمين دعاه بلال الى الصلوة
فقال مروا من يصلي للناس فخرج
عبد الله بن فتقدم فكبر فلما سمع رسول
الله صلى الله عليه وسلم صوته وكان
عمر رجلا مجهرا قال فابن ابو بكر يابى
الله ذلك والمسلمون يابى الله ذلك
والمسلمون فبعث الى ابي بكر فجاء بعد
ان صلى عمر تلك الصلوة فصلى بالناس

(لانا اولی) آیا ہے بخاری مسلم میں جبیر بن مطعم سے مروی
ہے کہ ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر باتیں
کرنے لگی آپ نے فرمایا اب تو جاؤ پھر آنا اُسنے کہا اگر
میں آؤں اور اتفاق سے آپ کو نہ پاؤں گویا اس سے
آپ کی وفات کی طرف اشارہ کرتی تھی مطلب یہ تھا اگر آپ
کی وفات ہو جاوے تو کس کے پاس آؤں فرمایا میری
عدم موجودگی میں ابو بکر کے پاس آئیو ابن عباس کی ایک
روایت میں یوں ہے کہ تو ابو بکر کے پاس آنا کیونکہ میرے
بعد وہی خلیفہ ہوں گے۔ ترمذی میں حضرت عائشہ رضہ سے
منقول ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس قوم میں
ابو بکر ہوں انہیں آپ کے ہوتے غیر کو امام بننا لائق
نہیں ابو داؤد میں عبد اللہ بن زمعہ سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلعم جب مرض کی شدت ہوئی اور مسلمانوں
کی جماعت میں سے ایک میں بھی آپ کے پاس بیٹھا تھا تو
بلال نے حضور نماز کے لیے ندا کی فرمایا کسی کو کہدو نماز
پڑھا دے (عبد اللہ بن زمعہ کہتے ہیں) باہر آیا ابو بکر تو
موجود نہ تھے حضرت عمر لوگوں میں بیٹھے ہوئے تھے
میں نے حضرت عمر سے کہا کھڑے ہو جیئے لوگوں کو نماز پڑھائیے
آپ نے آگے بڑھکر تکبیر کہی چونکہ حضرت عمر بڑی آواز کے
آدمی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی آواز سنکر
فرمایا ابو بکر کہاں ہیں (یہ امامت وجماعت) اللہ اور مسلمانوں کے ناپسند
ہے پھر آپنے کسی آدمی کو بھیجکر حضرت ابو بکر کو بلایا آپ آئے اور
جو نماز حضرت عمر پڑھا چکے تھے وہی آپ نے پھر پڑھائی

رواه ابو داود عن عبد الله بن زمعة
قال لما سمع النبي صلى الله عليه وسلم
صوت عمر قال ابن زمعة خرج النبي
صلى الله عليه وسلم حتى اطلع رأسه
من حجرته ثم قال لا لا ليصل الناس
ابن ابي قحافة يقول ذلك مغضبا رواه
ابو داود سليمان بن الاشعث السجستاني
البصري عن ابي عبد الرحمن عبد الله بن مسعود
رضي الله عنه قال لما قبض رسول الله صلى الله
عليه وسلم قالت الانصار منا امير ومنكم امير فاتاهم
عمر بن الخطاب رضي الله عنه فقال يا معشر الانصار
الستم تعلمون ان رسول الله صلى
الله عليه وسلم قد امر ابا بكر ان يؤم
الناس وايكم تطيب نفسه ان يتقدم
ابا بكر فقالت الانصار نعوذ بالله ان
نتقدم ابا بكر رواه ابو عبد الرحمن احمد
بن شعيب النسائي وابو يعلى والحاكم
وصححه عن ابي سعيد سعد بن مالك
بن سنان رضي الله عنه انهم لما اجتمعوا
بالسقيفة بدار سعد بن عبادة فيهم
ابو بكر وعمر رضي الله عنهما قام خطباء
الانصار فجعل الرجل منهم يقول يا معشر
المهاجرين ان رسول الله صلى الله

ابو داؤد میں عبد اللہ بن زمعہ سے روایت ہے کہ
جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر رضی کی آواز سنی آپ نے
اور حجرے سے سر نکال کر جھانکا پھر فرمایا یہ لمامت مباحث
ٹھیک نہیں ابن ابی قحافہ نماز پڑھا دیں یہ فرما رہے تھے
اور غصہ کے آثار آپکے چہرہ سے نمایاں تھے نسائی ابو یعلی
حاکم میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد (انصار و مہاجرین
میں خلافت کی بابت اختلاف ہوا) انصار بولے کہ ایک
امیر تو ہم میں سے اور ایک تم مہاجرین میں۔ سے ہونا چاہیے
میں انصار کے پاس حضرت عمر بن الخطاب تشریف لائے
اور فرمایا اے انصار کے گروہ کیا تم نہیں جانتے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر کو لوگوں کی امامت کا
حکم فرمایا تھا تم میں سے کس کے نفس کو ابو بکر پر پیش قدمی
ہے انصار باہم متفق ہو کر بولے نعوذ باللہ ہم ابو بکر پر
تقدیم نہیں چاہتے حاکم میں ابو سعد بن مالک بن سنانی
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب صحابہ سعد بن عبادہ کے
گھر کی پولی میں امر خلافت کے مشورے کیواسطے جمع ہوئے
اور ان میں حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی موجود
تھے سب سے پہلے انصار کے خطیب کھڑے ہوئے اور ان
میں سے ایک مرد نے کہا اے مہاجروں کے گروہ
جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کسی کو تم
میں سے عامل بناتے تھے تو اسکے ساتھ ہم
میں سے ایک مرد کو ملا لیتے تھے۔ پس اس

علیہ وسلم کان اذا استعمل الرجل
منکم یقرن معہ رجلا فنری ان یلی
ھذا الامر رجلان منا ومنکم
فتتابعت خطباء ھم علی ذلک
فقام زید بن ثابت فقال الم تعلموا
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کان من المھاجرین وخلیفتہ من
المھاجرین ونحن کنا انصار رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فنحن انصار
خلیفتہ کما کنا انصارہ ثم اخذ بید ابی
بکر فقال ھذا صاحبکم فبایعوہ
عمر ثم بایعہ المھاجرون والانصار
وصعد ابو بکر المنبر ونظر فی
وجوہ القوم فلم یر الزبیر فدعا
بہ فجاء فقال قلت ابن عمۃ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم وحواریہ
اردت ان تشق عصا المسلمین
فقال لا تثریب یا خلیفۃ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فقام فبایعہ
ثم نظر فی وجوہ القوم فلم یر علیا
فدعا بہ فجاء فقال قلت ابن عم
رسول اللہ وختنہ علی بنتہ اردت
ان تشق عصا المسلمین فقال لا تثریب

مشورے میں ہماری یہ رائے ہے کہ خلافت کے دو
شخص والی بنیں ایک ہم میں سے دوسرا تم میں سے
اسکے بعد جانبین سے خطبا اٹھ اٹھ کر اپنی رائے بیان
کرنے لگے زید بن ثابت انصاری نے کھڑے ہو کر کہا
کیا تم نہیں جانتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مہاجرین
میں سے تھے اور اُن کا خلیفہ بھی انہیں میں سے ہو
ہم لوگ تو صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
یار و مددگار ہیں پس جسطرح ہم اُن کے معاون و مددگار
تھے اسیطرح اُن کے خلیفہ کے ہونے مناسب ہیں
یہ کہہ کر حضرت ابو بکر کا ہاتھ پکڑا اور کہا یہ تمہارے
خلیفہ ہیں پس سب سے اول حضرت عمر نے بیعت کی
پھر مہاجرین و انصار نے اسکے بعد حضرت ابو بکرؓ نے
منبر پر چڑھکر لوگوں کو دیکھا تو حضرت زبیرؓ کو اُن میں نہ
پایا۔ مگر وہ اُسیوقت بلانے سے چلے آئے آپنے
فرمایا کیا تم نے کہا ہے کہ میں رسول اللہ صلعم کی پھوپھی
کے بیٹے اور اُن کے حواری ہونے کی وجہ سے
خلافت کا مستحق ہوں کیا تم مسلمانوں کے جماعت
منتشر کرنا چاہتے ہو حضرت زبیرؓ نے جواب دیا اے خلیفہ
رسول اللہ صلعم مجھپر کوئی ملامت نہیں
کہکر اُٹھے اور حضرت ابو بکرؓ سے بیعت کی پھر آپنے دوبارہ لوگوں
کو دیکھا اور حضرت علیؓ کو نہ پایا وہ بھی بلانے سے چلے آئے
حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا اے علیؓ کیا تم نے یہ کہا ہے کہ میں
رسول اللہ کے چچیرے اور اُنکے داماد ہونیکی وجہ سے خلافت کا

یا خلیفۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فبایعہ رواہ الحاکم فی المستدرک
وصححہ والبیہقی وابن حبان عن
ام المومنین ام عبد اللہ عائشۃ
زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مات وابو بکر بالسنح یعنی بالعالیۃ
فقام عمر یقول واللہ ما مات رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت
وقال عمر واللہ ما کان یقع فی نفسی
الا ذلک ولیبعثنہ اللہ فلیقطعن ایدی
رجال وارجلھم فجاء ابو بکر فکشف
عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فقبلہ وقال بابی وامی طبت حیا ومیتا
والذی نفسی بیدہ لا یذیقک اللہ
الموتتین ابدا ثم خرج فقال ایھا
الحالف علی رسلک فلما تکلم ابو بکر
جلس عمر فحمد اللہ ابو بکر واثنی
علیہ وقال الا من کان یعبد محمدا
فان محمدا قد مات ومن کان یعبد اللہ
فان اللہ حی لا یموت وقال انک
میت وانھم میتون وقال وما محمد
الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل

اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ نہیں ہیں
اسمیں کچھ بھلائی نہیں دیکھتا یہ کہکر آپنے حضرت ابوبکر
کے ہاتھ پر بیعت کی بخاری میں ام المومنین حضرت عائشہ
صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلعم
کی وفات ہوئی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سنح یعنی عالیہ میں تھے حضرت
عمر رضی اللہ عنہ لوگوں میں کھڑے ہوئے فرما رہے تھے لوگو
بخدا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال نہیں ہوا
(عائشہ رضؓ فرماتی ہیں) حضرت عمر کہتے تھے بخدا میں
یہی سوچتا تھا کہ آپ کو اللہ تعالی اب اٹھا بٹھاتا ہی پھر
دیکھو لوگوں کے ہاتھ پاؤں کیسے کٹتے ہیں اتنے میں
ابوبکر بھی آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا منہ کھولکر
بوسہ لیا اور یوں فرمایا میرے ماں باپ آپ پر سے
فدا ہوں زندگی اور موت کی حالت میں آپ خوش رہیں خدا
کی قسم اللہ تعالی آپ کو دو مرتبہ موت کا ذائقہ نہ چکھائیگا
یہ کہکر وہاں سے نکلے اور حضرت عمر کیطرف اشارہ کرکے
فرمایا اے قسم کھانے والے اپنی جگہ ٹھیرے رہو پس حضرت
ابوبکر کے کلام کرنیسے عمر چکے ہو کر بیٹھ گئے آپنے خطبہ پڑھکر
فرمایا اے لوگو ہوشیار ہو جو شخص محمد کو پوجتا تھا وہ تو فات
کر گئے اور جو اللہ کو عبادت کرتا تھا تو اللہ زندہ ہے مرنوالا
نہیں اللہ صاحب خود فرماتا ہے اے محمد تم مروگے
اور وہ بھی اور فرمایا محمد ایک پیغمبر ہیں ان سے
پہلے اور بہت سے پیغمبر
گزر چکے ہیں

الله صلى الله عليه وسلم فقال يا
ايها الناس افرجوا الى فافرجوا
له فجاء حتى اكب عليه ومسه
فقال انك ميت وانهم ميتون ثم
قالوا يا صاحب رسول الله صلى
الله عليه وسلم اقبض رسول
الله صلى الله عليه وسلم قال نعم
فعلموا ان قد صدق قالوا يا صاحب
رسول الله صلى الله عليه وسلم
ايصلى على رسول الله صلى الله
عليه وسلم قال نعم قالوا وكيف
قالوا يدخل قوم فيكبرون ويصلون
ويدعون ثم يخرجون حتى
يدخل الناس قالوا يا صاحب
رسول الله صلى الله عليه وسلم
ايدفن رسول الله صلى الله عليه
وسلم قال نعم قالوا اين قال
في المكان الذي قبض الله فيه روحه
فان الله لم يقبض روحه الا في
مكان طيب فعلموا ان قد صدق ثم
امرهم ان يغسله بنوابيه واجتمع
المهاجرون يتشاورون فقالوا انطلق
بنا الى اخواننا من الانصار ندخلهم

اور صحابہ پہلے ہی سے یہاں موجود تھے فرمایا اے
لوگو میرے لئے رستہ چھوڑو سب لوگ ہٹ گئے آپنے جھک کر
رسول اللہ کا بوسہ لیا اور فرمایا آپ ہی مرنیوالے
اور وہ بھی مرنیوالے ہیں۔ لوگوں نے یہ کلمہ سنکر عرض
کیا اے رسول اللہ کے یار اے نبی صاحب کے مصاحب کیا واقع
میں آپکا انتقال ہی ہوگیا فرمایا ہاں صحابہ نے جان لیا
کہ آپنے سچ کہا۔ پھر بولے اے صاحب رسول اللہ
کیا آپ پر نماز پڑھائی جاوے گی فرمایا کیوں
نہیں۔ عرض کیا اس کی کیفیت بتا دو
کیونکر نماز ہوگی فرمایا پہلے ایک قوم داخل
ہوکر تکبیر نماز دعا پڑھکر چلے جاوے۔ پھر
دوسرا گروہ اسیطرح کرے حتے کہ سب
لوگ نماز سے فارغ ہو جاویں۔ صحابہ بولے
اے صاحب رسول اللہ صلعم کیا رسول اللہ
دفن کئے جاوینگے فرمایا ہاں۔ عرض کیا
کس جگہ فرمایا جس جگہ اللہ تعالی نے آپ کی
روح مبارک قبض کی ہے کیونکہ اللہ صاحب
نے آپکی روح قبض نہیں کی مگر پاکیزہ جگہ اسکے
بعد حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ آپکو عبد المطلب کی
اولاد غسل دے پھر مہاجرین مشورۂ خلافت
کے لئے جمع ہوئے اور حضرت ابوبکر سے کہا
آپ ہی ہمارے ساتھ ہمارے انصار بھائیوں
تشریف لے چلیں۔ تاکہ انکو بھی ہم

والسلام قال فامر بلالا فاذن واقام
ابو بكر فصلى بالناس ثم ان رسول
الله صلى الله عليه وسلم وجد خفة
فقال انظروا لي من اتكئ عليه فجاءت
بريرة ورجل اخر فاتكاء عليهما
فلما راه ابو بكر ذهب لينكص
فاومأ اليه ان يثبت مكانه حتى قضى
ابو بكر صلوته ثم ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم قبض فقال
عمر والله لا اسمع احدا يذكر
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
قبض الا ضربته بسيفي هذا قال
وكان الناس اميين لم يكن فيهم
نبي قبله فامسك الناس قالوا يا سالم
انطلق بنا الى صاحب رسول الله صلى
الله عليه وسلم فادعه فاتيت ابا بكر
وهو في المسجد فاتيته ابكي دهشا فلما
راني قال لي أقبض رسول الله صلى
عليه وسلم قلت ان عمر يقول لا اسمع
احدا يذكر ان رسول الله صلى الله
عليه وسلم قبض الا ضربته بسيفي
هذا فقال لي انطلق فانطلقت معه
فجاءهم والناس قد دخلوا على رسول

سالم کہتے ہیں بلال نے رسول اللہ کے حکم سے اذان دی اور
ابو بکر نے نماز پڑھانی شروع کی اتنے میں رسول اللہ صلعم
نے تخفیف پاکر فرمایا میرے لئے کسی ایسے شخص کو بلاؤ
جسکے سہارے سے مصلے تک پہونچوں چنانچہ بریرہ
(حضرت عائشہ کی آزاد لونڈی) اور دوسرے شخص (حضرت
علی) کے کندھوں پر ہاتھ ٹیک کر تشریف لیلئے مگر جب
حضرت ابو بکر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنی آہٹ
پائی تو لگے پیچھے ہٹنے آپ نے اشارہ سے منع کیا کہ اپنی جگہ
کھڑے رہو جسکہ حضرت ابو بکر نماز پڑھ چکے - پھر جب
رسول اللہ صلعم کا انتقال ہوا تو حضرت عمر نے (مجمع میں کہرے
ہوکر) کہا کہ جسکے منہ سے میں یہ لفظ سنونگا کہ رسول اللہ
فوت ہوگئے اوسکا سر اپنی تلوار سے اوڑا دونگا -
(راوی کہتے ہیں) چونکہ لوگ محض امی تھے آپسے پہلے اور بعد
کوئی پیغمبر ہوا تھا بیچارے دو نے اُف تک نہ کی خاموش ہورہے
ناچار ہوکر بولے اے سالم ہمارا خاطر سے رسول اللہ کے چچا کے پاس چل
اور انہیں بلالیں ابو بکر کے پاس آیا آپ مسجد میں تشریف رکھتے
تھے جوں ہی مجھے پریشان اور روتے ہوئے دیکھا (متبسم ہوکر)
مجھسے فرمایا کیا رسول اللہ صلعم فوت ہوگئے میں نے کہا مجھے
عرض نہیں کرسکتا حضرت عمر فرمارہے ہیں جسے میں یہ کہتے
ہوئے سُن لونگا کہ رسول اللہ کا انتقال ہوگیا اوسکا
اپنی تلوار سے سر اوڑا دونگا - حضرت ابو بکر نے فرمایا
میرے ساتھ چل میں آپکے ساتھ ساتھ مسجد تک آیا آپنے سنا
رسول اللہ صلعم کے پاس تشریف لیجانیکا ارادہ کیا

عن ابی حمزۃ انس بن مالک رضی
اللہ عنہ قال اخر نظرۃ نظرتھا الی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کشف
الستارۃ یوما الاثنین فنظرت الی
وجھہ کانہ ورقۃ مصحف والناس
خلف ابی بکر فاشار الی الناس ان
اثنوا وابو بکر یؤمھم والقی الستر
وتوفی من اخر ذالک الیوم رواہ الترمذی

عن ہنیط بن شریط عن سالم بن عبید و
کانت لہ صحبۃ قال اغمی علی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مرضہ
فافاق فقال حضرت الصلوٰۃ فقالوا
نعم فقال مروا بلالا فلیؤذن
ومروا ابا بکر فلیصل للناس اوقال
بالناس ثم اغمی علیہ فافاق فقال
مروا بلالا فلیؤذن ومروا ابا بکر
فلیصل بالناس فقالت عائشۃ ان
ابی رجل اسیف اذا قام ذلک
المقام یبکی فلا یستطیع فلو امرت
غیرہ قال ثم اغمی علیہ فافاق فقال
مروا بلالا فلیؤذن ومروا ابا بکر
فلیصل بالناس فانکن صواحب او
صواحبات یوسف علیہ الصلوٰۃ

ترمذی میں ابو حمزہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت
کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے
مبارک پر میری اخیر نظر اُسوقت پڑی کہ جب ابوبکرؓ
لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے اور آپ حجرے کا پردہ اُٹھا کر
جہانتک رہتے وہ پیر کا دن تھا آپ کے چہرے کو دیکھا صفائی
اور چمک میں جیسے مصحف کا ورق ہوتا ہے اُسوقت
لوگوں کے امام حضرت ابوبکر تھے رسول اللہ کی آہٹ پاکر
لوگوں کو پیچھے ہٹنے کا خیال ہوا آپ نے اشارہ کیا کہ
فرمایا اپنی اپنی جگہ کھڑے رہو پھر پردہ چھوڑ کر حجرے میں تشریف
لے گئے اور اسی دن (دوشنبہ کے شام ہی پہلے آپنے وفات پائی)
ترمذی میں ہنیط بن شریط سالم صحابی سے روایت کرتے
ہیں کہ مرض موت میں رسول اللہ صلعم پر بیہوشی ڈالی
گئی افاقہ کے بعد فرمایا۔ کیا ظہر کی نماز کا وقت ہوگیا
حاضرین نے عرض کیا جی ہاں فرمایا بلال کو اذان
کا حکم کرو اور ابوبکر سے کہو لوگوں کو نماز پڑھاویں حضرت عائشہ
نے عرض کیا (یا رسول اللہ) میرے والد کو رقت و غم بہت جلد
آجاتا ہے آپ کی جگہ کھڑے ہوتے ہی رو دینگے اور نماز
نہ پڑھا سکینگے۔ آپ اگر غیر ابوبکر کو حکم فرماویں تو بہت
اچھا ہے (راوی کہتا ہے) آپ پھر بے ہوش ہوگئے
اور ہوش آنے کے بعد فرمایا کہ بلال سے اذان دلوا
اور ابوبکر سے کہو وہ لوگوں کو نماز پڑھاویں تم (ای عورتو)
یوسف علیہ السلام کی مصاحبات (جنہوں نے باوجود اپنی خطا
کے اونہیں قید خانہ بھیجا) ہو۔

افائن مات او قتل انقلبتم علی اعقابکم ومن
ینقلب علی عقبیه فلن یضر الله شیئا و
سیجزی الله الشاکرین قال فنشج الناس
یبکون قال واجتمعت الانصار الی سعد بن
عبادة فی سقیفة بنی ساعدة فقالوا منا امیر ومنکم

سو کیا جب وہ مرجائیں گے یا شہید ہوجائینگے تم مرتد ہو
جاؤ گے جو کوئی ان سے پھر جائے اس سے اللہ کا کچھ نہیں
اور قریب ہے شاکروں کو جزا دیگا۔ یہ سنکر حاضرین محفل
پھوٹ پھوٹ کر روئے پھر انصار سقیفہ (پولی) بنی ساعدہ
میں سعد بن عبادہ کے پاس (امر خلافت کے مشورے کے

فذهب الیهم ابوبکر وعمر بن الخطاب وابو
عبیدة بن الجراح فذهب
عمر یتکلم فاسکته ابوبکر وکان عمر
یقول ما اردت بذلک الا انی قد
هیأت کلاما قد اعجبنی خشیت ان
لا یبلغه ابوبکر ثم تکلم ابوبکر
فتکلم ابلغ الناس وقال فی کلامه
نحن الامراء وانتم الوزراء فقال
حباب بن المنذر لا والله لا نفعل
منا ومنکم امیر فقال ابوبکر لا ولکنا
الامراء وانتم الوزراء هم اوسط
العرب دارا واعزهم احسابا
فبایعوا عمر وابا عبیدة بن الجراح
فقال عمر بل نبایعک انت فانت سیدنا
وخیرنا واحبنا الی رسول الله صلی
الله علیه وسلم فاخذ عمر بیده فبایعه
وبایعه الناس وقال قائل قتلتم سعد
بن عبادة فقال عمر قتله الله رواه البخاری

لئے جمع ہوئے) بعض انصار بولے اے مہاجرین کے
گروہ ایک امیر ہم میں سے ہونا چاہیئے اور ایک تم میں سے یہاں سے حضرت
ابوبکر حضرت عمر حضرت ابوعبیدہ بن جراح بھی سقیفہ میں تشریف
لے گئے حضرت عمر تو غصے والے لگے بولنے مگر ابوبکر نے
بزور انہیں چپکا کیا (حضرت عمر کہتے ہیں) میرے بولنے
صرف یہ وجہ تھی کہ میں نے عمدہ عمدہ الفاظ جو مجھے نہایت
درجہ مرغوب تھے اسوقت کے لیے سوچ رکھے تھے اور اسکا بھی خوف
تھا کہ شاید ابوبکر اسخوبی کے ساتھ ادا نہ کرسکیں مگر ابوبکر نے
بڑے بڑے لوگوں کی طرح کلام کیا اور اثنار کلام میں یہ بھی فرمایا
(اے انصار) ہم امیر اور تم وزیر ہو حباب بن منذر نے کہا نہیں
ہم کبھی راضی نہ ہونگے جب تک ایک امیر ہم میں سے اور ایک تم میں سے
نہ ہو آپ نے فرمایا نہیں امیر ہم ہیں اور تم وزیر ہم اوسط
کے اعتبار سے اشرف عرب ہیں اور اعز عرب ہیں تم لوگ حضرت
عمر اور ابوعبیدہ بن جراح سے بیعت کرو میں راضی ہوں حضرت عمر نے
کہا اے ابوبکر تم ہمارے سردار ہم میں بہتر ہم سب سے رسول اللہ
کے نزدیک محبوب تر ہو ہم تم سے بیعت کرتے ہیں چنانچہ
حضرت عمر نے آپکا ہاتھ پکڑ کے بیعت کی پھر سب لوگ آپکی بیعت پر
راضی ہوگئے انمیں سے ایک شخص بولا اے لوگو تم نے سعد بن عبادہ

معنا فی هذا الامر فقالت الانصار منا ومنکم امیر فقال عمر بن الخطاب رضی الله عنه مَن له مثل هذه الثلاث ثانی اثنین اذهما فی الغار اذ یقول لصاحبه لا تحزن ان الله معنا مَن هما ثم بسط یده فبایعه و بایعه الناس بیعة حسنة جمیلة رواه ابو عیسی الترمذی وفی روایة ان ابابکر الصدیق لما مات النبی صلعم اصابه حزن شدید فما زال یجری بدنه حتی لقی بالله تعالی وفی روایة ان ابابکر کان ارسل غلامه لیاتیه بخبر رسول الله صلی الله علیه و سلم وجاء الغلام فقال سمعت الهم یقولون مات محمد فرکب ابوبکر علی الفرس وقال واصحداه والنقطاع ظهراه وبکی فی الطریق حتی اتی مسجد رسول الله صلی الله علیه وسلم عن عبد الرحمن بن عوف رضی الله عنه قال خطب ابوبکر فقال والله ما کنت حریصا علی الامارة یوما ولیلة قط ولا کنت راغبا ولا سألتها الله فی سر ولا علانیة ولکنی اشفقت من الفتنة وما لی فی الامارة

مشورہ خلافت میں اپنے ہمراہ داخل کریں (سب لوگوں کے جمع ہونیکے بعد) انصار نے کہا ایک امیر تو ہم میں سے ہونا چاہیئے حضرت عمر نے فرمایا۔ یہ تین باتیں کس شخص میں پائی جاتی ہیں۔ پھر یہ آیت پڑھی) ثانی اثنین اذ ہما فی الغار اذ یقول لصاحبہ لا تحزن ان اللہ معنا اور فرمایا تیلا وہ دونوں کون ہیں پس حضرت عمر نے اپنا ہاتھ پھیلا کر آپ سے بیعت کی اور تمام لوگوں نے بیعت حسنہ جمیلہ (بلا اکراہ) کی۔ ایک روایت میں یوں آیا ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال سے حضرت ابوبکر کو ایسا سخت صدمہ ہوا جس سے دن بدن آپکا بدن دبلا ہوا گھلتا گیا یہاں تک کہ اللہ تعالی سے جا ملے۔ دوسری روایت میں یوں ہے کہ حضرت ابوبکر نے اپنے غلام کو رسول اللہ صلعم کی خبر کے لیے بھیجا اور سنے آکر بیان کیا میں نے صحابہ کو کہتے سنا کہ محمد (صلعم) کا انتقال ہو گیا پس آپ گھوڑے پر سوار ہو کر ہائے محمد ہائے میری پیٹھ ٹوٹ گئی کہتے اور سارے رستہ میں روتے ہوئے مسجد نبوی میں تشریف لائے۔ حاکم کے مستدرک میں عبدالرحمن بن عوفؓ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکرؓ نے خطبہ پڑھ کر فرمایا بخدا مجھ پر کوئی وقت رات دن ایسا نہیں آیا جس میں میں نے خلافت کا لالچ کیا یا اوسکی کسی قسم کی رغبت یا کبھی پوشیدہ اور علانیہ خدا تعالی سے سوال کیا ہو۔ مگر فتنہ کے خوف سے میں نے اسے قبول کیا۔ مجھے خلافت میں کوئی راحت نہیں

من راحة لقد قلدت امرا عظيما
مالی به من طاقة ولا بد الا بقوة
الله فقال علی والزبیر ما اغضبنا
الا انا اخرنا من المشورة
وانما نری ابا بکر احق الناس بها
وانه لصاحب الغار وانا لنعرف
شرفه وخیره ولقد امره رسول الله
صلی الله علیه وسلم ان یصلی با
لناس وهو حی رواه الحاکم فی
المستدرک وموسی بن عقبة وفی
روایة انه رضیه لدیننا افلا
نرضاه لدنیانا عن عبد الله بن قیس
ابو موسی الاشعری رضی الله عنه
قال مرض النبی صلی الله علیه
وسلم فاشتد مرضه فقال مروا
ابا بکر فلیصل بالناس قالت
عائشة انه رجل رقیق اذا قام
مقامك لم یستطع ان یصلی با
لناس قال مری ابا بکر فلیصل
بالناس فعادت فقال مری ابا بکر
فلیصل بالناس فانکن صواحب یوسف فاتاه
الرسول فصلی بالناس فی حیوة النبی صلی الله

میرے گلے میں ایک ایسی سخت امر کا قلادہ ڈالا گیا
ہے جسکی تحمل کے میں بالکل طاقت نہیں رکھتا اور جسکو
میں دشوار جانتا ہوں مگر اللہ کی مدد سے حضرت علی
حضرت زبیر رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہم ابوبکر کو امر خلافت
میں تمام لوگوں سے مستحق زیادہ دیکھتے۔ اور
ان کی بزرگی بھلائی خوب پہچانتے ہیں اول تو
وہ صاحب الغار ہیں۔ دوسرے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی حیات میں
اونہیں امامت کا حکم فرمایا مگر ہمکو تو صرف مشورہ
میں شریک نہ کرنے سے رنج ہوا اور ایک
بخاری میں عبد اللہ بن قیس سے روایت ہے
کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے
اور مرض کی زیادہ شدت ہوئی تو آپ نے
فرمایا۔ ابوبکر کو کہو لوگوں کو نماز پڑھاویں
حضرت عائشہؓ نے فرمایا ابوبکر ایک نرم دل
شخص ہیں۔ آپ کے مقام پر کھڑے ہونے
سے اونہیں ضبط نہ ہوگا۔ اور لوگوں کو
نماز نہ پڑھا سکیں گے آپ نے فرمایا۔
(اے عائشہ) ابوبکر سے کہو کہ نماز پڑھاویں
عائشہ نے پھر وہی کہا آپ نے فرمایا ابوبکر
کو نماز کا حکم کرو پھر حضرت عائشہ نے سہ بارہ وہی فرمایا
آپنے ارشاد کیا ابوبکر کو کہو لوگوں کو نماز پڑھاویں تم یوسف علیہ السلام
کے مصاحب ہو حضرت ابوبکر کے پاس قاصد آیا اور آپنے رسول خدا کی تمنا

علیه وسلم روه البخاری عن
عروة عن عائشة انّ فاطمة بنت
النبی صلی الله علیه وسلم ارسلت
الی ابی بکر تسأله عن میراثها
من رسول الله صلی الله علیه وسلم مما افاء
الله علیه عز وجل بالمدینة وفدك
وما بقی من خمس خیبر فقال ابو
بکر انّ رسول الله صلی الله علیه
وسلم قال لا نورث ما ترکنا
صدقة انما یاکل آل محمد فی
هذا المال وانی والله لا اغیر شیئا
من صدقة رسول الله صلی الله
علیه وسلم عن حالها التی کان
علیها فی عهد رسول الله صلی الله
علیه وسلم ولاعملن فیها بما عمل
به رسول الله صلی الله علیه وسلم
فابی ابو بکر ان یدفع الی فاطمة
منها شیئا فوجدت فاطمة علی ابی
بکر فهجرته فلم تکلمه حتی توفیت
وعاشت بعد النبی صلی الله علیه وسلم
ستة اشهر فلما توفیت دفنها زوجها
علی لیلا ولم یؤذن بها ابا بکر
وصلی علیها وکان لعلی من الناس

بخاری میں عروہ حضرت عائشہ سے روایت کرتے
ہیں کہ حضرت فاطمہ زہرا رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم کی صاحبزادی نے کسی شخص کو حضرت
ابوبکر کے پاس اسلئے بھیجا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی مال (یہ ہے جو اللہ صاحب نے فدک اور مدینہ
مین بدون جنگ کے رسول اللہ کیواسطے ارزانی فرمایا
تھا اور جو خیبر کے خمس میں سے آپ کا مال باقی
رہا تھا میرا ترکہ دینا چاہئے حضرت ابوبکر
نے کہلا بھیجا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہے ہمارا کوئی وارث نہیں جو مال ہم نے چھوڑا
صدقہ یعنے وقف ہے۔ ہاں اس مال میں سے آل محمد کا
کھانا جاری رہے گا بخدا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کا صدقہ اوسی حال پر رہنے دونگا جسطرح آپکے زمانہ
میں تھا ایک ذرہ بہر تغیر نکرونگا جیسا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اوسمیں تصرف کرتے تھے میں بھی اسیطرح کرونگا
غرضکہ حضرت ابوبکر نے انکار کیا اور فاطمہ زہرا کو
اوس مال میں سے (بطریق ترکہ) کچھ نہ دیا اس سے
حضرت فاطمہ کو حضرت ابوبکر پر اسدرجہ غصہ آیا
کہ گو کامل چھ مہینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد
زندہ رہیں مگر حضرت ابوبکر سے مال کی بابت کلام کیا
نہ اونسے ملیں (یعنے اس سے پہلے جو انبساط تھا وہ اب
انقباض سے مبدل ہوگیا) پس جب حضرت فاطمہ کا وفات
ہوئے تو اونکو حضرت علی نے بدون حضرت ابوبکر کی اطلاع کے رات
کو دفن کیا اور

تبدل جائز نہ رکھا اور صاف فرمایا کہ جسطرح رسول اللہ کرتے تھے اوسیطرح کرونگا ۱۲

وجهة حياة فاطمة فلما توفيت
استنكر علي وجوه الناس فالتمس
مصالحة ابي بكر ومبايعته ولم يكن
يبايع تلك الاشهر فارسل الى
ابي بكر ان ائتنا ولا يأتنا احد معك
كراهية ليحضر عمر فقال عمر
لا والله لا تدخل عليهم وحدك
فقال ابو بكر وما عسيتهم ان يفعلوا بي
والله لآتينهم فدخل عليهم ابو
بكر فتشهد علي فقال انا
قد عرفنا فضلك وما اعطاك الله
ولم ننفس عليك خيرا ساقه الله
اليك ولكنك استبددت علينا بالامر
وكنا نرى لقرابتنا من رسول الله
صلى الله عليه وسلم نصيبا حتى
فاضت عينا ابي بكر فلما تكلم ابو بكر
قال والذي نفسي بيده لقرابة
رسول الله صلى الله عليه وسلم
احب الي ان اصل من قرابتي
واما الذي شجر بيني وبينكم
من هذه الاموال فاني لم آل
فيها عن الخير ولم اترك امرا رايت
رسول الله صلى الله عليه وسلم

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے اور انکی بیماری حاطر کے باعث عزت کی
نگاہوں سے دیکھے جاتے تھے مگر حضرت فاطمہ کے
انتقال کے بعد لوگوں کا آپ سے روکنا اور انکار
کرنا جیسا معلوم نہ ہوا حضرت ابوبکر سے مصالحت اور بیعت کی
جستجو کی کیونکہ بیعت کے وقت نہ تو آپ موجود تھے نہ ان ایام
میں حضرت فاطمہ کے اشتغال سے آپکو فرصت ہوئی پس بہتر ہے
حضرت ابوبکر کو بلایا اور کہلا بھیجا کہ آپکے ساتھ دوسرا کوئی شخص آئے
(کیونکہ آپکو خوف تھا کہ اگر عمر تشریف لائینگے تو عتاب زیادہ کرینگے
اسوجہ سے) حضرت عمر کے حضور کو مکروہ جانتے تھے یہاں حضرت
عمر نے فرمایا (اے ابوبکر) بخدا آپ وہاں تنہا نجائیں حضرت ابوبکر
نے فرمایا کیا تمہیں گمان ہے کہ وہ میرے ساتھ کچھ برائی کرینگے بخدا میں
اکیلا ہی جاؤنگا پس حضرت ابوبکر علی کے پاس آئے آپنے خطبہ
پڑھکر فرمایا (اے ابوبکر) ہم آپکی فضیلت اور جو اللہ کی عنایتیں
آپ پر ہیں سب کے قائل ہیں جو بزرگیاں خدا تعالیٰ نے آپکو مرحمت
فرمائیں ہمکو آپر مطلق حسد و بخل نہیں مگر چونکہ ہم رسول اللہ صلعم کی
قرابت کیوجہ سے شورہ خلافت میں شریک ہونیکے مستحق تھے اور آپنے
ہمیں کسی خاص وجہ سے علیحدہ کردیا اس سے کچھ خیال تھا یہ سنکر حضرت
ابوبکر کی آنکھیں بھر آئیں اور فرمایا خدا کی قسم اپنے قرابتی کی
صلہ رحمی سے رسول اللہ صلعم کے اہل قرابت مجھے بہت محبوب ہیں
ہاں مجھ میں اور تم میں تنازع و اختلاف کا باعث جو یہ اموال ہوئے سو
میں کبھی بھلائی میں تقصیر نکروں گا اور جس امر کو میں نے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کو کرتے دیکھا وہی کروں گا اور سے کبھی
ترک نہ کروں گا۔

صلے اللہ علیہ وسلم

يضعه فيها الا صنعته فقال علي
لابي بكر موعدك العشية
للبيعة فلما صلى ابو بكر الظهر
رقي على المنبر فتشهد وذكر
شان علي وتخلفه عن البيعة و
عذره بالذي اعتذر اليه ثم
استغفر وتشهد علي فعظم حق
ابي بكر وحدثه انه لم يحمله
على الذي صنع نفاسة على ابي
بكر ولا انكارا للذي فضله
الله به ولكنا كنا نرى لنا في هذا الامر
نصيبا فاستبد علينا فوجدنا في انفسنا
فسر بذلك المسلمون وقالوا اصبت
وكان المسلمون الى علي قريبا حين
راجع الامر المعروف رواه البخاري وفي رواية
منهاج السالكين ان ابا بكر لما راى ان
فاطمة انغضبت وهجرته ولم تتكلم
بعد ذلك في امر فدك كبر ذلك
عنده فاراد استرضاءها فاتاها
فقال لها صدقت يا ابنة رسول
الله صلى الله عليه وسلم فيما
ادعيت ولكني رايت رسول الله صلى
الله عليه وسلم يقسمها فيعطي الفقراء

حضرت علی نے حضرت ابوبکر کی بیعت کا وعدہ کل زوال کے بعد سے
حضرت ابوبکر تشریف لیگئے اور ظہر کی نماز پڑھکر منبر پر چڑھے خطبہ
پڑھکر کہ حضرت علی کا تذکرہ آپکا بیعت سے تخلف اور وہ عذر
جو حضرت ابوبکر سے کیا تھا سب بیان کیا پھر حضرت علی کے
لئے استغفار اور دعا مانگ کر نیچے اوتر آئے اسکے بعد حضرت
علی نے منبر پر چڑھکر خطبہ پڑھا اور حضرت ابوبکر کی بڑائی
اور استحقاق بیان کیا یہی بیان فرمایا مجھسے جو تخلف بیعت
ہوئی یہ کوئی حضرت ابوبکر پر حسد کی وجہ سے نہ تھی اور
خدا تعالی نے جو فضیلت اونہیں دی تھی اوسکا انکار
نہ تھا ۔ لیکن ہم اس مشورہ میں اپنا بہت بڑا حصہ
خیال کرتے تھے اوسکی علیحدگی نے البتہ ہمیں کچھ رنج پہنچایا
اس گفتگو سے تمام مسلمان خوش ہوگئے اور اصبت (آپ
سیدھی راہ پر ہیں) کے نعرے مارنے لگے ۔ پس جسوقت حضرت
علی نے امر معروف (تمام صحابہ کی موافقت) کیطرف مراجعت
فرمائی تو تمام صحابہ کے نزدیک آپ قریب اور محبوب تھے
ایک روایت میں یوں ہے کہ جب حضرت ابوبکر نے دیکھا فاطمہ زہرا
مجھسے ناراض ہیں فدک کی بابت اب مجھسے کلام نہیں
کرتیں وہ پہلی سی خوش مزاجی کے ساتھ پیش نہیں آتیں تو
اُنکو بہت ناگوار معلوم ہوا آپ اونکی دلجوئی کے لئے اونکے
پاس آئے اور فرمایا اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
صاحبزادی آپ اپنے دعوے میں سچی ہیں مگر میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ تمہاری اور
تمھارے صاحبزادے کی قوت نکالنے کے بعد وہ اس مال کو فقیروں

والمساكين وابن السبيل بعد ان
يوتى منها قوتكم والصانعين
بها فقالت افعل فيها كما كان
ابى رسول الله صلعم يفعل فيها
فقال ذلك علي ان افعل فيها
ما كان يفعل ابوك فقالت والله
لتفعلن فقال والله لافعلن ذلك
فقالت اللهم اشهد فرضيت بذلك
واخذت العهد عليه وكان ابوبكر
يعطيهم منها قوتهم ويقسم الباقي
فيعطي الفقراء والمساكين وابن
السبيل عن الشعبي ان ابابكر
عاد فاطمة رض في مرضها فقال لعلي
رض هذا ابوبكر يستاذن عليك
قالت رض اتحب ان اذن له قال نعم
فاذنت له فدخل عليها فرضاها حتى
رضيت رواه البيهقي باسناد صحيح وفي
الرياض النضرة للمحب الطبري دخل
ابوبكر على فاطمة رض فاعتذر
اليها وكلمها فرضيت عنه وعن
الاوزاعي قال بلغني ان فاطمة
غضبت على ابي بكر فخرج ابوبكر
رض حتى قام على بابها في يوم حار

اور مسکینوں مسافروں کو تقسیم کرتے تھے حضرت فاطمہ نے
فرمایا آپ بھی اسمیں وہی کیجئے جو میرے والد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کرتے تھے آپ نے فرمایا مجھپر فرض ہے کہ جس طرح
آپکے والد کرتے تھے اوسیطرح میں بھی کروں۔ حضرت
فاطمہ نے فرمایا بخدا تم ویسا ہی کرو آپ نے فرمایا۔
خدا کی قسم ویسا ہی کروں گا پھر فاطمہ نے فرمایا اے
اللہ تو اس امر پر شاہد رہ میں اس پر عہد کرتی
اور اسسے راضی ہوگئی۔ اسکے بعد حضرت ابوبکر ان کا
حصہ نکالکر پہلے بھیجدیتے اور باقی فقیروں مسکینوں
مسافروں کو بانٹتے۔

شعبی سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ رض کی بیماری میں
حضرت ابوبکر انکی عیادت (بیمار پرسی) کو گئے حضرت علی
نے کہا اے فاطمہ ابوبکر تشریف لائے ہیں تمہارے پاس آنا
چاہتے ہیں فرمایا تم اون کا آنا محبوب رکھتے ہو کہا ہاں
آپ کو اندر آنے کی اجازت ہوئی حضرت ابوبکر نے نرم
نرم باتوں سے آپ کو راضی کیا اور وہ راضی ہوگئیں
اسکو بیہقی نے صحیح اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے۔
ریاض النضرہ میں ہے کہ حضرت ابوبکر نے فاطمہ زہرا
سے اپنی معذرت چاہی اور کچھ ایسی باتیں کیں جس سے
وہ راضی ہوگئیں۔ اوزاعی کہتے ہیں مجھے خبر پہونچی
ہے کہ جب حضرت فاطمہ حضرت ابوبکر سے خفا ہوئیں
تو وہ گرمی کی سخت دھوپ میں آپ کے مکان کے
دروازے پر کھڑے ہوگئے۔

ثم قال لا ابرح مکانی حتی ترضی
علی بنت رسول اللہ ص قد خل
علیھا علی رض فاقسم علیھا فرضیت
علیہ رواہ ابن السمان فی الموافقۃ
وقال رسول اللہ ص فی مرضہ سدوا الی
ھذہ الابواب الشوارع الی المسجد
الا باب ابی بکر فانی لا اعلم رجلا
احسن یدا عندی فی الصحابۃ من ابی
بکر وعن ابن عمر جاء ابو بکر رض
فقال یا رسول اللہ ائذن لی فامرضک
واکون الذی اقوم علیک قال یا ابا
بکر ان لم احتمل ازواجی وبناتی
واھل بیتی علاجی ازدادت مصیبتی
علیھم عظما وقد وقع اجرک علی
اللہ وفی سیرۃ ابن ھشام فلما خرج
رسول اللہ ص تفرج الناس فعرف
ابو بکر الناس لم یصنعوا ذلک
الا لرسول اللہ ص فنکص عن مصلی
فدفع رسول اللہ ص فی ظھرہ وقال
صل بالناس وجلس رسول اللہ ص
الی جنبہ فصلی قاعدا عن یمین ابی
بکر فلما فرغوا من الصلوۃ قال
ابو بکر یا رسول اللہ انی ارا

اور فرمایا جبتک حضرت فاطمہ رض رسول اللہ کی
صاحبزادی مجھ سے راضی نہ ہوں گی میں یہیں کھڑا
رہوں گا۔ حضرت علی فاطمہ زہرا کے پاس آئے اور
اونہیں اسباب میں قسم دلائی پس وہ حضرت ابوبکر
سے راضی ہو گئیں اسکو ابن سمان نے موافقہ
میں روایت کیا ہے۔ نیز رسول اللہ صلعم نے مرض
موت میں فرمایا۔ یہ سب دروازے مسجد میں آمدورفت
کے بند کردو مگر ابوبکر کا دروازہ کیونکہ ابوبکر کے
سوا اور کسیکو صحابہ میں سے میرے ساتھ وہ سلوک نہیں کیا
جو اونہوں نے کیا ہے۔

ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر آئے اور فرمایا۔ یا
رسول اللہ اپنی تیمارداری اور خدمت کرنیکی مجھے اجازت
دیجئے آپنے فرمایا اے ابوبکر اس حال میں اگر میں اپنی
بیبیوں بیٹیوں اہلبیت سے علیحدہ ہوں گا اور وہ میرے
علاج میں مصروف نہ ہونگے تو میری یہ مصیبت سب سے
زیادہ اونچی ہو جاویگی ہاں اسکا اجر تمہارے لئے خدا تعالیٰ پر
ثابت ہو چکا۔ سیرۃ ابن ہشام میں ہے کہ جب رسول اللہ صلعم
حجرے سے باہر تشریف لائے تو لوگ (جو نماز پڑھتے تھے) آپکے آنیکی
لئے جگہ چھوڑنے لگے حضرت ابوبکر پہچان گئے کہ یہ لوگ رسول اللہ
ہی کیواسطے کشادگی کر رہے ہیں آپ ہی مصلے سے کھسکنے لگے
مگر حضرت نے آپکی پیٹھ پر ہاتھ رکھکر فرمایا نماز پڑھائے جاؤ
اور آپ ابوبکر کی دائیں کروٹ میں ٹیکہ کر نماز پڑھی نماز سے
فراغت کے بعد حضرت ابوبکر نے عرض کیا۔

قد اصحت بنعمة من الله و فضل كما
نحب واليوم يوم بنت خارجة
فاتيها قال نعم ثم قال دخل رسول
الله ص وخرج ابو بكر الى اهله بالسنح
والروايات متعاضدة على ان الاقام
كان ابو بكر وروى عن ابن عباس
انه قال لم يصل النبي ص خلف
احد من امته الا خلف ابي بكر
وصلى خلف عبد الرحمن بن عوف
في سفر ركعة وروى عن رافع بن
عمرو بن عبيد عن ابيه انه قال
لما ثقل النبي ص عن الخروج امر
ابا بكر ان يقوم مقامه فكان
يصلي بالناس وربما خرج النبي ص
بعد دخل ابو بكر في الصلوة
ويصلي خلفه و لم يصل خلف
احد غيره الا انه صلى الله عليه
وسلم صلى خلف عبد الرحمن بن
عوف ركعة واحدة فسفروفي
اسد الغابة عن الحسن البصري
عن علي بن ابي طالب قال قدم رسول
الله ص ابا بكر وصلى بالناس وانى
غائب و انى لصحيح غير مريض

جیسا ہم چاہتے تھے خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے
ویسی صحت آپ کی ہمیں دکھائی۔ آج بنت خارجہ
(حضرت ابوبکر کی بیوی) کی باری ہے اگر آپ فرماویں
تو چلا جاؤں فرمایا بہتر ہے یہ کہکر آپ تو حجرے میں تشریف
لے گئے اور ابوبکر اپنی بی بی کے پاس موضع سنح میں
چلے گئے۔ غرضکہ تمام مرویات حضرت ابوبکر کی امامت
پر متفق ہیں۔ ابن عباس کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے انبیاء میں سے کسی کے پیچھے حضرت ابوبکر کے سوا نماز
نہیں پڑھی (حضر میں نہ سفر میں) ہاں ایک سفر میں عبدالرحمن
بن عوف کے پیچھے صرف ایک رکعت پڑھی۔ رافع بن عمرو
بن عبید اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ جب نبی صلے اللہ
علیہ وسلم پر مرض کی سختی سے باہر نکلنا دشوار ہوا تو آپنے
حضرت ابوبکر کو فرمایا کہ میری جگہ کھڑے ہوں پس وہ
لوگوں کو نماز پڑھاتے تھے اور اکثر ایسا ہوا ہے
کہ ابوبکر نماز پڑھا رہے ہیں اور رسول اللہ انکے پیچھے
بیٹھے نماز پڑھ رہے ہیں ابوبکر کے سوا کسی کے پیچھے آپنے
نماز نہیں پڑھی مگر عبدالرحمن بن عوف کے پیچھے
صرف ایک رکعت اور وہ بھی سفر میں۔
اسد الغابہ میں حسن بصری حضرت علی بن ابیطالب
سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم نے حضرت ابوبکر کو مقدم کیا۔ اور
اونہوں نے نماز پڑھائی باوجودیکہ میں موجود تھا
کہیں غائب نہ تھا۔ تندرست تھا بیمار نہ تھا

ولو شاء ان يقدمني لقد مني فرضينا
الدنيا نا من رضي الله ورسوله لديننا
ومما وقع في مرضه ص اشتد وجعه
يوم الخميس فاراد ان يكتب كتابا
فقال لعبد الرحمن بن ابي بكر ايتني
بكتف او لوح اكتب لابي بكر كتابا
لا يختلف عليه فلما ذهب عبد الرحمن
ليقوم قال ابى الله والمومنون ان يختلف
عليك يا ابا بكر عن ايوب بن بشير
ان رسول الله ص خرج عاصبا راسه
حتى جلس على المنبر ثم قال اول
ما تكلم به انه صلى على
اصحاب احد وا ستغفر لهم فاكثر
الصلوة عليهم ثم قال ان عبدا
من عباد الله خيره الله عز وجل
بين الدنيا والاخرة وبين ما عنده
فاختار ما عند الله قال ففهما ابو بكر
وعرف انه نفسه يريد فبكى
وقال بل نفديك بانفسنا وابنائنا
فقال على رسلك يا ابا بكر ثم
قال انظروا هذه الابواب اللاقطة
في المسجد فسدوها الا بيت ابي بكر
فاني لا اعلم احدا اكان افضل في

اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میری تقدیم منظور
ہوتی تو وہ مجھی کو مقدم کرتے پس جسکو اللہ رسول نے
ہماری دین پر ترجیح دی اور پسند کیا ہم اوسے اپنے دنیا پر
فضیلت دینگے یہ ہیں روایتوں میں آیا ہے کہ جب جمعرات کے
دن آپکے مرض نے شدت پکڑی تو آپنے کتابت کی ارادہ سے
عبد الرحمن بن ابوبکر سے فرمایا میرے پاس ایک ہڈی کا شانہ
کوئی تختی لاؤ میں ابوبکر کے لئے خلافت کا ایسا
لکھدوں کہ اوسمیں اختلاف نہو عبد الرحمن
جانے لگے کہ آپنے سر سے اشارہ کرکے فرمایا اللہ اور مومنین
تمہاری خلافت کے خلاف میں انکار کرینگے (یعنے تمہارے خلافت
میں کسیکو اختلاف) ایوب بن بشیر کہتے ہیں کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم سر باندھے ہوئے مسجد میں تشریف لائے
اور منبر پر بیٹھے کہنے سے پہلے جو آپنے کلام کیا وہ یہ تھا
کہ آپنے اصحاب احد پر درود اور بخشش مانگی کہ یہ ہے
درود پڑھے پھر فرمایا اللہ عزوجل نے اپنے بندوں میں سے ایک
بندہ کو دینا اور آخرت میں اختیار دیا مگر اس بندہ نے عقبے
کی نعمتیں دنیا پر پسند کیں حضرت ابوبکر آپکے کلام کی رمز
پہچانگئے اور پہچان لیا کہ آپ اپنے تئیں فرما رہے ہیں۔
(چیخ کر) فرمایا لگے ہم اپنی جانیں اپنی اولادیں آپ پر سے
فدا کرتے ہیں آپنے فرمایا ای ابوبکر ٹھہر جاؤ (حاضرین کو مخاطب
کرکے فرمایا اس مسجد کے کل دروازے بند کردو مگر ابوبکر
کے یہ دونوں جیسے اپنی صحبت میں ابوبکر کے
سے بڑھکر اور کسی کے نہیں۔

الصحبة عندی یدا منه قال ابن
هشام یروی الاباب ابی بکر
عن بعض آل ابی سعید الخدری ان
رسول الله ص قال یومئذ
هذا فانی لو کنت متخذا من عباد
خلیلا لاتخذت ابا بکر خلیلا
لکن صحبه واخاء ایمان
الله عزوجل بیننا عنده
محمد ابن اسحق فی مغازیه
حصیفة قال دخلت علی عائشة
فقلت یا خیر الناس بعد
فقال سهلا یا بحیفة لا
بخیر الناس بعد رسول الله ص
عمر ویحك یا بحیفة لا یجهم
وحب ابی بکر وعمر فی قلب
مؤمن رواه الدارقطنی عنه انه
کان یری ان علیا افضل الامة فسمع
اقواما یخالفونه فحزن حزنا شدیدا
فقال له علی بعد ان اخذ بیده و
ادخله بیته ما احزنك یا ابا بحیـ
فذکر له الخبر فقال الا اخبرك
الامة خیرها ابو بکر
قال ابو بحیفة فا

ابن ہشام کی روایت میں (بیت کی جگہ) الاباب
ابی بکر واقع ہے۔ بعض ابوسعید معلی کی آل میں سے
روایت کرتے ہیں کہ اوس دن آپ نے یہ بھی
فرمایا اگر بندوں میں سے میں کسیکو دوست بناتا
تو ابوبکر کو دوستی میں اختیار کرتا مگر ایمانی برادری
اور اسلامی دوستی کافی ہے اللہ ہمیں
اوسے جمع کرے۔ ان دونوں حدیثوں کو ابن اسحٰق نے
اپنے مغازی میں بیان کیا ہے۔ دارقطنی میں ابوجحیفہ
سے مروی ہے وہ کہتے ہیں میں حضرت عائشہ کے گھر میں
گیا کہا کہا اے بہترین لوگوں کے بعد آل اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے آپنے فرمایا خاموش اے بحیفہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بہترین صحابہ ابوبکر و عمر ہیں
اور اے بحیفہ تجھے خرابی ہو ابوبکر و عمر کو بہت اور مت کہا

بن ہرگز جمع نہیں ہوا ہے
دوسری روایت یہ ہے پیچھے
ہونے کا معتقد ہوا مگر اپنے
لف لوگوں کی ہا مت پہنچے

سند اور نہایت بخ ہوا الکین حضر
پکڑ کے اپنے گھر لیگئے اور فرمایا ای ا
کا کیا باعث ہے میں نے لوگوں کی اقوال بیا
میں تجھے بہترین امت سے اطلاع کرتا ہوں (ای
ابوبکر ہیں پھر عمر۔ ابوجحیفہ کہتے ہیں کہ
نافہ اس حدیث کے بیان کرنیکے بعد میں

ان لا اکتم هذا الحدیث لعلہ ان
شافضی به علی ما بقیت دوالدار
عن عبد خیر قال قام علی
المبر فذکر رسول الله ص فقا
قبض رسول الله ص واستخلف ابو
وعمل بعمل وسار بسیرته حتی قبضه الله
عزوجل علی ذلک ثم استخلف عم
فعمل بعمله وسار بسیرتهما حتی قبض
الله علی ذلک رواه احمد عن ابی
جحیفة قال کنت اری ان علیا افضل
الناس بعد رسول الله ص فذکر
الحدیث مثلث لا والله یا امیر المومنین ما تم
انی لم کن اری ان احدا من الناس
فیهل ک قال فلا احلنک یا فقر
یرجل به رسول الله ص وابی بکر
نبیرته قال عمر رواه احمد
فمرسه عن عمر انه قال حین
ن ان استخلف فقد استخلف
وقد ا ر منی یعنی ابا بکر وان
فقد ا کم فقد ترککم من هو
قال ا رسول الله صلعم رواه الشیخان
فی المسیح بن سفیان ان رسول
فانی لا اعهد علینا فی هذه الامارة

کہ اس حدیث کو کبھی نہ چھپاؤں گا۔ امام احمد عبد
سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی نے ایکدن منبر پر
چڑھکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کچھ ذکر کیا
اور فرمایا۔ رسول اللہ کی وفات کے بعد حضرت
ابوبکر خلیفہ
ہوئے آپ انتقال کے زمانہ تک رسول اللہ
کے طریقہ اور سیرت پر چلتے رہے ابوبکر کے
کیسے کام آئے
انتقال کے بعد حضرت عمر خلیفہ ہوئے آپ بھی اپنی وفات
تک دونوں
کے قانون پر عملدرآمد کرتے رہے اللہ
نے بھی اسی چال پر
۳۔ امام احمد اپنی مسند میں ابوجحیفہ سے
کہ رسول اللہ کے بعد حضرت علی کے
تمام لوگوں سے افضل معتقد ہوتا ہوں کہا اے امیر المومنین
تمام لوگوں میں آپ ہی کو افضل سمجھتا
رسول اللہ اور ابوبکر کے بعد افضل ناس
حدیث مرکوب ہیں نے کہا جی ہاں۔
وہ عمر ہیں۔ بخاری مسلم میں ہے کہ حضرت عمر
زخمی ہونے کیوقت فرمایا اگر میں اپنا کسیکو
تو بھی کوئی حرج نہیں) کیونکہ جو مجھ سے
ابوبکر اوسنے خلیفہ بنایا اور اگر تم
اگر تو بھی کچھ نقصان
خلیفہ
صلعم نے تمہیں
احمد مسند میں
اس خلافت
عمر

شیئا حتی راینا من الرای ان نستخلف
ابا بکر فاقام واستقام حتی مضی
لسبیله ثم ان ابا بکر رای من
الرای ان یستخلف عمر فاقام حتی
ضرب الدین بحرانه ثم ان قاما طلبوا
الدنیا فکانت امور یقضی فیها
رواہ احمد والبیهقی فی دلائل
النبوۃ عن ابی وائل قال قیل
الا تستخلف علینا قال ما استخلف
رسول اللہ ص فاستخلف فی
یرد اللہ بالناس خیرا فیجمعہ
بعدی علی خیرهم کما
بعد نبیهم علی خیرهم
الحاکم وصححہ
النبوۃ عن الحسن قال قال علی
لما قبض النبی ص نظرنا فی امرنا
فوجدنا النبی ص قد قدم ابا بکر
الصلوۃ فرضیا لدنیانا من رضی
رسول اللہ ص لدیننا فقدمنا ابا
رواہ ا
بغنی بنو امیہ
اسالہ الی مدینۃ رسول

ہمنے اپنی رائے سے ابو بکر کو خلیفہ بنایا پس وہ
مرتے تک ہدایت استقامت کے ساتھ قائم رہے پھر
ابو بکر نے اپنی رائے سے عمر کو خلیفہ بنایا یہاں تک
کہ دین نے راحت پائی پھر ایک قوم دنیا طلبی
غول ہوئی اور انہیں بہت سے اس قسم کے کام
ہوئے جن میں اللہ ہی فیصلہ کرلیا تو ہوگا بیہقی نے
دلائل النبوۃ میں ابو وائل سے روایت کی ہے
کہ کسی نے حضرت علی سے کہا آپ ہمپر کوئی خلیفہ کیوں نہیں
بناتے جاتے فرمایا کیا رسول اللہ خلیفہ بنا گئے جو میں
بنا جاؤں۔ ہاں اگر خدا لوگوں کو بھلائی پہنچانا
چاہے گا تو جسطرح اونکے نبی کے بعد انکے بہترین
کو جمع کردیا تھا اسیطرح میرے بعد ہی بہترین
لوگوں پر جمع کردے گا۔
ابو داؤد روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی
نے فرمایا رسول اللہ کے انتقال کے بعد خلافت
کی ہمیں امید تھی مگر ہم نے دیکھا کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر کو نماز میں مقدم
کیا جسے رسول اللہ ہمارے دین کے
لئے پسند فرماویں ہم اپنی دنیا پر سے پسند
کرکے پیشوا بنایا حاکم حضرت انس سے روایت
کرتے ہیں کہ ابو المصطلق نے حضرت کے پاس یہ
دریافت کرنے کو بھیجا کہ ہم آپ کے پیچھے
نماز میں نے آکر پوچھا۔ فرمایا۔

بکر رواہ الحاکم وصححہ عن ابن
عباس قال جاءت امراۃ الی النبی
صلعم تسالہ شیئا فقال تعودین
فقالت یا رسول اللہ ان عدت ولم
اجدک تعرضی الموت فقال ان جئت
فلم تجدینی فاتی ابا بکر فانہ
الخلیفۃ بعدی رواہ ابن عساکر عن
عائشۃ قالت قال رسول اللہ ص فی
مرضہ ادعی لی عبد الرحمن بن ابی
بکر اکتب لابی بکر کتابا
لا یختلف علیہ احد بعدی ثم قال
دعیہ یعاذ اللہ ان یختلف المومنون
فی ابی بکر رواہ احمد وغیرہ
عن عبد اللہ بن زمعۃ عن علی
قال لقد امرنا النبی ص ابا بکر
ان یصلی بالناس وانی لشاھد
ما انا بغائب ومابی مرض فرضینا
لدنیانا ما رضی بہ النبی ص لدیننا
قال الاشعری قال العلماء وقد
کان معروفا باھلیۃ الامامۃ فی
زمن النبی ص عن حفصۃ ام المومنین
انہا قالت لرسول اللہ ص اذا انت
مرضت قدمت ابا بکر قال لست

ابو بکر کے پاس صدقہ بھیج دیتا۔
ابن عساکر ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ ایک
عورت حضرت کے پاس کچھ مانگنے کے لئے آئی آپنے
فرمایا پھر آنا اوسنے کہا یا رسول اللہ اگر میں آئی اور آپکو
نہ پایا گویا وہ اس سے وفات مراد کہتی تھی۔ فرمایا
اگر تو آئے اور مجھے نہ پائے تو ابو بکر کے پاس جانا کہ
میرے بعد وہی خلیفہ ہونگے احمد وغیرہ نے عائشہ
سے روایت کی ہے کہ جس مرض میں حضرت کا
انتقال ہوا مجھ سے فرمایا عبد الرحمن بن ابی بکر
کو میرے پاس بلا میں ابو بکر کے لئے خلافت لکھ
جاؤں کہ اوسپر میرے بعد کوئی اختلاف نکرے
پھر فرمایا جانے دو مومنین ابو بکر کی خلافت میں معاذ اللہ
انکار کریں۔ عبد اللہ بن زمعہ حضرت علی سے
نقل کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر کو
نماز پڑھانے کا حکم فرمایا اور میں حاضر تھا غائب
نہ تھا تندرست بیمار نہ تھا سو ہم نے اپنی دنیا کیلئے
پسند کیا جسے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہماری دین
کے لئے پسند فرمایا۔
اشعری کہتے ہیں جمہور علما کا مقولہ ہے کہ ابو بکر حضرت کے
زمانہ ہی میں امامت کے اہل ہونے کے ساتھ مشہور
تھے۔ ام المومنین حضرت حفصہ نے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا بیماری کی حالت میں
ابو بکر کو آپ امام بنائیں۔ حضرت نے فرمایا

انا اقدمه ولكن الله يقدمه رواه
ابن عساكر عن ابي بكرة قال اتيت
عمر وبين يديه قوم ياكلون
فاومى فى اخر القوم الى رجل
فقال ما تجد فيما تقرء قبلك
من الكتب قال خليفة النبى صدقة
رواه ابن عساكر الديلمى عن محمد
بن الزبير قال ارسلنى عمر بن
عبد العزيز الى الحسن البصرى
اسئله عن اشياء فجئته فقلت له
اشفنى فيما اختلف الناس فيه هل كان
رسول الله ص استخلف ابا بكر
فاستوى الحسن فاعتزل قال اوفى
شك هو لاء لا ابا لك اى والله
الذى لا اله الا هو لقد استخلفه
وهو كان اعلم بالله واتقى له و
اشد له مخافة من ان يموت عليها
لو لم يامره رواه ابن عساكر
عن الحسن البصرى فى قوله تعالى
يا ايها الذين امنوا من يرتد منكم
عن دينه فسوف ياتى الله بقوم
يحبهم ويحبونه قال هو والله ابو بكر
واصحابه لما ارتدت العرب جاهدهم

میں اوہنیکو امام بناؤں گا خدا خود بنالے گا۔
ابن عساکر الدیلمی ابی بکرہ سے روایت کرتے ہیں
کہ میں حضرت عمر کے پاس آیا اونکے سامنے ایک قوم
بیٹھی کھانا کھا رہی تھی لوگوں کے پیچھے ایک شخص
بیٹھا تھا آپنے اوسے اشارہ کرکے فرمایا تو نے پہلی
کتابوں میں خلافت کی بابت کیا لکھا دیکھا ہے جو امید ہو
نبی کا خلیفہ اوسکا دوست ہو سکتا ہے۔
ابن عساکر محمد بن زبیر سے روایت کرتے ہیں کہ عمر بن
عبد العزیز نے کئی چیزیں دریافت کرنیکے لیے حسن بصری
کے پاس مجھے بھیجا میں آکر کہا حسن اختلاف کی بابت کیا کہتے ہیں
گرفتار ہیں آپ مجھے اوس سے شفا دیجے کیا رسول اللہ نے
ابو بکر کو خلیفہ بنایا حسن یہ سنکر سیدھے بیٹھ گئے اور تیز ہو
ہو کر فرمانے لگے اسمیں ان لوگونکو شک ہے تیرا باپ مرے تو
ہاں اوس خدا کی قسم جسکے سوا کوئی معبود نہیں رسول اللہ
نے ابو بکر کو خلیفہ بنایا وہ اللہ کی معرفت اسکے خوف میں
سب سے بڑھے ہوئے تھے اونہیں اگر خلافت کا حکم
نہ ہوتا تو اسپر مرنے سے بہت خوف کرتے بیہقی میں ہے
کہ حسن بصری اللہ تعالیٰ کے اس قول میں کہ اے ایمان
والو جو کوئی تم میں سے اپنے دین سے پھریگا سو قریب
اللہ ایسی قوم کو لائیگا کہ وہ اللہ کو دوست رکھیں گے
اور وہ اونہیں محبوب رکھیگا۔ فرماتے ہیں بخدا وہ
ابو بکر اور اونکے رفیق ہیں جب عرب دین سے پھر گئے تو
ابو بکر اور اون کے یاروں نے اون سے جہاد

ابو بکر و اصحابہ حتی ردھم
علی الاسلام رواہ البیھقی عن
جُویر فی قولہ تعالی قل للمخلفین من
الاعراب ستدعون الی قوم اولی
باس شدید قال ھم بنو حنیفۃ
رواہ ابن ابی حاتم قال ابن
ابی حاتم و ابن قتیبۃ ھذہ الایۃ
حجۃ علی خلافۃ الصدیق فی القراٰن
فی ھذہ الایۃ لان اھل العلم
اجمعوا علی انہ لم یکن بعد نزولھا
قتال دُعُوا الیہ الا دُعاء ابوبکر
لھم و للناس الی قتال اھل الردۃ
و من مَنَع الزکوۃ قال فدل ذلک
علی وجوب خلافۃ ابی بکر
و افتراض طاعتہ اذ اخبر اللہ انّ
المتولّی عن ذلک یُعذّب عذابا الیما
قال ابن کثیر و من فسّر القوم بانھم فارس
و الروم فالصدّیقُ ھو الذی جھز
الجیوش الیھم و تمام امرھم کان
علی ید عمر و عثمان و ھما فرعا الصدیق
و قال وعد اللہ الذین امنوا و عملوا
الصالحات لیستخلفنھم فی الارض
الایۃ قال ابن کثیر علی خلافۃ

کرکے اسلام پر پھیر لیا جو یر نے اللہ تعالی کے
اس قول میں۔ کہہ پیچھے چھوڑے گیوں کو گنواروں
میں سے قریب بلائے جاؤ گے ایک قوم سخت لڑائی
والوں کی طرف فرمایا وہ بنو حنیفہ ہیں ابن ابی حاتم
اور ابن قتیبہ نے کہا یہ آیت قرآئین صدیق کی خلافت
حجت ہے کیونکہ اہل علم کا اسپر اجماع ہو چکا
ہے کہ اس آیت کے نزول کے بعد کوئی ایسی
لڑائی نہیں ہوئی جسکے طرف لوگ بلائے جاتے مگر ابوبکر
ہی نے اہل ردت اور مانعین زکوۃ سے لڑنے کیلئے
لوگوں کو بلایا۔ پس یہ آیت ابوبکر کے وجوب
خلافت اور اونکے فرض اطاعت پر دلالت کرتی
ہے کیونکہ خدا تعالی خبر دے چکا ہے کہ اس سے
پیٹھ پھیرنیوالے کو دردناک عذاب پہونچیگا
ابن کثیر نے کہا ہے جنہوں نے قوم سے فارس
اور روم مراد لیا ہے اون کے نزدیک
حضرت صدیق وہ ہیں جنہوں نے روم
و فارس میں لشکر سیار کرکے بھیجا اور
ساری حکومت او سوقت عمر و عثمان کے
ہاتھہ میں رہی اور یہ دونوں صاحب ابوبکر
کے تابع تھے۔ ابن کثیر کہتے ہیں اللہ صاحب کا
یہ قول وعدہ دیا اللہ نے ایمان والوں اور
صالحوں کو کہ وہ اونکو زمین میں نائب اور خلیفہ
بنائیگا صدیق کی خلافت پر منطبق ہے۔

الصديق عن عبد الرحمن بن عبد الحميد
البصري قال انّ ولاية ابي بكر
وعمر في كتاب الله يقول الله وعد الله
الذين امنوا منكم وعملوا الصالحات
الآية رواه ابن ابي حاتم في تفسيره
عن ابي بكر بن عياش قال ابوبكر
الصديق خليفة رسول الله ص في
القران لان الله تعالى يقول للفقراء
المهاجرين الى قوله اولئك هم
الصادقون فمن سماه الله صادقا
فليس يكذب وهم قالوا يا خليفة
رسول الله رواه الخطيب قال ابن
كثير استنباط حسن عن الزعفراني
قال سمعت الشافعي يقول اجمع
الناس على خلافة ابي بكر الصديق
وذلك انه اضطر الناس بعد رسول
الله ص فلم يجدوا تحت اديم السماء
خيرا من ابي بكر فولّوه رقابهم
رواه البيهقي عن ابن مسعود قال
ما راه المسلمون حسنا فهو عند الله حسن
وما راه المسلمون شيئا فهو عند الله
شين وقد راى الصحابة جميعا ان
يستخلف ابوبكر رواه الحاكم

آبی حاتم اپنی تفسیر میں عبدالرحمن بن عبدالحمید
البصری سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر
اور عمر کی خلافت کتاب اللہ سے ثابت ہے چنانچہ
فرمایا کہ مومنین صالحین کو اللہ نے خلیفہ
بنانے کا وعدہ فرمایا ہے الخ خطیب ابی بکر
بن عیاش سے روایت کرتے ہیں کہ ابوبکر کا خلیفہ
رسول اللہ ہونا قرآن میں موجود ہے چنانچہ اللہ صاحب
فرماتا ہے وہ مال فقرا مہاجرین کے لئے ہے اور یہی لوگ
سچے ہیں سو جن لوگوں کا اللہ صاحب نے سچا
نام رکھا ہے وہ کاذب نہیں ہو سکتے اور سب صحابہ نے
اونہیں خلیفہ رسول اللہ کہا۔
ابن کثیر نے کہا یہ استنباط صحیح ہے۔
بیہقی نے زعفرانی سے روایت کی ہے کہ میں نے
امام شافعی کو کہتے ہوئے سنا کہ حضرت ابوبکر صدیق
کی خلافت پر لوگوں کا اجماع ہو چکا ہے کیونکہ رسول اللہ
کے بعد جب لوگ بے بس ہوئے تو اونہوں نے ابوبکر
سے زائد بہتر زمین پر کسیکو نہ پایا پس اُنہوں نے اپنی گردنیں
اونکے آگے جھکا دیں۔ حاکم ابن مسعود سے
روایت کرتے ہیں کہ جس چیز کو مسلمان اچھا
جانیں وہ اللہ صاحب کے نزدیک بھی بہتر
ہوتی ہے اور جو چیز مسلمانوں کے نزدیک بُری سمجھی
جاتی ہے وہ اللہ کے نزدیک بھی بُری ہے۔ پس
تمام صحابہ نے ابوبکر کی خلافت کو مستحسن جانا

وصححه عن عبيد بن عبد الرحمن بن عوف
قال توفي رسول الله ص وابو بكر
في طائفة من المدينة فجاء فكشف
عن وجهه فقبله وقال فداك
ابي وامي ما اطيبك حيا وميتا مات
محمد ورب الكعبة فذكر تمام الحديث
قال وانطلق ابو بكر وعمر يتباريان
حتى اتوهم فتكلم ابو بكر
فلم يتكلم شيئا انزل في الانصار
ولا ذكره رسول الله ص الا ذكره
قال لقد علمت ان رسول الله قال لو سلك الناس
واديا وسلك الانصار واديا لسلكت وادي الانصار
ولقد علمت يا سعد ان رسول الله ص
قال وانت قاعد قريش ولاة هذا
الامر فبر الناس تبع لبرهم وفاجرهم
تبع لفاجرهم فقال سعد صدقت
نحن الوزراء وانتم الامراء رواه
احمد عن ابي سعيد الخدري
قال لما بويع ابو بكر راى من
الناس بعض الانقباض فقال ايها
الناس ما يمنعكم البتة احقكم
بهذا الامر البتة اول من اسلم
البتة البتة فذكر خصالا رواه

امام احمد نے حمید بن عبد الرحمن بن عوف سے
روایت کی ہے کہ رسول اللہ کا جب انتقال
ہوا تو ابو بکر مدینہ کے عالیہ میں تھے۔
(انتقال کی خبر سنکر) آئے اور آپکا مونہہ کھول کر بوسہ
لیا اور فرمایا میرے ماباپ آپ پر سے فدا ہوں
آپکی زندگی اور موت بہت اچھی ہوئی کعبہ کے رب
کی قسم محمد (صلعم کا) انتقال ہوگیا پھر پوری حدیث بیان
کی راوی کہتا ہے اسکے بعد ابو بکر و عمر جلدی
جلدی چلے یہانتک کہ سب لوگوں میں آئے اور
حضرت ابو بکر کلام کرنے لگے پس جو قرآن اور
حدیث میں انصار کی مدح بیان تھی ابو بکر نے سبکو
ذکر کرکے کہا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ اگر لوگ
ایک وادی میں چلیں اور انصار دوسری وادی
میں تو میں انصار کے وادی میں چلوں اے سعد جب
رسول اللہ نے یہ فرمایا کہ قریش ہی خلافت کے والی
ہونگے تم بیٹھے سن رہے تھے سو نیک نیکوں کے اور بد بدوں کے
تابع ہوتے ہیں سعد نے کہا آپ سچ فرماتے ہیں ہم وزیر
اور تم امیر ہو ابن عساکر نے ابو سعید خدری سے روایت کی ہے
جب ابو بکر سے لوگوں نے بیعت کی تو اپنے بعضوں کا کچھ تامل اور کمی
دیکھکر کہا کیا میں سب لوگوں سے خلافت کا زیادہ مستحق نہیں ہوں
کیا میں آزاد لوگوں میں سب سے پہلے ایمان نہیں لایا
کیا میں فلانی فضیلت کا صاحب نہیں ہوں
کیا فلاں بزرگی مجھ میں نہیں تھے۔

ابن عساکر عن رافع الطائی قال
حدثنی ابو بکر عن بیعتہ وما قالت
الانصار وما قالہ عمر قال فبایعونی
وقبلتہا منہم وتخوفت ان تکون
فتنۃ یکون بعدہا ردۃ رواہ احمد
عن قیس بن ابی حازم قال لقد
جالست عند ابی بکر الصدیق بعد
وفاۃ رسول اللہ ص فذکر قصۃ
فنودی فی الناس الصلوٰۃ جامعۃ
وھی اول صلوٰۃ المسلمین نودی
لہا الصلوٰۃ جامعۃ فاجتمع الناس
فصعد المنبر ثم قال ایہا الناس
لوددت انی ہذا کفانیہ غیری و
لو اخذتمونی بسنۃ نبیکم ما اطیقہا
انکان لمعصوما من الشیطان وانکان
لینزل علیہ الوحی من السماء رواہ
احمد عن ابی ہریرۃ قال لما قبض
النبی ص ارتجت مکۃ فسمع ابو
قحافۃ بذلک فقال ما ہذا قالوا
قبض رسول اللہ ص قال امر جلل
فمن قام بالامر بعدہ قالوا ابنک
قال فہل رضیت بذلک بنو عبد
مناف وبنو المغیرۃ قالوا نعم قال

امام احمد رافع الطائی سے روایت کرتے ہیں
کہ ابوبکر نے مجھے اپنی بیعت اور انصار کی گفتگو
حضرت عمر کی قول کی بابت حدیث کی اور فرمایا
اُنہوں نے مجھ سے بیعت کی اور میں نے خوف سے کہ اسکے بعد کوئی ایسا فتنہ
نہ کھڑا ہو جاوے جسکے بعد لوگ دین چھوڑ دیں۔ قبول بیعت
کر لی۔ امام احمد قیس بن ابی حازم سے روایت کرتے
ہیں کہ رسول اللہ کی وفات کے بعد میں حضرت ابوبکر
کے پاس بیٹھا تھا (اسکے بعد) اُنہوں نے سارا قصہ بیان کیا
پس لوگوں میں منادی کی گئی کہ الصلوٰۃ جامعۃ
اور یہ مسلمانوں کی پہلی نماز ہے جس میں الصلوٰۃ
جامعۃ کی ندا دی گئی۔ سو لوگ جمع ہو گئے۔
ابوبکر نے منبر پر چڑھکر فرمایا اے لوگو میں دوست
رکھتا ہوں اس خلافت کو میرا غیر کافی ہو اگر تم اپنے
نبی کی چال اور طریقہ پر میرا مواخذہ کرو گے
تو میں اسکی کبھی طاقت نہیں رکھتا کیونکہ وہ شیطان
کے (وسوسہ) سے محفوظ تھے اوپر آسمان سے وحی اُترتی
تھی۔ مستدرک میں حاکم ابوہریرہ سے روایت کرتے
ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے تو مکہ گونج اُٹھا
ابوقحافہ نے سنکر پوچھا یہ کیا ہے لوگوں نے کہا رسول اللہ
فوت ہو گئے کہا بڑا امر حادث ہوا اب آپکے بعد خلافت
کا کون والی ہوا لوگوں نے کہا تمہارا بیٹا کہا کیا
اوسکی خلافت پر بنی عبد مناف اور بنی مغیرہ راضی
ہو گئے جواب دیا ہاں ابوقحافہ نے کہا۔

لا واضع لما رفعت ولا رافع لما وضعت
رواه الحاكم في المستدرك عن ابن
عمر قال لم يجلس ابو بكر الصديق
في مجلس رسول الله ﷺ على المنبر حتى
لقي الله ولم يجلس عمر في مجلس ابي
بكر حتى لقي الله وقال عثمان في مجلس عمر حتى لقي
الله رواه الطبراني في الاوسط عن عروة
قال لما ولي ابو بكر خطب الناس فحمد
الله واثنى عليه ثم قال اما بعد
فاني قد وليت امركم ولست بخيركم
ولكنه نزل القرآن وبين النبي صلعم
السنن وعلمنا فعلمنا فاعلموا ايها الناس
ان اكيس الكيس التقى واعجز العجز
الفجور وان اقواكم عندي الضعيف
حتى آخذ منه الحق وان اضعفكم
عندي القوي حتى آخذ له الحق
ايها الناس انما انا متبع ولست
بمبتدع فاذا احسنت فاعينوني
واذا زغت فقوموني اقول قولي
هذا واستغفر الله لي ولكم قال
مالك لا يكون احد اماما
ابدا الا على هذا الشرط رواه مالك
عن ابي هريرة قال والذي لا اله الا هو

جو چیز آ پڑی اوسکو کوئی رد کرنے والا نہیں اور جو موجود
نہ ہو اوسے کوئی لا نیوالا نہیں۔ طبرانی اوسط میں ابن عمر
سے روایت کرتے ہیں کہ ابو بکر صدیق منبر رسول اللہ کی
جگہ کبھی نہیں بیٹھے یہانتک کہ ابو بکر فوت ہوگئے حضرت ابو بکر کی
جگہ پر نہ بیٹھے پھر حضرت عثمان حضرت عمر کی شہادت تک کبھی اونکی جگہ نہ
بیٹھے امام مالک عروہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر
نے والی ہوئے بعد لوگونکو خطبہ سنایا خدا تعالی کی حمد و ثنا
کی پھر فرمایا اما بعد لوگو میں تمھارے کاموں پر والی بنایا گیا
ہوں مگر میں تم سے کسیطرح بہتر نہیں ہوں بات اتنی
ہے کہ قرآن نازل ہوا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے
اپنے طریقے بیان کئے اور ہمیں سکھائے پس ہم نے
سیکھ لئے سو اے لوگو اچھی طرح جان لو تقوے سے بڑھکر
کوئی عقل نہیں فجور سے زیادہ کوئی حمق نہیں تمہارے
قوی لوگ میرے پاس ضعیف ہیں جبتک میں اونسے حق
نہ لیلوں اور تمہارے ضعیف میرے نزدیک قوی ہیں جبتک
میں اونکا حق نہ دلوادوں اے لوگو میں سنت کا تابع ہوں
بدعتی نہیں جب مجھ سے کوئی عمدہ بات ہو تو اوسمیں میری
مدد کرو اور جسمیں مجھ سے کجی ہو تو اوسمیں مجھے سیدھا
کرو میں یہ کہتا اور اپنے اور تمہارے لئے بخشش مانگتا ہوں
امام مالک کہتے ہیں جبتک یہ شرط امام میں پائی جائے
وہ کبھی امامت کے لائق نہیں ہوسکتا۔
بیہقی اور ابن عساکر ابو ہریرہ سے روایت
کرتے ہیں کہ اوس ذات کی قسم جسکے سوا کوئی معبود نہیں

لولا ان ابا بكر استخلف ما عبد
الله ثم قال الثانية ثم قال الثالثة
فقيل له مه يا ابا هريرة فقال انّ
رسول الله ص وجّه اسامة بن زيد
في سبعمائة الى الشام فلما نزل بذي
خشب قبض رسول الله ص وارتدّت
العرب الى الشام واجتمع اليه اصحاب
رسول الله ص فقالوا ردّوا هؤلاء الى
الروم وقد ارتدت العرب حول
المدينة فقال والذي لا اله الا هو
لو خطّفت الكلاب بارجل ازواج رسول
الله ص ما رددت جيشا وجه رسول
الله ص ولا حللت لواء عقده فوجّه
اسامة فجعل لا يمرّ بقبيلة يريدون
الارتداد الا قالوا لولا انّ في
هؤلاء قوة ما خرج مثل هؤلاء
من عندهم ولكن ندعهم حتى يلقوا
الروم ففزموهم وقتلوهم ورجعوا
سالمين فثبتوا على الاسلام رواه
البيهقي وابن عساكر عن عروة
قال جعل رسول الله ص يقول في
مرضه انفذوا جيش اسامة فسار
حتى بلغ الجرف فارسلت اليه امرأته

اگر ابوبکر خلیفہ نہ بنتے تو اللہ نہ پوجا جاتا تین دفعہ
یہ ہی کلمہ کہا لوگوں نے کہا اے ابوہریرہ کیا کہتے
ہو کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسامہ بن زید کو
سات سو آدمیوں کے ساتھ شام کیطرف متوجہ کیا جب وہ ذی خشب
(موضع) میں پہونچے تو رسول اللہ صلعم کا انتقال ہو گیا اور
عرب شام کیطرف پھر گئے یہاں اصحاب رسول اللہ
ابوبکر کے پاس جمع ہو کر کہنے لگے روم کیطرف یہ لوگ جاتے
ہیں حالانکہ عرب اطراف مدینہ میں مرتد ہوئے جاتے ہیں
(اس سے انکی غرض لشکر کے واپس کرنیکی تھی) ابوبکر نے
فرمایا اوس ذات کی قسم ہے جسکے سوا کوئی معبود نہیں اگر
رسول اللہ صلعم کے بیبیوں کے پاؤں کتے ہی گھسیٹتے جب
لشکر کو رسول اللہ نے بھیجا ہے میں وہ کبھی نہ پھیروں گا اور جس
جھنڈے کو آپنے باندھا ہے اوسے ہرگز نہ کھولوں گا سو آپ نے
اسامہ کو چلنا کیا پس جو لوگ دین سے پھر جانیکا ارادہ رکھتے
تھے انکے کسی قبیلہ میں اسامہ کا گذر نہوتا تھا وہ کہتے تھے
اگر ان لوگوں میں قوت نہوتی تو ایسے لوگ انکے پاس سے نہ نکلتے
ابتو انکو چھوڑ دیتے ہیں (یعنے قتال نہیں کرتے) یہانتک کہ وہ
روم سے جاکر لڑیں لشکر اسامہ نے انکو قتل کیا شکست دے
اور سلامتی کے ساتھ مدینہ میں واپس آئے پس یہ لوگ اسلام پر
ثابت قدم رہے۔ بیہقی ابن عساکر عروہ سے روایت کرتے
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرض موت میں فرماتے تھے
اسامہ کے لشکر کو کوچ کا حکم کرو سو اسی حال میں لشکر چلا حتی کہ موضع
جرف میں پہونچا اسامہ کی بی بی فاطمہ بنت قیس نے انکی طرف کسیکو بھیجا کہ

فاطمة بنت قيس تقول لا تعجل فان
رسول الله ص ثقيل فلم يبرح حتى
قبض رسول الله ص فلما قبض رجع
الى ابي بكر فقال إنّ رسول الله
بعثني وانا على غير حالكم هذه
وانا اتخوّف ان تكفر العرب وان كفرت كانوا
اوّل من يُقاتَل وان لم تكفر
مضيتُ فانّ معي سُروات الناس
وخيارُهم فخطب ابو بكر الناس
ثم قال والله لئن تخطفني الطير
احبّ اليّ من ان ابدأ بجيش قبل امر
رسول الله ص ببعثه رواه البيهقي وابن
عساكر عن عروة بن الزبير قال خرج ابو بكر
في المهاجرين والانصار حتى بلغ
ثنية الجدّ وهو الاعراب
بذاريهم فكلّم الناس ابا بكر
وقالوا الرجع الى المدينة والى
الذرية والنساء وامّر رجلا على
الجيش ولم يزالوا به حتى رجع
وامّر خالد بن الوليد وقال له
اذا اسلموا واعطوا الصدقة فمن
شاء منكم فليرجع ورجع ابو بكر
الى المدينة رواه البيهقي

جلدی نہ کرو کیونکہ رسول اللہ سخت علیل تھیں
چنانچہ وہ رسول اللہ کی وفات تک مسجد پڑے رہے جب حضرت
کا انتقال ہوگیا تو ابوبکر کی طرف واپس آکر کہنے لگے
کہ رسول اللہ نے میرے لشکر کو کوچ کا حکم فرمایا تھا
اور اب میں بہتیں حالت غیر میں دیکھتا ہوں
تبرعرب کے کفر سے مجھے خوف ہے کہ اگر وہ کافر ہو جاویں تو اول
اونہیں سے جہاد کیا جاوے جو وہ کافر ہوں تو میں
چلا جاؤں میرے ساتھ بڑے بڑے بہادر اور
بہترین مردم ہیں پس حضرت ابوبکر نے لوگوں کو
خطبہ سُنا کر فرمایا بخدا پرندوں کا میرے گوشت
و پوست کو اوچک لینا اس سے بہت بہتر ہے
کہ رسول اللہ نے جس لشکر کو اس سے پہلے کوچ کا حکم
فرمایا میں اوسے روکوں بیہقی اور ابن عساکر عروہ
بن زبیر سے روایت کرتے ہیں کہ ابوبکر انصار و
مہاجرین کے ساتھ ہو کر نکلے یہانتک کہ موضع نقع پہنچکر
حد باندھکر آمادۂ قتال ہوئے یہاں جنگلی لوگ صحا
کی اولاد پر جھک پڑے لوگوں نے ابوبکر سے اسباب
میں کلام کیا اور باہم اتفاق کر کے کہا آپ اہل و
عیال میں مدینہ تشریف لیجائیں اور لشکر پر ایک امیر
مقرر کر دیں غرضکہ ہمیشہ ایسے درپے رہے حتے کہ
آپنے خالد بن ولید کو امیر بناکر مدینہ رجوع کی چلتے
وقت خالد سے فرمایا کہ جب وہ تمہارے فرمانبردار ہوں اور
صدقہ دیں تو تم میں جسکا جی چاہے رجوع کرے

واخبار عمدة ابن عساكر عن ابن عمر قال لما
برز ابو بكر واستوى على
راحلته اخذ علي بن ابي طالب
بزمامها وقال الى اين خليفة
رسول الله اقول لك ما قال لك رسول
الله ص يوم احدٍ شُمَّ سيفك ولا تفجعنا
وارجع الى المدينة فوالله لئن فجعنا
بك لا يكون للاسلام نظامٌ ابدًا
رواه الدارقطني عن عبد الله بن
عمرو بن العاص قال سمعت رسول
الله ص يقول يكون خلفي اثنا عشر
خليفة ابو بكر لا يلبث الا قليلا
رواه ابو القاسم البغوي بسند حسن
عن انس بن مالك قال لما بويع
ابو بكر في السقيفة وكان الغد
جلس ابو بكر على المنبر فقام عمر
فتكلم قبل ابي بكر فحمد الله
واثنى عليه ثم قال ان الله قد جمع
امركم على خيركم صاحب
رسول الله ص وثاني اثنين اذ هما
في الغار فقوموا فبايعوه فبايع الناس
ابا بكر البيعة العامة بعد بيعة
السقيفة ثم تكلم ابو بكر

دار قطنی ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ جب
ابو بکر چلنے کے لئے مستعد ہوئے اور اپنی سواری
پر بیٹھ گئے تو حضرت علی بن ابی طالب نے اونٹنی
کی مہار پکڑ کر کہا اے خلیفہ رسول اللہ آپ کہاں
تشریف لئے جاتے ہیں جو رسول اللہ نے احد کے
دن آپ کے حق میں فرمایا تھا وہی میں بھی کہتا
ہوں تلوار میان کرو اور ہمیں اپنی ذات کے
سبب خوف و گھبراہٹ میں نہ ڈالو مدینہ واپس چلو
خدا کی قسم اگر ہم آپ کے سبب سے خوف میں
رہیں گے تو اسلام کا انتظام کبھی نہ رہے گا
ابو القاسم بغوی حسن سند کے ساتھ عبد اللہ
بن عمرو بن العاص سے روایت کرتے ہیں میں نے رسول اللہ
صلعم سے سنا فرماتے تھے میرے بعد بارہ خلیفہ ہونگے
ابو بکر بہت تھوڑے زمانہ خلافت کرینگے۔ ابن اسحٰق
سیرہ میں انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ جب
ابو بکر سے سقیفہ میں بیعت کی گئی تو اسکی دوسری صبح
کو آپ منبر پر بیٹھے عمر نے ابو بکر سے پہلے لوگوں سے
کلام کیا۔ حمد و ثنا کے بعد فرمایا اللہ تعالیٰ نے
تمہاری مہمات کو تم سے بہترین شخص پر جمع کیا وہ
رسول اللہ کے رفیق ہیں اور جب حضرت ابو بکر غار میں تھے
تو وہ دو میں کے دوسرے تھے سو کھڑے ہو کر اوس سے بیعت
کرو لوگوں نے ابو بکر سے سقیفہ کی بیعت کے
بعد عامہ بیعت کی اسکے بعد ابو بکر بولے

فحمد الله واثنى عليه ثم قال اما
بعد ايها الناس فانى قد وُلّيت
عليكم ولستُ بخيركم فان احسنت
فاعينونى وان اسأت فقوّمونى الصدق
امانة والكذب خيانة والضعيف
فيكم قوى عندى حتى ارد عليه
حقّه انشآء الله والقوى فيكم ضعيف
حتى اخذ الحق منه ان شاء الله لا
يدع قوم الجهادَ فى سبيل الله
الا ... ضربهم ... الله تعالى
بالذل . . . . . .
. . . . ولا يشيع الفاحشةُ
فى قوم قط الا اعمهم الله
بالبلاء اطيعونى ما اطعتُ الله
ورسوله* فلا طاعة لى عليكم
وقوموا الى صلاتكم
يرحمكم الله رواه ابن اسحق فى السيرة
عن عمر رض قالوا لو وُزِن ايمانُ ابى بكر
بايمان اهل الارض لرجح بهم رواه البيهقى
فى شعب الايمان عن على رض انه
دخل على ابى بكر وهو مسجّى فقال
ما احد لقى الله بصحيفة احبّ الى
من هذا المسجّى رواه ابن عساكر

اور حمد و ثنا کے بعد فرمایا اے لوگو اگرچہ میں
تم پر والی بنایا گیا ہوں لیکن میں تمسے بہتر نہیں
ہوں اگر کوئی نیک بات مجھ سے صادر ہو تو اوسمیں
میری مدد کرو اور اگر کوئی برائی کر بیٹھوں تو مجھے سیدھا
کرو راستی امانت ہے اور جھوٹ خیانت تمہیں کے
ضعیف لوگ میرے نزدیک قوی ہیں ناوقتیکہ میں
اونکا حق دلا کر اُنہیں خوش نہ کردوں اگر اللہ چاہے
اور تمھاری قوی میرے پاس ضعیف ہیں جتنے کہ میں
اون ہی حق نہ لیلوں اگر اللہ چاہے جب کوئی قوم اللہ کی
راہ میں جہاد کرنا چھوڑ دیتی ہے تو اللہ تعالیٰ اونکے (چہرہ پر)
ذلت کا سکہ مار دیتا ہے - اور جس قوم میں جب کبھی
بیحیائی پھیلتی ہے تو حق سبحانہ تمام لوگونکو بلا میں پھنساتا
ہے جس چیز میں اللہ و رسول کی اطاعت کروں تم
بھی اوسمیں میری اطاعت کرو اور جب میں خدا اور رسول کی
نافرمانی کروں تو تمہیں میری اطاعت نہیں چاہیے اللہ تمپر رحم کرے نماز کیلئے
کھڑے ہو - شعب الایمان میں بیہقی نے حضرت عمر سے روایت
کی ہے اگر ابو بکر کا ایمان تمام زمین والوں کے ایمانکے
مقابل میں وزن کیا جاوے تو اونکا ایمان سب پر بھاری
ہوگا - ابن عساکر روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی ابو بکر
پر داخل ہوئے (وفات کے بعد) اس حال میں کہ
اونپر کپڑا پڑا ہوا تھا آپنے فرمایا اس کپڑا ڈلی ہوئے
سے کوئی شخص جسنے اللہ تعالیٰ سے اپنے صحیفہ اعمال کو ساتھ
ملاقات کی ہو میرے نزدیک زائد محبوب نہیں

اخرج مسدد فی مسنده
و قال وددت انی فی
الجنة حتی اری ابا بکر
عن عبد الرحمن ابن ابی
بکر الصدیق رض قال
حدثنی عمر بن الخطاب
انه ما سبق ابا بکر الی خیر قط
الا سبقه رواه ابن عساکر عن
علی رض قال والذی نفسی بیده
ما استبقنا الی خیر قط الا سبقنا الیه
ابو بکر رواه الطبرانی عن
ابی جحیفة رض قال قال علی خیر الناس
بعد رسول الله ص ابو بکر لا
یجتمع حبی و بغض ابی بکر فی
قلب مؤمن رواه الطبرانی فی
الاوسط عن ابن عمر قال ثلثة من
قریش اصبح قریش وجهاً و احسنها
اخلاقاً و انبتها جناناً ان حدثوک
لم یکذبوک و ان حدثتهم لم
یکذبوک ابو بکر الصدیق
و ابو عبیدة بن الجراح و عثمان بن
عفان رواه الطبرانی فی الکبیر
عن ابراهیم النخعی قال کان ابو بکر

مسدد اپنی مسند میں کہتے ہیں کہ عمر نے فرمایا میں ابو بکر کو جنت
میں دیکھنا دوست رکھتا ہوں۔ ابن عساکر عبد الرحمن
بن ابو بکر سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے عمر بن الخطاب
نے حدیث کی کہ میں نے جس بھلائی کے کام میں ابو بکر سے
کبھی سبقت کا ارادہ کیا آپ ہی اوس پر سبقت لیگئے۔ طبرانی
علی رض سے روایت کرتے ہیں مجھے اوس ذات کی قسم جسکے
قبضہ میں میری جان ہے۔ ہم نے کسی بھلے
کام میں کبھی سبقت کا ارادہ نہیں کیا۔ مگر
ابو بکر اوس میں سبقت لے گئے۔ طبرانی اوسط
میں ابو جحیفہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رض نے
فرمایا رسول اللہ صلعم کے بعد بہترین شخص ابو بکر
ہیں میری محبت اور ابو بکر کی دشمنی مومن کے دل میں کبھی
جمع نہوگی۔ طبرانی کبیر میں ابن عمر سے روایت
کرتے ہیں کہ قریش میں تین شخص ہیں جو سب
صفات کے ساتھ موصوف ہیں (۱) صورت
میں سب قریش سے زائد ملیح اور وجیہہ ہیں
(۲) خلق میں اون سب سے بہتر ہیں (۳)
تمام قریش سے دل کے مضبوط ہیں اگر
تجھسے بات کہیں تو کبھی جھوٹ نہ بولیں اور
اگر تو اونسے بات کہے تو وہ تجھے جھوٹا نجانیں وہ ابو بکر
صدیق ابو عبیدہ بن جراح عثمان بن عفان ہیں ابن سعد ابراہیم
نخعی سے روایت کرتے ہیں کہ لوگوں نے ابو بکر کا نام اواہ
(بہت آہ آہ کرنیوالا) رکھا تھا اونکی شفقت اور رحمت کی وجہ سے

يستغنى الا واه لرافته و رحمته
رواه ابن سعيد عن الربيع بن
انس قال مكتوب فى الكتاب الاول
مثل ابى بكر الصديق مثل المطر
اينما وقع نفع رواه ابن عساكر
عن الربيع ابن انس قال نظرنا
فى صحابة الانبياء فما وجدنا نبيا
كان له صاحب مثل ابى بكر
الصديق رواه ابن عساكر عن
الزهرى قال من فضل ابى بكر
انه لم يشك فى الله ساعة قط
رواه ابن عساكر عن الزبير بن
بكار قال سمعت بعض اهل العلم
يقول خطباء اصحاب رسول الله ص
ابو بكر الصديق و على بن ابى
طالب رواه ابن عساكر عن
ابى حصين قال ما ولد لادم من
ذريته بعد النبيين والمرسلين افضل
من ابى بكر ولقد قام ابو بكر
يوم الردة مقام نبى من الانبياء
رواه ابن عساكر عن الشعبى
قال خص الله تعالى ابا بكر باربع
خصال لم يخص بها احدا من الناس

ابن عساکر ربیع بن انس سے روایت کرتے
ہیں کہ پہلی کتابوں میں ابو بکر کی مثل مینہ کے
مانند لکھی ہے کہ جس جگہ پڑے نفع دے۔
ابن عساکر ربیع بن انس سے نقل کرتے ہیں کہ
ہم نے انبیاء علیہم السلام کے یاروں اور
رفیقوں کے وصف ٹٹولے سو ہم نے کسی پیغمبر کو
نپایا کہ اوسکا مصاحب ابو بکر صدیق جیسا ہو۔
ابن عساکر نے زہری سے روایت کی ہے کہ سب سے
بڑے بزرگی حضرت ابو بکر کو یہ ہے کہ اونہوں نے
اللہ میں ایک ساعت کبھی شک نہیں کیا۔ ابن عساکر
زبیر بن بکار سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے
ہیں میں نے بعض اہل علم سے سنا کہ اصحاب
رسول اللہ صلعم کے بڑے واعظ ابو بکر رض اور علی
ہیں۔ ابن عساکر ابی حصین سے روایت
کرتے ہیں کہ آدم (علیہ السلام) کی اولاد میں
نبیوں اور پیغمبروں کے بعد ابو بکر سے زائد
بزرگ کوئی پیدا نہیں ہوا عرب کے مرتد ہونے
زمانہ میں ابو بکر نبیوں میں سے ایک نبی کے
قائم مقام تھے۔
ابن عساکر شعبی سے روایت کرتے ہیں کہ
حق سبحانہ نے ابو بکر کو چار ایسی خصلتوں
کے ساتھ مخصوص کیا کہ لوگوں میں سے
اور کسی کو اونکے ساتھ خاص نہیں کیا۔

سماه الصديق ولم يسم احد الصديق غيره
وهو صاحب الغار مع رسول الله ص
ورفيقه في الهجرة وامره رسول
الله ص بالصلوة والمسلمون شهود
رواه ابن عساكر عن ابي جعفر محمد
الباقر رض قال كان ابو بكر ليسمع
مناجاة جبرئيل للنبي ص ولا يراه
رواه ابن عساكر عن سعيد بن
المسيب قال كان ابو بكر من النبوة
مكان الوزير فكان يشاوره في
جميع اموره وكان ثانيه في الاسلام
وثانيه في الغار وثانيه في العريش
يوم بدر وثانيه في القبر لم يكن
رسول الله ص يقدم عليه احدا رواه
الحاكم في صحيحه عن المقدام قال
استب عقيل بن ابي طالب وابو بكر
قال وكان ابو بكر سبابا ونسابا
غير انه تحرج من قرابته صلى الله
عليه وسلم فاعرض عنه وشكاه الى
النبي ص فقام رسول الله ص في الناس
فقال الا تدعون لي صاحبي ما شانكم
وشانه فوالله ما منكم رجل الا على
باب بيته ظلمة الا باب ابي بكر

آپ کا نام صدیق رکھا آپکے سوا اور کسیکا
یہ نام نہیں رکھا - وہ رسول اللہ کے ساتھ
صاحب غار تھے ہجرت میں آپ کے رفیق تھے
رسول اللہ نے آپکو نماز پڑھانے کا حکم فرمایا
اور تمام مسلمان حاضر تھے - ابن عساکر
ابوجعفر محمد باقر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت
ابوبکر جبرئیل کی سرگوشی جو نبی صلعم سے ہوتی تھی
سنتے اور ظاہر میں نہ دیکھتے - حاکم اپنی صحیح میں
سعید بن المسیب سے روایت کرتے ہیں کہ ابوبکر حضرت
کے وزیر کے مرتبہ میں تھے آپ اون سے اپنے
تمام کاموں میں مشورہ لیتے اور ابوبکر اسلام میں ثانی
بدر کے دن چھپر میں ثانی قبر میں رسول اللہ کے دوسرے تھے
آنحضرت آپ پر کسیکو مقدم نہ کرتے تھے - ابن عساکر
مقدام سے روایت کرتے ہیں کہ عقیل بن ابیطالب اور
ابوبکر میں سب وشتم تک نوبت پہونچی گو ابوبکر بھی نسب سے
خوب واقف تھے اور اچھی طرح برا کہہ سکتے تھے مگر
رسول اللہ کی قرابت کی وجہ سے اوسے برا کہنا گناہ
جانکر اوس سے روگردانی کرکے رسول اللہ کے پاس
اس امر کی شکایت کی رسول مقبول لوگوں
میں کھڑے ہوئے اور فرمایا اے لوگو تم میرے یار کو میرے خاطر
کیلیئے کیوں نہیں چھوڑتے ہو تم کو اوس سے کیا مناسبت
بخدا تم میں سے ہر ایک شخص کے دروازہ پر
اندھیرا ہے مگر ابوبکر کے دروازہ پر

ابی بکر فان علی یا به النور فوالله
لقد قلتم کذبت وقال ابو بکر
صدقت واسکتم الاموال وجاد لی
بماله وخذلتمونی وواسانی واتبعنی
رواه ابن عساکر عن عبد الرحمن
بن ابی بکر الصدیق رض قال صلی رسول
الله ص صلوة الصبح ثم اقبل علی اصحابه
بوجهه وقال من اصبح منکم الیوم
صائما قال عمر یا رسول الله لم احدث
نفسی بالصوم البارحة فاصبحت
مفطرا فقال ابو بکر لکن حدثت
نفسی فقال هل منکم احد الیوم
عاد مریضا قال عمر یا رسول الله لم
نبرح فکیف نعود المریض فقال ابو
بکر بلغنی ان اخی عبد الرحمن
بن عوف شاک فجعلت طریقی علیه
لانظر کیف اصبح فقال هل منکم احد
اطعم الیوم مسکینا فقال عمر صیتنا
یا رسول الله ثم لم نبرح فقال ابو بکر
دخلت المسجد فاذا ایسائل فوجدت
کسرة من خبز الشعیر فی ید عبد الرحمن
فاخذتها فدفعتها الیه فقال فابشر
بالجنة ثم قال کلمة ارضی بها وغم ذعم

تو رہے۔ خدا کی قسم ہے تم نے مجھے جھٹلایا
اور ابو بکر نے تصدیق کی تم نے اپنے مال روکے
اور مجھے مضائقہ رکھا ابو بکر نے اپنا مال مجھ پر
خدا کیا تم نے مجھے سوا کرنا چاہا اوسنے میری غمخواری
اور سروی کی۔ امام بزار نے عبد الرحمن ابو بکر صدیق
کے بیٹے سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے
صبح کی نماز پڑہکر صحابہ کی طرف موہنہ کرکے
فرمایا تم میں سے آج کون روزہ دار ہے۔
حضرت عمر نے کہا ای رسول خدا میںنے آجکی رات روزہ کی
نیت نہیں کی بدیں وجہ افطار کی حالت میں صبح
کی ابو بکر نے کہا میں روزے سے ہوں پہر آنحضرت نے
فرمایا کیا تم میں سے آج کیسنے بیمار کی عیادت کی ہے
حضرت عمر بولے یا رسول اللہ ہم تو صبح سے
یہیں ہیں کسکی بیمار پرسی کیونکر کرتے حضرت ابو بکر نے
کہا مجھے اپنے بھائی عبد الرحمن بن عوف کے بیمار
ہونیکی خبر پہونچی تہی تو میں اوسکے گھر کیطرف سے ہوکر آیا
کہ دیکہوں اوسنے صبح کس حال میں کی پہر آنحضرت نے فرمایا
کیا تم میں سے کیسنے آج مسکین کو کہانا کہلایا عمر نے کہا
ہم فجر کی نماز پڑہکر یہیں موجود ہیں حضرت ابو بکر نے کہا میں
مسجد میں آیا ہوں تو ایک فقیر دروازہ پر تہا میںنے جو کی روٹی کا ٹکڑا
عبد الرحمن کے ہاتہ میں دیکہا سو اوس سے لیکر سائل کو دیدیا آنحضرت نے
فرمایا تجہے جنت کی بشارت ہو پہر آپنے ایک ایسا کلمہ فرمایا جو حضرت
عمر کو بہت پیارا معلوم ہوا۔ حضرت عمر کہتے ہیں کہ میں

انه لم یرد خیرا قط الا سبقه الیه
ابو بکر رواه البزار عن
عبد الله بن مسعود قال کنت
فی المسجد اصلی فدخل رسول
الله ص ومعه ابو بکر وعمر
فوجدنی ادعو فقال سل تعطه
ثم قال من احب ان یقرء القران
غضا طریا فلیقرء بقراءة ابن ام عبد
فرجعت الی منزلی فاتانی ابو بکر
فبشرنی ثم اتانی عمر فوجد ابا
بکر خارجا قد سبقه فقال انک
سباق بالخیر رواه ابو یعلی الموصلی
عن ربیعة الاسلمی قال جری
بینی وبین ابی بکر کلام فقال
کلمة کرهتها وندم فقال لی
ربیعة رد علی مثلها حتی تکون
قصاصا قلت لا افعل قال لتقولن
او لاستعدین علیک رسول الله ص
فقلت ما انا بفاعل فانطلق ابو بکر
وجاء اناس من اسلم فقالوا له
رحم الله ابا بکر فی ای شیء
یستعدی علیک وهو الذی قال لک
ما قال فقلت اتدرون من هذا

جب کسی بھلائی کا ارادہ کیا تو حضرت ابوبکر ہی اوس میں سبقت
لیگئے۔ ابو یعلی الموصلی عبداللہ بن مسعود سے روایت
کرتے ہیں کہ میں مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا کہ رسول اللہ
معہ ابوبکر و عمر تشریف لائے آپنے مجھے دعا مانگتے ہوئے
پایا فرمایا مانگ تجھے ملیگا پھر فرمایا جو آسانی اور میٹھی
روی سے قرآن پڑھنا محبوب رکھے وہ ابن ام عبد
کی قرارت پڑھے میں تو اپنے گھر چلا آیا آتے میں ابوبکر آئے
مجھے اسکی بشارت دی اسکے بعد حضرت عمر میرے پاس آئے
آئے کہ ابوبکر سبقت لیجا چکے تھے عمر نے فرمایا تم اے
ابوبکر بڑی سبقت کرنیوالے ہو امام احمد حسن سند
کی سے ربیعہ اسلمی سے روایت کرتے ہیں کہ مجھ میں اور ابوبکر
میں کوئی گفتگو ہوئی آپنے مجھے ایک ایسا کلمہ کہا جسکو میں
ناپسند جانتا تھا مگر کہتے ہی نہایت شرمندہ ہوئے
اور فرمانے لگے اے ربیعہ تو بھی اوس جیسا مجھے
کہہ لے تاکہ عوض ہو جاوے میں نے کہا میں تو کہونگا
فرمایا تو کہو ورنہ رسول اللہ کو تم پر غصہ
دلاؤں گا میں نے کہا کچھ بھی ہو میں تو کبھی نکہونگا
ابوبکر تو تشریف لے گئے اور قبیلہ اسلم کے
لوگ مجھ سے آکر کہنے لگے اللہ ابوبکر پر رحم کرے
تیری شکایت رسول اللہ سے کس باب
میں کریں گے اونہوں ہی نے تو تجھے برا
کہا۔ میں نے اون سے کہا تم جانتے بھی
ہو یہ کون شخص ہیں۔ یہ

هو ابو بکر الصدیق هذا اثانی
اثنین وهذا ذو شیبۃ المسلمین ایاکم
لا یلتفت فیراکم تنصرونی علیه
فیغضب فیاتی رسول الله ص فیغضب
لغضبه فیغضب الله لغضبهما فیهلك
ربیعۃ وانطلق ابو بکر و تبعته
وحدی حتی اتی رسول الله ص فحدثه
الحدیث کما کان فرفع الیّ راسه
فقال یا ربیعۃ مالك و للصدیق فقلت
یا رسول الله کان کذا وکذا فقال لی
کلمۃ کرهتها فقال لی قل کما قلت
حتی یکون قصاصا فابیت فقال رسول
الله ص اجل لا تردّ علیه ولکن قل
غفر الله لك یا ابا بکر فقلت
غفر الله لك یا ابا بکر رواه
الامام احمد بسند حسن فی
مسنده عن ابن عباس قال قال رسول
الله ص ابو بکر صاحبی ومونسی
فی الغار اسناده حسن رواه عبد الله
ابن احمد بن حنبل عن حذیفۃ
قال قال رسول الله ص انّ فی الجنۃ
طیرا کامثال النّجائب قال ابو بکر
انها لناعمۃ یا رسول الله قال انعم

ابو بکر صدیق ہیں یہ غار میں دو میں کے دوسرے
ہیں یہ مسلمانوں کے بڑے بوڑھے ہیں۔ تم اون کے
دیکھنے سے بچو۔ اگر وہ تم کو اپنے اوپر میری
مدد کرتے دیکھیں اور غصہ میں آکر رسول اللہ
کے پاس جاویں اور اونکے غصہ کیوجہ سے
رسول اللہ غصہ میں ہوں اور ان دونوں کے
غصہ کے سبب سے اللہ غصہ کرے تو ربیعہ
ہلاک ہو جاوے گا وہاں سے جب ابو بکر چلے تو میں اکیلا
اونکے پیچھے ہو لیا یہانتک کہ آپ رسول اللہ کے پاس
آئے اور واقعی بات جو تھی بیان کی آنحضرت نے میری
طرف سر اوٹھا کر فرمایا اے ربیعہ تیرے اور صدیق کی
کیا گفتگو ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ باتوں باتوں
میں حضرت ابو بکر نے مجھے ایک ایسی بات کہی جو
مجھے بُری لگی پھر ابو بکر نے فرمایا جیسا میں نے
کہا ہے تو یہی کہہ تاکہ برابری ہو جاوے میں نے انکار کیا
آنحضرت نے فرمایا ہاں کچھ جواب نہ دیجو بلکہ یوں کہو اے
ابو بکر اللہ تجکو بخشے میں نے ایسا ہی کہا امام احمد حنبل
حسن سند کے ساتھ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ
رسول اللہ نے فرمایا ابو بکر غار میں میرے یار اور
رفیق تھے۔ بیہقی حذیفہ سے روایت کرتے ہیں
کہ رسول اللہ نے فرمایا جنت میں پرندے بختی اونٹ
جیسے ہوں گے ابو بکر بولے یا رسول اللہ وہ تو
بڑے خوش حال ہونگے۔ فرمایا خوشحال زیادہ

ضعاما من یاکلها وانت من یاکلها رواه البیهقی
عن ابی هریرة قال قال رسول الله ص
عُرِج بی الی السماء فما مررت
بسماء الا وجدت فیها اسمی محمد
رسول الله وابو بکر الصدیق
خلفی رواه ابو یعلی الموصلی ورد
ایضا من حدیث ابن عباس وابن عمر
وانس وابی سعید وابی الدرداء
باسانید ضعیفة بعضها یشد بعضا
عن عامر بن عبد الله بن الزبیر
قال لما نزلت ولو انا کتبنا علیهم ان
اقتلوا انفسکم قال ابو بکر یا رسول
الله والله لو امرتنی ان اقتل نفسی
لفعلت قال صدقت عن ابن عباس
قال دخل رسول الله ص غدیرا فقال
لیسبح کل رجل الی صاحبه قال فسبح
کل رجل منهم الی صاحبه حتی بقی
رسول الله ص وابو بکر فسبح
رسول الله ص الی ابی بکر حتی
اعتنقه وقال لو کنت متخذا خلیلا
حتی القی الله لا تخذت ابا بکر
خلیلا ولکنه صاحبی رواه الطبرانی
عن سلیمان بن یسار قال قال

وہ لوگ ہوں گے جو اونہیں کہا ئینگے اور تو ہمیں
سے ہے جو اونہیں کہا ئینگے - ابو یعلی موصلی
ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
نے فرمایا کہ جب (جبرئیل) مجھے آسمان پر لے چڑھے تو
جس آسمان پر میں گیا اوسمیں اپنا نام محمد رسول اللہ
اور اپنے پیچھے ابو بکر صدیق لکھا ہوا پایا یہ ہی
حدیث ابن عباس ابن عمر انس ابو سعید ابو الدرداء
سے ضعیف سندوں سے مروی ہے کہ
بعض کی بعض معین و موید ہے - عامر بن عبد اللہ
بن زبیر کہتے ہیں کہ جب یہ آیت ولو انا کتبنا
علیہم الخ نازل ہوئی تو ابو بکر نے کہا یا رسول اللہ
اگر آپ مجھے حکم فرماتے کہ اپنی جان مار ڈال تو میں
مار ڈالوں آپنے فرمایا تم سچ کہتے ہو - طبرانی
میں ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ
ایک حوض پر آئے اور فرمایا ہر آدمی
اپنے یار کے ساتھ پیرے چنانچہ ہر شخص اپنے
دوست کے ساتھ تھانے لگا حتے کہ رسول اللہ
اور ابو بکر باقی رہ گئے سو آپ اور ابو بکر دونو
ملکر نہائے اور آپنے اونکا معانقہ کرکے فرمایا
اگر میں مرنے تک کسیکو دوست بناتا تو ابو بکر
کو دوست بناتا لیکن وہ میرے مصاحب ہیں
ابن عساکر سلیمان بن یسار سے نقل کرتے ہیں
کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

رسول الله ص خصال المرء ثلاثمائة
وستون خصلة اذا اراد الله بعبد
خيرا جعل فيه خصلة منها يدخل بها
الجنة قال ابو بكر يا رسول الله
الىّ شئ منها قال نعم جمعا من كل
رواه ابن عساكر عن مجمع بن
يعقوب الانصارى عن ابيه قال كانت
حلقة رسول الله ص تشتبك حتى
تصير كالاسورة وان مجلس ابى
بكر منها الفارغ ما يطمع فيه
احد من الناس فاذا جاء ابو بكر
جلس ذلك المجلس واقبل عليه
النبى ص بوجهه والقى عليه حديثه
وسمع الناس رواه ابن عساكر
عن عبد الله بن عمر قال
كنت عند النبى ص فاقبل ابو بكر
وعمر فقال الحمد لله الذى ايدانى
بكما رواه البزار والحاكم
عن ابى ارد الدوسى والطبرانى
فى الاوسط عن البراء بن عازب رض
عن عبد الرحمن بن غنم ان رسول الله ص
قال لابى بكر وعمر لو اجتمعتما فى مشورة
ما خلفتكما رواه احمد والطبرانى

آدمیکی عمدہ خصلتیں تین سو ساٹھ ہیں اللہ جب
کسی بندے کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے
ہے تو خصائل مذکورہ میں سے کوئی خصلت
اوس میں رکھدیتا ہے۔ جس کی وجہ سے
وہ جنت میں جاتا ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔
ابو بکر نے کہا اے رسول اللہ اون میں سے مجھ میں
کوئی خصلت ہے فرمایا ہاں تجھ میں سب ہیں
مجمع بن یعقوب انصاری اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں
کہ رسول اللہ کی مجلس میں لوگ ایسے مل کر بیٹھتے
حلقہ باندھتے تھے کہ وہ کنگن جیسا ہو جاتا تھا
اور ابو بکر کی بیٹھنے کی جگہ اوس حلقہ میں خالی
رہتی لوگوں میں سے کوئی اوسجگہ بیٹھنے کا
لالچ نکرتا تھا پس جب ابو بکر آتے تو اوس جگہ
بیٹھتے اور نبی صلعم اونکی طرف متوجہ ہو کر باتیں کرتے
اور سب لوگ سنتے اسکو ابن عساکر روایت کرتے ہیں
عبد اللہ ابن عمر ابن عمر حاکم ابو ارد دوسی اور طبرانی اوسط
میں براء بن عازب سے روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت
کے پاس تھا اتنے میں ابو بکر و عمر آئے آپنے فرمایا
سب تعریف اوس اللہ کو ہے جسنے تم دونوں سے
میری مدد کی امام احمد عبد الرحمن بن غنم
اور طبرانی براء بن عازب سے نقل کرتے ہیں
کہ حضرت نے ابو بکر و عمر سے فرمایا اگر تم دونوں کسی
مشورے میں جمع ہو تو میں تمہارا خلاف نکروں

عن البراء بن عازب عن علی رض قال قال
رسول اللہ ص رحم اللہ ابا بکر زوجنی
ابنتہ وحملنی الی دار الہجرۃ و
اعتق بلالا رحم اللہ عمر یقول
الحق وان کان من ابویہ اظہر
الحق وما لہ من صدیق رحم اللہ
عثمان یستحییہ الملائکۃ رحم اللہ
علیا اللھم ادر الحق معہ حیث دار
رواہ ابن عساکر عن ابن ابی حازم قال جاء
رجل الی علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب رض
فقال ما کان منزلۃ ابی بکر وعمر
قال کمنزلتھما منہ الساعۃ عن ابن
مسعود قال حب ابی بکر وعمر
ومعرفتھما من السنۃ رواہ ابن
عساکر عن انس مرفوعا قال انی
ارجو لامتی فی حبھم لابی بکر وعمر
ما ارجو لھم فی قول لا الہ الا اللہ
رواہ ابن عساکر عن ابن
عباس فی قولہ تعالی فانزل اللہ
سکینتہ علیہ قال علی ابی بکر
ان النبی ص لم تنزل السکینۃ علیہ
رواہ ابن ابی حاتم عن ابن مسعو
ان ابا بکر اشتری بلالا من امیۃ

ابن عساکر حضرت علی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے
فرمایا اللہ ابوبکر پر رحمت کرے اونہوں نے اپنی بیٹی
مجھے بیاہ دی اور ہجرت کی گہر مجھے لے آئے بلال کو
آزاد کیا۔ اللہ عمر پر رحمت کرے وہ حق بات کہتا ہے
اگرچہ اوسکے ماباپ ہی ہوں اوسنے ایسے وقت
حق کو ظاہر کیا کہ اوسکا کوئی دوست نہ رہا اللہ عثمان
پر رحم کرے کہ اوس سے فرشتے تک حیا کرتے ہیں
اللہ علی پر رحم کرے یا اللہ حق اوسکے ساتھ رہے
جہاں کہیں وہ ہو ابن عساکر ابن حازم سے روایت
کرتے ہیں کہ ایک شخص زین العابدین حضرت
علی کے پوتے کے پاس آیا اور کہا ابوبکر و عمر کا رسول اللہ
کے نزدیک کیا مرتبہ ہے فرمایا جیسے نزدیکی اون دونکو
موت کے بعد حاصل ہوئی ایسا ہی موت سے پہلے تھی
ابن عساکر ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں اونہوں
نے کہا ابوبکر و عمر کی محبت اون دونوں کی معرفت
سنت سے ہے۔ ابن عساکر انس سے روایت
کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا مجھے اپنی امت
سے ابوبکر و عمر کی محبت کرنے میں وہ امید ہے جو
قول لا الہ الا اللہ میں میں اون سے امید کرتا ہوں
ابن ابی حاتم ابن عباس سے نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالی
قول فانزل اللہ سکینۃ میں کہتے ہیں کہ سکینہ ابوبکر پر نازل ہوئی
کیونکہ نبی صلعم پر تو ہمیشہ اطمینان و سکینہ تھی ابن ابی حاتم
ابن مسعود سے نقل کرتے ہیں کہ ابوبکر نے بلال کو امیہ

بن خلف وابی بن خلف ببردة
وعشرة اواقٍ فاعتقه الله فانزل
الله والليل اذا الى قوله ان سعيكم
لشتى سعى ابى بكر وامية
وابیّ رواه ابن ابی حاتم عن
عامر بن عبد الله بن الزبير قال
كان ابو بكر يُعتِق على الاسلام
بمكة فكان يُعتِق عجائز ونساءً اذا
اسلمن فقال له ابوه اى بُنَيّ اراك
تُعتِق اناسًا ضعفاً فلو انّك
تُعتِق رجالاً جلداً رجالا جلدا يقومون
معك ويمنعونك ويدفعون
عنك قال اى ابتِ انما اريد ما
عند الله قال فحدّثني بعض اهل
بيتي ان هذه الآية نزلت فيه
فاما من اعطى واتقى وصدق
بالحسنى الى اخرها رواه ابن
جرير عن عروة انّ ابا بكر
اعتق سبعةً كلهم يُعذّب في
الله وفيه نزلت وسيجنبها الاتقى
الى آخر السورة رواه الطبراني وابن
ابی حاتم عن عبد الله بن الزبير
قال نزلت هذه الآية وما لاحد عنده

بن خلف اور ابی بن خلف سے (غلام دینے کے علاوہ)
عوض میں ایک چادر اور چار سو درہم کے خرید کر کے اللہ کیواسطے
آزاد کر دیا اور سپرد اللہ تعالیٰ آپ کے حق میں یہ آیت
نازل فرمائی۔ والیل اذا یغشی سے ان سعیکم لشتی تک
یعنے ابوبکر اور امیہ اور ابی کی کوشش مختلف
ہے ابن جریر عامر بن عبد اللہ بن زبیر سے روایت
کرتے ہیں کہ ابوبکر مکہ میں مسلمان ہونے پر لوگوں کو آزاد کرتے
تھے اکثر بوڑھے عورتیں ضعیف بیچارے جب مسلمان
ہو جاتے تو وہ انہیں آزاد کر دیتے۔ ایکدن اونکے
والد نے کہا اے بیٹے میں تجھے ایسے لوگوں کو
آزاد کرتے دیکھتا ہوں جو ضعیف ہیں اگر تو جالاک
قوی آدمیوں کو خرید کر آزاد کرے تو وہ تیری
مدد کے لئے کھڑے ہو جاویں۔ تجھسے ایذا دور
کریں کہا ای باپ جو اللہ کے نزدیک محبوب ہے
میں اوسے ہی چاہتا ہوں۔ (راوی کہتا ہے) مجھے
میرے بعض اہلبیت نے حدیث کی کہ یہ آیت فاما
من اعطے واتقی وصدق بالحسنے الخ ابوبکر کے حق میں
نازل ہوئی ہے طبرانی ابن ابی حاتم عروہ
سے روایت کرتے ہیں کہ ابوبکر نے ایسے
سات آدمیوں کو آزاد کیا جو سب کے سب
دین الٰہی میں تکلیف دئے جاتے تھے اور آیہ
وسیجنبها الاتقی الے آخرہ آپکے حق میں اور نیز براء
عبد اللہ بن زبیر سے روایت کرتے ہیں کہ آیہ مالاحد عندہ

من نعمة تجزی الی آخر السورة
فی ابی بکر الصدیق رواه البزار
عن عایشة انّ ابابکر لم یکن
یحنث فی یمین حتی انزل الله کفارة
الیمین رواه البخاری عن امیّة
بن صفوان وکانت له صحبة قال
قال علی بن ابی طالب والذی
جاء بالصدق وصدق به ابوبکر
الصدیق رواه البزار وابن عساکر
عن ابن عباس فی قوله وا
شاورهم فی الامر قال نزلت فی
ابی بکر وعمر رواه الحاکم
فی مستدرکه عن ابی شوارب
قال نزلت ولمن خاف مقام ربه
جنتان فی ابی بکر
رضی الله عنه رواه ابن
ابی حاتم عن ابن
عمر وابن عباس فی
قوله وصالح المومنین
قال نزلت فی ابی بکر وعمر
رواه الطبرانی فی الاوسط
عن مجاهد قال لما نزلت
ان الله وملائکته

من نعمۃ تجزی آخر سورت تک ابوبکر صدیق کی
باب میں اوتری۔ بخاری میں حضرت عائشہ
سے مروی ہے کہ جبتک خدا تعالی نے قسم کے
کفارہ کی آیت نہ اوتاری ابوبکر اپنی قسم کو نہ توڑتے
بزار اور ابن عساکر امیہ بن صفوان
سے نقل کرتے ہیں کہ علی بن ابی طالب نے
فرمایا کہ آیۂ والذی جاء بالصدق
وصدق بہ میں ابوبکر مراد ہیں اور امیہ کی
حاکم اپنی مستدرک میں ابن عباس سے
اللہ تعالی کے قول وشاورہم فی الامر
میں فرماتے ہیں کہ یہ آیت ابوبکر وعمر کے
باب میں اوتری ہے۔ ابن ابی حاتم
ابوشوارب سے نقل کرتے ہیں کہ ولمن
خاف مقام ربہ جنتین خاص ابوبکر کی
شان میں نازل ہوئی۔ طبرانی اوسط میں
ابن عمر اور ابن عباس سے روایت کرتے
ہیں کہ آیہ وصالح المومنین ابوبکر
وعمر کے حق میں اوتری ہے۔
عبد ..... ابن حمید اپنی تفسیر
میں مجاہد سے نقل کرتے ہیں کہ جب آیہ
ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی
نے نزول اجلال فرمایا تو حضرت
صدیق اکبر نے فرمایا۔

یصلون علی النبی قال ابو بکر
یا رسول اللہ ما انزل اللہ علیک
خیرا الا اشرکنا فیہ فنزلت ھذہ الآیۃ
ھو الذی یصلی علیکم و
ملائکتہ رواہ عبد ابن حمید
فی تفسیرہ عن علی بن الحسینؒ
ان ھذہ الآیۃ نزلت فی ابی
بکر وعمر ونزعنا ما فی صدورھم
من غل اخوانا علی سرر متقابلین
رواہ ابن عساکر عن ابن
عباس قال نزلت فی ابی بکر
الصدیق ووصینا الانسان بوالدیہ
احسانا الی قولہ وعد الصدق الذی
کانوا یوعدون رواہ ابن عساکر
عن سفیان بن عیینۃ قال عاتب
اللہ المسلمین کلھم فی رسول اللہ
الا ابا بکر وحدہ فانہ خرج
من المعاتبۃ ثم قرأ الا تنصروہ فقد نصرہ
اللہ اذ اخرجہ الذین کفروا ثانی اثنین
اذھما فی الغار رواہ ابن عساکر

فصل فی انہ افضل الصحابۃ وخیرھم
اجمع اھل السنۃ علی ان افضل
الناس بعد النبی ابو بکر ثم

اسی رسول اللہ حق سبحانہ نے جو بھلائی آپ پر
اوتاری اوس میں ہمیں ضرور شریک کیا مگر
اس آیت میں ہمارا کچھ بھی ذکر نہیں، پس
اوسوقت یہ آیت اوتری ہو الذی یصلی علیکم
و ملائکتہ ابن عساکر زین العابدین سے نقل
کرتے ہیں کہ آیہ ونزعنا ما فی صدورھم من
غل اخوانا علی سرر متقابلین ابو بکر کے
حق میں اوتری ہے۔ ابن عساکر ابن عباس
سے روایت کرتے ہیں کہ آیۂ ووصینا الانسان
بوالدیہ احسانا سے وعد الصدق الذی
کانوا یوعدون تک ابو بکر کے حق میں نازل
ہوئی ہے۔ ابن عساکر سفیان بن عیینہ
سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم کے یار
میں تمام مسلمانوں کو جناب باری نے
عتاب کیا مگر صرف ابو بکر کو کہ وہ اس
عتاب سے خارج رہے۔ پھر راوی نے
استشہاد کے لیئے یہ آیت پڑھی الا تنصروہ فقد
نصرہ اللہ اذ اخرجہ الذین کفروا ثانی اثنین
اذھما فی الغار۔

فصل

اس باب میں کہ حضرت ابو بکرؓ تمام صحابہ سے بہتر
اور افضل ہیں۔ اہل سنت کا اجماع ہو چکا ہے
کہ نبی صلعم کے بعد افضل بشر ابو بکر ہیں

عمر ثم عثمان ثم علی ثم سائر
العشرة ثم باقی اهل بدر ثم
باقی اهل احد ثم باقی اهل البیعة
ثم باقی الصحابة هکذا حکی الاجماع
علیہ ابو منصور البغدادی وروی البخاری
عن ابن عمر قال کنا نخیر بین الناس فی
زمان رسول اللہ ﷺ فنخیر ابا بکر
ثم عمر ثم عثمان زاد الطبرانی
فی الکبیر فیعلم بذلک النبی ﷺ ولا
ینکرہ عن ابن عمر قال کنا
وفینا رسول اللہ ﷺ نفضل ابا بکر
وعمر وعثمان وعلیا رواہ ابن عساکر
عن ابی هریرة قال کنا معاشر
اصحاب رسول اللہ ﷺ ونحن
متوافرون نقول افضل هذه الامة
بعد نبیها ﷺ ابو بکر ثم عمر
ثم عثمان ثم سکت رواہ ابن
عساکر عن علی رض قال خیر
هذه الامة بعد نبیها ابو بکر
فمن قال غیر هذا فهو مفتر علیه ما
علی المفتری رواہ احمد وغیرہ
عن ابی لیلی قال قال علی
لا یفضلنی احد علی ابی بکر اجلدہ

پھر عمر پھر عثمان پھر علی پھر تمام عشرہ مبشرہ پھر باقی
اہل بدر پھر باقی اہل احد پھر باقی اہل بیعت پھر
باقی صحابہ اسیطرح منصور بغدادی نے اسپر اجماع نقل
کیا ہے۔ بخاری ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ
ہم رسول اللہ کے زمانہ میں تمام لوگوں
میں ایک کو دوسرے پر بزرگی دیتے تو اول ابوبکر کو پھر
کرتے پھر عمر پھر عثمان کو طبرانی نے کبیر میں یہ لفظ زائد
کئے ہیں کہ نبی صلعم اسکو جانتے اور انکار نکرتے تھے
ابن عساکر ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ ہم ابوبکر
وعمر وعثمان وعلی کو اس ترتیب سے اوپر فضیلت دیتے
تھے حالانکہ رسول اللہ ہم میں موجود تھے۔ ابن عساکر
ابوہریرہ سے نقل کرتے ہیں کہ ہم اصحاب رسول اللہ
کے گروہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس امت
میں سب سے افضل ابوبکر کو کہتے تھے پھر عمر پھر
عثمان کو پھر ہم خاموش ہو رہتے۔ حالانکہ ہم
بہت بڑی جماعت تھی احمد وغیرہ حضرت علی سے
روایت کرتے ہیں کہ اس امت کے بہترین شخص
نبی صلعم کے بعد ابوبکر ہیں جو اونکے غیر کی بزرگی کا
قائل ہو اور افضل امت غیر کو جانے وہ مفتری ہے
اور جو سزا مفتری کی ہے پھر اوسیکا وہی مستحق ہوگا
احمد ابو یعلی سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی نے
فرمایا کہ مجھے ابوبکر پر جو کوئی بزرگی دے گا
اوسی مفتری جیسے حد لگاؤں گا۔

حد المفتری رواہ احمد عن
ابی الدرداء ان رسول اللہ ﷺ
قال ماطلعت الشمس ولاغربت
علی احد افضل من ابی بکر
الا ان یکون نبیا رواہ
ابو نعیم وابن حمید فی مسندہ
وفی لفظ علی احد بعد النبین
والمرسلین افضل من ابی بکر
وقد ورد ایضا من حدیث جابر
ولفظہ کما طلعت الشمس علی احد
منکم افضل منہ رواہ الطبرانی
وغیرہ عن سلمۃ بن الاکوع قال
قال رسول اللہ ﷺ ابو بکر الصدیق
خیر الناس الا ان یکون
نبی رواہ الطبرانی عن
سعد بن زرارۃ قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان روح
القدس جبرئیل اخبرنی ان خیر
امتک بعدک ابو بکر رواہ
الطبرانی فی الاوسط عن ابی جحیفۃ
قال دخلت علی علی رض فی بیتہ
فقلت یا خیر الناس بعد رسول
اللہ ﷺ فقال مہلا یا ابا جحیفۃ الا

ابو نعیم ابو درداء سے نقل کرتے ہیں
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نبی
کے بعد ابو بکر سے زائد کوئی ایسا بزرگ اور افضل
شخص نہیں ہے جس پر سورج نکلا اور ڈوبا ہو
ابن حمید نے اپنی مسند میں یہ حدیث بیان کی ہے
مگر یہ لفظ زائد ہیں کہ نبیوں اور پیغمبروں
کے بعد ابو بکر سے افضل کوئی ایسا نہیں الخ
یہی روایت طبرانی وغیرہ میں حدیث جابر
سے مروی ہے اوس کے لفظ یہ ہیں۔ کہ
ابو بکر سے افضل تم میں کوئی ایسا شخص
نہیں جس پر سورج چمکا ہو۔
طبرانی سلمہ بن اکوع سے روایت کرتے ہیں
کہ رسول اللہ نے فرمایا ابو بکر صدیق
تمام لوگوں سے بہتر ہیں۔ مگر یہ کہ کوئی نبی ہو
طبرانی اوسط میں سعد بن زرارہ سے
نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا پاک روح
جبرئیل نے مجھے خبر دی کہ آپ کے بعد
آپکی تمام امت میں بہترین شخص ابو بکر ہیں۔
دار قطنی میں ابو جحیفہ سے روایت ہے
کہ حضرت علی کے گھر میں۔ میں نے
جاکر کہا۔ اے رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم کے بعد بہترین شخص
آپ نے فرمایا ٹھیرا اے ابو جحیفہ

اخبرك بخير الناس بعد رسول
الله ص ابو بكر وعمر ويحك
يا ابا جحيفة لا يجتمع بغضي وحب
ابي بكر وعمر في قلب مومن
رواه الدارقطني واخرج ايضا
ان ابا جحيفة كان يرى ان
عليا افضل الامة فسمع اقواما
يخالفونه فحزن حزنا شديدا
فقال له علي رض بعدان اخذ
بيده وادخله بيته ما احزنك
يا ابا جحيفة فذكر له الخبر فقال الا
اخبرك بخير الامة خيرها ابو
بكر ثم عمر قال ابو جحيفة
فاعطيت الله عهدا ان لا اكتم
هذا الحديث بعد ان شافهني
به على ما بقيت عن عبد الله
بن شقيق قال قلت لعائشة
اي اصحاب رسول الله ص كان
احب الى رسول الله ص قالت
ابو بكر قلت ثم من قالت ثم
عمر قلت ثم من قالت ثم ابو عبيدة
بن الجراح قال قلت ثم من قال فسكت رواه
الترمذي والنسائي والحاكم وصححه

رسول اللہ کے بعد بہترین شخص کی میں
تجھے خبر سناؤں - وہ ابوبکر و عمر ہیں اے
ابوجحیفہ تجھے خرابی ہو میرا بغض ابوبکر
وعمر کی محبت مومن کے دل میں جمع نہیں
ہو سکتے - نیز دار قطنی میں روایت ہے
کہ ابوجحیفہ حضرت علی کے افضل امت ہونے کا
معتقد تھا جب اُسنے اپنا عقاد کے مخالف لوگوں کے اقوال
سنے تو سخت غمگین ہوا سو حضرت علی اوسکا ہاتھ پکڑ کر اپنے گھر
لے آئے اور کہا اے ابوجحیفہ تجھے کس چیز نے ایسا غمناک کیا
اوسنے آپسے ماجرا بیان کیا فرمایا کیا میں تجھے بہترین
آدمی کی خبر دوں اے ابوجحیفہ پھر یہ حدیث بیان
کی کہ بہترین اس امت کے ابوبکر ہیں پھر عمر - ابوجحیفہ
کہتے ہیں اسکے بعد کہ حضرت علی نے بالمشافہ
یہ حدیث مجھ سے بیان کی - میں نے خدا سے
عہد کیا کہ مرتے تک کبھی اس حدیث کو نہ
چھپاؤں گا - ترمذی اور نسائی اور حاکم
نے عبداللہ بن شقیق سے روایت کی ہے
کہ میں نے حضرت عائشہ سے پوچھا - رسول اللہ
کو سب سے پیارا کون شخص تھا فرمایا
ابوبکر - میں کہا پھر کون - فرمایا عمر - پھر
کہا پھر کون - فرمایا ابوعبیدہ بن
جراح - میں نے کہا پھر کون - تو وہ
چپ ہو رہیں طبرانی اوسطین

عن عمار بن یاسر قال من فضل علی
ابی بکر وعمر احدا من اصحاب
رسول اللہ ص فقد اذری علی
المہاجرین والانصار رواہ الطبرانی
فی الاوسط عن سمرۃ قال قال رسول اللہ ص
مرت ان اؤول الرویا ابا بکر
رواہ ابن عساکر ۔ عن یعقوب
بن عتبۃ عن شیخ من الانصار قال
کان جبیر بن مطعم من انسب
قریش لقریش وللعرب قاطبۃ
وکان یقول انما اخذت
النسب من ابی بکر الصدیق
مع ذلک غایۃ فی علم تعبیر الرویا
وقد کان یعبر الرویا فی زمن النبی ص
وقد قال محمد بن سیرین
وھو المقدم فی ھذا العلم
بالاتفاق کان ابو بکر
اعبر ھذہ الامۃ بعد
النبی ص وکان مع ذلک
اشد الصحابۃ رأیا و
کملھم عقلا عن
عبد اللہ بن عمرو بن العاص
قال سمعت رسول اللہ ص

عمار بن یاسر سے نقل کرتے ہیں کہ جس نے ابوبکر
و عمر پر اصحاب رسول اللہ صلعم میں سے کسی اور
کو بزرگی دی اوس نے مہاجرین وانصار
پر عیب لگایا۔
ابن عساکر سمرہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ
نے فرمایا مجھے حکم ہوا ہے کہ ابوبکر کے سامنے خوابوں کی
تعبیر بیان کروں یعقوب بن عتبہ انصار کے ایک
شیخ سے روایت کرتے ہیں کہ جبیر بن
مطعم سب سے زیادہ عرب اور قریش کے نسب سے
واقف تھے وہ کہتے تھے۔ میں نے ابوبکر
سے نسب حاصل کیا ہے۔ پس ابوبکر انسب عرب
تھے اور ابوبکر مع اس فضیلت کے خوابوں
کی تعبیر کے علم میں غایت درجہ عالم تھے
آپ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں
خوابوں کی تعبیریں بتاتے تھے۔ محمد بن سیرین
کہتے ہیں کہ وہ بالاتفاق اس علم میں مقدم
تھے اور نبی کے بعد تمام اس امت
سے تعبیر میں افضل تھے اور معہ اسکے
تمام صحابہ سے رائے میں اشد
عقل میں کامل تھے۔
ابن عساکر عبد اللہ بن عمرو بن عاص
سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے
رسول اللہ صلعم کو فرماتے سنا

يقول اتانى جبرئيل فقال ان الله
امرك ان تستشير ابا بكر
رواه ابن عساكر عن معاذ بن
جبل ان النبى ص لما اراد ان
يبعث معاذا الى اليمن استشار
ناسا من اصحابه فيهم ابو بكر
وعمر وعثمان وعلى وطلحة والزبير
واسيد بن حضير فتكلم القوم
كل انسان برايه فقال ما ترى
يا معاذ فقلت ارى ما قال ابو بكر
فقال النجى ص ان الله يكره
فى السماء ان يخطئ ابو بكر
فى الارض رواه الطبرانى
وابو نعيم وغيرهما عن
سهل بن سعد الساعدى قال
قال رسول الله ص انّ الله يكره
ان يخطئ ابو بكر رواه الطبرانى
فى الاوسط ورجاله ثقات قال
النووى فى تهذيبه الصديق
احد الصحابة الذين حفظوا القران
كله فصل فى انفاقه ماله على
رسول الله ص وانه اجود الصحابة
قال تعالى وسيجنبها الاتقى الذى

کہ میرے پاس جبرئیل آئے اور کہا حق سبحانہ نے
آپکو ابوبکر سے مشورہ لینے کا حکم فرمایا ہے۔ طبرانی
اور ابونعیم وغیرہ نے معاذ بن جبل سے روایت
کی ہے کہ جب رسول اللہ نے معاذ کو یمن کی
طرف امیر بنا کر بھیجنے کا ارادہ کیا تو آپ نے
اصحاب میں سے لوگوں سے مشورہ لیا انمیں ابوبکر
وعمر وعثمان وعلی وطلحہ وزبیر واسید
بن حضیر بھی تھے۔ پس قوم میں سے ایک آدمی
نے اپنی رائی بیان کی رسول خدا نے فرمایا
اے معاذ تم کیا کہتے ہو۔ میں نے کہا جو ابوبکر فرماتے
ہیں وہ ہی میں کہتا ہوں۔ پس نبی صاحب نے
فرمایا اللہ آسمان میں اس بات کو مکروہ جانتا ہے
کہ ابوبکر زمین میں خطا کریں۔ طبرانی اوسط
میں فرماتے ہیں کہ سہل بن سعد الساعدی نے
کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا اللہ تعالی ابوبکر کا خطا
ہونا مکروہ جانتا ہے۔ اس حدیث کے کل
راوی ثقہ ہیں۔ نووی تہذیب میں کہتے ہیں
کہ صدیق اون تمام اصحاب میں سے ایک
صحابی ہیں جنہوں نے کل قرآن حفظ یاد کیا تھا

فصل

(حضرت ابوبکر کے رسول پر مال خرچ کرنے میں)
آپ تمام صحابہ سے زیادہ سخی تھے اللہ تعالی نے آپکی
شان میں فرمایا وسیجنبها الاتقی الذی

فی مسالہ یتنزل الی اخر اسورۃ

قال ابن الجوزی اجمعوا علی انہا
نزلت فی ابی بکر الصدیق عن
ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ
ما نفعنی مال احد ما نفعنی مال
ابی بکر فبکی ابو بکر و
قال وھل انا ومالی الا لک یا
رسول اللہ رواہ احمد و ابو
یعلی عن علی واخرجہ الخطیب
عن سعید بن المسیب مرسلا
وزاد وکان رسول اللہ ﷺ یقضی
فی مال ابی بکر کما یقضی فی مال
نفسہ عن عایشۃ وعروۃ بن
الزبیر ان اباکر اسلم
ولہ اربعون الف دینار
فانفقہا علی رسول اللہ ﷺ رواہ
ابن عساکر عن عائشۃ ان
اباکر اعتق سبعۃ کلھم
یعذب فی اللہ رواہ ابن عساکر
عن ابن عمر قال اسلم ابوبکر
وفی منزلہ اربعون الف درھم
فخرج الی المدینۃ فی الھجرۃ ومالہ
غیر خمسۃ آلاف فکل ذلک

تو فی مالہ تیسری پہلی سورت تک

ابن جوزی کہتے ہیں لوگوں کا اس بات پر اتفاق ہو چکا کہ آیہ مذکورہ ابوبکر
کے حق میں نازل ہوئی ہے۔ امام احمد
اور ابو یعلی حضرت ابو ہریرہ سے نقل
کرتے ہیں کہ جس قدر ابوبکر کے مال نے
مجھے نفع دیا ہے ایسا کسیکے مال نے نہیں دیا
ابوبکر روئے۔ اور کہا۔ میں اور میرا
مال سب آپ ہی کے لئے ہے یارسول اللہ
خطیب سعید بن المسیب سے یہ ہی
روایت بیان کرتے مگر مرسلا اور یہہ
لفظ زائد ہیں کہ رسول اللہ ابوبکر کے
مال میں ایسا تصرف کرتے تھے جیسا
کوئی اپنے مال میں کرتا ہے۔ ابن عساکر
اور عروہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب ابوبکر اسلام
لائے تو انکے پاس چالیس ہزار دینار تھے پس سبکو
رسول اللہ کی مدد میں خرچ کر دیا ابن عساکر عائشہ سے
روایت کرتے ہیں کہ ابوبکر نے سات ایسے غلاموں کو
خرید کر آزاد کیا جو اللہ کے دین میں عذاب دیجاتے
تھے ابوسعید ابن الاعرابی ابن عمر سے روایت
کرتے ہیں کہ جب ابوبکر اسلام لائے آپکے
گھر میں چالیس ہزار درہم تھے سو جب مدینہ ہجرت
کر کے گئے تو سوائے پانچہزار کے اور کچھ
نہیں رہا تھا سارا مال آپ لے۔

ینفق فی الرقاب والعون علی
الاسلام رواہ ابوسعید بن الاعرابی
عن الحسن البصری انّ ابابکر
اتی النبی ﷺ بصدقتہ فاخفاھا
فقال یارسول اللہ ھذہ
صدقتی و للہ عندی معاد فاتاہ
عمر بصدقتہ فاظھرھا فقال یارسول
اللہ ھذہ صدقتی ولی عند اللہ
معاد فقال رسول اللہ ﷺ بینکما
وما بین صدقتکما کما بین کلمتیکما
رواہ ابونعیم اسنادہ جید لکنہ
مرسل عن ابی بکر الصدیق
قال جئت بابی قحافۃ الی النبی ﷺ
قال ھلّا ترکت الشیخ حتی
آتیہ قال بل ھو احق ان
یاتیک قال انا نحفظ لابی
ابنہ عندنا رواہ البزار عن ابن
عباس قال قال رسول اللہ ﷺ
ما احدٌ عندی اعظم یدًا من ابی
بکر واسانی بنفسہ ومالہ
وانکحنی ابنتہ رواہ ابن عساکر
فصل فی شجاعتہ وانہ اشجع
الصحابۃ عن علی رضی اللہ عنہ انہ قال من

غلاموں کو آزاد کرنے اور اسلام کی مدد کرنے میں خرچ کر دیا۔ ابونعیم حسن بصری سے نقل کرتے ہیں کہ ابوبکر نبی صلعم کے پاس اپنا صدقہ لائے اور اوسے پوشیدہ کر کے فرمایا اے رسول خدا یہ میرا صدقہ ہے اور اللہ کی میرے پاس ودیعت ہے۔ اتنے میں عمر بھی اپنا صدقہ لائے اور ظاہر کر کے کہنے لگے ای رسول خدا یہ میرا صدقہ ہے اور میرے اللہ کے پاس ودیعت ہے۔ نبی صاحب نے فرمایا تم میں۔ تم دونوں کے صدقہ میں (بزرگی کی روسے) وہ فرق ہے جیسا تم دونوں کی باتوں میں۔ اس حدیث کی اسناد توجید ہے مگر ہے مرسل بزار حضرت ابوبکرؓ سے روایت کرتے ہیں میں ابوقحافہ کو حضرت کے پاس لایا فرمایا تو نے شیخ کو چھوڑا ہوتا کہ میں خود اوسکے پاس آتا ابوبکر نے کہا وہ آپکے پاس آنیکا زیادہ مستحق ہے فرمایا ہم کو انکا حفظ رتبہ چاہیئے کیونکہ انکے فرزند کے احسانات ہم پر بہت ہیں ابن عساکر ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ میرے نزدیک ابوبکر سے احسان کرنے میں کوئی اعظم تر نہیں ہے اوسنے اپنی مال اور جان سے میری غمخواری کی اپنی بیٹی مجھے بیاہ دی۔ **فصل** حضرت ابوبکر کی شجاعت میں آپ تمام صحابہ سے زائد بہادر تھے۔

بزار صحیح سند کے ساتھ حضرت علی سے روایت کرتے ہیں کہ ایکدن علی نے لوگوں سے فرمایا۔

اشجع الناس قالوا انت قال اما
انی ما بارزت احداً الا انتصفت
منہ ولکن اخبرونی
باشجع قالوا لا نعلم فمن قال
ابوبکر انہ لما کان
یوم بدر جعلنا لرسول اللہ
عریشا فقلنا من یکون مع رسول
اللہ ص لئلا یھوی الیہ احد من
المشرکین فواللہ ما دنی منا احد
الا ابوبکر شاھرا بالسیف
علی راس رسول اللہ ص لا یھوی
علیہ احد الا ھوی الیہ فھو
اشجع الناس قال علی و لقد
رأیت رسول اللہ ص واخذت
قریش وھذا یجأہ وھذا یتلتلہ
وھم یقولون انت الذی جعلت
الآلھۃ الھا واحدا قال فواللہ
ما دنی منا احد الا ابوبکر
یضرب ھذا ویجأہ ھذا ویتلتل
ھذا وھو یقول ویلکم اتقتلون
رجلا ان یقول ربی اللہ ثم رفع علیہ بردۃ
کانت علیہ فبکی حتی اخضلت
لحیتہ ثم قال انشدکم اللہ

تمام لوگوں سے بہادر زیادہ کون ہے اونہوں
نے کہا آپ فرمایا میں جس سے لڑا۔ اوس سے
برابر رہا لیکن سب لوگوں میں جو زائد بہادر ہے
اوسکی خبر دو۔ لوگوں نے کہا ہم نہیں جانتے وہ
کون ہے فرمایا ابوبکر جب بدر کا دن ہوا تو ہم نے
حضرت کیلئے سائبان بنایا اور کہا کوئی ایسا شخص
رسول اللہ کے پاس کھڑا ہو جو مشرکین میں سے
کسیکو آپ پر جھکنے نہ دے سو قسم خدا کی ابوبکر کے سوا
ہم میں سے اور کوئی اونکے نزدیک نہ ہوا آپ تلوار
ننگی کئے ہوئے کھڑے رہے کوئی مشرک حضرت پر نہ جھکتا تھا مگر ابوبکر
اوسے قتل کرتے تھے پس ابوبکر سب سے بہادر تھے۔
حضرت علی کہتے ہیں میں نے رسول اللہ کو اسحال
میں دیکھا کہ قریش آپ کو پکڑے ہوئے ہلاتے
اور زمین میں لٹا لٹا کر کہتے تھے تو وہی شخص
ہے کہ ہمارے جملہ معبودوں کو ایک معبود
بناتا ہے (علیؓ کہتے ہیں) بخدا ہم میں سے
کسی کو یہ جرأت نہ ہوئی کہ حضرت کے
پاس جاتا مگر ابوبکر اونہیں مارتے اور
ہلا کر زمین پر ڈال کر کہتے تھے تمہیں خرابی
ہو کیا ایسے مرد کو قتل کرنا چاہتے ہو
جو کہتا ہے میرا رب اللہ ہے حضرت علی پر ایک چادر
اوسے اٹھایا اور اتنا روئے کہ ڈاڑھی تک تر ہو گئی پھر
فرمایا۔ میں تمہیں خدا کی قسم دلاتا ہوں۔

امؤمن ال فرعون خیر ام ابو بکر فسکت القوم فقال الا تجیبونی فو الله لساعة من ابی بکر خیر من الف ساعة مثل مؤمن ال فرعون ذاک رجل یکتم ایمانه وهذا رجل اعلن ایمانه رواه البزار بسند صحیح عن عائشة قالت لما اجتمع اصحاب النبی ص فکانوا ثمانیة وثلثین رجلا اتی ابوبکر علی رسول الله ص فی الظهور فقال یا ابا بکر انا قلیل فلم یزل ابوبکر یلح علی رسول الله ص حتی ظهر رسول الله ص وتفرق المسلمون فی نواحی المسجد کل رجل فی عشیرته وقام ابو بکر فی الناس خطیبا فکان اول خطیب دعا الی الله والی رسوله وثار المشرکون علی ابی بکر وعلی المسلمین فضربوا فی نواحی المسجد ضربا شدیدا رواه ابن عساکر عن علی رض قال لما اسلم ابو بکر اظهر اسلامه

بتاؤ آل فرعون کا مومن بہتر ہے یا ابو بکر قوم سنکر خاموش ہوگئی۔ پھر آپ نے فرمایا تم کیوں نہیں جواب دیتے۔ واللہ ابو بکر کی ایک ساعت اوسکی ہزار ساعت سے بہتر ہے۔ وہ ایک مرد تھا جو اپنا ایمان چھپاتا تھا اور ابو بکر نے اپنے ایمان کا اعلان کیا۔

ابن عساکر حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب نبی صلعم کے اصحاب قریب اڑتیس آدمیوں کے جمع ہوگئے تو ابو بکر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور میں اصرار کیا حضرت نے فرمایا ای ابو بکر ہم ابھی تھوڑے ہیں سو ابو بکر ہمیشہ رسول اللہ پر مبالغہ کرتے رہے حتی کہ رسول اللہ ظاہر ہوئے اور مسلمان مسجد کی طرفوں میں متفرق ہوگئے۔ ہر شخص اپنے کنبے قبیلہ میں جا ملا اور ابو بکر لوگوں میں کھڑے خطبہ پڑھ رہے تھے۔ پس پہلے خطیب جنہوں نے اللہ و رسول کی طرف لوگوں کو بلایا وہ ابو بکر ہی تھے۔ اتنے میں مشرکین ابو بکر اور مسلمانوں پر پل گئے۔ اور مسجد کے کونوں میں مسلمانوں کو سخت مارا پیٹا۔ ابن عساکر حضرت علی سے روایت کرتے ہیں کہ ابو بکر نے مسلمان ہوتے ہی اپنا اسلام ظاہر کر دیا

ودعا الی اللہ والی رسولہ رواہ
ابن عساکر عن ابی بکرہ قال کفۃ
وکف علی فی العدل سواء
رواہ ابن عساکر فصل فی
صحبتہ ومشاھدہ قال العلماء
صحب ابو بکر النبی ص
من حین اسلم الی ان توفی
یفارقہ سفرا ولا حضرا الا
فیما اذن لہ ص فی الخروج فیہ
من حج او غزو وشھد معہ
المشاھد کلھا وھاجر
معہ وترک عیالہ واولادہ
رغبۃ فی اللہ ورسولہ وھو
رفیقہ فی الغار قال تعالے
ثانی اثنین اذ ھما فی الغار
اذ یقول لصاحبہ لا تحزن
ان اللہ معنا وقام بنصر رسول
اللہ ص فی غیر موضع ولہ الآثار
الجمیلۃ فی المشاھد وثبت
یوم احد ویوم حنین وقد فرّ
الناس اخرج الھیثم بن کلیب
فی مسندہ عن ابی بکر قال
لما کان یوم احد انصرف الناس

اور اللہ و رسول کی طرف لوگوں کو دعوت کی
ابن عساکر ابوبکرہ سے روایت کرتی ہیں کہ میرا
اور علی کا پلڑا عدل میں برابر ہے۔

فصل

حضرت ابوبکرؓ کی صحبت اور آپکی حضور کے مواضع میں
جمہور علماء کا قول ہے کہ ابوبکر اسلام لانے کے زمانہ
سے وفات تک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
رہے سفر و حضر میں کبھی آپ سے جدا نہ ہوئے مگر جس وقت
رسول خدا نے کسی حج یا جہاد میں آپکو خروج کی
اجازت دیدی آپ تمام مشاہد میں حضرت کیساتھ
حاضر ہی رہے اور آپکے ساتھ ہجرت کی صرف اللہ و رسول
کی رضامندی اور رغبت کے لئے اہل و عیال کو
چھوڑا غار میں آنحضرت کے رفیق تھے۔ چنانچہ
اللہ صاحب نے فرمایا وہ دو میں کا دوسرا تھا
جبوقت وہ دونوں غار میں تھے۔ جب وہ اپنے
رفیق سے کہتا تھا غم نہ کھا اللہ ہماری ساتھ
ہے آپنے بہت سے مواضع میں حضرت کی مدد کی۔
آپکے جملہ مشاہد میں آثار جمیلہ ہیں احد اور حنین کے
دن آپ ثابت قدم رہے۔ حالانکہ اور لوگ
بھاگ گئے۔

ہیثم بن کلیب اپنی مسند میں ابوبکرؓ سے روایت
کرتے ہیں کہ جب احد کا دن سامنے آیا تو
تمام لوگ رسول اللہ سے منھ پھیر گئے

کلهم عن رسول اللہ ص فکنت
اول من فاء عن ابی هریرة
قال بنا نحن نشرت الملائکة یوم
بدر فقالوا اما ترون ابابکر
الصدیق مع رسول اللہ ص
فی العریش رواه ابن عساکر
عن علی رض قال قال رسول
اللہ ص یوم بدر ولابی بکر
مع احد کما جبرئیل ومع
الاخر میکائیل رواه احمد
وابو یعلی والحاکم عن
محمد بن سیرین ان
عبد الرحمن بن ابی بکر
کان یوم بدر مع المشرکین
فلما اسلم قال لابیه لقد
اهدفت لی یوم بدر فانصرفت
عنک ولم اقتلک فقال ابوبکر
لکنک لو اهدفت لی لم انصرف
عنک رواه ابن عساکر
فصل فی اسلامه عن ابی
سعید الخدری قال قال
ابوبکر الست احق الناس
بها الست اول من

سو جنہوں نے آپکی طرف رجوع کیا اون سبکا
پہلا میں ہی تہا۔ ابن عساکر ابو ہریرہ سے نقل
کرتے ہیں کہ بدر کے دن جب فرشتے لڑنے تو
کہنے لگے کیا سائبان میں رسول اللہ کے ساتہ ابوبکر
کو نہیں دیکہتے۔ احمد ابو یعلے حاکم حضرت
علی سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت نے بدر کے دن
مجہہ سے اور ابوبکر سے فرمایا تم میں ایک کے ساتہ
جبرئیل ہے اور دوسرے کے ساتہ
میکائیل۔ ابن عساکر محمد بن سیرین سے روایت
کرتے ہیں کہ عبدالرحمن ابوبکر کے بیٹے بدر کے دن
مشرکوں کے ساتہ تھے۔ جب اسلام لائے
تو آپنے اپنے باپ سے کہا بدر کے دن میں نے آپکو نا کا
اور آپ مجہے دکہائی دئے سو میں آپ کو
دیکہکر پہر گیا اور قتل نکیا۔ ابوبکر نے فرمایا اگر
میں تجہے اوچا دیکہتا تو بدون قتل کئے
تجہہ سے نہ پہرتا۔

فصل

حضرت ابوبکر کے اسلام میں

ترمذی اور ابن حبان اپنی صحیح میں ابوسعید خدری
سے روایت کرتے ہیں کہ ابوبکر نے کہا۔ کیا میں
سب لوگوں سے زیادہ (خلافت کا) مستحق
نہیں ہوں کیا میں (آزاد دن) میں سب سے
پہلے اسلام نہیں لایا

اسلم الست صاحب كذا البست صاحب كذا
رواه الترمذي وابن حبان في
صحيحه عن همام قال سمعت عمارا
يقول رايت رسول الله ﷺ وما معه
الا خمسة اعبد وامرأتان خديجة
وام الفضل وابو بكر رواه
البخاري في باب اسلام ابي
بكر الصديق رضي الله عنه
عن الحارث عن علي رض قال
اول من اسلم من الرجال
ابو بكر رواه ابن عساكر
عن زيد بن ارقم قال اول
من صلى مع النبي ﷺ ابو بكر
الصديق رواه خيثمة بسند
صحيح وجيد عن ابي اروى الدوسي
الصحابي رض قال اول من اسلم ابو بكر الصديق
رواه ابن سعد عن الشعبي قال سئلت
ابن عباس اي الناس كان اولا اسلاما قال
ابو بكر الصديق الم تسمع قول حسان بن ثابت
يقول ؎ اذا تذكرت شجوا من اخي ثقة
فاذكر اخاك ابا بكر بما فعلا ؎ خير البرية
اتقاها واعدلها الا النبي واوفاها
بما حملا الثاني التالي المحمود

کیا میں فلانی فلانی فضیلت کا صاحب نہیں ہوں
بخاری میں ہمام سے روایت ہے وہ کہتے ہیں میں نے
عمار سے سنا کہ رسول اللہ کے پاس میں سوا ہی
پانچ غلاموں اور دو عورتوں خدیجہ اور ام
الفضل
اور ابوبکر کے اور کسی کو نہیں دیکھا ابن عساکر حارث سے روایت کرتے ہیں کہ
حضرت علی نے فرمایا مردوں میں سب سے پہلے ابوبکر مسلمان ہوئے خیثمہ جید اور
صحیح سند کیساتھ زید بن ارقم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلعم
کے ساتھ جسنے سب سے پہلے نماز پڑہی وہ ابوبکر صدیق ہیں۔ ابن سعد ابو اروی دوسی سے روایت
کرتے ہیں کہ سب سے اول ابوبکر صدیق اسلام
لائے۔ طبرانی نے اوسط کبیر میں اور عبد اللہ
بن احمد بن حنبل نے زوائد الزہد میں شعبی سے
نقل کیا ہے کہ میں نے ابن عباس سے
پوچھا۔ لوگوں میں سب سے اول کون اسلام
لایا جواب دیا ابوبکر اور فرمایا کیا تو نے (اے
شعبی) حسان کا قول نہیں سنا وہ کہتے ہیں) جب
تو اپنے ثقہ بھائی کی کوئی مصیبت اور اندوہ
یاد کرے تو بھائی ابوبکر کو اوسچیز کے ساتھ جو
اونہوں نے کیا یاد کرو وہ نبی کے سوا ساری
مخلوق سے بہتر سب سے زائد متقی اور منصف
اور آدمیوں کی صلاح میں جو اونہوں نے کوشش
کی اوسے بہت پورا کرنے والے وہ خدا کی
مرضی ڈہونڈہنے والے اور رسول اللہ کے دوسرے

صَشهدهُ هُوَ اوَّلُ النَّاسِ سهم
صدَّقَ الرُّسُلَ رواه الطبرانی
فی الاوسط الکبیر وعبد الله
بن احمد بن حنبل فی زوائد
الزهد عن فرات بن السَّائب قال
سألتُ میمونَ بن مهران قلتُ
علی افضل عندك ام ابوبکر
قال فارتعد حتی سقطت عصاً
من یده ثم قال ما کنتُ
اظنُّ ان ابقی الی زمان
یُعدل بهما دُ تُهما کانا راس
الاسلام قلت فابو بکر
کان اول اسلاما او علی قال
والله لقد امن ابو بکر
بالنبی صزمن بحیرا الراهب حین
مرّبه واختلف فیما بینه وبین
خدیجة حین انکحها ایاه وذلك
کله قبل ان یُولد علی رواه ابونعیم
وقد قال انه اول من اسلم خلائق
من الصحابة والتابعین وغیرهم
بل ادّعی بعضهم الاجماع علیه
وقیل اوّل من اسلم علی وقیل
خدیجة ویجمع بین الاقوال بانّ

اُن کا مشہد محمود کہا سب سے پہلے اونہوں ہی
نے پیغمبروں کی تصدیق کی۔ ابونعیم فرات بن سائب
سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے میمون بن مہران سے
پوچھا کہ تمہارے نزدیک علی بہتر ہیں یا ابوبکر (راوی
کہتا ہے) وہ یہ سنکر کانپ گئے۔ یہاں تک کہ اُنکے
ہاتھ سے لکڑی گر پڑی پھر کہا۔ میں گمان نکرتا
تھا کہ ایسے زمانہ تک زندہ رہوں گا جس میں
وہ دونوں (ابوبکر و علی) برابر ٹھہرائے جاویں
(یعنے مجھے یہ امید نہ تھی) اے سائل) اُن
دونوں کی بھلائیاں اسقدر ہیں وہ دونوں اسلام کے
سردار تھے (راوی کہتا ہے) میں نے
کہا اچھا ابوبکر پہلے اسلام لائے یا علی کہا
بخدا بحیرا راہب کے زمانہ میں ابوبکر نبی
پر ایمان لائے تھے اور ابوبکر نے خدیجہ اور حضرت کے درمیان
آمد و رفت کی تھی کہ آپنے خدیجہ کا نکاح رسول اللہ
سے کرا دیا اور یہ سب واقعات علی کی پیدائش
سے پہلے ہوئے تھے۔ تمام صحابہ اور
تابعین وغیرہم اسی کے قائل ہیں کہ
سب سے پہلے ابوبکر ہی اسلام لائے۔ بلکہ
بعض تو اسپر اجماع ہونے کے مدعی ہیں۔ ایک
ضعیف قول میں ہے کہ سب سے اول علی
اسلام لائے اور بعض خدیجہ کے بھی قائل
ہیں مگر ان اقوال میں یوں تطبیق ہو سکتی ہے

ابا بکر اول من اسلم من
الرجال وعلی اول من اسلم
من الصبیان وخدیجة اول من
اسلمت من النساء واول من
ذکر هذا الجمع الامام
ابو حنیفة رح عن سالم بن
ابی الجعد قال قلت لمحمد بن
الحنیفة اهل کان ابو بکر
اول القوم اسلاما قال
لا قلت فبما علا ابو بکر و
سبق حتی لا یذکر احد
غیر ابی بکر قال لانه کان
افضلهم اسلاما حین اسلم
حتی لحق بربه رواه ابن ابی
شیبة وابن عساکر عن
محمد بن سعد بن ابی وقاص
انه قال لابیه سعد کان ابو بکر
الصدیق رضا ولکم اسلاما قال
لا ولکنه اسلم قبلنا کثر من
خمسة ولکن کان خیرنا اسلاما
رواه ابن عساکر قال ابن
کثیر الظاهر ان اهل بیته صلعم انوا قبل
کل احد زوجته خدیجة ومولاه زید

کہ مردوں میں سب سے پہلے ابوبکر۔ بچوں میں
سب سے پہلے علی۔ عورتوں میں سب سے اول
خدیجہ۔ اسلام لائے۔ اور سب سے پہلے
جنہوں نے اس تطبیق کا ذکر کیا ہے وہ امام
ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔
ابن ابی شیبہ اور ابن عساکر سالم بن ابی
الجعد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے
محمد بن حنیفہ سے پوچھا۔ کیا ابو بکر
اسلام میں اول قوم تھے۔ جواب دیا
نہیں۔ میں نے کہا پھر ابو بکر کس چیز
کے سبب سے برتر اور سابق ہوئے حتے
کہ ابو بکر کے سوا اور کسیکا ذکر ہی نہیں
ہوتا کہا اون کی بزرگی کیوجہ یہ تھی کہ
اسلام کے زمانہ سے مرتے تک وہ اسلام
میں سب سے افضل رہے۔
ابن عساکر محمد بن سعد بن ابی وقاص سے
روایت کرتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ سعد
سے پوچھا کہ تم سب میں اول اسلام
ابو بکر تھے۔ کہا نہیں اون سے پہلے پانچ
آدمی بلکہ اس سے زیادہ اسلام لائے تھے مگر ابو بکر
اسلام میں ہم سب سے بہتر تھے۔
ابن کثیر کہتے ہیں۔ ظاہر یہ معلوم
ہوتا ہے کہ

وزوجة زيد ام ايمن وعلى وورقة
والصحيح ان ابا بكر الصديق
اول الصحابة اسلاما عن عيسى بن
يزيد قال قال ابو بكر الصديق كنت
جالسا بفناء الكعبة وكان زيد بن
عمرو بن نفيل قاعدا فمر به امية بن
الصلت فقال كيف اصبحت يا باغي
الخير قال هل وجدت قال لا قال
كل دين يوم القيمة الا ما شاء الله
في الحقيقة بور اما ان هذا النبي الذي
ينتظر منا او منكم قال ولم اكن
سمعت قبل ذالك بنبي ينتظر
و
يبعث قال فخرجت ارید
ورقة بن نوفل وكان كثير
النظر الى السماء كثير همهمة الصدر
فاستوقفته ثم قصصت عليه
الحديث فقال نعم يا ابن اخي انا اهل
الكتب والعلماء الا ان هذا النبي
الذي ينتظر من اوسط العرب
نسبا ولي علم بانسب وقومك
اوسط العرب نسبا قلت يا عم
وما يقول النبي قال يقول

حضرت کی اہلیت اور وں سے پہلی اسلام لائے۔
حضرت خدیجہ آپ کی بیوی زید آپ کے غلام ایمن
زید کی بیوی علی اور ورقہ۔ اور صحیح یہ بات ہے کہ صحابہ
میں سب سے اول حضرت ابوبکر ہی اسلام لائے ہیں
ابن عساکر عیسی بن زید سے نقل کرتے ہیں کہ ابوبکر
نے کہا میں ایکدن کعبہ کی صحن میں بیٹھا تھا اور
زید بن عمرو بن نفیل بھی وہیں بیٹھا تھا اتنے
میں امیہ بن صلت آیا اور زید سے کہنے لگا اے
طالب خیر تو نے کس حال میں صبح کی وہ بولا خیر کے
ساتھ کہا کوئی نئی چیز تو نے پائی ہے کہا نہیں کہا
جو دین خدا تعالی نے اپنی طرف سے بھیجا ہے اسکے علاوہ قیامت
تک ہر دین ہلاک ہوگا لیکن جس نبی کے مبعوث ہونے کا انتظار ہے
نہیں معلوم وہ ہم میں سے ہے یا تم میں سے کہا میں اس سے پہلے کسی ایسے نبی
کا جسکا انتظار کیا جاتا ہے ذکر نہیں سنا ابوبکر کہتے ہیں میں یہ سنکر
وہاں سے نکلا اور ورقہ بن نوفل کی طرف چلا کیونکہ وہ آسمان کی
بھیدوں سے خوب واقف تھے۔ اور
انکے سینے سے نرم اور جوش کی آواز آتی تھی۔ میں نے ان کے
پاس آکر یہ قصہ بیان کیا ورقہ نے کہا اے میرے
بھتیجے۔ ہم صاحب کتاب اور اہل علوم ہیں خبر دیکھیں نبی
کے مبعوث ہونے کا انتظار ہے وہ سب عرب
سے نسب میں اشرف ہے مجھے نسب سے خوب واقفیت
ہے اور تیری قوم بھی نسب میں اشرف عرب ہے
میں نے کہا اے چچا وہ نبی کیا فرمائے گا کہا وہ اپنی

ما قيل له الا انه لا يظلم ولا يظلم
ولا يُظالِمُ قال فلمّا بعثت رسول
الله ص امنتُ وصدقتُ رواه
ابن عساكر عن محمد بن
عبد الرحمن بن الحُصَين التيمي
انّ رسول الله ص قال ما دعوتُ
احدًا الى الاسلام الا كانت له
عنه كبوةٌ وترددٌ ونظرةٌ الا ابا بكرٍ
ما عتم عنه حين ذكرتُه وما
ترددّ فيه رواه البيهقي
وابن عساكر وعتم اى
تلبّث قال البيهقي وهذا
لانه كان يرى دلائل نبوة
رسول الله ص ويسمع اثاره
قبل دعوته فحين دعاه كان
قد سبق فيه تفكر ونظر فاسلم في
الحال عن ابي ميسرة انّ رسول
الله ص كان اذا برز سمع من
يناديه يا محمدُ فاذا سمع الصوت
انطلق هاربًا واسرّ ذلك
الى ابي بكر وكان صديقا
له في الجاهلية رواه البيهقي
عن ابي الدرداء قال قال رسول

خواہش سے کچھ نہ کہیگا جو اوسے حکم ہوگا وہی
کریگا مگر وہ ظلم نکریگا اور نہ ظلم کیا جاویگا اور نہ کسی سے دا دلیگا
ابو بکر کہتے ہیں کہ جب حق سبحانہ نے رسول اللہ
صلعم کو بھیجا میںنے آپ کی تصدیق کی اور ایمان لایا
بیہقی اور ابن عساکر محمد بن عبدالرحمن بن حصین
التیمی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے
فرمایا میںنے جسے اسلام کی طرف بلایا - اُس نے
اسلام میں توقف اور فکر کی نظر ضرور کی - مگر جس وقت
ابو بکر کے سامنے میںنے اسلام کا ذکر کیا اُنہوں
نے نہ تو اوس میں تردد کیا نہ تاخیر کی اور عتم
کے معنے تلبث کے ہیں - بیہقی نے کہا ہے اسکی
وجہ یہ ہے کہ ابو بکر رسول اللہ کی نبوت کے
دلائل پہلے ہی سے دیکھ چکے تھے اور آپ کے
آثار دعوت - پہلے ہی سن چکے تھے سو
جس وقت حضرت نے ابو بکر کو دعوت کی آپ تو
پہلے ہی سے اسمیں فکر اور نظر کر چکے تھے فوراً اسلام
لے آئے - بیہقی نے ابو میسرہ سے روایت کی ہے
کہ جب رسول اللہ گھر سے نکلے تو ایک منادی کی
آواز یا محمد آپ نے سُنی پس اس آواز کے سُنتے
ہی آپ بھاگے ہوئے ابو بکر کے پاس گئے اور یہ بھید
بیان کیا کیونکہ ابو بکر صدیق جاہلیت میں بھی حضرت
کے دوست تھے - بخاری ابو درداء سے نقل
کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا - کیا

الله ۞ هل انتم تارکو لی صاحبی
قلت یا ایها الناس انی رسول الله
الیکم جمیعاً فقلتم کذبت وقال
ابو بکر صدقت رواه البخاری
عن ابن عباس قال قال رسول الله صلعم
ما کلمت فی الاسلام احداً الا ابی علی و راجعنی
فی الکلام الا ابن ابی قحافة
فانی لم اکلمه فی شئ الا قبله و
استقام علیه رواه ابو نعیم
وابن عساکر **فصل** فی اسمه
عن القاسم بن محمد انه سئل
عائشة رض عن اسم ابی بکر
فقالت عبد الله فقال ان الناس
یقولون عتیق قالت ان اباقحافة
کان له ثلثة اولاد سماهم عتیقا ومعتقا
ومعیتقا رواه الطبرانی عن موسی بن
طلحة قال قلت لابی طلحة لم سمی
ابو بکر عتیقا قالت کانت
امه لا یعیش لها ولد فلما ولدته
استقبلت به البیت ثم قالت
اللهم ان هذا عتیق من الموت
فهبه لی رواه ابن عساکر
وابن منده عن ابن عباس

کیسری خاطر سے چھوڑ دو گے اے لوگو
میں نے کہا میں تم سب کی طرف اللہ کا پیغمبر
ہوں تم سب نے کہا جھوٹا ہے مگر ابو بکر نے
کہا آپ سچے ہیں۔

ابو نعیم اور ابن عساکر ابن عباس سے روایت
کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا میں نے اسلام
کی بابت جس سے کلام کیا اوسنے انکار کیا اور
میرے کلام میں مراجعت اور منازعت کی مگر ابن
ابی قحافہ سے جس چیز میں میں نے کلام کیا اونہوں نے
اوسے قبول ہی نہیں کیا بلکہ ثابت رہے۔

فصل

ابو بکرؓ کے اسم شریف میں

طبرانی میں قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہؓ
سے کسینے ابو بکرؓ کا نام دریافت کیا فرمایا اون کا نام
عبد اللہ ہے کہا لوگ عتیق کہتے ہیں۔ فرمایا ابو قحافہ
کے تین اولاد تھیں جنکا عتیق معتق معیتق نام تھا
ابن عساکر اور ابن مندہ موسی بن طلحہ سے روایت
کرتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ طلحہ سے پوچھا ابو بکرؓ کا
نام عتیق کیوں رکھا گیا کہا اون کی والدہ کی
ہاں کوئی فرزند نہ جیتا تھا جب آپ پیدا ہوئے
تو آپ کے والد کعبہ میں لائیں اور کہا بار خدایا
اسے موت سے آزاد کرکے مجھے بخش دے

— طبرانی ابن عباس سے

قال انما سمی عتیقا لحسن وجهه
رواه الطبرانی عن عائشة رض
قالت اسم ابی بکر الذی
سماه به اهله عبد الله ولکن
غلب علیه اسم عتیق وفی
لفظ ولکن النبی ص سماه
عتیقا ذکره جلال الدین
السیوطی فی تاریخ الخلفاء عن
بعض الرواة واسناده ثابت
عن عائشة رض قالت والله انی
لفی بیتی ذات یوم ورسول
الله ص واصحابه فی الفناء والستر
بینی وبینهم اذا قبل ابو بکر
فقال النبی ص من سره ان ینظر
الی عتیق من النار فلینظر الی
ابی بکر وان اسمه الذی سماه اهله عبد الله
فغلب علیه اسم عتیق رواه ابو یعلی
فی مسنده والحاکم وصححه وابن سعد عن
عائشة ان ابا بکر دخل علی رسول الله ص
فقال انت عتیق الله من النار فمن یومئذ
سمی عتیقا رواه الترمذی والحاکم عن عبد الله
بن الزبیر رض قال کان اسم ابی بکر عبد الله فقال
له رسول الله ص انت عتیق الله فی النار فیومئذ سمی عتیقا

نقل کرتے ہیں کہ ابو بکر خوب صورتی کی وجہ سے
عتیق نام رکھے گئے۔ جلال الدین سیوطی نی تاریخ
الخلفاء میں بعض راویوں سے ذکر کیا ہے کہ حضرت
عائشہ فرماتی ہیں ابو بکر کا نام اون کے اہل نے
عبد اللہ رکھا تھا مگر آپ کے نام پر اسم عتیق غالب
ہوگیا۔ ایک لفظ میں ہے کہ نبی صاحب نے اونکا نام
عتیق رکھا۔ ابو یعلی اپنی مسند میں اور حاکم اور
ابن سعد حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ خدا
کی قسم ایکدن میں گھر میں تھی اور رسول اللہ اپنے
یارون کے ساتھ گھر کے صحن میں تشریف رکھتے
تھے مجھ میں اور اون میں ایک پردہ پڑا ہوا تھا
اچانک ابو بکر آئے سو نبی صاحب نے فرمایا جسے
دوزخ سے آزاد کئے ہوئے کو دیکھنا بھلا معلوم
ہو وہ ابو بکر کو دیکھے (عائشہ فرماتی ہیں)
آپ کا نام تو آپ کے اہل نے عبد اللہ ہی رکھا
تھا۔ مگر عتیق کا لفظ آپ پر غالب ہوگیا۔
ترمذی اور حاکم حضرت عائشہ سے روایت کرتے
ہیں کہ ابو بکر رسول اللہ کے پاس آئے آپنے
فرمایا تم دوزخ سے آزاد کئے ہوئے ہو سو اوسدنسے
آپکا نام عتیق ہوگیا۔ عبد اللہ بن زبیر سے روایت
ہے کہ ابو بکر کا نام عبد اللہ تہا ایکدن رسول اللہ نے
اونکو فرمایا تم دوزخ سے آزاد ہو۔ سو اوسدن
سے آپ کا نام عتیق ہوگیا۔

فصل

في لقبه فقيل كان يلقب بالصديق في الجاهلية لما عرف منه من الصدق ذكره ابن سُدِّيٍّ وقيل لمبادرته الى تصديق رسول الله ص فيما كان يخبر به قاله ابن اسحٰق عن الحسن البصري وقتادة واول ما اشتهر به صحة الاسناد عن عائشة رض قال جاء المشركون الى ابي بكر فقالوا هل لك الى صاحبك ين عم انه اسرى به الملائكة الى بيت المقدس قال اوقال ذلك قالوا نعم قال لقد صدق انى لأصدقه ابعد من ذلك بخبر السماء غدوة وروحة فلذا سمي ابو بكر الصديق رواه الحاكم في المستدرك واسناده جيد عن ابي هريرة قال لما رجع رسول الله ص ليلة أسري به

فصل

ابوبکرؓ کے لقب صدیق میں

ابن سدی کہتے ہیں کہ آپ کا لقب جاہلیت میں صدیق تھا کیونکہ آپ سچائی کے ساتھ معروف تھے۔ اور بعض کہتے ہیں آپ کے صدیق ملقب ہونے کی یہ وجہ ہی کہ رسول اللہ نے جس چیز کی انہیں خبر دی اوس کی تصدیق کیطرف آپنے مبادرت اور جلدی کی۔ یہہ ابن اسحٰق نے حسن اور قتادہ سے نقل کیا ہے۔ چنانچہ شب معراج کی صبح سب سے پہلے آپ ہی نے تصدیق کی اور شب معراج کی صبح آپ اس لقب سے مشہور ہوئے۔ حاکم مستدرک میں عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ مشرکین ابوبکر کے پاس آکر کہنے لگے تم اپنے صاحب (محمد صلعم) کے حق میں کیا کہتے ہو۔ وہ کہتا ہے مجھے رات کو بیت المقدس فرشتے لیگئے (ابوبکر نے) کہا کیا اونہوں نے یہہ فرمایا ہے کہا ہاں۔ کہا اونھوں نے سچ فرمایا کیونکہ میں اوسخبر کی تصدیق کرتا ہوں جو صبح شام اونکے پاس آتی ہے اور جو اس سے بہت بعید ہے۔ پس اس سبب سے آپکو صدیق کہا گیا۔ طبرانی صحیح سند کے ساتھ ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم معراج سے واپس آئے تو

فكان بلائي كلوبي قال يا جبرئيل
ان قومي لا يصدقوني قال
يصدقك ابو بكر وهو
الصديق رواه الطبراني
باسناد صحيح جيد عن النزال
بن سبرة قال قلنا لعلي يا امير
المومنين اخبرنا عن ابي بكر
فقال ذلك امرء سماه الله الصديق
على لسان جبرئيل وعلى لسان
محمد صلى الله عليه وسلم رضيه لدينا
فرضيناه لدنيانا رواه الحاكم
باسناد جيد عن ابي جحيفة قال لا احصى كم
سمعت عليا يقول على المنبر ان
الله سمى ابا بكر على لسان
نبيه صديقا رواه الدارقطني
والحاكم عن حكيم بن سعد
قال سمعت عليا يحلف لانزل الله
اسم ابي بكر من السماء
الصديق رواه الطبراني بسند
صحيح وفي حديث احد اسكن
فانما عليك نبي وصديق
وشهيد ان وام ابي بكر
بنت عمر ابيه اسمها سلمى

(موضع) ذی طوی میں ٹھہرے اور جبرئیل سے
فرمایا میری قوم اس بات میں میری تصدیق نہ کرے گی
(جبرئیل نے) کہا ابو بکر آپکی تصدیق کریں گے
اور وہ بہت سچے ہیں۔ حاکم جید اسناد
سے نزال بن سبرہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہمنے
علی سے کہا اے امیر المومنین ابو بکر کے ہمیں
خبر دیجئے فرمایا وہ ایک مرد ہے حق سبحانہ نے جبرئیل
اور محمد علیہما الصلوٰۃ والسلام کی زبان پر اونکا
نام صدیق رکھا اور وہ نماز و پیغمبر رسول اللہ صلعم کی قائم مقامی کیلئے
نے اونکو ہمارے دین پر پسند کیا ہمنے اون کو اپنی دنیا پر ترجیح
دی دارقطنی اور حاکم ابو یحیی سے روایت
کرتے ہیں کہ ہمنے بے شمار مرتبہ حضرت علی سے سنا
کہ وہ منبر پر تشریف رکھے ہوئے فرماتے
تھے کہ اللہ نے ابو بکر کا صدیق نام اپنے نبی
کی زبان سے نکالا طبرانی صحیح سند کے ساتھ
حکیم بن سعد سے روایت کرتے ہیں کہ ہمنے
علی سے سنا وہ قسم کھا کر کہتے تھے کہ اللہ
تعالے نے ابو بکر کا نام آسمان سے صدیق
اوتارا۔ احد کی حدیث میں ہے کہ اے
پہاڑ ہل مت تجھپر نبی اور صدیق اور دو
شہید ہیں۔
ابن عساکر زہری کا قول روایت کرتے
ہیں کہ ابو بکر کی والدہ کا نام سلمے تھا

بنت صخر ابن عامر بن کعب
و تکنی ام الخیر قالہ الزہری
رواہ ابن عساکر **فصل**
فی مولدہ ومنشاءہ وُلِدَ بعد
مولد النبی ﷺ بسنتین واشہر
فانہ مات ولہ ثلث وستون
سنۃ قالہ ابن کثیر عن
عائشۃ قالت واللہ ما قال ابوبکر
شعرا قط فی جاھلیۃ ولا اسلام
ولقد نہی عنہ وعثمان شرب
الخمر فی الجاھلیۃ رواہ ابن
عساکر بسند صحیح عن
عائشۃ قالت لقد حرم ابوبکر الخمر
علی نفسہ فی الجاھلیہ رواہ ابونعیم
بسند جید عن عبداللہ بن الزبیر
قال ما قال ابوبکر شعرا قط عن ابی
العالیۃ الریاحی قال قیل لابی
بکر الصدیق فی مجمع
من اصحاب رسول اللہ
صلعم ھل شربت الخمر
فی الجاھلیۃ فقال اعوذ باللہ
منہ فقیل لہ ولم قال
کنت احفظ مروتی واصون عرضی

اور صخر بن عامر بن کعب کی صاحبزادی تھیں
اونکی کنیت ام الخیر تھی۔

فصل

آپکی پیدائش اور نشو و نما کے بیان میں۔
ابن کثیر کہتے ہیں ابوبکر نبی صلعم کے پیدا ہونے کے
ڈھائی سال بعد پیدا ہوئے اور ترسٹھ سال
کی عمر میں انتقال کیا۔ ابن عساکر صحیح سند
کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ عائشہ فرماتی
ہیں خدا کی قسم ابوبکر نے جاہلیت اور اسلام
میں کبھی شعر نہیں کہا۔ اور جاہلیت میں
آپنے اور عثمان نے شراب اپنی چھوڑ دی تھی
ابونعیم جید سند کے ساتھ حضرت عائشہ سے روایت
کرتے ہیں کہ جاہلیت کے زمانہ میں ابوبکر نے
اپنے نفس پر شراب حرام کر لی تھی۔
عبداللہ بن زبیر کہتے ہیں کہ ابوبکر نے کبھی
شعر نہیں کہا۔ ابو العالیہ نے کہا
کہ اصحاب رسول اللہ کے مجمع میں کسی نے
ابوبکر سے کہا کیا تم نے جاہلیت میں کبھی
شراب پی ہے۔ فرمایا۔ خدا کی
پناہ۔ پھر کہا گیا کیوں نہیں پی۔
فرمایا۔ میں اپنی مروت اور آبرو کو
بہت بچانے والا اور حفاظت کرنے
والا تھا۔

فان من شرب الخمر
كان مضيعا في عرضه
ومروته قال فبلغ ذلك
لرسول الله ﷺ فقال صدق ابوبكر
صدق ابوبكر مرتين
هذا مرسل غريب سندا ومتنا
رواهما ابن عساكر

جسنے شراب پی اوسنے اپنی آبرو اپنی مروت کو ضائع
کیا۔ جب یہ خبر رسول اللہ کو پہونچی تو آپنے دو دفعہ فرمایا کہ
ابوبکر سچ کہتے ہیں۔ یہ دونوں حدیثیں ابن عساکر نے روایت کیں
ہیں اور آخر کی حدیث مرسل کی رو سے غریب ہے سند اور متن

فصل

حضرت ابوبکر کی صفت میں

فصل ابن عساکر عن عائشة ان رجلا
قال لها صفي ابا بكر فقالت
رجل ابيض نحيف خفيف العارضين
جباه الا يستمسك ازاره يستنزخ
عن خلوين معروق الوجه غائر العينين
ناتئ الجبهة عاري الاشاجع
هذه صفته رواه ابن سعد عن عائشة
ان ابا بكر كان يخضب بالحناء والكتم عن انس قال
قدم النبي ﷺ المدينة وليس في
اصحابه اشمط غير ابي بكر
فغلفها بالحناء والكتم رواه
ابن سعد عن علي قال اعظم
الناس اجرا في المصاحف ابوبكر
ان ابا بكر كان اول من جمع
بين اللوحين رواه ابو يعلى عن

ابن سعد حضرت عائشہ سے نقل کرتے ہیں کہ ایک مرد
نے آپسے کہا ابوبکر کی صفت بیان کیجیے فرمایا وہ ایک مرد
سفید رنگ لاغر بدن خفیف رخساروں کے ہتے اونکی ناف
اور پیٹ زائد ابھرا ہوا تھا جس سے تہبند نہ ٹہرتا تہا دونوں کو کوکھ
کیطرف لٹکا رہتا تہا چہرہ پر پسینہ رہتا تہا خوبصورت دھنسی
ہوئی آنکھیں بلند پیشانی منہ پر کم گوشت تھا انکلیوں کے
پورے گوشت سے خالی ہیں ایسا اونکی پوری صفت
اور تمام حلیہ ہے حضرت عائشہ فرماتی ہیں ابوبکر مہندی
اور کتم کا خضاب کرتے تہے۔ ابن سعد انس سے
روایت کرتے ہیں کہ نبی صلعم مدینہ تشریف لائے
اور ابوبکر کے سوا آپ کے اصحاب میں سے کوئی
ایسا نہ تہا جسکے بال سیاہ سپیدی مائل ہوں سوا اپنے
اونہیں مہندی اور کتم سے رنگین کر لیا تہا۔
ابو یعلی حضرت علی سے روایت کرتے ہیں کہ قرآن مجید
کے جمع کرنے میں حضرت ابوبکر سب لوگونسے ثواب میں
اعظم تر ہیں کیونکہ اول جنہے لوحین میں قرآن کو
جمع کیا وہ ابوبکر ہی ہیں۔

ابن ابی ملیکۃ قال قیل لابی بکر یاخلیفۃ اللہ قال انا خلیفۃ رسول اللہ وانا راض بہ رواہ احمد عن عطاء بن السائب قال لما بویع ابوبکر اصبح وعلی ساعدہ اٰبراد ذھب الی السوق فقال عمر این ترید قال الی السوق قال لتصبغ فما وقد ولیت امر المسلمین قال فمن این اطعم عیالی فقال عمر انطلق بفرض لک ابو عبیدۃ فانطلقا الی ابی عبیدۃ فقال افرض لک قوت رجل من المھاجرین لیس باغناھم ولا افقرھم وکسوۃ الشتاء والصیف اذا اخلقت شیئا رددتہ واخذت غیرہ ففرض لہ کل یوم نصف شاۃ وما کساہ فی الراس والبطن رواہ ابن سعد عن میمون قال لما استخلف ابوبکر جعلوا لہ الفین فقال زیدونی فان لی عیالا وقد شغلتمونی عن التجارۃ فزادوہ خمسمائۃ رواہ ابن سعید عن الحسن بن علی بن ابی طالب قال لما احتضر ابوبکر

امام احمد ابن ابی ملیکہ سی روایت کرتی ہیں کہ کسی نے ابوبکر کو کہا ای اللہ کے نائب فرمایا میں رسول خدا کا نائب ہوں اور اوسی سے راضی۔ ابن سعد عطاء بن السائب سے روایت کرتے ہیں کہ جب ابوبکر کی خلافت پر بیعت ہوئی تو آپ صبحکو بازار چلے جاتے تھے اور آپکے باہوں پر چادریں پڑی تہیں حضرت عمر راستے میں ملے اور کہا کہ آپ کہاں جانا چاہتے ہیں۔ فرمایا بازار میں کہا کیا اب بھی آپ چادریں رنگینگے اس حال میں کہ مسلمانوں کے امیر ہیں فرمایا پھر میں اپنے عیال کو کہاں سے کہلاؤں عمر نے کہا چلیئے آپ کے لئے ابو عبیدہ کچھ مقرر کردینگے سو دونوں صاحب ابو عبیدہ پاس آئے اونہوں نے کہا میں آپکے لئے مہاجرین میں سے ایک مرد کی قوت اور جاڑے گرمی کا کپڑا مقرر کرتا ہوں نہ تو بہت شخص جیسے دولتمند کہ کپڑا کبھی دونگا نہ وہ بھی اس شرط پر کہ پرانے ہونیکے بعد لیکر اوسے پہنردیں اور نیا لے لیں پس ہر دن کے لئے آدھی بکری اور ضرورت کپڑا مقرر کردیا۔ ابن سعد میمون سے روایت کرتے ہیں کہ ابوبکر کے خلیفہ ہونیکے بعد لوگوں نے آپکے دو ہزار درہم مقرر کئے آپنے فرمایا مجھے کچھ اور زائد دو کیونکہ میرا کنبہ میرے ساتھ ہے اور جو تجارت میں کرتا تھا اوس سے تمنے روک دیا سو اونہوں نے پانسو درہم اور زیادہ کئے۔ طبرانی حسن بن علی سے نقل کرتے ہیں کہ جب ابوبکر کی وفات کا وقت قریب آیا

قال یا عائشة انظری اللقحة التی
کنا نشرب من لبنها و الجفنة التی
کنا نصطبغ فیها و القطیفة التی کنا
نلبسها فانا کنا ننتفع بذلک حین
کنا نلی امر المسلمین فاذا متُّ فاردد
الی عمر فلما مات ابو بکر ارسلت
الی عمر فقال رحمک الله یا ابا بکر
لقد اتعبت من جاء بعدک رواه
الطبرانی عن ابی بکر بن حفص
قال قال ابو بکر لما احتضر لعائشة
یا بُنیة انا ولینا امر المسلمین
فلم نأخذ لنا دینارا ولا درهما
ولکنا اکلنا من جریش طعامهم
فی بطوننا ولبسنا من خشن ثیابهم
علی ظهورنا وانه لم یبق عندنا
من فیئ المسلمین قلیل ولا کثیر
الا هذا العبد الحبشی وهذا البعیر
الناضح وجرد هذه القطیفة فاذا
متُّ فابعثی بهن الی عمر رواه ابن
ابی الدنیا عن میمون بن مهران
قال جاء رجل الی ابی بکر فقال السلام
علیک یا خلیفة رسول الله ص قال
من لیس هو ولا اجمعین رواه احمد

آپنے عائشہؓ سے فرمایا دیکھو یہ دودھ والی اونٹنی
جسکا ہم دودھ پیتے تھے اور یہ تغار جس میں رنگتے تھے
اور یہ چادریں جنہیں ہم پہنتے تھے جبتک مسلمانوں
کے امیر رہے انسے نفع حاصل کرتے رہے جب
میں مروں تو عمر کے پاس ان سبکو واپس دینا
چنانچہ آپ کے انتقال کے بعد عائشہؓ نے انکو حضرت
عمر کے پاس بھیجدیا۔ حضرت عمر نے فرمایا اے ابوبکر
تم پر اللہ رحم کرے اپنے پیچھے آنیوالوں کو تم نے رنج
میں ڈالا آبی الدنیا ابوبکر بن حفص سے روایت
کرتے ہیں کہ جب موت کے آثار حضرت ابوبکر کو
معلوم ہوئے تو آپنے عائشہؓ سے فرمایا اے بیٹی
گو ہم مسلمانوں کے خلیفہ بنالے گئے لیکن اپنی ذات کے
لئے ہم نے دینار و درہم نہیں لئے ہاں اون کے
روی کہانوں سے اپنے پیٹ بھرے اونکے سخت
کپڑونسے اپنی پیٹھیں ڈھانکیں۔ ہمارے پاس
مسلمانوں کی غنیمت میں سے تھوڑا بہت کچھ مال
نہیں مگر یہ حبشی غلام اور یہ پانی کھینچنے والا
اونٹ اور یہ پرانی چادریں سو میرے مرنیکے بعد انکو بھی
عمر کے پاس بھیجدینا۔ احمد نے میمون بن مہران سے
روایت کی ہے کہ ایک مرد نے ابوبکر کے پاس آکر السلام
علیک یا خلیفۃ اللہ کہا آپنے فرمایا میں ان تمام میں سے
ایک ہوں (یہ کہنا تو اضعاً ہتا یعنے میں کوئی بزرگ
آدمی نہیں انہیں میں کا ایک ہوں)

فی الزهد عن ابی صالح الغفاری
ان عمر بن الخطاب کان یتعاهد عجوزا
کبیرة عمیاء فی بعض حوائش المدینة من
اللیل فیسقی لها ویقوم بامرها فکانت
اذا جاءها فوجد غیره قد سبقه الیها
فاصلحها اراد ت فجاءها غیر مرة کیلا یسبق
الیها فرصده عمر فاذا هو بابی بکر الذی
یاتیها وهو یومئذ خلیفة فقال عمر انت
هو لعمری رواه ابن عساکر عن ابن
عمر قال استعمل النبی ص ابا بکر علی
الحج فی اول حجة کانت فی الاسلام ثم
رسول الله ص السنة المقبلة فلما قبض
رسول الله ص واستخلف ابو بکر استعمل
عمر بن الخطاب علی الحج ثم حج
ابو بکر من قابل فلما قبض
واستخلف عمر استعمل عبد الرحمن
بن عوف علی الحج ثم لم یزل
عمر یحج سنة کلها حتی قبض
ثم استخلف عثمان فاستعمل عبد الرحمن
بن عوف علی الحج رواه ابن سعد
عن ابی ملیکة قال کان ربما سقط
الخطام من ید ابی بکر الصدیق فیضرب
بذراع ناقته فیثنیها فقالوا له

ابن عساکر ابو صالح الغفاری سے نقل کرتے ہیں کہ عمر بن
الخطاب ایک اندھی بڑھیا کی جو مدینہ کی اطراف میں رہتی تھی رات
کو خبر گیری کرتے تھے اور سکو پانی پلاتے اور درستی کام
میں مصروف ہوتی اسکے بعد پھر جب عمر آتے تو کوئی دوسرا
شخص انسے پہلے ہی اُس بڑھیا کے پاس آکر جو وہ چاہتی
درست کرکے چلا جاتا حضرت عمر کئی مرتبہ اس ارادہ سے آئے
کہ وہ شخص سبقت نہ لیجائے چنانچہ ایکدفعہ وہ اسکے انتظار میں بیٹھے رہے
تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہ شخص جو بڑھیا پاس آتا ابو بکر تھے اور وہ اُس زمانہ
میں خلیفہ تھے پس حضرت عمر نے فرمایا اپنی جان کی قسم یہ آپ ہی تھے
ابن سعد ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ اسلام میں جو سب سے
پہلے حج ہوا ہے اوسمیں رسول اللہ نے ابو بکر کو امیر بنایا
اور آئندہ سال خود حضرت حج کو تشریف لیگئے پھر آپکے
انتقال کے بعد جب حضرت ابو بکر خلیفہ ہوئے تو پہلے برس
آپنے عمر بن الخطاب کو حاجیوں کا امیر بنایا اور دوسرے
سال خود تشریف لے گئے جب حضرت ابو بکر کی وفات ہوگئی
اور حضرت عمر خلیفہ بنے تو اُس سال عبد الرحمن بن عوف
کو حج پر عامل بنایا اسکے بعد سے تمام عمر آپ ہی حج کرتے رہے
حتے کہ وفات ہوگئی پس حضرت عمر کی بعد جب عثمان
بن عفان خلیفہ ہوئے تو اونہوں نے عبد الرحمن بن
عوف کو حج پر امیر مقرر کیا۔ امام احمد ابن ابی
ملیکہ سے نقل کرتے ہیں کہ جب کبھی ابو بکر کے ہاتھ
سے اونٹنی کی مہار چھوٹ جاتی تو آپ اونٹنی
کو مٹھا کر مہار اوٹھاتے۔ لوگ کہتے۔

افلا تامرنا فنستاولک فقال
ان حبی رسول اللہ ص امرنی ان
لا اسئل الناس شیئا ابدا رواہ
احمد عن ابن عمر قال کان
سبب موت ابی بکر وفات رسول
اللہ ص کمدا فما زال جسمہ یجری
حتی مات یجری ای ینقص رواہ الحاکم
عن ابن شہاب ان ابا بکر
والحارث بن کلدۃ کانا یاکلان
خزیرۃ اُھدیت لابی بکر فقال
الحارث لابی بکر ارفع یدک
یا خلیفۃ رسول اللہ واللہ ان فیہا لسم
سنۃ وانا وانت نموت
فی یوم واحد فرفع یدہ فلم
یزالا علیلین حتی ماتا فی یوم
واحد عند انقضاء السنۃ رواہ
الحاکم وقد روی ایضا عن الشعبی
قال ما ذا نتوقع من ھذہ الدنیا
الدنیۃ وقد سُمّ رسول اللہ ص
وابو بکر عن عائشۃ قالت
اوّل بدء مرض ابی بکر انہ
اغتسل یوم الاثنین لسبع خلون
من جمادی الاخری وکان یوما

آپ ہم سے کیوں نہیں فرماتے کہ اوٹھا کر دیدیا کریں آپ
فرمایا میرے دوست رسول اللہ نے مجھے حکم دیا ہے
کہ میں لوگوں سے کسی چیز کا سوال نکروں۔ حاکم
ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر کی وفات
کا سبب رسول اللہ کی وفات کا صدمہ ہوا چنانچہ
ہمیشہ آپ کا جسم گھٹتا گیا یہاں تک کہ وفات
پائی۔ حاکم ابن شہاب سے نقل کرتے ہیں کہ ابو بکر
اور حارث بن کلدہ دونوں گوشت کا حلیم جو
حضرت ابو بکر کو تحفہ بھیجا گیا تھا کھا رہے تھے اتنے
میں حارث نے ابو بکر سے کہا اے خلیفہ رسول
خدا اس حلیم سے اپنا ہاتھ اوٹھا لیجئے خدا کی
قسم اس میں زہر کھایا ہے میں اور آپ ایک ہی
دن مرینگے۔ ابو بکر نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا اور
دونوں بیمار ہوگئے تھے کہ ایک سال گذرنے
کے بعد ایک ہی دن میں دونوں کا انتقال
ہوگیا۔ شعبی کہتے ہیں کہ ہم اس خسیس اور
ذلیل دنیا سے کیا امید رکھیں حالانکہ رسول
خدا اور ابو بکر زہر سے وفات پاگئے۔
حاکم عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت
ابو بکر کی بیماری کے ابتدا یوں ہوئی کہ آپ نے
پیر کے دن ٹھنڈک کے وقت غسل کیا
جمادی الاخری کی سات تاریخیں گذر چکی
تھیں۔

بارد انحم خمسة عشر يوما لا يخرج الى صلوة
ونوفى ليلة الثلاثا لثمان بقين
من جمادى الآخر سنة ثلاث
عشرة و له ثلاث وستون سنة
رواه الحاكم عن ابى السفر قال
دخلوا على ابى بكر فى مرضه
فقالوا يا خليفة رسول الله الا
نعولك طبيبا ينظر اليك قال قد
نظر الى فقالوا ما قال لك قال قال
انى فعال لما اريد رواه ابن ابى
الدنيا عن ابن مسعود قال افرس الناس
ثلاثة ابو بكر حين استخلف
عمر و صاحبة موسى حين
قالت استاجره والعزيز حين
تفرس فى يوسف فقال لامرأته
اكرمى مثواه رواه الحاكم عن
سماك ابى حمزة قال لما ثقل ابوبكر
اشرف على الناس من كوة فقال
ايها الناس انى قد عهدت لكم
عهدا افترضون به فقال الناس
رضينا يا خليفة رسول الله فقام
على فقال ما نرضى الا ان يكون
عمر قال نا [illegible]

نو پندرہ دن برابر ایسا بخار آیا کہ نماز کو باہر نہ آسکے
آخر کار منگل کی شب ۲۲ جمادی الاخری سنہ ۱۳ھ میں
انتقال کیا اور آپ کی ۶۳ سال کی عمر تھی۔
ابن الدنیا العاسفر سے نقل کرتے ہیں کہ ابوبکر کی بیمار
کے وقت لوگ آئے اور کہا اے خلیفۂ رسول خدا کیا
ہم کسی طبیب کو بلائیں جو آپکو دیکھے فرمایا طبیب (اللہ)
مجھے دیکھ چکا لوگوں نے کہا پھر اوسنے آپ سے کیا
کہا۔ فرمایا کہ میں کرڈالتا ہوں جو چاہتا ہوں۔
حاکم ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ تمام
لوگوں میں تین شخص زائد دانا گذرے ہیں ایک
ابوبکر جبوقت آپنے اپنا نائب حضرت عمر کو مقرر
کیا دوسرے موسی کی بی بی جبوقت اوسنے اپنے باپ
سے کہا اسے مزدور بنالے تیرا عزیز مصر
کہ جب اوسنے یوسف علیہ السلام میں عقلمندی
کے آثار دیکھے تو اپنی بی بی سے کہا اسے عزت سے
رکھیو۔ ابن عساکر سماک ابوحمزہ سے نقل کرتے
ہیں کہ جب ابوبکر کو مرض کی شدت ہوئی تو اپنے
گھر کے موکھے سے سر نکالکر فرمایا اے لوگو میں تمہارے
لئے ایک ولیعہد مقرر کیا ہے کیا تم اوسے پسند کروگے لوگو
نے کہا اے خلیفۂ رسول خدا ہم ضرور اوسے پسند کرینگے
اتنے میں حضرت علی کھڑے ہو کر کہنے لگے ہم تو
سوائے عمر کے اور کسی سے راضی نہیں۔ ابوبکر
نے فرمایا وہ عمر ہی ہیں۔

عن عائشة قالت ان ابا بكر
لما حضرته الوفاة قال اى يوم
هذا قال يوم الاثنين قال فان
مُتُّ من ليلتى فلا تنتظروا بى
لغد فان احب الايام والليالى
الى اقربها من رسول الله ص
رواه احمد عن عائشة قالت
لما ثقل ابو بكر تمثلت بهذا
البيت لعمرك ما يُغنى الثراء
عن الفتى اذا حشرجت يوما
وضاق لها الصدر فكشف عن وجهه
وقال ليس كذلك ولكن قولى
وجاءت سكرة الموت بالحق
ذالك ما كنت منه تحيد انظروا ثوبى
هذين فاغسلوهما وكفنونى
فيهما فان الحى احوج الى الجديد من
الميت ... رواه ابن سعد عن
عائشة قالت دخلت على ابى بكر وهو
فى الموت فقلت شعر من لم يزل
دمعه مقنعا فاته فى مرة مذفوق
فقال لا تقولى هذه ولكن قولى
وجاءت سكرة الموت بالحق
ذلك ما كنت منه تحيد ثم

احمد حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ
کی وفات کا وقت جب قریب ہوا تو آپ نے فرمایا
یہ کون سا دن ہے لوگوں نے کہا پیر فرمایا اگر میں اسی
رات کو مرجاؤں تو کل کا انتظار نکرنا مجھے تمام راتوں
اور دنوں میں سے وہ وقت زیادہ پیارا ہے جو رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم سے زائد قریب ہے۔ ابن سعد حضرت
عائشہ سے نقل کرتے ہیں کہ وہ فرماتی ہیں جب ابوبکر
سخت علیل ہوئے تو میں نے یہ شعر پڑھا۔ تیری
عمر کی قسم اس جوان سے یہ تکلیف کون چیز دفع
کرسکتی ہے جب ان کا سینہ بھنچ جاوے اور
گھگھرو بولنے لگے۔ ابوبکر نے یہ سنتے ہی منہ کھولدیا
اور فرمایا یہ ٹھیک بات نہیں۔ ہاں یوں کہو۔
موت کی بے ہوشی حق کے ساتھ آئی۔ یہ وہ چیز ہے
جس سے تو کترا تا تھا۔ دیکھو میرے ان دونوں
کپڑوں کو دھو کر انہیں میں مجھے کفنانا کیونکہ
زندہ میت سے نئے کپڑے کا محتاج زیادہ ہے
ابویعلی الموصلی عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں وہ
فرماتی ہیں میں نزع کی حالت میں ابوبکر کے پاس آئی
اور یہ شعر پڑھنے لگی۔ جس کے آنسو ہمیشہ درپے
رہیں اب وہ اس مصیبت کے وقت بے اختیار
نکلے پڑتے ہیں۔ ابوبکر نے فرمایا۔ یہ نہ کہو
بلکہ یہ کہو موت کی بے ہوشی حق کے ساتھ
آئے۔ یہ وہ دن ہے جس سے تو بھاگتا تھا

قال فی ای یوم مرتو فی رسول
اللہ ص قلت یوم الاثنین
قال ارجو فیما بینی وبین اللیل
فتو فی لیلۃ الثلثاء ودفن
قبیل ان یصبح رواہ ابو یعلی
الموصلی عن عائشۃ انہا تمثلت
بھذا البیت وابو بکر یقضی شعر
وابیض یستسقی الغمام بوجھہ
ثمال الیتامی عصمۃ للارامل
فقال ابو بکر ذلک رسول اللہ
صلعم رواہ احمد عن ابن ابی
ملیکۃ ان ابا بکر اوصی ان تغسلہ
امراتہ اسماء بنت عمیس
ویعینہا عبد الرحمن ابن ابی
بکر رواہ ابن ابی الدنیا عن
سعید بن المسیب ان عمر صلی علی
ابی بکر بین القبر والمنبر فکبر
علیہ اربعا رواہ ابن سعد عن عروۃ
والقاسم بن محمد ان ابا بکر
اوصی عائشۃ ان یدفن الی
جنب رسول اللہ ص فلما توفی
حفر لہ وجعل راسہ عند کتفی
رسول اللہ ص واول لصق اللحد بقبر

پھر مجھے فرمایا۔ رسول اللہ نے کون سے دن انتقال
فرمایا میں نے کہا پیر کو فرمایا میں یہی امید کرتا ہوں
کہ رات سے پہلے کوچ کروں۔ (عائشہ فرماتی ہیں)
سو منگل کی رات آپ فوت ہوئے اور صبح ہونے سے
پہلے مدفون ہوئے۔ امام احمد حضرت عائشہ
سے روایت کرتے ہیں کہ ابوبکر کی نزع کے وقت
اونہوں نے یہ شعر پڑھا۔ ایسے سفید آدمی
جنکے مونہہ کے سامنے ابر پانی مانگتا اور وہ
یتیموں کی فریاد رسی بیوہ عورتوں کی حفاظت
کرتے ہیں۔ کم ہیں۔ حضرت ابوبکر نے یہ سنکر کہا
وہ رسول اللہ ہیں۔
ابن ابی الدنیا ابن ابی ملیکہ سے نقل کرتے ہیں کہ
ابوبکر نے وصیت کی کہ مجھے میری بی بی اسماء
بنت عمیس غسل دیویں اور عبدالرحمن میرا بیٹا
غسل میں اونکا شریک ہو۔ سعید بن المسیب کہتے
ہیں کہ حضرت عمر نے قبر اور منبر کے درمیان
ابوبکر پر نماز پڑہی اور چار تکبیریں کہیں۔ عروہ اور
قاسم بن محمد کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر نے عائشہ
کو وصیت کی کہ مجھے رسول اللہ کے پہلو میں
دفن کرنا۔ سو جب آپ کی وفات ہوگئی تو آپکے
لئے لحد کھودی گئی اور رسول اللہ کے دوش
مبارک کے پاس آپکا سر رکھا گیا اور رسول اللہ
کی قبر میں وہ لحد ملادی گئی۔

رسول الله ص عن ابن عمر
قال نزل فی حضرة ابی بکر عمر
وطلحة وعثمان وعبد الرحمن
بن ابی بکر عن ابن المسیب
ان ابا بکر لما مات ارتجت
مکة فقال ابو قحافة فاهذا
قالوا مات ابنك قال رزء
جلیل من قام بالامر بعده
قالوا عمر صاحبه عن مجاهد
ان ابا قحافة ردّ میراث من
ابی بکر علی ولد ابی بکر
ولم یعش ابو قحافة بعد
ابی بکر الا ستة اشهر وایاما
ومات فی المحرم سنة اربع عشرة
وهو ابن سبع وتسعین سنة
هذه الاحادیث رواه ابن عساکر
قال العلماء لم یلی الخلافة
احد فی حیوة ابیه الا ابی بکر
عن ابن عمر قال ولی ابو بکر
سنتین وسبعة اشهر رواه
الحاکم اخرج الواقدی بن مطرف
ان ابا بکر لما ثقل دعا عبد الرحمن
بن عوف فقال اخبرنی عن عمر

ابن عمر کہتے ہیں کہ ابو بکر کی قبر میں عمر اور طلحہ
اور عثمان اور عبد الرحمن بن ابو بکر اترے
ابن المسیب کہتے ہیں کہ جب ابو بکرؓ کا انتقال
ہو گیا تو مکہ گونج اوٹھا۔ ابو قحافہ نے
کہا یہ شور کیسا ہے۔ لوگوں نے کہا تمہارے
صاحبزادے کا انتقال ہو گیا۔ کہا
بڑی مصیبت آئی ابو بکر کے بعد خلافت
پر کون قائم ہوا۔ لوگوں نے کہا اون کے
مصاحب عمر
مجاہد کہتے ہیں کہ ابو قحافہ نے جو میراث
ابو بکر سے لی تھی وہ اونہیں کی اولاد پر رد کر دی
اور ابو بکر کے بعد وہ کل چھ مہینے چند دن
زندہ رہے۔ محرم سنہ ۱۴ھ۔ ستانوے سال
کی عمر میں انتقال کیا یہ سب حدیثیں ابن
عساکر نے روایت کی ہیں۔
علماء کہتے ہیں ابو بکر کے سوا کوئی شخص اپنے
باپ کی زندگی میں خلیفہ نہیں ہوا۔ حاکم نے
ابن عمر سے روایت کی ہے کہ ابو بکر نے کل دو
برس سات مہینے خلافت کی۔
واقدی بن مطرف کہتے ہیں کہ جب ابو بکر
کی بیماری سخت ہوئی تو عبد الرحمن
بن عوف کو بلا کر فرمایا۔ مجھے عمر
بن الخطاب کی خبر دے۔

بن الخطاب فقال ما تسئلني
عن امرا و انت اعلم به
مني فقال ابو بكر وان
فقال عبد الرحمن هو والله
افضل من رايك فيه نخوفا
عثمان بن عفان فقال اخبرني
عن عمر فقال انت اخبر نابه
فقال على ذلك فقال اللهم
على بانّ سريرته خير من
علانيته وان ليس فينا مثله
وشاور معهما سعيد بن زيد
واسيد بن الحضير وغيرهما
من المهاجرين والانصار فقال
اسيد اللهم اعلمه الخير بعدك
يرضى للرضى ويسخط للسخط
الذي يسر خير من الذي يعلن
ولن يلي هذا الامر احد اقوى
عليه منه ودخل عليه بعض
الصحابة فقال له قائل ما انت
قائل لربك اذا سالك عن
استخلاف عمر علينا وقد ترى
غلظته فقال ابو بكر اباالله
تخوفوني اقول اللهم استخلفت

عبد الرحمن نے کہا آپ جس امر کا مجھے سوال کرتے
ہیں آپ ہی مجھ سے بہتر اُسے جانتے ہیں ابوبکرؓ
نے فرمایا پھر بھی تو کہا بخدا جو آپ کی رائے
اوسکو حق میں ہے وہ اوس سے افضل ہے۔ پھر
عثمان بن عفان کو بلایا اور کہا عمر کے احوال
سے مجھے اطلاع دو اونہوں نے کہا اسباب میں آپ
ہم سے زائد خبردار ہیں فرمایا گو میں خوب جانتا ہوں مگر
تم بھی کہو عثمان نے کہا خدا شاہد ہے عمر کے ساتھ میرا یہ
اعتقاد ہے کہ اونکا باطن ظاہر سے بہتر ہے اور ہم میں
اون جیسا کوئی نہیں پھر آپنے سعید بن زید اور اسید بن
حضیر وغیرہ انصار و مہاجرین میں سے بلا کر مشورہ کیا
اسید بولے خدا گواہ ہے میں آپکے بعد حضرت عمر کو بہتر دیکھتا
ہوں وہ رضا کے موقع پر راضی اور غصہ کے محل میں
غصہ کرتے ہیں ضمائر باطن پر حفیظ ہے بہتر ہے اس امر خلافت
پر عمر سے قوی زائد کوئی شخص ہرگز خلیفہ نہیں بن سکتا
اسکے بعد بعض صحابہ آپکے پاس آئے اور اونمیں سے
ایک شخص نے کہا۔ آپ حضرت عمر کا غصہ دیکھتے ہیں
ہم پر اونہیں خلیفہ بنانے میں جب خدا تعالے
آپ سے پوچھے گا تو آپ اوسے کیا جواب دینگے
ابوبکرؓ نے فرمایا۔ کیا تم مجھے اللہ سے خوف دلاتے
ہو۔ میں جواب میں عرض کروں گا اے بار
خدا میں نے اون پر تیرا بہترین مخلوق
خلیفہ بنایا۔

علیهم خیر اهلك ابلغ عنی ما
قلتُ من وراءك شود عا عثمان
فقال اکتب بسم الله الرحمن الرحیم
هذا ما عهد ابو بکر ابن ابی قحافة فی
اخر عهده بالدنیا خارجا منها
وعند اول عهده بالاخرة
داخلا فیها حیث یؤمن الکافر
ویوقن الفاجر ویصدق
الکاذب انی استخلفت علیکم
بعدی عمر بن الخطاب فاسمعوا
له واطیعوا وانی لم الُ الله
ورسوله ودینه ونفسی وایاکم
خیرا فان عدل فذالك ظنی به
وعلمی فیه وان بدّل فلکل
امرء ما اکتسب فالخیر اردت
ولا اعلم الغیب وسیعلم
الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون
والسلام علیکم ورحمة الله و
برکاته ثم امر بالکتاب فختمه
ثم امر عثمان فخرج بالکتاب
مختوما فبایع الناس ورضوا به
شود عا ابو بکر عمر خالیا
فاوصاه بما اوصاه به ثم

اسنے جو کچھ کہا ہے اسے اون لوگونکو پہنچا دو جو تمہاری
پیچھے ہیں پھر عثمانؓ کو بلا کر فرمایا لکھو بسم اللہ الرحمن الرحیم
یہ وہ عہد ہے کہ عہد کیا ابوبکر بن ابی قحافہ نی اپنی عمر
کے آخر زمانہ میں جسوقت وہ دنیا سے نکلا اور آخرۃ کو
اول زمانہ میں جب وہ اوسمیں داخل ہوا یہ عہد
اوسوقت کا ہے جسوقت کافر مومن ہوجاتا اور
فاجر یقین کرنیوالا اور کاذب تصدیق کرنے والا
ہوتا ہے - میں نے تمپر اپنے بعد عمر بن الخطاب کو
خلیفہ بنایا سو تم اوسکی سنو اور اطاعت کرو
میں نے اللہ اور اوسکے رسول اور اوسکے دین اور
اپنے اور تمہارے حق میں بہلائی سے تقصیر نہیں
کی (یعنے حتے الامکان بہلائی کا قصد کیا) اگر
عمر بن الخطاب انصاف کریں تو یہ میرا
اعتقاد اور علم اونکے حق میں ہے اور اگر ظلم کریں تو ہر شخص
کے لئے وہ ہے جو اوسنے کمایا ہے تو بہلائی کا
ارادہ کیا اور غیب سے واقف نہیں اور ظالم
لوگ قریب جانینگے کہ کونسی طرف رجوع
کرینگے تمپر سلام اور اللہ کی رحمت اوسکی برکت
ہمیشہ رہیو پھر اُس کتاب پر مہر لگانے کا
حکم فرمایا اور عثمان کو حکم کیا وہ اس مُہر
شدہ وصیت کو لیکر باہر نکلے اور لوگونسے
بیعت کرانیلگے اس سے سب راضی ہوگئے پھر ابوبکر نے
عمر کو خلوت میں بلا کر جو وصیت کرنی تھی کی -

قوله

خرج من عنده فرفع ابو بكر
يديه فقال اللهم انى لم
اُرد بذلك الا صلاحهم وخفت
عليهم الفتنة فعلمت فيهم بما
انت اعلم به واجتهدت لهم
رائى فوليتُ عليهم خيرهم
واقواهم عليهم واحرصهم
على ما ارشدهم فهم عبادك
ونواصيهم بيدك اصلح اللهم
ولاتهم واجعل من خلفائك
الراشدين واصلح له رعيته
عن الاسود بن هلال قال قال
ابو بكر الصديق لاصحابه ما
تقولون فى هاتين الايتين ان الذين
قالوا ربنا الله ثم استقاموا والذين امنوا
ولم يلبسوا ايمانهم بظلم قالوا ثم استقاموا
فلم يذنبوا ولم يلبسوا ايمانهم خطيئة قال
لقد حملتموها على غير المحمل
ثم قال قالوا ربنا الله ثم
استقاموا فلم يميلوا الى اله
غيره ولم يلبسوا ايمانهم
بشرك رواه ابو نعيم فى الحلية
عن سعد بن ابراهيم عن ابيه عن ابى بكر الصديق فى قوله

منتهى العلم
وقع للدلالة
على ما فى نفسه
العمل فى توفيق
اعتبار على
التوجه قال
جماعة من
الصحابة و
التابعين فى
الاستقامة
اخلاص العمل
الله تعالى قال
قتادة وابن
فضائل كى
ابن
عطاء الله
وقال الحسن
استقاموا على
امر الله فعملوا
عطاء الله
وقال ابن
عباس ولم
وعكرمة
استقاموا

الذى هو
الذى
ان الذين
ان لا اله
خفض اقول
وقال
يعملوا على
وقال قالوا
الربيع
اعرضوا عما
سعيد الله

اتنے میں عمر وہاں سے نکل آئی اور ابو بکر نے دونوں ہاتھ
اُٹھا کر فرمایا ای اللہ اس سے میں نے لوگوں کی صلاحیت کا قصد
کیا ہے اور اُنپر فتنہ کا خوف کر کے جو کچھ اُنکے بارہ میں کیا
اوسے تو خوب جانتا ہے میں نے اپنی رائی سے اونکے لئے جو اچھا
کیا جو شخص اون سب میں بہتر اور سب سے زائد قوی اور
نیک صلاح میں سب سے زیادہ حریص تھا اوسے امیر بنایا
سو وہ تیرے بندے ہیں اونکی باگیں تیرے ہی دست قدرت
میں ہیں اونکو دانیکو ای اللہ صلاحیت کی توفیق دے اور عمر کو
اپنی راہ یافتہ خلفاء میں سے ایک خلیفہ کر اور اوسکے
رعیت کو اوسکے لئے سنوار۔

ابو نعیم حلیہ میں اسود بن ہلال سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت
ابو بکر نے اپنے یاروں سے فرمایا تم ان دو آیتوں میں کیا کہتے
ہو۔ پہلی آیت کا مضمون یہ ہے۔ جن لوگوں نے
کہا ہمارا رب اللہ ہے پھر اسپر ثابت قدم رہے تو وہ
جنتی ہیں دوسری آیت کا یہ مضمون ہے کہ جو لوگ ایمان
لائے اور اپنے ایمان کو ظلم کے ساتھ نہ ملایا وہ جنت میں
جاوینگے ان دونوں کے کیا معنے ہوئے لوگوں نے
کہا استقاموا کے معنے یہ ہیں کہ اُنہوں نے گناہ نہ کیا اور
ظلم کو معنے خطا کے ہیں آپنے فرمایا تم نے اسکے غیر محمل پر حمل کیا
پہلی آیت کے یہ معنے ہیں کہ جنہوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے
پھر ثابت قدم رہے یعنے اوسکے غیر معبود کی طرف توجہ
نہ کی اور دوسری آیت کے یہ معنی ہیں کہ اُنہوں نے
اپنے ایمان کو شرک کے ساتھ نہ ملایا۔

تعالی للذین احسنوا الحسنی
وزیادۃ قال النظر الی وجہ اللہ
عن ابی بکر الصدیق رض فی
قولہ تعالی ان الذین قالوا ربنا
اللہ ثم استقاموا قال قد قالہا
الناس فمن مات علیہا فہو من
استقاموا رواہما ابن جریر
عن ابی المخلد قال جاء رجل الی
ابی بکر فقال ارایت الزنا بقدر
قال نعم قال فان اللہ قدرہ علی ثم
یعذبنی قال نعم یا ابن اللخنا
اما واللہ لو کان عندی انسان
امرت ان یجاء انفک رواہ البکائی
فی السنۃ عن الزبیر ان ابا بکر
قال وہو یخطب الناس یا معشر الناس
استحیوا من اللہ فو الذی نفسی بیدہ
انی لاظل حین اذہب الی الغائط فی
الفضاء مغطیا راسی استحیاء من
ربی رواہ ابو بکر بن ابی شیبۃ
فی المصنف عن عمرو بن دینار
قال قال ابو بکر استحیوا من اللہ
فواللہ انی لادخل الکنیف فاسند
ظہری الی الحائط حیاء من اللہ

عامر بن سعد صحابی ابوبکر صدیق سے روایت کرتے
ہیں کہ آپنے اللہ تعالی کے اس قول میں جنہوں
نے نیکی کی اونکے لئے نیکی ہے اور زیادۃ فرمایا وہ
اللہ تعالی کی تجلی اور اوسکے نور کو دیکھنا ہے۔
ابن جریر حضرت ابوبکر سے روایت کرتے ہیں کہ آپنے
اس آیت (ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا)
میں فرمایا کہ لوگ اسکو کہہ چکے اب جو اسپر
مرے گا وہ ثابت قدم رہیگا۔ ابوالمخلد کائی سنہ ابی تخلد
سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے ابوبکر کے پاس
آکر کہا کیا آپ زنا کو اللہ کی قدر سے دیکھتے ہیں
فرمایا ہاں۔ کہا خود ہی تو اللہ نے اوسکو میرے مقدر
میں کیا پھر اسپر مجھے عذاب بھی کرے گا فرمایا ہاں
اے ابن اللخنا بخدا اگر اسوقت میرے پاس
کوئی آدمی ہوتا تو تیری ناک کاٹنے کا حکم کرتا۔
ابن ابی شیبہ اپنی مصنفہ میں زبیر سے روایت
کرتے ہیں کہ ابوبکر نے خطبہ کے اثنا میں فرمایا اے
مسلمانوں کے گروہ اللہ سے شرماؤ واللہ میں
جسوقت قضاء حاجت کیلئے صحرا میں جاتا ہوں تو اپنے
رب سے شرما کر مونہہ پر کپڑا ڈال لیتا ہوں۔
عبدالرزاق نے اپنی مصنفہ میں عمرو بن دینار سے
روایت کی ہے کہ ابوبکر نے فرمایا اے لوگو اللہ سے شرماؤ
بخدا میں جب پائخانہ میں جاتا ہوں تو اللہ سے شرما کر
اپنی پیٹھ دیوار پر ٹکا دیتا ہوں۔

رواه عبد الرزاق فی مصنفه
عن ابی عیینة قال کان ابو بکر
اذا عزی رجلا قال لیس فی العزاء
مصیبة ولیس مع الجزع فائدة
الموت اهون مما قبله واشد مما
بعده اذکروا فقد رسول الله
تصغر مصیبتکم واعظم الله
اجرکم رواه ابن عساکر
عن ابی عمران الجونی ان ابا بکر
بعث جیوشا الی الشام وامر
علیهم یزید ابن ابی سفیان
فقال انی موصیک بعشر خلال
لا تقتلوا امراة ولا صبیا ولا
کبیرا هرما ولا تقطع شجرا مثمرا
ولا تخربن عامرا ولا تعقرن
شاة ولا بعیرا الا لمأکله ولا
تفرقن نخلا ولا تحرقنه ولا
تغلل ولا تجبن رواه البیهقی
عن ابی برزة الاسلمی قال غضب
ابو بکر من رجل فاشتد علیه
غضبه جدا فقلت یا خلیفة
رسول الله اضرب عنقه قال
ویلک ما هی لاحد بعد رسول الله

آپ عساکر ابن عیینہ سے نقل کرتے ہیں کہ ابو بکر
جب کسی کی تعزیت کرنے تو کہتے۔ جس مصیبت میں
صبر ہو وہ مصیبت نہیں جزع و فزع میں
کوئی فائدہ نہیں۔ موت اوسچیز سے جو اسکے
پہلے ہے آسان ہے اور جو چیز اوسکے بعد ہے
اوس سے سخت ہے۔ رسول اللہ کی موت یاد
کرو تمہاری مصیبت چھوٹی ہو جاوے گی۔ اور
حق سبحانہ تمہیں ثواب زائد دے گا۔
امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ ابو عمران الجونی سے روایت
کرتے ہیں کہ ابو بکرؓ نے شام کی طرف لشکر بھیجے اور
یزید بن ابی سفیان کو اونپر امیر بنایا چلتے وقت
آپنے فرمایا میں دس خصلتوں کی تمہیں وصیت
کرتا ہوں (۱) عورتوں کو قتل نہ کرو (۲) بچوں کو نہ مارو
(۳) ضعیف بوڑھے کو ہاتھ نہ لگاؤ (۴) پھلدار درخت
کو نہ کاٹو (۵) بستے کو ویران نہ کرو (۶) اونٹ بکری
بجز کھانیکے کیلئے نہ کاٹو (۷) کھجور کے درخت کو مت
جلاؤ (۸) خیانت مت کرو (۹) نامرد نہ بنو
(۱۰) کھجور کے درخت کو مت اوکھیڑو۔ احمد ابو داؤد
اور نسائی ابو برزہ اسلمی سے نقل کرتے ہیں کہ ابو
بکر کو ایک شخص سے سخت رنج ہوا۔ آپ اوسپر
بہت غصے ہوئے۔ میں نے کہا اے خلیفۂ رسول خدا
اسکی گردن مار دوں۔ فرمایا تجھے خرابی ہو یہ
رسول اللہ کے بعد کسیکو جائز نہیں۔

صلے اللہ علیہ وسلم رواہ احمد
وابو داؤد والنسائی عن
محمد بن سیرین قال لم اعلم
احدًا استقاء من طعام اکل
غیر ابی بکر وذکر القصۃ رواہ
احمد فی الزھد عن ابی بکر
انہ مرّ بعبد الرحمن وھو یُماجارًا
لہ فقال لا تماظ جارک فان
یبقی ویذھب عنک الناس
المماظۃ المنازعۃ والمخاصمۃ
رواہ ابو عبید فی الغریب
عن موسی بن عقبۃ ان ابا بکر
الصدیق کان یخطب فیقول
الحمد للہ رب العالمین احمدہ
ونستعینہ نسئلہ الکرامۃ فیما
بعد الموت فانہ قد دنی اجلی
اجلکم واشھد ان لا الہ
الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد
ان محمدا عبدہ ورسولہ ارسلہ
بالحق بشیرا ونذیرا وسراجا
منیرا لینذر من کان حیا ویحق
القول علی الکافرین ومن یطع
اللہ ورسولہ فقد رشد ومن یعصھما فقد

احمد زہد میں محمد بن سیرین سے نقل کرتے ہیں کہ
میں نے بجز ابوبکر کے اور کسیکو نہیں دیکھا کہ کھانا کھا
قے کی ہو اور اسکے آگے اوسنے قصہ بیان کیا۔
ابو عبید نے غریب میں کہا ہے کہ ابوبکر عبد الرحمن پر
گذرے اور وہ اپنے پڑوسی سے جھگڑ رہے تھے تب
آپنے فرمایا اے عبد الرحمن اپنے ہمایہ سے
مت جھگڑ کیونکہ وہ باقی رہے گا اور تجھسے
لوگ کن جائینگے۔
ابن عساکر موسی بن عقبہ سے روایت کرتے ہیں
کہ ابوبکر خطبہ پڑھ رہے تھے پھر فرمانے لگے
سب تعریف اوس خدا کو ہے جو تمام جہان کا رب
ہے میں اوسکی حمد کرتا اور اوس سے مدد چاہتا
ہوں موت کے پیچھے ہم اوسکی کرامت کے طالب
ہیں اے لوگو میری تمہاری موت قریب ہے میں
گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں
وہ اکیلا ہے اوسکا کوئی شریک نہیں اور
گواہ ہوں کہ محمد اوسکے بندے اور رسول ہیں آپکو
حق کے ساتھ مومنوں کی خوشی اور کافروں کو ڈر
سنانے کے لئے ایک روشن چراغ بنا کر بھیجا
تاکہ زندہ دلوں کو خوب ڈرا دیں اور کافروں پر
عذاب ثابت کریں۔ جو کوئے خدا اور رسول
کی اطاعت کرے وہ سنورا اور جو کوئی
اونکی نافرمانی کرے وہ صریح گمراہی میں پڑا

ضل ضلالا مبينا اوصيكم
بتقوى الله والاعتصام بامر الله
الذى شرع لكم وهداكم به
فان جوامع هدى الاسلام بعد
كلمة الاخلاص السمع والطاعة
لمن ولاه الله امركم فانه من يطع
الله واولى الامر بالمعروف و
النهى عن المنكر فقد افلح وادى
الذى عليه من الحق واياكم واتباع
الهوى فقد افلح من حفظ من
الهوى والطمع والغضب واياكم
والفخر وما فخر من خلق من تراب
ثم الى التراب يعود ثم يأكله
الدود ثم هو اليوم حى وغدا ميت
فاعملوا يوما بيوم وساعة بساعة
ونوقوا دعاء المظلوم وعدوا
انفسكم من الموتى واصبروا فان
العمل كله بالصبر واحذروا
والحذر ينفع واعملوا والعمل يقبل واحذروا
بما حذركم الله من عذابه وسارعوا فيما
وعدكم الله من رحمته وقوموا وتفهموا واتقوا
وتوقوا فان الله قد بين لكم ما اهلك به
من كان قبلكم ونجا به من نجا قبلكم

میں تم کو اللہ سے ڈرنے کی اور اوسکے حکم پر چلنے کی اوسنے تمہارے
لئے مقرر کیا اور اوسکے ساتھ تمہیں ہدایت کی چنگل مارنے
کی وصیت کرتا ہوں تحقیق کلمۂ اخلاص کے بعد اسلام کے ہدایت
کا جامع اون لوگونکی سماعت اور اطاعت کرنا ہے جنکو
اللہ نے تمہارا امیر بنایا سو جسنے اللہ اور اچھی بات کے حکم
کرنے والوں بری بات سے منع کرنیوالونکی اطاعت کی اوسنے
مراد پائی اور جو اوسکے اوپر حق تھا ادا کر چکا اپنی جانونکو
خواہش کی پیروی سے بچاؤ کیونکہ جو شخص خواہش سے طمع
سے غضب سے محفوظ رہا وہ نجات پا چکا اور اپنے آپکو شیخی
تکبر سے بچایا اور کیا فخر کے لائق ہے وہ شخص جو خاک سے پیدا ہوا
اور خاک ہی میں مل جائیگا پھر کیڑے کہا کر خاک کر دینگے۔ گو وہ
آج زندہ ہے مگر کل مردہ۔ سو آج کا کام آج ہی کرلو
اور اسوقت کا عمل دوسرے وقت کے بھروسے پر نچھوڑو
مظلوموں کی دعا سنیے اور اپنی جانوں کو مُردوں میں
شمار کرو اور صبر کرو کیونکہ کل کام صبر پر موقوف ہیں
اور ہر وقت ڈرتے رہو ڈر نفع دیتا ہے اور
عمل کرو عمل مقبول ہوتا ہے۔ اللہ تعالی نے اپنی
جس عذاب سے تمہیں ڈرایا ہے اوس سے ڈرتے
رہو اور جس رحمت کا تمہیں وعدہ دیا ہے اوسمیں
جلدی کرو سمجھو اور خوب سمجھو۔ بچو اور اچھی طرح
بچو۔ تحقیق جن لوگوں کو حق سبحانہ نے تم سے
پہلے عذاب سے ہلاک کیا اوسے اچھی طرح بیان
کر دیا اور جنہیں تم سے پہلے جس سے نجات دی اوسی بھی ظاہر کر دیا

قد بيّن لكم في كتابه حلاله
وحرامه ومايحب من الاعمال
ومايكره فاني لا آلوكم
ونفسي نصحا والله المستعان ولاحول
ولا قوة الا بالله واعلموا انكم
ما اخلصتم لله من اعمالكم فربّكم
اطعتم وحظكم حفظتم واغتبطتم
وما تطوعتم به لدينكم فاجعلوه
نوافل بين ايديكم تستوفوا
لسلفكم وتعطوا جزاءكم
حين فقركم وحاجتكم اليها
ثم تفكروا عباد الله في اخوانكم
وصاحباتكم الذين مضوا قدورد
على ما قدموا فاقاموا عليه
وحلوا في الشقاء والسعادة فيما
بعد الموت ان الله ليس له شريك
وليس بينه وبين احد من خلقه
نسب يعطيه بخيرا ولا يصرف عنه
سوء الا بطاعته واتباع
امره فانه لا خير في خير بعده النار
ولا شر في شر بعده الجنة اقول
قولي هذا واستغفر الله العظيم
لي ولكم وصلوا على نبيكم صلى الله

حلال وحرام اور جو عمل تمہارے لئے مکروہ یا محبوب ہیں
سبکے سب اوسنے اپنی کتاب میں تمھارے لئے بیان کردیے
میں اپنی اور تمہاری خیرخواہی میں تقصیر نکروں گا ہم اللہ سے
مدد مانگتے ہیں کہ وہ ہم کو برائیوں سے پھیرنے اور نیک کام کی
قوت نہیں مگر اللہ کی مدد سے اور جاننا چاہئے کہ جو اعمال
خالص اللہ کے واسطے تم نے کئے سو اپنے رب کی طاعت
بجا لائے اپنے حصہ کی حفاظت کی لوگو تمکو شک میں ڈالا
جو پہلے کام دین میں تم نے اپنی خوشی سے کئے ہیں انہیں
آگے کے لئے نوافل بناؤ کہ اعمال سابقہ کو کامل پاؤ گے
اور احتیاج و فقر کے وقت اونکی جزا دئے جاؤ گے
پھر اے اللہ کے بندو اپنے اون بھائیوں اور
یاروں میں فکر کرو جو گذر گئے اور جو اُنہوں نے
آگے بھیجا ہے اوسکو پہونچے اور قبر مقیم رہے اور موت
کے بعد شقاوت یا سعادت میں اور تحقیق اللہ
کا کوئی شریک نہیں اوسمیں اور اوسکی مخلوق میں
کوئی نسب نہیں وہ مخلوق کو بھلائی دیتا ہے اور
اوس سے برائی بدون طاعت اور اپنی پیروی
حکم کے نہیں پھیرتا۔ ایسی بھلائی میں کچھ بھلائی
نہیں۔ جسکے بعد دوزخ ہو نہ اوس برائی میں
کوئی برائی ہے۔ جس کے بعد جنت ہو۔
میں یہ کہتا اور اللہ سے اپنے اور تمھارے
لئے بخشش چاہتا ہوں۔ پس اپنے نبی صلے اللہ
علیہ وسلم پر درود اور سلام پڑھو۔

قولہ

علیہ وسلم والسلام علیکم
ورحمۃ اللہ وبرکاتہ رواہ
ابن عساکر عن عبد اللہ بن
علیم قال خطبنا ابوبکر الصدیق فحمد
اللہ واثنی علیہ بما ھو اھلہ ثم قال
اوصیکم بتقوی اللہ وان تثنوا علیہ بما ھو اھلہ
وان تخلطوا الرغبۃ بالرھبۃ
فان اللہ اثنی علی زکریا واھل
بیتہ فقال انھم کانوا یسارعون
فی الخیرات ویدعوننا رغبا
ورھبا وکانوا لنا خاشعین ثم
اعلموا عباد اللہ ان اللہ قد ارتھن
بحقہ انفسکم واخذ علی ذلک
مواثیقکم واشتری منکم (الفاظ اہل) انفسکم
بالکثیر الباقی وھذا کتاب اللہ
فیکم ولا یطفیٔ نورہ ولا تنقضی
عجائبہ فاستضیئوا منہ لیوم الظلمۃ
فانہ انما خلقکم لعبادتہ ووکل بکم
کراما کاتبین یعلمون ما تفعلون
ثم اعلموا عباد اللہ انکم تغدون
وتروحون فی اجل قد غیب
عنکم علمہ فان استطعتم ان تنقضی ھذا الاجل
وانتم فی عمل اللہ فافعلوا ولن

اور اللہ کی رحمت اوسکی برکت اوس پر بھیجو۔
حاکم اور بیہقی عبد اللہ بن عکیم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت
ابوبکر نے ہمیں خطبہ سنایا سو اللہ کی حمد کی اور جس تعریف
کے وہ لائق تھا وہ تعریف کرکے فرمایا میں تمکو اللہ سے ڈرنے
کی اور اوسکے لائق تعریف کرنے کی اور خواہش کو خوف
کے ساتھ ملانے کی وصیت کرتا ہوں دیکھو اللہ نے حضرت زکریا
اور اونکی اہلبیت کی اسی وجہ سے ثنا فرمائی (چنانچہ قرآن
مجید میں ارشاد فرمایا) کہ وہ بھلائیوں میں جلدی کرتے اور
خواہش اور خوف کے ساتھ پکارتے اور ہمارے ہی لئے
عاجزی کرتے تھے یہ ایعنی کی بندو خوب جانو کہ حق سبحانہ نے
تمھاری جانونکو اپنی حق میں گروی رکھا ہے اور اسپر تم سے
عہد بھی لیا ہے اور تمہارے دینا کو عقبی کی عوض میں
خرید لیا ہے۔ یہ اللہ کی کتاب تم میں موجود ہے جسکا نہ کبھی
نور بجھیگا نہ اوس کے عجائب کبھی کم ہوں گے
سو اوس سے اندھیرے دن کے لئے روشنی طلب
کرو۔ بیشک اوس نے اپنی عبادت کے لئے تمھیں
پیدا کیا اور کرام کاتبین تم پر مقرر کئے۔ جو تم
کرتے ہو وہ جانتے اور لکھہ لیتے ہیں۔
اے اللہ کے بندو یہ بھی جانو کہ تم صبح اور شام
ایسے وقت میں کرتے ہو جس کا علم تم سے پوشیدہ
ہے۔ اگر تم سے ہو سکے کہ تمام اوقات کے
گذرنے کی حالت میں اللہ کے عمل میں رہو تو
بہت بہتر ہے۔

ولن تستطیعوا ذلک الا باللہ سابقوا فی
اجالکم قبل ان تنقضی اجالکم فتردکم الی
اسوء اعمالکم فان قوما جعلوا اجالھم
لغیرھم ونسوا انفسھم فانھاکم ان تکونوا
امثالھم فالوحی الوحی ثم النجا النجا فان
وراءکم طالبا حثیثا امرہ سریع رواہ
الحاکم والبیھقی عن یحیی بن ابی بکران
ابابکر کان یقول فی خطبتہ ایھا الوصاۃ
الحسنۃ وجوھھم المجلوبون بشبابھم این الملوک
الذین بنوا المدائن وحصنوھا این الذین
کانوا یعطون الغلبۃ فی مواطن الحرب قد
تضعضعھم ارکانھم حین احنی علیھم الدھر
واصبحوا فی ظلمات القبر الوحی الوحی ثم النجا
النجا رواہ احمد فی الزھد وابو نعیم فی الحلیۃ
عن سلمان الفارسی رض قال اتیت ابابکر
فقلت اعھد الی فقال یا سلمان اتق اللہ
واعلم انہ ستکون فتوح فلا تعرفن لاحد کان
حظک منھا ما جعلتہ فی بطنک والقیتہ علی
ظھرک واعلم ان من صلی الصلوۃ الخمس
فانہ یصبح فی ذمۃ اللہ ویمسی فی ذمۃ اللہ
فلا تقتلن احدا من اھل ذمۃ اللہ فتخفر
اللہ فی ذمۃ اللہ فیکبک اللہ فی النار علی
وجھک رواہ البیھقانی فی الزھد عن معاویۃ

مگر یہ ہر چند خدا کے تم کبھی نہیں کر سکتے اپنی اوقات کے گزرنے
سے پہلے اُنہیں بھلائی کے ساتھ جلدی کرو مبادا وہ اوقات
بُرے کام پر تمہیں پھیر دیں کیونکہ تم سے پہلے ایک قوم نے اپنے
وقتوں کو ضایع کر ڈالا اور اپنی جانوں کو بھول گئے سو میں اُن جیسا
ہونے سے تمہیں ڈراتا ہوں پس عمل خیر میں جلدی کرو کہ موت قریب ہے
اور دنیا کو مکروہات سے درگزر کرو کہ مہلت بہت قلیل ہے اور تمہارے
پیچھے ایک جلد باز طالب ہے (یعنی موت جسکے بعد تمام اعمال منقطع ہو جاتے ہیں)
احمد نے زہد میں اور ابو نعیم حلیہ میں یحیی بن ابی بکر سے نقل کرتے ہیں
کہ ابوبکر اپنے خطبہ میں فرماتے تھے وہ لوگ جنکے منہ خوبی میں بےنظیر تھے جو
اپنی جوانی پر اترا تے تھے کہاں ہیں جن بادشاہوں نے بڑی بڑی لڑائیاں کیں
شہر بنائے وہ کہاں ہیں جو لوگ لڑائیکے موقعوں میں غلبہ دیتے جاتے تھے کہاں
گئے جب اُنپر ایک زمانہ آیا تو انکی قوتیں پست ہو گئیں اور قبروں
کے اندھیروں میں جا پڑے پس عمل خیر میں جلدی کرو
اور دنیا کے مکروہات سے درگذر کرو۔ احمد نے زہد میں
سلمان فارسی سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابوبکر کے پاس جاکر
کہا مجھ سے عہد کیجئے فرمایا اے سلمان اللہ سے ڈر اور جان
کہ قریب زمانہ میں فتوحات ہونگی۔ مگر تیرا حصہ اسمیں سے بجز اُس
چیز کے جو پیٹ میں ڈال لے اور پیٹھ ڈھانک لے اور کچھ نہ
دیکھوں جان جو شخص پانچ نمازیں پڑھتا ہے وہ اللہ کے
ذمے میں صبح و شام کرتا ہے سو تو اللہ کے اہل ذمہ میں سے
کسیکو قتل نکر کیونکہ ایسے لوگوں کا مارڈالنا اللہ کے ذمہ میں
عہد شکنی کرنا ہے پس اُسوقت خدا تجھے اوندھا دوزخ میں ڈالیگا
سعید بن منصور اپنے سنن میں معاویہ

بن مرة ان ابا بكر الصديق يقول في
دعائه اللهم اجعل خير عمري آخره وخير
عملي خواتمه وخير ايامي يوم القاك رواه
سعيد بن منصور في سننه عن الحسن
قال بلغني ان ابا بكر الصديق كان يقول
في دعائه اللهم اني اسئلك الذي هو خير لي
في عاقبة الامر اللهم اجعل خير ايامي يوم القاك الخبر
رضوانك والدرجات العلى من جنات النعيم
رواه احمد في الزهد عن فتح قال قال
ابو بكر من استطاع ان يبكي فليبك والا
فليتباك رواه احمد في الزهد عن عروة
عن ابي بكر قال اهلكهن الامران الذهب
والزعفران رواه احمد في الزهد عن عبيد عن
لبيد الشاعر انه قدم على ابي بكر فقال الا
كل شيء ما خلا الله باطل فقال صدقت فقال
وكل نعيم لا محالة زائل قال كذبت عند الله
نعيم لا يزول فلما ولى ابو بكر قال بما قال
الشاعر الكلمة من الحكمة رواه عبد الله بن
احمد بن حنبل في زوائد الزهد عن
معاذ بن جبل قال دخل ابو بكر حائطا
واذا هو بسبع في ظل شجرة فتنفس الصعداء
ثم قال طوبى لك يا طير تاكل يا الشجر و
تستظل بالشجر و تصير الى غير حساب يا ليت

ابن مرہ سے روایت کرتے ہین کہ حضرت ابوبکر اپنی دعا میں
فرمایا کرتے تھے بار خدایا میری بہترین عمر آخر عمر کر اور میرا انجام
اور خاتمہ بہترین عمل پر کر اور میرے بہتر دنون کا دن
اپنی ملاقات کا دن کر۔ احمد زہد مین حسن سے روایت
کرتے ہین کہ مجھے خبر پہونچی ہے کہ ابوبکر اپنی دعا مین فرماتے
تھے اے اللہ مین وہ چیز تجھ سے مانگتا ہون کہ انجام کار
مین میرے لئے بھلی ہو اے اللہ جو مجھے بھلائی تو عنایت فرمائے
وہ سب سے آخر تیری خوشنودی اور جنات نعیم مین بڑے
درجے ہون۔ احمد زہد مین عرنجہ سے نقل کرتے ہین کہ
ابوبکر نے فرمایا جو رو سکے تو وہ خوب روئے اور جو نہ رو سکے
وہ تصدا رووے۔ احمد زہد مین عروہ سے روایت کرتے ہین کہ
ابوبکر نے فرمایا عورتون کو دو سرخ چیزون سونے اور زعفران نے
ہلاک کیا عبداللہ بن احمد نے زوائد الزہد مین کہا ہے کہ لبید شاعر
ایکدن ابوبکرؓ کے پاس آیا اور کہا ماسوے اللہ جو چیز ہے
باطل ہے آپنے فرمایا یہ تو سچ کہا۔ پھر لبید نے کہا ہر نعمت
ضرور زائل ہونیوالی ہے ابوبکر نے فرمایا جھوٹ بولا اللہ کے پاس جو
نعمتین ہین انکو زوال نہین جب لبید چلا گیا تو آپنے فرمایا
کبھی شاعر کلمہ حکمت بھی کہتا ہے حاکم معاذ بن جبل سے روایت
کرتے ہین کہ حضرت ابوبکر ایک باغ مین گئے ایک پرند جانور
کو درخت کے سایہ مین دیکھکر آہ سرد کھینچکر
فرمایا اے جانور تجھے خوشی ہو درخت سے
کھاتا اور اسکے سایہ مین آرام لیتا ہے (آخرت مین)
حساب کے کھٹکے عذاب کے اندیشے سے پاک ہے کاش

ابا بکر مثلک رواہ ابو حاکم عن الاصمعی قال
کان ابو بکر اذا مُدِح قال اللھم انت اعلم
بی بنفسی وانا اعلم بنفسی منھم اللھم اجعلنی
خیرا مما یظنون واغفر لی ما لا یعلمون ولا تواخذنی
بما یقولون رواہ ابن عساکر عن مجاھد قال
کان ابن الزبیر اذا قام فی الصلوٰۃ کان عود من
الخشوع قال وحدثت ان ابا بکر کان کذلک رواہ
احمد فی الزھد عن الحسن قال قال ابو بکر واللہ
لوددت انی کنت ھذہ الشجرۃ تؤکل وتعضد
عن قتادۃ قال بلغنی ان ابا بکر قال وددت
انی خضرۃ تاکلنی الدواب عن حمزۃ بن حبیب
قال حضرت الوفاۃ ابنا لابی بکر الصدیق فجعل
الفتی یلحظ الی وسادۃ فلما توفی قال لابی بکر ابنا
ابنک یلحظ الی وسادۃ فدفعوہ عن الوسادۃ
فوجدوا تحتھا خمسۃ دنانیر او ستۃ فضرب ابو
بکر بیدہ علی الاخری یرجع ویقول انا للہ وانا الیہ
راجعون یا فلان ما احسبتُ جلدک منتعلھا رواھما
احمد فی الزھد عن محمد بن سیرین قال لم یکن احد بعد النبی
اطیب للمال یعلم من ابی بکر ولم یکن احد بعد ابی بکر اقام بعلم
منہ وان ابا بکر تزلت بہ قضیۃ فلم یجد لھا فی کتاب اللہ اصلا ولا
فی السنۃ اثرا فقال اجتھد برائی فان یکن صوابا فمن اللہ وان یکن خطاء فمنی واستغفر اللہ رواہ
ابن سعد عن ابی بکر الصدیق رضی قال

ابو بکر تجھ جیسا ہوتا ابن عساکر اصمعی سے نقل کرتے ہیں کہ
حضرت ابو بکر کی جب کوئی مدح کرتا تو آپ فرماتے خداوندا
تو مجھے میرے نفس سے زائد جانتا ہے اور میں اپنے نفس کا لوگوں سے
زائد واقف ہوں اے خدا میرے حق میں جس چیز کا لوگ گمان کرتے ہیں
مجھے اس سے بہتر کر اور میرے جن گناہوں سے وہ واقف نہیں بخشدے اور ان کے کہنے پر
مواخذہ نہ کر مجاہد نے کہا کہ ابن زبیر جب نماز میں کھڑے ہوتے تو خشوع کی
وجہ سے ایسا معلوم ہوتا گویا ایک لکڑی کھڑی ہے اور مجھ سے معلوم ہوا ہے کہ ابو بکر
بھی ایسے ہی تھے حسن کہتے ہیں ابو بکر فرمایا کرتے تھے کاش میں یہ درخت
ہوتا کہ لوگ کھاتے اور توڑ کر کام میں لاتے۔ قتادہ نے کہا مجھے خبر پہنچی
کہ ابو بکر نے کہا کاش میں گھاس ہوتا کہ مجھے جانور چرتے احمد نے زہد
میں حمزہ بن حبیب سے نقل کیا ہے کہ حضرت ابو بکر کے بیٹے کا جب وقت
وفات قریب ہوا تو وہ گھڑی گھڑی تکیہ کو دیکھتے تھے وفات کے بعد ابو بکر
سے لوگوں نے بیان کیا کہ ہمنے آپکے صاحبزادے کو دیکھا کہ تکیہ کو الٹ
پلٹ کر رہے تھے موت کے جب یہ معلوم کیا تو اسکے نیچے سے پانچ اشرفیاں
دینار پائے حضرت ابو بکر ایک ہاتھ دوسرے پر مارتے اور انا للہ وانا الیہ
راجعون فرما کر کہتے تھے اے فلانے میں نہیں سمجھتا کہ تیرا جسم اس سے منتفع
ہوا ابن سعد محمد بن سیرین سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلعم کے بعد کوئی ایسا
شخص نہ تھا کہ حوالہ علمی کیا جائے سوا ابو بکر سے زائد خوف الٰہی (یعنی جو چیز ابو بکر
کو نجات اُسمیں دخل دینے سے سب سے زائد مخالف تھے) اور ابو بکر کے بعد حضرت عمر
سے زائد خوف والا کوئی شخص ایسا نہیں تھا حضرت ابو بکر کے پاس ایک ایسا
مقدمہ آیا کہ جسمیں کچھ نہ تو کتاب اللہ میں کوئی اصل سنت میں کوئی اسکا
آپنے فرمایا اسمیں اپنی رائے سے اجتہاد کرتا ہوں اگر صواب ہو تو منجانب اللہ ہے اور اگر
خطا ہو تو میری طرف سے ہے اور میں اللہ سے بخشش مانگتا ہوں ابو یعلی کی ہے میمون بن ابی شبیب
سے روایت ہے کہ ابو بکر صدیق رضی

اخر صلوٰة صلاها النبی ثم خلف ثوب واحد رواه ابو یعلی

فصل فیما ورد عنہ

فی تعبیر الرؤیا عن عمرو بن شرحبیل قال قال رسول اللہ ص رایتنی اردت غنم سود ثم اردفتها غنم بیض حتی ما تری السود فیها فقال ابوبکر یا رسول اللہ اما الغنم السود فانها العرب یسلمون ویکثرون والغنم البیض الاعاجم یسلمون حتی لا تری العرب فیهم من کثرتهم فقال رسول اللہ ص کذلک عبرها الملک سحرا نزل علی رواه سعد بن منصور عن ابن شهاب قال رای رسول اللہ ص رویا فقصها علی ابی بکر فقال رایت کانی استبقت انا وانت درجة فسبقتك بمرقاتین ونصف فقال یا رسول اللہ ص یقبضك اللہ الی مغفرة ورحمة واعیش بعدك سنتین ونصفا رواه ابن سعد عن ابی فلانة ان رجلا قال لابی بکر الصدیق رض رایت فی النوم ان ابوال دما فقال انت رجل یأتی امراءتك وهی حائض فاستغفر اللہ ولا تعد رواه عبد الرزاق فی مصنفه عن سعید بن المسیب قال رات عائشة کانه وقع فی بیتها ثلاثة اقمار فقصتها علی ابی بکر وکان من اعبر الناس فقال ان صدقت رویك لیدفنن فی بیتك خیر اهل الارض

کہ رسول اللہ سلم نے آخر عمر میں جو نماز پڑھی وہ سیر پھر ایک کپڑے میں پڑھی

تمی فصل حضرت ابوبکرؓ کے خوابوں کی تعبیر دینے میں سعید بن

منصور عمرو بن شرحبیل سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا میں عالم خواب میں دیکھتا ہوں کہ ایک سیاہ بکریوں کا ریوڑ آیا پھر اسکے بعد سفید بکریوں کا ریوڑ تھا اور وہ اتنی تھیں کہ کالی بکریاں انمیں معلوم نہیں ہوتی ابوبکر نے فرمایا ہے رسول خدا کالی بکریاں تو عرب ہیں جو اسلام لائینگے اور کثرت ہوگی اور سفید بکریاں عجم ہیں جو اسلام لائینگے اور انکی کثرت کی وجہ سے عرب انمیں دکھائی بھی نہ دینگے یہ سنکر آنحضرت نے فرمایا ہے تعبیر صحیح کی فرشتہ بھیجکر فرشتہ نے بتلائی ہے ابن سعد ابن شہاب سے نقل کرتے ہیں حضرت نے ایک خواب دیکھا اور مجھکو ابوبکر سے بیان کرنے کا حکم فرمایا اے ابوبکر میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں اور تم ایک درجہ میں آگے بڑھنا چاہتے ہیں میں تم سے ڈھائی سیڑھی آگے بڑھ گیا کہا اے رسول خدا حق سبحانہ آپکو اپنی رحمت و بخشش کیطرف اٹھائیگا اور میں آپکے بعد کل ڈھائی سال زندہ رہونگا عبد الرزاق اپنی مصنف میں ابو قلابہ سے نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آکر حضرت ابوبکر سے کہا میں نے خواب میں اپنے آپکو بستر پر خون کرتے دیکھا ہے آپنے فرمایا تو اپنی عورت سے اس حالت میں صحبت کرتا ہے کہ وہ حائضہ ہوتی ہے جا اللہ سے بخشش مانگ پھر ایسا نہ کر سعید بن منصور سعید بن المسیب سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میرے حجرے میں تین چاند اپنے حجرے میں پڑے دیکھے سو اسکا قصہ ابوبکر سے بیان کیا کیونکہ وہ تمام لوگوں سے تعبیر زیادہ جانتے تھے فرمایا اے عائشہ اگر تو خواب میں سچی ہے تو اسکی تعبیر یہ ہے کہ تیرے گھر میں تین شخص تمام زمین والوں سے بہتر مدفون ہونگے

فلما قبض النبی صلعم قال یا عائشۃ ھذا خیر اقارنا
رواہ سعید بن منصور اخرج ابو نعیم ان
ابا بکر قیل لہ یا خلیفۃ رسول اللہ الا تستعمل
اھل بدر قال انی اری مکانھم ولکنی اکرہ ان
ادنسھم بالدنیا اخرجہ اسمٰعیل بن محمد ان ابا بکر
قسم فسوی فیہ بین الناس فقال لہ عمر تسوی
بین اصحاب بدر وسواھم فی الناس فقال
ابو بکر انما الدنیا بلاغ وخیر البلاغ اوسعہ
وانما فضلھم فی اجورھم رواہ احمد والترمذی
عن ابی بکر بن حفص قال بلغنی ان ابا بکر
الصدیق کان یصوم الصیف ویفطر الشتاء
رواہ احمد فی الزھد عن حبان الصائغ قال
کان نقش خاتم ابی بکر نعم القادر اللہ رواہ
ابن سعد عن موسی بن عقبۃ قال لا نعلم
الربعۃ ادرکوا النبی صلعم ھو وابناؤھم الا ھؤلاء الاربعۃ
ابو قحافۃ وابنہ ابو بکر الصدیق وابن عبد الرحمن
وابو عتیق ابن عبد الرحمن واسمہ محمد رواہ
الطبرانی عن عائشۃ قالت ما اسلم ابوا احد
من المھاجرین الا ابی بکر رواہ ابن عساکر
عن انس قال کان اسن اصحاب رسول اللہ
صلعم ابو بکر الصدیق وسھل بن بیضاء رواہ
البزار وابن سعد بسند حسن عن اسماء
بنت ابی بکر الصدیق قالت کنا کان یوم الفتح

چنانچہ نبی صلعم کے فوت ہونیکے بعد آپنے فرمایا اے عائشہ یہ
تیرے اُن تینوں چاند دیکھا جاتا ہے ابو نعیم کہتے ہیں کہ ابو بکر سے لوگوں نے
کہا اے خلیفہ رسول خدا اہل بدر میں سے آپ کیوں ہیر پھیر نہیں
بناتے اُنہوں نے فرمایا کہ میں اُنکی عزت تو خوب جانتا ہوں مگر ڈرتا ہوں
دنیا میں آلودہ ہونا بھی کروہ جانتا ہوں امام احمد زہد میں کہتے
ہیں کہ حضرت ابو بکر نے غنیمت کا مال تقسیم کیا اور سب کو
برابر بانٹا عمر نے آپسے کہا کہ اہل بدر اور اُنکے غیروں میں آپ
برابر حصہ بانٹتے ہیں ابو بکر نے فرمایا دنیا بلاغ ہے اور بہترین
بلاغ اسکا زاد وسیع ہونا ہے اور اُنکی بزرگی تو ثواب میں ہے
احمد نے ابو بکر بن حفص سے روایت کی ہے کہ ابو بکر گرمیوں میں تو
روزہ رکھتے اور جاڑوں میں افطار کرتے تھے ابن سعد حبان
سے نقل کرتے ہیں کہ ابو بکر کی انگوٹھی کا نقش نعم القادر اللہ
تھا طبرانی موسیٰ بن عقبہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم ان
چار شخصوں کے سوا اور ایسے چار آدمی جنکے بیٹے پوتے نے
رسول اللہ کی صحبت پائی ہو نہیں جانتے (۱) ابو قحافہ
(۲) اُنکے بیٹے ابو بکر صدیق (۳) اُنکے صاحبزادے
عبد الرحمن (۴) عبد الرحمن کے بیٹے ابو عتیق جنکا نام
محمد تھا ابن سند اور ابن عساکر عائشہ سے روایت کرتے ہیں
کہ ابو بکر کے سوا مہاجرین میں سے اور کسیکے والدین ایمان نہیں لائے
ابن سعد اور براجسن سند کے ساتھ انس سے روایت کرتے ہیں کہ ابو بکر
اور سہیل بن عمرو بیضا کے سوا زائد عمر والا اصحاب رسول اللہ
میں اور کوئی نہ تھا بیہقی دلائل میں اسماء ابو بکر کی
بیٹی سے نقل کرتے ہیں کہ جب فتح مکہ کا سال ہوا

خرجت ابنة لابی مخافة فلقیتها الخبل فی
عنقها طوق من ورق فاقطعا انسان من عنقها
فلما دخل رسول الله ص المسجد قام ابو بکر
قال انشد بالله والاسلام طوق اختی
فو الله ما اجابه احد ثم قال الثانیة فاجابه
احد فقال یا اخی احتسبی طوقک فوالله ان الامانة
الیوم فی الناس قلیل رواه البیهقی فی دلائل
النبوة عن مالک قال کان ابو بکر اذا صلی
علی المیت قال اللهم عبدک اسلمه المال والاهل
والعشیرة والذنب عظیم وانت غفور رحیم رواه
ابن القاسم عن قیس بن ابی حازم قال جاء رجل
الی ابی بکر فقال ان ابی یرید ان یاخذ مالی کله
یحتاجه فقال لا بیه انما مالک من مال
ما یکفیک فقال یا خلیفة رسول الله ص الیس
قد قال رسول الله صلعم انت ومالک لابیک قال نعم
وانما یعنی بذلک النفقة رواه
البیهقی واخرج ابن القاسم ان
ابا بکر اتی برجل انتفی من ابیه
فقال ابو بکر اضرب الرأس
فان الشیطان فی الراس عن
سالم بن عبید الله قال کان
ابو بکر الصدیق یقول لی قربنی
وبین الفجر حتی التسحر رواه الدارقطنی

تو ابو قحافہ کی بیٹی باہر نکلیں اور انکے گردن مین چاندی کا گلوبند
تھا راہ مین چند سوار انسے ملے اور ایک شخص نے انکی گردن سے
گلوبند کاٹ لیا جب رسول اللہ مسجد حرام مین آئے تو ابوبکر نے
کھڑے ہوکر کہا مین اللہ اور اسلام کا واسطہ دیکر اپنی بہن کا
گلوبند مانگتا ہون سو کسی نے جواب نہ دیا پھر دوسری مرتبہ
اسیطرح فرمایا مگر جواب نہ ملا پھر آپنے فرمایا اے بہن گلوبند
پر صبر کر خدا کی قسم آج لوگون مین امانت قلیل ہے +
ابن القاسم ابی مالک سے روایت کرتے ہین کہ جب
ابوبکر کسی میت پر نماز پڑھتے تو فرماتے بار خدایا تیرے
بندے کو اسکے مال اور اہل اور کنبے نے تیرے سپرد کیا
گناہ بڑا ہے اور تو بخشنے والا مہربان ہے - بیہقی نے قیس بن
ابی حازم سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے ابوبکر
کے پاس آکر کہا میرا باپ محتاج ہے اور میرا کل مال
کھانا چاہتا ہے آپنے اُسکے باپ سے کہا جتنا مال تجھے
کافی ہو صرف اُسقدر لینا تجھے جائز ہے اُسنے کہا کیا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہین فرمایا کہ تو اور
تیرا مال باپکے لئے ہے ابوبکر رض نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی مراد اس سے صرف نفقہ ہے - ابن قاسم
کہتے ہین کہ ابوبکر کے پاس ایک ایسا شخص لایا گیا جو اپنے
باپ سے اپنی نسب کو دور کرتا تھا یعنی کہتا تھا یہ میرا باپ نہین ہے آپنے فرمایا
اسکو سر پر مارو کیونکہ شیطان سر مین ہے - ابن ابی شیبہ اور دارقطنی سالم بن
عبد اللہ سے روایت کرتے ہین کہ ابوبکر مجھ سے فرمایا کرتے تھے میرے اور
کھانے پینے کے درمیان تو کھڑا رہ حتی کہ سحری کھالون یعنی فجر صادق کے طلوع ہونیکا

عن عائشة ام المومنين انها قالت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فى مرضه مروا ابا بكر يصلى بالناس قالت عائشة قلت ان ابا بكر اذا قام فى مقامك لم يسمع الناس من البكاء فمر عمر فليصل بالناس فقالت عائشة فقلت لحفصة قولى له ان ابا بكر اذا قام فى مقامك لم يسمع الناس من البكاء فمر عمر فليصل ففعلت حفصة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم مه انكن لانتن صواحب يوسف مروا ابا بكر فليصل للناس فقالت حفصة لعائشة ما كنت لاصيب منك خيرا رواه البخارى عن الزهرى اخبرنى ابو حمزة انس بن مالك الانصارى وكان تبع النبى صلعم وخدمه ان ابا بكر صلى لهم فى مرض النبى صلى الله عليه وسلم الذى توفى فيه حتى اذا كان يوم الاثنين وهم صفوف فى الصلوة فكشف النبى صلى الله عليه وسلم ستر

بخاری مین عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا ابوبکر کو نماز پڑھانیکا حکم کرو (یعنی اُنہین امام بناؤ) عائشہ نے کہا اے رسول خدا ابوبکر جب آپکی جگہہ کھڑے ہونگے تو رونے کی وجہ سے لوگونکو قرارت نہ سنا سکینگے (اس سے بہتر یون ہوگا کہ آپ عمر کو نماز پڑھانیکا حکم فرماوین حضرت صلعم نے پھر فرمایا ابوبکر کو ہی لوگون کی امامت کا حکم کرو سو حضرت عائشہ نے ام المومنین حفصہ سے کہا کہ تم حضرت سے کہو کہ ابوبکر جب آپکی جگہ کھڑے ہونگے تو لوگون کو رونیکے سبب سے قرارت نہ سنا سکینگے آپ لوگون کی امامت کا حضرت عمر رضہ کو حکم فرمائیے حضرت حفصہ نے اسیطرح حضرت صلعم سے عرض کیا آپنے فرمایا تم وہی تو ہو جنہون نے حضرت یوسف کو تنگ کیا۔ ابوبکر کو حکم کرو کہ وہی لوگون کو نماز پڑھاوین تو حفصہ رضہ نے عائشہ رضہ سے (بطرز شکایت) کہا مین تمہاری طرف سے کبھی بھلائی کو نہ پہونچی (یعنی تمنے ایسی بات بتائی جو حضرت صلعم کی خفگی کا باعث ہوئی)۔

بخاری مین زہری سے روایت ہے کہ ابی حمزہ یعنے حضرت انس بن مالک نے مجھے خبر دی اور وہ ایک مدت تک نبی صلعم کی صحبت مین اور آپکی خدمت اور تابعداری مین مصروف رہے وہ کہتے ہین کہ جس مرض مین نبی صلعم نے وفات پائی تو ابوبکر صحابہ کو برابر نماز پڑھاتے رہے یہانتک کہ جب پیر کا دن ہوا اور لوگ نماز مین صفین باندھے ہوئے تھے تو رسول خدا صلعم نے حجرہ کا پردہ کھولکر

الحجرة ينظر الينا وهو قائم كان وجهه ورقة مصحف ثم تبسم يضحك فهممنا ان نفتتن من الفرح برؤية النبي صلى الله عليه وسلم ونكص ابوبكر على عقبيه ليصل الصف وظن ان النبي صلى الله عليه وسلم خارج الى الصلوة فاشار الينا النبي صلى الله عليه وسلم ان اتموا صلاتكم وارخى الستر فتوفي من يومه صلى الله عليه وسلم رواه البخاري

عن سهل بن سعد الساعدي رضي الله تعالى عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ذهب الى بني عمرو بن عوف ليصلح بينهم فحانت الصلوة فجاء المؤذن الى ابي بكر فقال اتصلي للناس فاقيم قال نعم فصلى ابوبكر فجاء رسول الله صلى الله عليه وسلم والناس في الصلوة فتخلص حتى وقف في الصف فصفق

ہماری طرف ملاحظہ فرمایا اور آپ کھڑے ہوئے تھے ہمنے آپکے مونہہ کو ورق مصحف کی مانند پایا پھر رسول خدا مسکرا کر ہنسنے لگے پس ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دیکھنے کی خوشی مین نماز سے خارج ہونے کا ارادہ کیا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ صف مین ملنے کے لئے اُلٹے قدمون پیچھے ہٹنے لگے اور گمان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے واسطے تشریف لاتے ہین۔ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ دیکھکر ہمین اشارہ کیا کہ اپنی نماز پوری کرو۔ یہ فرماکر پردہ چھوڑ دیا اور اُسی دن جناب نے وفات پائی ؛

بخاری مین سہل بن سعد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی عمرو بن عوف مین صلح کرانے تشریف لے گئے تھے جب نماز کا وقت قریب آیا تو مؤذن (بلال) ابوبکر کے پاس آکر کہنے لگا کیا آپ لوگون کو نماز پڑھاوینگے۔ مین اقامت کہون۔ فرمایا ہان۔ پس ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھانی شروع کی۔ پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور صحابہ نماز مین تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیچھے پہونچکر صف مین کھڑے ہوگئے (ابوبکر رض کے خبردار کرنے کے لئے) لوگون نے دستک دی اور

الناس وكان ابو بكر لا يلتفت
في صلوته فلما اكثر الناس
التصفيق التفت فراى رسول
الله صلى الله عليه وسلم فاشار اليه
رسول الله صلى الله عليه وسلم
ان امكث مكانك فرفع ابو بكر
رضى الله عنه يديه فحمد الله على ما امره به
رسول الله صلى الله عليه وسلم من ذلك
ثم استاخر ابو بكر
حتى استوى في الصف وتقدم رسول
الله صلى الله عليه وسلم فصلى فلما
انصرف قال يا ابا بكر ما منعك ان
تثبت اذ امرتك فقال ابو بكر
ما كان لابن ابى قحافة ان يصلى
بين يدى رسول الله صلى الله
عليه وسلم فقال رسول الله صلى
الله عليه وسلم مالى رايتكم اكثرتم
التصفيق من نابه شئ في
صلوته فليسبح فانه اذا سبح
التفت اليه وانما التصفيق
للنساء رواه البخارى عن سهل بن
سعد رضى الله عنه قال كان
قتال بين بني عمرو ابن عوف فبلغ

اور ابو بکر کی یہ عادت تھی کہ نماز میں کسیطرف
نہ دیکھتے تھے جب لوگوں نے بہت تالیاں بجائیں
تو صدیق رضہ نے نظر کرکے رسول اللہ کو صف میں
دیکھا (آپ پیچھے ہٹنے لگے) حضرت نے صدیق
کو اشارہ کیا کہ وہیں ٹھہرے رہو پس ابو بکر
نے دونوں ہاتھ اوٹھا کر خدا کا شکر کیا کہ
حضرت نے اونہیں امامت کا حکم فرمایا پھر ابو بکر پیچھے
ہٹے یہانتک کہ صف کے برابر ہوگئے اور
حضرت نے آگے بڑھکر امامت کی پھر جب نماز پڑھ چکے
تو فرمایا اے ابو بکر میرے حکم کی بعد تمہیں وہاں
کھڑے رہنے سے کسنے منع کیا ابو بکر نے کہا ابو قحافہ
کی بیٹی کو کب لائق ہے کہ رسول اللہ کے
ہوتے ہوئے لوگوں کا امام بنے پھر رسول اللہ نے لوگوں کو مخاطب
کرکے فرمایا مجھے کیا ہے کہ میں نے تم کو بہت تالیاں بجاتے
دیکھا جسکو نماز میں کوئی ضرورت پیش آوے جس سے
امام کو خبردار کرنا ہو تو بلند آواز سے سبحان اللہ
کہے۔ کیونکہ جب سبحان اللہ کہے گا تو اوسکی
طرف التفات کیا جاوے گا اور تالیاں
بجانی عورتوں کے لئے ہیں۔

ابو داؤد نے سہل بن سعد سے روایت کی
ہے کہ بنی عمرو بن عوف میں کوئی جھگڑا
تھا۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو جب اسکی
خبر ہوئی

ذلك النبي صلى الله عليه وسلم
فاتاهم ليصلح بينهم بعد الظهر
فقال لبلال ان حضرت صلوة
العصر ولم اتك فمر ابا بكر فليصل
بالناس فلما حضرت العصر اذن
بلال ثم اقام ثم امر ابا بكر
فتقدم قال في اخره اذا نابكم
شيء في الصلوة فليسبح الرجال
ولتصفح النساء رواه ابوداود
عن ابي بكر بن عياش قال قال
الرشيد يا ابا بكر كيف استخلف
الناس ابا بكر الصديق قلت
يا امير المؤمنين سكت الله
وسكت رسوله وسكت المؤمنون
قال والله ما زدتني
الا غما قال يا امير المومنين
مرض النبي صلى الله عليه وسلم
ثمانية ايام فدخل عليه فقال
يا رسول الله من يصلي بالناس
فقال مر ابا بكر يصلي بالناس
فصلى ابو بكر ثمانية ايام
والوحي ينزل فسكت رسول
الله صلعم بسكوت الله تعالى

تو آپ اوں کی پاس ظہر کے بعد صلح کرانے
تشریف لے گئے اور بلال سے فرما گئے اگر عصر
کے نماز کا وقت ہو جاوے اور میں نہ آؤں
تو لوگوں کی امامت کا ابوبکر کو حکم کیجیو سو جب
عصر کا وقت ہوا تو بلال نے اذان کہکر
اقامت پڑہی اور ابوبکر کو آگے بڑہنے کا حکم
کیا سو آپ نے آگے بڑہکر نماز پڑھائی اور اس
حدیث میں راوی کہتا ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا
جب نماز میں کوئی ضروری کام ہو تو مرد سبحان اللہ
کہیں اور عورتیں تالیاں بجائیں۔ ابن عدی
ابوبکر بن عیاش سے روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے ہارون
رشید نے کہا۔ اے ابوبکر لوگوں نے حضرت ابوبکر صدیق
کو کسطرح خلیفہ بنایا میں نے کہا اے مسلمانوں کے خلیفہ اللہ
اور اوسکے رسول اور مسلمانوں نے خاموشی اختیار
کی۔ ہارون نے کہا بخدا تو نے تو اور ہی ایک نیا
غم زیادہ دیا (اس کی تفسیر کر) میں نے کہا
اے خلیفہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم آٹھ روز بیمار
رہے بلال رسول اللہ کے پاس آئے اور کہنے
لگے یا رسول اللہ لوگوں کو نماز کون پڑہاویگا
فرمایا ابوبکر سے کہو وہ لوگوں کو نماز پڑھاویں
سو ابوبکر نے آٹھ روز تک نماز پڑھائی
باوجودیکہ وحی آتی تھی سو جناب رسول اللہ
نے خدا کی سکوت کے سبب سے سکوت کیا۔

وسكت المؤمنون بسكوت رسول
الله صلعم فاعجبه فقال بارك الله
فيك رواه ابن عدی عن عبيد الله
بن عبد الله بن عتبة بن مسعود
قال دخلت على عائشة فقلت
الا تحدثيني عن مرض رسول
الله صلى الله عليه وسلم قالت
بلى ثقل النبي صلى الله عليه
وسلم فقال اصلى الناس
قلنا لا هم ينتظرونك يا رسول
الله قال ضعوا لي ماء في المخضب
قالت ففعلنا فاغتسل فذهب لينوء
فاغمي عليه ثم افاق فقال اصلى الناس قلنا
لا هم ينتظرونك يا رسول الله قال ضعوا لي ماء
في المخضب قالت فقعد فاغتسل ثم ذهب
لينوء فاغمي عليه ثم افاق فقال اصلى الناس
قلنا لا هم ينتظرونك يا رسول الله قال ضعوا لي
ماء في المخضب فقعد فاغتسل ثم ذهب لينوء
فاغمي عليه ثم افاق فقال اصلى الناس قلنا لا هم
ينتظرونك يا رسول الله والناس عكوف في
المسجد ينتظرون النبي صلعم لصلوة العشاء
الاخرة فارسل النبي صلعم الى ابي بكر بان يصلي بالناس فاتاه الرسول فقال ان رسول الله

اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سکوت
سے مسلمان خاموش ہو رہے۔ ہارون رشید
کو یہ جواب بہت خوش لگا کہنے لگا اللہ تیرے
علم میں برکت دے۔ بخاری مسلم میں عبید اللہ بن عبداللہ
بن عتبہ بن مسعود سے روایت ہے کہ وہ کہتے
ہیں میں نے حضرت عائشہ کے پاس جا کر کہا
کہ مجھے رسول اللہ کی بیماری سے تم کیوں نہیں
خبر دیتیں فرمایا کیوں نہیں جب رسول اللہ کی بیماری
شدید ہوئی تو فرمایا کیا لوگ نماز پڑھ چکے
ہم نے کہا نہیں اے رسول خدا وہ آپکے منتظر ہیں
فرمایا میرے لئے پانی کا لگن رکھو ہم نے لگن میں
پانی بھر دیا سو آپنے خفیف غسل کیا پھر اوٹھنے کا
ہی کیا تھا جو بے ہوش ہو گئے اور ہوش آنے
کے بعد پھر فرمایا کیا لوگ نماز پڑھ چکے ہم نے کہا
نہیں اے رسول خدا وہ آپکے منتظر ہیں۔ فرمایا
لگن میں پانی رکھو پھر بیٹھے اور غسل کیا اور اوٹھنے کا
ارادہ کیا کہ بے ہوش ہو گئے پھر جب ہوش میں آئی
تو وہی فرمایا کیا لوگ نماز پڑھ چکے۔ ہم نے
کہا اے رسول خدا وہ آپکے منتظر ہیں
(عائشہ فرماتی ہیں) کہ تمام لوگ مسجد میں بیٹھے عشا کی
نماز کے لئے رسول اللہ کا انتظار کر رہے تھے سو نبی صلعم نے
کسی آدمی کو ابوبکر کے پاس بھیجا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھاویں
چنانچہ ابوبکر کے پاس قاصد نے آکر کہا کہ رسول اللہ

صلى الله عليه وسلم يا عمر
أن تصلي بالناس فقال ابو بكر
وكان رجلا رقيقا يا عمر صل
بالناس فقال له عمر انت احق
بذلك فصلى ابو بكر تلك الايام
ثم ان النبي صلى الله عليه وسلم
وجد في نفسه خفة فخرج بين
رجلين احدهما العباس لصلوة
الظهر وابو بكر يصلي بالناس
فلما راه ابو بكر ذهب ليتاخر
فاومى اليه النبي صلى الله عليه
وسلم بان لا يتاخر قال اجلساني
الى جنبه فاجلساه الى جنب
ابي بكر قال فجعل ابو بكر
يصلي وهو يأتم بصلوة النبي
صلى الله عليه وسلم والناس
بصلوة ابي بكر والنبي صلى
الله عليه وسلم قاعد قال
عبيد الله فدخلت على عبد الله
بن عباس فقلت له الا اعرض
عليك ما حدثتني عائشة عن
مرض النبي صلى الله عليه وسلم
فقال هات فعرضت عليه حديثها

آپ کو نماز پڑھانے کا حکم فرماتے ہیں حضرت ابوبکر
نرم دل آدمی تھے۔ فرمایا اے عمر تم لوگوں کو
نماز پڑھا دو حضرت عمر نے جواب دیا کہ امامت کے
لائق آپ ہی ہیں۔ سو ابوبکر نے ان دنوں میں
نماز پڑھائی پھر جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
اپنے جسم میں تخفیف پائی تو دو شخصوں کے
سہارے سے ظہر کی نماز کے لئے باہر تشریف
لائے ان میں سے ایک عباس تھے اور ابوبکرؓ
لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے مگر آپکی آہٹ پاکر
پیچھے ہٹنے لگے رسول اللہ نے آپکی طرف اشارہ
کیا کہ وہیں کھڑے رہو اور اپنے دونوں ہمراہیوں
سے فرمایا کہ مجھے ابوبکر کی کروٹ میں بٹھا دو۔
سو ان دونوں نے آپکو ابوبکر کے پہلو میں بٹھا دیا۔
ابوبکر رسول اللہ کی نماز کی اقتدا کرتے تھے
اور باقی لوگ ابوبکر کے مقتدی تھے۔ رسول اللہ
بیٹھکر نماز پڑھا رہے تھے اور ابوبکر کھڑے
کھڑے آپ کے اقتدا کرتے تھے۔
عبید اللہ (راوی حدیث) کہتے ہیں کہ میں
عبد اللہ بن عباس کے پاس آیا اور کہا
کیا میں تمہیں وہ خبر جو حضرت عائشہ نے
رسول اللہ کی بیماری کی مجھے دی ہے پیش
نکروں۔ کہا لاؤ میں نے یہ تمام حدیث
ان پر پیش کی۔

فما انکر منه شیئا غیر انه قال
اسمعت لک الرجل الذی کان
مع العباس قلت لا قال هو
علی بن ابی طالب رضی الله تعالی
عنه رواه البخاری و مسلم
عن عروة بن الزبیر ان عائشة
قالت لما استخلف ابو بکر
الصدیق قال لقد علم قومی
ان حرفتی لم تکن تعجز عن
مؤنة اهلی وشغلت بامر
المسلمین فسیاکل ال ابو بکر
من هذا المال ویحترف للمسلمین
فیه رواه البخاری عن ابی بکر
قال الست اول الناس بالخلافة
الست اول من اسلم الحدیث
رواه الترمذی وابن حبان
والصلوة التی صلاها رسول
الله صلی الله علیه وسلم خلف افضل
الصدیقین ما روی ام المؤمنین
قالت صلاها النبی ﷺ فی مرضه
الذی توفی فیه خلف ابی بکر
قاعدا رواه الترمذی و قال
حسن صحیح وروی انس اخر

اُنہوں نے اس حدیث میں سے کسی مضمون کا انکار
نہیں کیا۔ ہاں یہ فرمایا کہ عباس کے ہمراہ جو دوسرا
شخص تھا اوسکا نام حضرت عائشہؓ نے لیا میں نے کہا
نہیں کہا وہ علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ
عنہ تھے۔

بخاری میں عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ عائشہؓ
فرماتی ہیں جب ابوبکر صدیق خلیفہ ہوئے
تو فرمایا میری قوم جانتی ہے کہ میرا کسب
میری اہل وعیال کے خرچ سے قصور نہیں
کرتا تھا (یعنے میری کمائی میرے عیال کی قوت
کو کافی تھی) اور اب مسلمانوں کے کام میں مشغول
ہوں سو آل ابوبکر اس بیت المال سے کھاویگی اور ابوبکر
مسلمانوں کے لئے پیشہ کریگا۔ ترمذی اور ابن
حبان ابوبکر سے روایت کرتے ہیں کہ اونہوں نے
فرمایا کیا میں خلافت میں سب لوگوں سے
اول نہیں ہوں کیا میں سب سے پہلے اسلام نہیں
لایا الی آخر الحدیث اور جو نماز کہ رسول اللہ نے
افضل الصدیقین کے پیچھے پڑہی وہ وہ ہے کہ
ام المومنین نے روایت کی کہ نبی صلعم نے ابوبکر کے پیچھے
بیٹھکر نماز پڑہی۔ جس مرض میں آپ نے انتقال
فرمایا اسکو ترمذی نے روایت کیا اور کہا یہ
حدیث حسن صحیح ہے۔

انس کہتے ہیں کہ سب سے آخر۔

صلوة صلاها مع القوم فی ثوب
واحد متوشحا خلف ابی بکر
قال البیهقی الصلوة التی کان
فیها اماما صلوة الظهر یوم
السبت او یوم الاحد والتی کان
فیها ماموما صلوة الصبح یوم الاثنین
اخر صلاة صلاها حتی خرج من الدنیا
وهذا ما ثبت عن الزهری عن انس فی
صلوتهم یوم الاثنین وکشف الستر ثم
ارخاه فانه کان فی الرکعة
الاولی ثم اتاه وجد فی نفسه
خفة فخرج فادرک معه الثانیة
وقد اسند هذا موسی بن عقبة
وحدیث ارخاء الستر مذکور
فی صحیح البخاری والمسلم

جو نماز قوم کے ساتھ رسول اللہ نے پڑھی وہ ابوبکر
کے پیچھے ایک کپڑے میں پڑھی تھی جس میں
آپ لپٹے ہوئے تھے۔ بیہقی کہتے ہیں
کہ جس نماز میں رسول اللہ امام تھے وہ
ظہر کی نماز ہفتہ یا اتوار کے دن پڑھی تھی اور جس میں
آپ مقتدی تھے وہ پیر کے دن صبح کی نماز تھی
اور یہ ہی آپکی آخر نماز تھی اور اسیدن میں آپنے
دنیا چھوڑی اور اسیطرح زہری نے انس سے
روایت کی ہے کہ آخر نماز جس میں آپ مقتدی
تھے۔ پیر کی صبح تھی اور پردہ کا چھوڑنا اور کھولنا
پہلی رکعت میں تھا پھر جب آپنے تخفیف پائی تو حجرے
سے باہر نکلے اور دوسری رکعت ابوبکر کے ساتھ
ادائی اور اس حدیث کی سند موسی بن عقبہ تک پہونچی
ہے اور پردہ چھوڑنیکی حدیث صحیح بخاری اور مسلم میں ہی موجود ہے

امیر المومنین امام المتقین ابو حفص عمر الفاروق بن الخطاب العدوی القرشی علیه الصلوة والسلام

امیر المومنین امام المتقین ابو حفص عمر فاروق بن خطاب عدوی قرشی رضی اللہ تعالی عنہ کے مناقب و فضائل میں

عن ابی هریرة رضی الله تعالی عنه
قال قال رسول الله صلے الله

بخاری مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ
عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا

علیہ وسلم لقد کان فیما قبلکم
محدثون فان یکن فی امتی
احد فانہ عمر رواہ البخاری
ومسلم عن ابی ہریرۃ رضی
اللہ عنہ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لقد کان
فیمن قبلکم من بنی اسرائیل
رجال یکلمون من غیر ان
یکونوا انبیاء فان یکن فی امتی منہم
احد فعمر عن عبد اللہ بن ہشام
قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ
وسلم وہو اخذ بید عمر بن الخطاب عن
قیس قال قال عبد اللہ بن مسعود رضی
اللہ عنہ ما زلنا اعزۃ منذ اسلم عمر رواہ وذہ
الاحادیث البخاری عن سعد بن
ابی وقاص قال استاذن عمر بن
الخطاب علی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم وعندہ نسوۃ من
قریش یکلمنہ ویستکثرنہ عالیۃ
اصواتہن فلما استاذن عمر قمن
فبادرن الحجاب فدخل عمر ورسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یضحک
فقال اضحک اللہ سنک یا رسول اللہ

تم سے پہلے لوگوں میں محدثین (جنسے فرشتے باتیں
کریں یا جنکی دلمیں فوراً بات آجائے یا جنکا گمان صحیح
نکلے یا جنکی زبان پر حق وصواب جاری ہو) ہوتے تھے
اگر میری امت میں کوئی محدث ہو تو عمر بن الخطاب ہیں۔
بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
نے فرمایا تم سے پہلے بنی اسرائیل میں ایسے آدمی ہوتے
تھے جنسے فرشتے باتیں کرتے تھے مگر وہ نبی نہوتے تھے
اگر میری امت میں کوئی اُن میں سے ہو تو عمر بن الخطاب
ہیں۔ بخاری میں عبداللہ بن ہشام سے روایت ہے کہ
ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور آپ عمر
بن الخطاب کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے۔ بخاری قیس سے
روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود نے کہا جب
سے عمر اسلام لائے ہم غالب ہوگئے۔ بخاری مسلم
میں سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ عمر
بن الخطاب نے رسول اللہ کے پاس آنے کی پروانگی مانگی
اور آنحضرت کے پاس کئی عورتیں قریش کی
بیٹھیں باتیں کرتی تھیں اور اپنی آوازیں رسول اللہ کی
آواز پر بلند کرتی تھیں (مراد عورتوں سے ازواج مطہرات
ہیں کہ رسول اللہ صلعم سے نان ونفقہ طلب کرتی تھیں)
سو جب عمر نے آنے کی پروانگی مانگی تو عورتیں کھڑی
ہوگئیں (اور چھپنے کے لئے) پردہ کی طرف دوڑیں۔
عمر حضرت کے پاس آئے۔ اور آپ کو ہنستے ہوئے
دیکھکر کہا اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپکے دانت ہنساوے

فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم عجبت من هؤلاء اللاتی کن عندک فلما سمعن صوتک ابتدرن الحجاب قال عمر یا عدوات انفسهن اتهبننی ولا تهبن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلن نعم انت افظ واغلظ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم إیہٍ یا ابن الخطاب والذی نفسی بیدہ ما لقیک الشیطان سالکا فجا قط الا سلک فجا غیر فجک رواہ البخاری والمسلم عن جابر بن عبد اللہ الانصاری قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخلت الجنة فاذا انا بالرمیصاء امرأة ابی طلحة و سمعت خشفة فقلت من هذا فقال هذا بلال ورایت قصرا بفنائه جاریة فقلت لمن هذا فقالوا لعمر بن الخطاب فاردت ان ادخله فانظر الیه فذکرت غیرتک فقال عمر بابی انت وامی یا رسول اللہ علیک اغار رواہ البخاری والمسلم عن

اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فقالہ لیکن فیہ صلم ظافہ وغلظہ امد القولہ تکا ولوکنت فظا غلیظ القلب لانفضوا من حولک قولہ ۱۲۸ بعض روایتوں میں ہے آیا ہے کہ ہم آپس میں ہنسی کرتے تھے اور ہنسی کے الفاظ کہتے تھے فرمایا اوس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم کو وہ حالت معلوم ہو جو میں جانتا ہوں تو تم بہت روؤ اور ہنسنا کم کرو۔ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ ہنسی کے الفاظ کہنا اور ہنسنا مکروہ ہے۔ اور اس سے بچنا چاہیئے۔ اور اوس کا سبب یہ ہے کہ ہنسی کے الفاظ کہنے سے اور ہنسنے سے دل قسی اور سخت ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے دور ہو جاتا ہے اور اوس کی یاد سے غافل ہو جاتا ہے اور اوس کی یاد سے غافل ہونا بڑی بدبختی ہے۔ اور اوس کی یاد سے غافل ہونا اوس وقت ہوتا ہے جب کہ دل پر غفلت کا غلبہ ہو جاتا ہے اور غفلت کا غلبہ اوس وقت ہوتا ہے جب کہ دل پر دنیا کی محبت کا غلبہ ہو جاتا ہے اور دنیا کی محبت کا غلبہ اوس وقت ہوتا ہے جب کہ دل پر شہوات کا غلبہ ہو جاتا ہے اور شہوات کا غلبہ اوس وقت ہوتا ہے جب کہ دل پر ہنسی کے الفاظ کہنے کا اور ہنسنے کا غلبہ ہو جاتا ہے۔ پس ہنسی کے الفاظ کہنا اور ہنسنا ایسا ہے جیسا کہ ایک زنجیر کی کڑیاں ہیں ایک کڑی دوسری کڑی کو کھینچتی ہے۔ اور اوس کا سبب یہ ہے کہ ہنسی کے الفاظ کہنے سے اور ہنسنے سے دل قسی اور سخت ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے دور ہو جاتا ہے اور اوس کی یاد سے غافل ہو جاتا ہے اور اوس کی یاد سے غافل ہونا بڑی بدبختی ہے۔ اور اوس کی یاد سے غافل ہونا اوس وقت ہوتا ہے جب کہ دل پر غفلت کا غلبہ ہو جاتا ہے اور غفلت کا غلبہ اوس وقت ہوتا ہے جب کہ دل پر دنیا کی محبت کا غلبہ ہو جاتا ہے اور دنیا کی محبت کا غلبہ اوس وقت ہوتا ہے جب کہ دل پر شہوات کا غلبہ ہو جاتا ہے اور شہوات کا غلبہ اوس وقت ہوتا ہے جب کہ دل پر ہنسی کے الفاظ کہنے کا اور ہنسنے کا غلبہ ہو جاتا ہے۔ پس ہنسی کے الفاظ کہنا اور ہنسنا ایسا ہے جیسا کہ ایک زنجیر کی کڑیاں ہیں ایک کڑی دوسری کڑی کو کھینچتی ہے۔

قولہ

یعنے خوشی سے ساتھ رہیں) ہنسنے کا سبب کوئی امر غریب ہوگا۔ حضرت نے فرمایا اون عورتوں سے جو میرے پاس نہیں مجھے تعجب آیا کہ تمہاری آواز سنتے ہی پردہ میں ہو گئیں عمرؓ نے عورتوں کو مخاطب کر کے فرمایا اے اپنی جانوں کے دشمنو کیا تم مجھے ڈرتی ہو اور رسول اللہ سے ہیبت نہیں کرتیں عورتوں نے جواب دیا کہ بیشک ہم تجھ سے خوف کرتی ہیں کہ تو سخت گو اور سخت خو ہے۔ پس حضرت نے فرمایا اے عمر بن الخطاب انکے جواب کی طرف التفات نکرو والذی جان میری ہے شیطان اس حال میں کہ تم راہ چلنے والا ہو تم کو نہیں ملتا ہے شیطان اس حال میں کہ تم راہ چلنے والا ہو تم کو نہیں ملتا ہے بلکہ وہ تمہاری راہ چھوڑ کر دوسری راہ سے چلتا ہے۔ بخاری مسلم میں جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ میں جنت میں داخل ہوا پس میں اچانک رمیصا ابو طلحہ کی بی بی کے ساتھ تھا۔ وہاں کسی کے پاؤں کی آہٹ سنکر میں نے کہا یہ کون ہے جبرئیل نے کہا یہ بلال ہیں۔ پھر آگے بڑھکر ایک بڑا محل دیکھا جسکے صحن میں ایک نوجوان خوبصورت تھی۔ میں نے کہا یہ کسکا محل ہے اوس گھر کے رہنے والوں نے کہا یہ محل عمر بن الخطاب کا ہے۔ سو میں نے چاہا کہ اوسمیں داخل ہو کر اندر سے دیکھوں پس اے عمر تمہاری غیرت مجھے یاد آگئی۔

عمر نے کہا۔ میرے ماں باپ آپ پر سے فدا ہوں یا رسول اللہ۔ کیا آپ پر میں غیرت کروں گا

عن ابی سعید الخدری قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم بینا انا نائم رایتُ الناس یُعرضون علیّ وعلیهم قُمُصٌ منها ما یبلغ الثدی ومنها ما دون ذلک وعُرض علیّ عمر بن الخطاب وعلیه قمیص یجرُّه قالوا فما اوّلتَ ذلک یا رسول الله قال الدّین رواه البخاری ومسلم عن ابی عبد الرحمٰن عبد الله بن عمر بن الخطاب رضی الله عنهما قال سمعتُ رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول بینا انا نائم اتیت بقدح لبن فشربت حتی انّی لاَرَی الرّیّ یخرج فی اظفاری ثم اتیت فضلی عمر بن الخطاب قالوا فما اوّلته یا رسول الله قال العلم رواه البخاری ومسلم عن ابن ابی ملیکة ان عبد الله بن الزبیر اخبرهم انه قدم رکب من بنی تمیم علی النبی ص فقال ابوبکر

بخاری اور مسلم میں ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا - میں ایک وقت سوتے میں لوگوں کو دیکھتا ہوں کہ کرتے پہنے ہوئے مجھپر لائے جاتے ہیں کچھ تو اونمیں سے ایسے ہیں جنکے کرتے سینہ تک پہونچے ہوئے ہیں اور بعض اس سے کمتر مگر عمر بن الخطاب اس حال میں لائے گئے کہ اُنپر ایسا بڑا کرتا تھا کہ درازی کی وجہ سے اوسے کھینچتے جاتے ہیں صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپنے اسکی کیا تعبیر دی فرمایا اسکی تعبیر دین ہے - بخاری مسلم میں ابو عبد الرحمن عمر بن الخطاب کے بیٹے سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت سے سنا فرماتے تھے کہ میں سوتا تھا ایک پیالہ دودہ کا بھرا ہوا میرے پاس لایا گیا - میں نے اوسے پیا تک سیاکہ اوسکی تری کو ناخنوں سے نکلتے ہوئے دیکھتا ہوں - پھر میں نے اپنا بچا ہوا عمر بن الخطاب کو دیا - صحابہ نے کہا یا رسول اللہ اس دودہ کی آپ نے کیا تعبیر فرمائی فرمایا اوسکی تعبیر علم ہے - بخاری میں ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ اونہیں عبد اللہ بن زبیر نے خبر دی کہ بنی تمیم کا ایک قافلہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا - ابوبکر نے فرمایا

امر القعقاع بن معبد و قال
عمر بل امر الاقرع بن حابس
فقال ابو بكر ما اردت الى او
الاخلافی فقال عمر ما اردت
خلافك فتماريا حتى ارتفعت
اصواتهما فنزل فی ذلك يا ايها
الذين امنوا لا تقدموا بين
يدی الله و رسوله حتى انقضت
الآية قال ابن الزبير فما كان
عمر يُسمع رسول الله ص بعد
هذه الآية حتى يستفهمه
ولم يذكر ذلك عن ابيه يعنی
ابا بكر رواه البخاری عن
امير المومنين ابی بكر الصديق
قال لما نزلت لا ترفعوا اصواتكم
فوق صوت النبی قلت يا رسول
الله والله لا اكلمك الا كاخی السرار
رواه البزار عن ابی هريرة
قال نزلت ان الذين يغضون
اصواتهم عند رسول الله الآية
قال ابو بكر الصديق رض
والذی انزل عليك الكتاب
يا رسول الله لا اكلمك الا كاخی

کہ قعقاع بن معبد کو امیر بنانا چاہیے۔ حضرت
عمر نے فرمایا نہیں بلکہ اقرع بن حابس کو امیر
کیجئے۔ ابو بکر نے کہا کیا تم میری مخالفت
چاہتے ہو۔ عمر نے فرمایا میں آپکی مخالفت نہیں
چاہتا۔ پس دونوں صاحب خوب جھگڑے
یہانتک کہ دونوں کی آوازیں بلند ہوئیں
تب یہ آیت اوتری۔ اے ایمان والو۔
اللہ اور رسول کے آگے پیشی نہ کرو۔ ابن زبیر
کہتے ہیں کہ اس آیت کے نزول کے بعد حضرت عمر رسول اللہ
کو اپنی آواز نہ سناتے جب تک خوب سمجھ لیتے
اور ابن زبیر نے یہ حدیث اپنے نانا ابو بکر
سے مذکور نہیں کی۔ بزار حضرت ابو بکر سے روایت
کرتے ہیں کہ جب یہ آیت کہ اپنی آوازیں نبی
کی آواز پر اونچی نہ کرو اوتری تو میں نے کہا اے
رسول خدا۔ واللہ میں آپ سے کبھی کلام نہ کرونگا
مگر آہستگی کے ساتھ اپنے بھائی عمر کیطرح
حاکم ابو ہریرہ سے نقل کرتے ہیں کہ جب
یہ آیت کہ جو لوگ اپنی آوازیں رسول خدا
کے نزدیک پست کرتے ہیں نازل ہوئی
تو ابو بکر صدیق نے کہا۔ اے رسول
خدا اوس ذات کی قسم جس نے آپ پر
کتاب اوتاری میں اسکے بعد مرتے تک نجز
آہستگی کے اپنے بھائی عمر جیسے کبھی

السرا رحتی القاہ عز وجل ھذا
حدیث صحیح علی شرط مسلم
رواہ الحاکم وصححہ عن نافع
قال ان الناس یتحدثون ان
ابن عمر اسلم قبل عمر ولیس
کذلک ولکن عمر یوم الحدیبیۃ
ارسل عبد اللہ الی فرس لہ
عند رجل من الانصار یاتی بہ
یقاتل علیہ ورسول اللہ ص
یبایع عند الشجرۃ و عمر
لا یدری بذلک فبایع عبد اللہ
ثم ذھب الی الفرس فجاء بہ
الی عمر وعمر یستلئم للقتال
فاخبرہ ان رسول اللہ ص یبایع
تحت الشجرۃ قال فانطلق
فذھبت معہ حتی بایع رسول
اللہ ص فھی التی یتحدث الناس
ان ابن عمر اسلم قبل عمر
رواہ البخاری عن حبیب
بن ابی ثابت قال اتیت
اباوائل اسئلہ فقال کنا بصفین
فقال رجل الم تر الی الذین
یدعون الی کتاب اللہ فقال

کبھی کلام نکرونگا یہ حدیث شرط مسلم پر صحیح ہے۔ بخاری میں نافع سے
روایت ہے کہ لوگ بیان کرتے ہیں ابن عمر حضرت عمر سے پہلے اسلام لائے
ہیں حالانکہ یہ بات غلط ہے اصل امر یہ ہے کہ حضرت عمر نے حدیبیہ کے
دن عبداللہ اپنے بیٹے کو ایک انصاری مرد کے پاس اسلئے
بھیجا کہ وہ عمر کا گھوڑا اوسکے پاس سے لے آوین تاکہ اوسپر بیٹھکر
جہاد کریں عبداللہ اوس شخص کے پاس آئے یہاں رسول اللہ شجرہ کے
پاس لوگوں سے بیعت کر رہے تھے اور حضرت عمر کو اسکی خبر نہ تھی سو
عبداللہ نے حضرت سے بیعت کی اور گھوڑا لیکر حضرت عمر کے پاس
واپس آئے یہاں حضرت عمر لڑائی کے سامان کے لئے زرہ پہن
رہے تھے عبداللہ نے آپکو خبر دی کہ رسول اللہ شجرہ کے نیچے لوگوں
سے بیعت کر رہے ہیں (سفیان اوپر کا راوی) کہتا ہے عمر چلے
اور عبداللہ بھی اونکے ہمراہ ہو لئے حتے کہ عمر نے رسول اللہ سے
بیعت کی پس یہ بات ہے جو لوگ کہتے ہیں کہ ابن عمر عمر سے
پہلے اسلام لائے۔ بخاری میں حبیب بن ثابت سے روایت
ہے کہ میں نے ابو وائل کے پاس آکر (خوارج کی حضرت
علی کے ہاتھ سے مقتول ہونیکی حقیقت) پوچھی کہا ہم صفین
میں تھے۔ ایک مرد نے علیؓ سے کہا کیا تو نے اون لوگوں کو
نہیں دیکھا جو کتاب اللہ کی طرف بلائے جاتے ہیں (اوس
شخص کے اس کہنے سے غرض یہ تھی کہ باوجودیکہ حق تعالے
اپنی کتاب میں فرماتا ہے کہ اگر مسلمانوں کے گروہ باہم مقاتلہ
کریں تو اونمیں صلح کرو لیکن اگر ایک دوسرے پر چڑھائی
کرے تو جبتک وہ امر الٰہی کا مطیع نہ ہو اوس سے قتال کیے جاؤ
اور یہ لوگ علی کے ساتھ ہو کر معاویہ سے نہ لڑے) حضرت علی نے کہا

على نعم فقال سهل بن حنيف
اتهموا انفسكم فلقد رايتنا
يوم الحديبية يعني الصلح الذي
كان بين النبي صلعم والمشركين
ولو نرى قتالا لقاتلنا فجاء
عمر فقال السنا على الحق وهم
على الباطل اليس قتلانا في
الجنة وقتلاهم في النار قال بلى
قال ففيم نعطي الدنية
في ديننا ونرجع ولما يحكم الله
بيننا فقال يا ابن الخطاب اني
رسول الله لن يضيعني ابدا
فرجع متغيظا فلم يصبر حتى جاء
ابا بكر فقال يا ابا بكر السنا على
الحق وهم على الباطل قال
يا ابن الخطاب انه رسول
الله ولن يضيعه ابدا فنزلت
الفتح رواه البخاري

فصل في اسلامه

عن ابن عمر ان النبي صلعم قال اللهم اعز
الاسلام باحب هذين الرجلين
اليك بعمر بن الخطاب او بابي جهل
بن هشام رواه الترمذي ورواه

ٹھیک ہے سو سہیل بن حنیف (جب اوس پر صفین میں
نہ لڑنیکی لوگوں نے تہمت لگائی) کہا اے لوگو اپنی جانوں
پر تہمت لگاؤ ہم نے اپنے آپکو حدیبیہ کی صلح میں جو شریک
اور نبی صلعم میں ہوئی تھی دیکھا (باوجودیکہ وہ لڑائی کا
موقع تھا مگر مصلحت وقت کی وجہ سے نہ لڑی) اگر ہم
رسول اللہ کی مخالفت کرکے لڑنا چاہتے تو ضرور لڑتے
(سو اسی مصلحت کے سبب سے صفین میں بھی ہم نے لڑنا مناسب
نہ جانا) حدیبیہ کا واقعہ یوں ہے کہ جب رسول اللہ نے
باوجود زیادتی اہل مکہ کے قتال نہ کیا تو عمرؓ آپکے پاس آکر
کہنے لگے کیا ہم حق پر اور وہ باطل پر نہیں ہیں کیا ہمارے
مقتول جنت میں اور اونکے مقتول دوزخ میں نہیں ہیں
حضرت نے فرمایا۔ ہاں۔ عمرؓ نے کہا پس تو ہم ذلیل خصلت
کو اپنے دین میں کیوں جگہ دیں اور یوں ہی کیوں پھر جاویں
حالانکہ ابھی کوئی حکم (صلح) اللہ نے ہم میں نہیں کیا۔ حضرت
نے فرمایا اے عمر بن الخطاب اللہ کبھی مجھے ضائع نہ کرے گا
یہ سنکر حضرت عمر غصہ میں بھرے ہوئے وہاں سے پھرے اور
ابوبکر کے پاس آکر کہنے لگے اے ابوبکر کیا ہم حق پر اور وہ
باطل پر نہیں ہیں اونہوں نے کہا اے ابن الخطاب وہ
اللہ کے رسول ہیں خدا کبھی انہیں ضائع نہ کریگا پس سورۂ فتح نازل ہوئی

حضرت عمر کے اسلام میں

ترمذی میں ابن عمر سے روایت ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا یا رب خدایا
ان دو مردوں عمر بن الخطاب اور ابوجہل بن ہشام میں سے
جو تجھے زائد محبوب ہو اوسکے ساتھ اسلام کو غالب کر

الطبرانی من حدیث ابن مسعود
وانس عن عائشۃ ان رسول
اللہ ص قال اللھم اعز الاسلام
بعمر بن الخطاب خاصۃ رواہ
الحاکم ورواہ الطبرانی عن ابی
بکر الصدیق عن عمر رض
قال خرجت اتعرض رسول اللہ ص
فوجدتہ قد سبقنی الی المسجد
فقمت خلفہ فاستفتح سورۃ
الحاقۃ فجعلت اتعجب من تالیف
القرآن فقلت ھذا واللہ شاعر
کما قالت قریش فقرأ انہ
لقول رسول کریم وما ھو
بقول شاعر قلیلا ما تؤمنون
الایات فوقع فی قلبی
الاسلام کل موقع رواہ
احمد عن جابر قال کان
اول الاسلام عمر قال
ضرب اختی المخاض لیلا فخرجت
من البیت فدخلت فی استار
الکعبۃ فجاء النبی ص فدخل
الحجر وعلیہ بنان فصلی ما شاء اللہ
ثم انصرف فسمعت

اسی حدیث کو طبرانی نے ابن مسعود اور انس سے روایت
کیا ہے۔ حاکم حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ
آنحضرت نے فرمایا خداوندا صرف عمر بن الخطاب سے اسلام
کو غلبہ دے۔ طبرانی نے ابوبکر سے یہ ہی حدیث روایت کی
ہے۔ امام احمد حضرت عمر رض سے روایت کرتے ہیں کہ میں
رسول اللہ کو مسجد جانے سے روکنے کے لئے نکلا سو میں نے
آپکو مسجد حرام میں پایا کہ مجھ سے آگے بڑھ گئے تھے میں آپکے
پیچھے کھڑا ہو گیا آپنے سورۃ الحاقۃ پڑھنی شروع کی میں
(اوس سورت کو سنکر) قرآن کی نظم و تالیف پر تعجب
کرتا اور اپنے دل میں کہتا تھا واللہ یہ تو شاعر ہیں جیسا
قریش کہتے ہیں پس آپنے یہ آیتیں جو سورہ الحاقۃ
کے آخر میں ہیں) بیشک یہ فرمان بزرگ رسول (جبرئیل)
کا ہے اور شاعر کا قول نہیں تھوڑا سا ایمان لاتے ہو پڑھیں
اوسوقت تو میرے دل میں اسلام کی وقعت بیٹھ گئی
اور رگ و ریشہ میں اوسکی محبت پیوست ہو گئی۔ ابن ابی
شیبہ جابر سے روایت کرتے ہیں کہ عمر کے اسلام لانیکی ابتدا
یوں ہوئی کہ عمر فرماتے ہیں کہ ایک رات میری بہن کو دردِ زہ
شروع ہوا سو میں گھر سے نکل کر خانہ کعبہ کے پردوں
میں آیا اتنے میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم بھی آئے
اور حطیم میں داخل ہوئے اور آپ پر دو صوف کی چادریں
تھیں سو جس قدر اللہ نے چاہا آپنے نماز پڑھی اور گھر
کی طرف تشریف لیجانے لگے میں نے اوسوقت آپسے ایسے کلمے
سُنے جو اس سے پیشتر کبھی نہیں سُنے تھے آپ دہانے سے نکلے

شيئا لم اسمع مثله فخرج
فاتبعته فقال من هذا قلت عمر
قال يا عمر ما تدعني لا ليلا
ولا نهارا فخشيت ان يدعو
علي فقلت اشهد ان لا اله
الا الله وانك رسول الله فقال
يا عمر اسره قلت لا والذي
بعثك بالحق لا علنن كما اعلنت
الشرك رواه ابن ابي شيبة
عن انس قال خرج عمر متقلدا
السيف فلقيه رجل من بني
زهرة فقال له اين تعمد يا عمر
قال اريد ان اقتل محمدا قال
فكيف تامن في بني هاشم
وبني زهرة وقد قتلت محمدا فقال ما اراك
الا قد صبوت قال افلا ادلك
على العجب ان ختنك واختك
قد صبوا وتركا دينك فمشى عمر
واتاهما وعندهما خباب فلما سمع
حس عمر توارى في البيت فدخل
فقال ما هذه الهمهمة وكانوا
يقرؤن طه قالا ما عدا حديثا
تحدثناه بيننا قال فلعلكما قد صبوتما

اور میں چھپے چھپے ہو لیا حضرت نے آہٹ پا کر فرمایا یہ
کون ہے میں بول اٹھا عمر فرمایا تو رات کو دن کو میرا پیچھا
نہیں چھوڑتا اوس وقت میں ڈرا کہ مبادا آپ مجھپر بددعا
کریں پس میں نے کہا گواہی دیتا ہوں کہ خدا کے سوا کوئی
پرستش کے لائق نہیں اور آپ بے شک رسول خدا
ہیں حضرت نے فرمایا اے عمر ابھی اسے پوشیدہ رکھ میں نے کہا
اوس ذات کی قسم جسنے آپکو حق کی ساتھ بھیجا ہے جیسا میں
شرک ظاہر کرتا تھا ویسا ہی اسلام ظاہر کروں گا۔ ابن سعد
اور ابو یعلی اور حاکم اور بیہقی انس سے روایت کرتے ہیں کہ
عمر تلوار لٹکا کر باہر نکلے راہ میں بنی زہرہ میں سے ایک مرد نے
اونسے ملکر کہا اے عمر کہاں کا ارادہ ہے کہا میں محمد
کو قتل کرنا چاہتا ہوں کہا جبکہ تم محمد کو قتل کرو گے
تو بنی ہاشم اور بنی زہرہ میں کیونکر امن ملے گا عمر نے
کہا میں دیکھتا ہوں کہ تم بھی بیدین ہو گئے اوس مرد نے
کہا کیا اس سے عجب زیادہ کی تمہیں خبر ندوں تمہارے
بہن بہنوئی دونوں بے دین ہو گئے اور تمہارے دین کو چھوڑ دیا
سو عمر اوسے چھوڑ کر اپنی بہن آمنہ کے گھر کی طرف چلے اور
اونکے پاس آئے وہاں اون دونوں کے پاس (ایک یہ بھی
مرد) خباب بن الارث (سورہ طہ پڑھ رہے تھے) سو جب اُنہوں نے
عمر کے آنے کی آہٹ پائی تو گھر میں چھپ گئے عمر نے
بہن بہنوئی پر داخل ہو کر کہا یہ نرم آواز کیسی تھی اور وہ
اس سے پہلے سورہ طہ پڑھ رہے تھے جواب دیا ہم تو آپس میں
باتیں کرتے تھے عمر نے کہا شاید تم دونوں بیدین ہو گئے

فقال له ختنه يا عمر انكان
الحق فی غير دينك فوثب عليه
فوطئه وطئا شديدا فجاءت
اخته لتدفعه عن زوجها فنفحها
نفحة بيده فدمی وجهها فقالت
وهی غضبانة وانكان الحق فی غير
دينك انی اشهد ان لا اله الا الله
وان محمدا عبده ورسوله فقال
عمر اعطونی الكتاب الذی
هو عندكم فاقرءه وكان عمر
يقرأ الكتابة فقالت اخته
انك رجس وانه لا يمسه الا
المطهرون فقم واغتسل او
توضأ فقام فتوضأ ثم اخذ
الكتاب فقرء طه حتی انتهی
الی انی انا الله لا اله الا انا
فاعبدنی واقم الصلوة لذكری
فقال عمر دلونی علی محمد فلما
سمع خباب قول عمر خرج
وقال ابشر يا عمر فانی ارجوا
ان تكون دعوة رسول
الله صلی الله عليه وسلم ليلة الخميس اللهم اعز
الاسلام بعمر بن الخطاب او

عمر کے بہنوئی نے کہا ای عمر اگرچہ حق تمہاری دین کے
غیر میں ہو (تب بھی ہم بیدین ہیں) عمر نے اپنے بہنوئی پر
جست کی اور زمین پر پٹک کر خوب پامال کیا یہ دیکھکر اونکی بہن اپنے خاوند
کے چھڑانیکے لئے آئیں عمر نے اپنی بہن کو بھی ایک ایسا طمانچہ
مارا جس سے منہ سوجھ گیا اور خون ٹپکنے لگا اب تو وہ بھی
غصہ میں آکر کہنے لگیں ای عمر حق تیرے غیر کے دین میں ہے
میں گواہی دیتی ہوں کہ خدا کے سوا کوئی پرستش کے لائق
نہیں اور محمد اوسکے بندے اور اوسکے رسول ہیں۔ عمر
کہنے لگے جو صحیفہ تمہارے پاس ہے اور جسے تم پڑھ رہے
تھے مجھپر پیش کرو اور عمر پہلے ہی سے قاری کتب
تھے۔ اون کی بہن نے کہا تو ناپاک ہے اور
ایسی کتاب بجز پاک لوگوں کے اور کوئی نہیں
چھوتا ہے جا نہاکر آیا وضو کر۔ عمر اوٹھے اور
وضو کرکے صحیفہ کو ہاتھ میں لیا اور پڑھنا
شروع کیا یہاں تک کہ اس آیت تک کہ میں ہی
معبود ہوں میرے سوا کوئی نہیں سو مجھی کو
عبادت کرو اور میری یاد کے لئے نماز پڑھو
پہونچے۔ تو کہنے لگے مجھے محمد کے پاس لیچلو۔ خباب نے
جب یہ بات عمر کی سنی گھر سے نکل آئی اور
کہا اے عمر تمھیں خوشی ہو۔ میں امید کرتا ہوں
کہ رسول اللہ کی آج رات کی دعا تمھارے
حق میں سبقت کر گئے ہو۔ حضرت فرماتے تھے
اے اللہ عمر بن الخطاب

ابی جهل بن هشام وكان
رسول الله ﷺ في اصل الدار
التي في اصل الصفا فانطلق
عمر حتى اتى الدار وعلى بابها حمزة
وطلحة وناس فقال حمزة
هذا عمر ان يرد به خيرا يسلم
وان يرد غير ذلك يكن قتله
علينا هينا قال وكان النبي ﷺ
داخلا يوحى اليه فخرج حتى اتى عمر
فاخذ بمجامع ثوبه وحمائل
السيف فقال ما انت بمنته يا عمر
حتى ينزل الله بك من الخزي
والنكال ما انزل بالوليد بن
المغيرة فقال عمر اشهد ان
لا اله الا الله وانك عبد الله
ورسوله رواه الحاكم وابو
يعلى والبيهقي في دلائل النبوة
وابن سعد ايضا عن اسلم قال
قال لنا عمر كنت اشد الناس
على رسول الله ﷺ فبينا انا في يوم حار
بالهاجرة في بعض طريق مكة
اذ لقيني رجل فقال عجبا لك
يا ابن الخطاب انك تزعم انك

یا ابو جہل بن ہشام سی اسلام کو غلبہ دی اور اوسکا
حضرت ارقم کے گھر میں جو کوہ صفا کے جڑ میں تھا تشریف
رکھتے تھے پس عمر چلے حتے کہ ارقم کے گھر پر آئے یہاں
دروازہ پر حمزہ اور طلحہ اور چند لوگ کھڑے تھے حمزہ
نے کہا یہ عمر ہے اگر حضرت کے ساتھ بھلائی کا ارادہ
رکھتا ہے سلامت رہے گا ورنہ اوسکا قتل ہم پر آسان
ہے آنحضرت گھر کے اندر تشریف رکھتے تھے صحن خانہ
تک آپ نکلے اور عمر کا کپڑا مع حمائل سیف
خوب مضبوط پکڑ لیا پھر فرمایا اے عمر تو باز نہیں
آتا یہاں تک کہ اللہ نے جو رسوائی اور عذاب
ولید بن مغیرہ پر نازل کیا تجھ پر بھی اوتارے
عمر نے کہا میں اسبات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ
کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور آپ اللہ کے
بندے اور اوسکے بھیجے ہوئے ہیں۔

بزار اور بیہقی اور طبرانی دلائل النبوۃ میں
اور ابو نعیم حلیہ میں اسلم سے روایت کرتے
ہیں کہ عمر نے فرمایا میں تمام لوگونسے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم پر زیادہ سخت تھا (یعنے مجھے
آپ سے بہت ہی عداوت تھی) ایک وقت میں
گرمی کے موسم میں دوپہر کو مکہ کے بعض راہ
میں چلا جاتا تھا اچانک ایک شخص نے مجھسے ملکر کہا
اے ابن الخطاب تجھ سے تعجب ہے کہ آپ تو
اپنے آپ کو ایسا ویسا گمان کرتا ہے۔

وانک وقد دخل علیک
الامر فی بیتک قلت وما ذاک
قال اختک قد اسلمت فراجعت
مغضبا حتی قرعت الباب قیل
من هذا قلت عمر فتبادروا
اختفوا منی وقد کانوا یقرءون
صحیفة بین ایدیهم ترکوا
او نسوها فقامت حتی تفتح الباب
فقلت یا عدوة نفسها اصبوت وضربته
بشیء کان فی یدی علی راسها فسال
الدم وبکت فقالت یا ابن الخطاب
ما کنت فاعلا فافعل قد صبوت
قال ودخلت حتی جلست علی
السریر فنظرت الی الصحیفة
فقلت ما هذا ناولیها قال
لست من اهلها انک لا تطهر من الجنابة
وهذا کتاب لا یمسه الا المطهرون
فما زلت بها حتی ناولتنیها
ففتحتها فاذا فیها بسم الله الرحمن
الرحیم فلما مررت باسم
من اسماء الله تعالی ذعرت منه
فالقیت الصحیفة ثم رجعت
الی نفسی فتناولتها فاذا فیها سبح لله

اور گھر کی خبر نہیں۔ دیکھو تمہارے گھر میں ایک عجیب
داخل ہوا۔ میں نے کہا وہ کیا کہا تمہاری بہن مسلمان
ہو چکیں پس میں غصہ میں بھرا ہوا دروازہ پر آیا اور کنڈی
کھڑکھڑائی اندر سے لوگوں نے کہا کون۔ میں نے کہا عمر۔ اتنا سنتے
ہی سب نے مجھ سے چھپنے میں جلدی کی اور جو صحیفہ اونکے سامنے
رکھا تھا اور جسے وہ پڑھ رہے تھے (خوف کی وجہ سے) چھوڑ کر
یا بھول کر چھپ گئے اور میری بہن نے آکر کنڈی کھولی میں نے
پکار کر کہا اے اپنی جان کی دشمن کیا تو بے دین ہو گئی اور
جو کچھ میرے ہاتھ میں تھا وہ اوسکے سر پر اسیار زور سے مارا
کہ خون بہنے لگا میری بہن رو رو کر کہتی تھی اے ابن الخطاب
جو تیرا جی چاہے سو کر ڈال میں تجھ تیرا دین چھوڑ چکی۔ میں ہاں سے
گھر کے اندر تخت پر جا بیٹھا اور اوس صحیفہ کو
دیکھ کر کہا لا اسے مجھے دے۔ میری بہن نے
کہا تو اسکے لینے کا لائق نہیں۔ کیونکہ تو جنابت سے
پاک نہیں ہوتا۔ اور یہ ایسی کتاب ہے جسے
پاک ہی لوگ چھوتے ہیں۔ پس میں اسی گفتگو
میں رہا یہاں تک کہ (غسل کے بعد) وہ صحیفہ اوسنے
مجھے دیا جو میں نے اوسے کہو لا تو بسم اللہ الرحمن
الرحیم نکلی۔ سو جب میں اللہ کے ناموں پر گذرا
تو اوس سے ڈر کر صحیفہ کو نیچے رکھ دیا پھر اپنے
نفس کی طرف مراجعت کی اور اوسے اوٹھا لیا
ناگہاں اوس میں یہ مضمون نکلا آسمان و زمین
جو چیز ہے وہ اللہ کی پاکی بیان کرتی ہے۔

ما فی السموات والارض فذعرت
فقرأت الی امنوا بالله ورسوله
فقلت اشهد ان لا اله الا الله
فخرجوا الی متبادرین وکبّروا
وقالوا ابشر فانّ رسول الله صدعا
یوم الاثنین فقال اللهم اعزّ
دینك باحب الرجلین الیك اما
ابو جهل واما عمر ودلّونی علی
النبی ص فی بیت باسفل الصفا
فخرجت حتی قرعتُ الباب فقال
من قلت ابن الخطاب وقد علموا
شدتی علی رسول الله صلی الله
علیه وسلم فما اجترأ احد یفتح
الباب حتی قال .... صلم افتحوا
له فاخذ رجلان بعضدیّ حتی
اتیا بی النبی ص فقال خلوا عنه
ثم اخذ بمجامع قمیصی وجذبنی
الیه ثم قال اسلم یا ابن الخطاب
اللهم اهده فتشهدتُ فکبّر
المسلمون تکبیرةً سُمعت بفجاج
مکة وکانوا مستخفین فلما شأن
اری رجلا یضرب ویضرب
الا راثة ولا یصیبنی من ذلك شیء

مجھپر ہر خوف طاری ہوا سہ بارہ میں نے اوسمیں یہہ
مضمون پڑھا اللہ اور اوسکے رسول پر ایمان لاؤ پس
بے اختیار میری زبان سی کلمۂ شہادت نکلا یہہ آواز سنکر
گھر میں جو لوگ چھپے ہوئے تہے وہ نکلکر میری طرف دوڑے اور
سبنے ملکر تکبیر کا نعرہ مارا اور کہا تجھے خوشی ہو رسول اللہ
صلعم نے پہر کو یہہ دعا مانگی تہی کہ خداوندا اپنے دین کو ابوجہل یا
عمر بن الخطاب میں سے جو تجھے محبوب ہو اوسکے ساتہ غالب کر
پہر لوگوں نے مجھہ رسول اللہ کے پاس جانیکا رستہ بتلایا چنانچہ کوہ صفا
کے نیچے ایک گھر تہا جس میں رسول اللہ تشریف رکہتے تہے سو میں
وہاں آیا اور اوسکی کنڈی کھڑکہڑائی لوگوں نے کہا کون
ہے کہا عمر ابن الخطاب۔ چونکہ میری شدت اور سختی جو رسول اللہ
پر تہی اوس سے لوگ واقف تہے لہذا کسیکو دروازہ کہولنے کی
جرأت نہ پڑی حتی کہ رسول اللہ نے فرمایا عمر کے لئے دروازہ
کہولدو سو اونہوں نے کہول دیا پس دو آدمی میرے بازو پکڑکر نبی صلعم کے پاس
لائے آپنے فرمایا عمر سے الگ ہٹ جاؤ اور میرا کرتا پکڑکر اپنی
طرف کہینچ لیا اور فرمایا۔ اے عمر اسلام لا۔ بار
خدایا عمر کو اسلام کی راہ بتا۔ سو میںنے کلمۂ شہادت پڑہا
سو مسلمانوں نے ایسے زور سے تکبیر کہی کہ مکہ کے بازار
میں لوگوں کو آواز پہونچی اوسوقت تک مسلمان
نہایت حقیر شمار کئے جاتے تہے۔ میں ہر چند چاہتا
تہا کہ کسی مسلمان کو مارتے پیٹتے نہ دیکہوں۔ مگر
ہمیشہ دیکہتا تہا۔ ہاں مجھے اس مار پیٹ سے کچھ
نہ پہونچا تہا۔

فجئت الی خالی ابی جهل بن هشام
وکان شریفا فقرعت علیه الباب
فقال من هذا فقلت ابن الخطاب
وقد صبوتُ قال لا تفعل ثم
دخل فاجاف البیت دونی
فقلت ما هذا بشیء فذهبت
الی رجل من عظماء قریش
فنادیته فخرج الی فقلت له
مثل مقالتی لخالی وقال لی مثل
خاله فدخل فاجاف الباب
دونی فقلت ما هذا بشیء ان
المسلمین یُضربون واذا لا أُضرب
فقال الرجل اتحبّ ان تعلم باسلامك
قلت نعم قال فاذا جلس الناس فی
الحجر فائتِ فلانًا الرجل لم یکن
یکتم السرّ فقل له فیما بینك وبینه
انی قد صبوتُ فانّه قل ما
یکتم السرّ فجئت وقد اجتمع
الناس فی الحجر فقلت فیما بینی وبینه
انی قد صبوتُ قال او قد
فعلت فقلت نعم فنادی یا علی
صوته انّ ابن الخطاب قد صبأ
فبادروا الی فما زلت اضربهم و

سو میں اپنے ماموں ابوجہل بن ہشام کے پاس آیا
وہ قوم میں شریف تھے میں نے آکر دروازہ کھٹ کھٹایا
اونہوں نے کہا کون - میں بولا ابن الخطاب اور میں نے
تمہارا دین چھوڑ دیا اونہوں نے کہا ایسا نکیجو
یہ کہکر مجھے باہر کھڑا چھوڑ کر دروازہ بند کرکے اندر چلے گئے میں نے
اپنے دل میں کہا یہ کچھ نہوا سو میں نے وہاں سے قریش کے
بزرگوں میں ایک شخص کے پاس جاکر آواز دی - جب نکلکر آیا
میں نے اوس سے بھی وہی گفتگو کی جو اپنے ماموں سے کی تھی اور
اُسنے وہی جواب دیا جو ماموں نے دیا تھا پھر کواڑ بند کرکے اندر
چلا گیا میں نے کہا یہاں بھی کام نہ بنا یہ کیسے بات ہو کہ مسلمان
پٹتے ہیں اور میں نہیں مارا جاتا یہانتک کہ ایک شخص نے کہا کہ
کیا تم اپنا اسلام ظاہر کرنا چاہتے ہو میں نے کہا ہاں کہا جب
لوگ حطیم میں مشورہ کے لئے بیٹھیں تو تم اپنے ساتھ ایک
ایسے شخص کو جو خفیہ بات چھپا نہ سکے لیکر وہاں پہونچو اور اپنے
اور اوسکے درمیان یہ بات کہو کہ میں نے اس دین کو
چھوڑ دیا - چونکہ اوس میں بات چھپانے کی عادت نہیں ہے گی
(تم ظاہر ہو جاؤ گے) میں نے ایسا ہی کیا اور جب حطیم میں
لوگ جمع ہو گئے تو میں نے ایک ایسے شخص سے جسکا اوپر ذکر ہوا
سو اکہدیا کہ میں نے تو یہ دین چھوڑ دیا اونے کہا ایسا ہی
تم نے کیا ہے میں نے کہا بیشک سو اونے بلند آواز سے کہا
لوگو عمر بے دین ہو گیا یہ کہنا تھا کہ لوگ مجھپر پل پڑے
اور سب طرف سے مارنے لگے میں بھی مار پیٹ کرتا رہا - اتنے
میں ایک جم غفیر جمع ہو گیا -

يضربونى واجتمع على الناس قال
خالى ماهذه الجماعة قبل عمر قد صبأ
فقام على الحجر فاشار بكمه الا انى قد
اجرت ابن اختى فتكشفوا عنى فكنت
لا اشاء ان ارى احدا من المسلمين
يضرب ويضرب الا رايته فقلت ما هذا
بشئ حتى يصيبنى فاتيت خالى فقلت
جوارك رد عليك فما زلت اضرب وفى
اضرب حتى اعز الله الاسلام رواه البزار
والبيهقى فى دلائل النبوة وابو نعيم فى
الحلية عن ابن عباس قال سالت
عمر لاى شئ سميت الفاروق قال اسلم
حمزة قبلى بثلاثة ايام فخرجت الى
المسجد فاسرع ابو جهل الى النبى صلعم يسبه
فاخبر حمزة فاخذ قوسه وجاء الى المسجد
الى حلقة قريش التى فيها ابو جهل فاتكاء
على قوسه مقابل ابى جهل فنظر اليه فعرف
ابو جهل الشر فى وجهه فقال مالك يا اباعمارة
فرفع القوس فضربها فاخذ به
فقطعه فسال دما فاصلحت ذلك قريش
مخافة الشر قال ورسول الله صلعم مختف
فى دار الارقم المخزومى فانطلق
حمزة فاسلم فخرجت بعده بثلاثة

میری ماموں نی کہا یہہ لوگ کیسی اکھٹی ہوئی لوگوں نی
کہا عمر بیدین ہوگیا اُنہوں نی حطیم پر چڑہکر آستین سے
اشارہ کیا کہ اپنے بھانجے کو میں نی پناہ دی لوگ ہٹ گئے
اور مجھے چھوڑ دیا اسکے بعد پہر میں لوگوں کو پٹتے ہوئے
دیکھتا تھا اور مجھہ سے کوئی متعرض نہ ہوتا تھا میں نے کہا آج
مقتضای حمیت نہیں ہے کہ لوگ پٹیں اور مجھے کوئی ایذا
نہ پہونچے میں پہر اپنے ماموں کے پاس آیا اور کہا تیری پناہ
تجھپر مردود ہے میں اس پناہ سے بیزار ہوں پہر میں برابر
اوپر پیتا رہا حتے کہ حق سبحانہ نی اسلام کو غلبہ دیا - ابو نعیم دلائل
میں اور ابن عساکر ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ
میں نے حضرت عمر سے پوچھا آپ کا نام فاروق کیوں رکھا گیا
فرمایا تین دن مجھہ سے پہلے حمزہ اسلام لائے تھے
میں مسجد میں آیا اور ابو جہل ہی صلعم کو سخت برا کہہ رہا تھا
جب اسکی خبر حمزہ کو لگی تو اپنا کمان لیکر مسجد میں اُس قریش کے
حلقہ میں جہاں ابو جہل تھا آئے اور اپنے کمان پر ہاتھ
ٹیک کر ابو جہل کے سامنے کہڑے ہوئے پہر بُری لگا ہوں
سے اوسے گہورنے لگے ابو جہل نے حمزہ کے چہرہ میں برائی
کے آثار دیکہکر کہا ای ابو عمارہ تجھے کیا ہوا حمزہ نی یہ سنکر
کمان اُٹہایا اور ابو جہل کے پیٹ کی رگوں پر اسیا زور سے
مارا کہ رگ کٹکر خون بہنے لگا سو قریش فساد کے خوف سے
خاموش ہو رہے اور کچہہ نکہا اُسدن رسول اللہ صلعم ارقم بن
ابی الارقم مخزومی کی گہر میں چہپے ہوئے تہے حمزہ وہاں سے
چلے اور اسلام لے آئے میں اس واقعہ کے تین دن بعد باہر نکلا

ایام فاذا افلان المخزومی فقلت
ارغبت عن دین ابائک وابتعت محمدا قال ان
فعلتُ فقد فعله من هو اعظم
علیك حقا منی قلتُ ومن هو
قال اختك وختنك فاظلقت
فوجدت ختنها قد خلت فقلت
ما هذا فما زال الکلام بیننا حتی
اخذت براس ختنی فضربته فقامت
الی اختی فاخذت براسها وقالت
قد کان ذلك علی رغم انفك فاستحییت
حین رایتُ الدماء فجلست فقلت
اوتی هذا الکتاب فقالت انه لا
یمسه الا المطهرون فقمت فاغتسلت
فاخرجوا الیّ صحیفة فیها بسم الله
الرحمن الرحیم قلت اسماء طیبة
طاهرة طٰہٰ ما انزلنا علیك
القراٰن لتشقٰی الی قوله الاسماء
الحسنٰی فتعظمتْ فی صدری فقلت
ن هذا فرّت قریش فاسلمت وقلت
بن رسول الله ص قالت فانه فی
دار الارقم فاتیتُ فضربت الباب
ستجمع القوم فقال لهم حمزة
الکم قالوا عمر قال وعمر

اور اوسی مخزومی سے ملاقات ہوئی مینے اوس سے کہا
کیا تو نے اپنے آبائی دین سے روگردانی کر کی محمد کی پیروی
کی وہ بولا اگر میں نی ایسا کیا تو کیا ہوا جو تمہارا حق مجھسے
زائد ہے وہ بھی ایسا ہی کر چکے ہیں مینے کہا وہ کون کہا
تمہاری بہن بہنوئی سو میں وہاں سے چلا اور ایک نرم
آواز (گھر سے سنی) گھر میں آنیکے بعد مینے کہا یہ کیسی آواز
تھی پس ہم انہیں باتوں میں رہے حتے کہ اپنے بہنوئی کا
مینے سر پکڑ کر ایسا مارا کہ خون نکالدیا سو میری بہن نی
کھڑے ہو کر میرا سر پکڑ لیا اور کہنے لگی بیشک ہم اسلام لے آے
اور تیری کی خالف آلودہ ہو (مینے مارتے تو مار لیا) مگر خون بہتا
دیکھکر بہت ہی شرمندہ ہو کر بیٹھ گیا اور کہا لاؤ اس کتاب کو
مجھے دکھاؤ بہن نے کہا اسکو بجز پاکوں کے کوئی نہیں چھوتا
میں یہ سنکر کھڑا ہو گیا اور غسل کر کے آیا سو انہوں نے
میری لئے صحیفہ نکالا جس میں بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھی
تھی مینے کہا یہ نام تو پاکیزہ اور عمدہ ہیں - اوسکے
آگے کا مضمون یہ تھا - طٰہٰ ما انزلنا علیک القراٰن لتشقٰی سے حسنٰی تک پہونچا تو میرے دلمیں اوسکی مجید
عظمت بیٹھ گئی مینے کہا کیا قریش اسی سے بھاگتے ہیں
سو میں اسلام لے آیا اور کہا رسول اللہ کہاں تشریف
رکھتے ہیں - بہن نے کہا ارقم کے گھر میں مینے
وہاں آکر دروازہ کھڑکھڑایا اور لوگ جو وہاں موجود
تھے گھبرا کر ایک جگہ جمع ہو گئے حمزہ نے کہا تمہیں کیا ہوا وہ
بولے عمر آئے ہیں کہا اونکے لئے دروازہ کھول دو

فافتحوا له الباب فان اقبل قبلنا
منه وان ادبر قتلناه فسمع
ذلك رسول الله فخرج وتشهد
عمر فكبر اهل الدار تكبيرة
سمعها اهل المسجد قلت يارسول
الله السنا على الحق قال بلى قلت
ففيم الاختفاء فخرجنا صفين
انا في احدهما وحمزة في الاخرا
حتى دخلنا المسجد فنظرت
قريش الى والى حمزة فاصابتهم
كابة شديدة فسماني رسول الله
الفاروق يومئذ لانه ظهر
الاسلام وفرق بين الحق
والباطل رواه ابو نعيم في الدلائل
وابن عساكر باسناد صحيح عن
ذكوان مولى عائشة رض قال
قلت لعائشة من سمى عمر الفاروق
قالت النبي ص رواه ابن سعد
عن ابن عباس قال لما اسلم
عمر نزل جبرئيل فقال يا محمد
لقد استبشر اهل السماء باسلام عمر
رواه ابن ماجة والحاكم
عن ابن عباس قال لما اسلم

اگر خیر لیکر آیا ہے تو قبول کریں گے۔ اگر برائی
کے لئے آیا ہے تو قتل کر ڈالیں گے۔ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم یہ سنکر باہر نکل آئے اور
عمر نے کلمۂ شہادت پڑھا۔ پس گھر والوں نے
اللہ اکبر کا ایسا نعرہ مارا کہ سب مسجد والوں
نے سنا۔ میں نے کہا اے رسول خدا کیا
ہم حق پر نہیں ہیں۔ فرمایا کیوں نہیں کہا
پھر خفیہ ہونے کی وجہ۔ پس ہم دو صفیں باندھکر
نکلے ایک میں میں دوسری میں حمزہ تھے حتے کہ مسجد
حرام میں آئے قریش نے مجھے اور حمزہ کو دیکھکر سخت
صدمہ پہنچایا۔ سو اوس دن رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے میرا نام فاروق رکھا اسواسطے کہ
اسلام ظاہر ہوا اور حق و باطل میں جدائی
ہوگئی۔ ابن سعد حضرت عائشہ کے غلام
ذکوان سے روایت کرتے ہیں کہ اُنہوں نے
حضرت عائشہ سے دریافت کیا کہ عمر کا نام
فاروق کس نے رکھا فرمایا نبی صلعم نے۔ ابن ماجہ
اور حاکم ابن عباس سے روایت کرتے ہیں
کہ حضرت عمر کے اسلام کے بعد جبرئیل آئے اور کہا
کہا۔ اے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) عمر کے
اسلام سے آسمان والے خوشی میں ہیں۔
بزار اور حاکم ابن عباس سے روایت کرتے
ہیں کہ حضرت عمر جب اسلام لائے تو

عمر قال المشركون قد انتصف
القوم اليوم فنزل يا ايها النبي
حسبك الله ومن اتبعك من
المؤمنين رواه البزار والحاكم
وصححه عن ابن مسعود قال فما زلنا
اعزة منذ اسلم عمر رواه البخاري
عن عبد الله بن مسعود قال
كان اسلام عمر فتحا وكانت هجرته
نصرا وكانت امامته رحمة ولقد
رايتنا وما نستطيع ان نصلي في
البيت حتى اسلم عمر فلما اسلم
عمر قاتلهم حتى تركونا فصلينا
رواه الطبراني وابن سعد عن حذيفة
رض قال لما اسلم عمر كان الاسلام
كالرجل المقبل لا يزداد الا قربا
فلما قتل عمر كان الاسلام
كالرجل المدبر لا يزداد الا بعدا
رواه الحاكم وابن سعد عن
ابن عباس قال اول من جهر
بالاسلام عمر بن الخطاب
رواه الطبراني باسناده صحيح
عن صهيب قال لما اسلم عمر
ظهر الاسلام ودعا اليه علانية

مشرکوں نے کہا آج مسلمان ہم سے داد لیگئے سو
یہ آیت اوتری - اے نبی تجھے اللہ اور مومنین تابعین
بس ہیں - بخاری میں ابن مسعود سے روایت
ہے کہ جب سے عمر اسلام لائے ہم ہمیشہ غالب رہے
طبرانی اور ابن سعد عبداللہ بن مسعود سے روایت
کرتے ہیں کہ حضرت عمر کا اسلام لانا فتح اونکی
ہجرت مدد اُنکی خلافت رحمت تھی ہم نے اپنے
آپکو ایسے حال میں دیکھا کہ جبتک عمر اسلام
نہ لائے تھے کعبہ میں نماز نہ پڑھ سکتے تھے
جب حضرت عمر اسلام لائے تو آپ نے
مشرکوں سے مقاتلہ کیا یہاں تک کہ اُنہوں نے
ہمارے ساتھ مارپیٹ چھوڑدی پھر ہم نے کعبہ میں
نماز پڑھی -
طبرانی حذیفہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب عمر
اسلام لائے تو اسلام ایک اقبال والے
مرد کی مانند تھا کہ ہر شخص اوس کے ازدیاد
قربت چاہتا ہے اور آپکی شہادت کے بعد
اسلام ایک بدبخت جیسا آدمی ہوگیا
کہ ہر شخص اوس سے دوری زیادہ چاہتا ہے
طبرانی ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ جسنے
سب سے پہلے اسلام ظاہر کیا وہ عمر ہیں
ابن سعد صہیب سے روایت کرتے ہیں کہ
جب عمر اسلام لائے تو - آپ نے

وجلسنا حول البيت حلقا وطفنا
بالبيت وانتصفنا ممن غلظ علينا
وردد نا عليه بعض ما يا تي به
رواه ابن سعد عن اسلم مولى
عمر رض قال اسلم عمر في ذي
الحجة من السنة السادسة من
النبوة وهو ابن ست وعشرين
سنة رواه ابن سعد عن قيس قال
سمعت سعيد بن زيد بن عمرو
بن نفيل في مسجد الكوفة
يقول والله لقد رايتني وان
عمر لموثقي على الاسلام قبل
ان يسلم عمر ولو ان احدا
ارفض للذي صنعتم بعثمان لكان
رواه البخاري عن زيد بن عبد الله
بن عمر عن ابيه قال بينا هو
في الدار خائفا اذ جاءه العاص
بن وائل السهمي ابو عمرو بن العاص
العاص وعليه حلة حبرة وقميص
مكفوف بحرير وهو من بني سهم
وهم حلفاء نا في الجاهلية فقال
ما بالك قال عمر قد زعم قومك
سيقتلوني ان اسلمت قال

اوسے ظاہر کیا اور اوسکی طرف لہلم کہلا دعوت کی
ہم لوگ حلقہ باندہکر کعبہ کی گرد بیٹھنے لگے اور بدون
روک ٹوک طواف کرنے لگے اور جنہوں نے ہم پر سختی
کی تہی اونسے انصاف لینے لگے اور جو ہماری ساتھ
وہ کرتے تہے اب ہم بہی کچہہ کچہہ دکرنے لگے۔ ابن سعد
حضرت عمر کی غلام اسلم سے روایت کرتے ہیں کہ عمرؓ ہابرس
کی عمر نبوت کی چہہ برس بعد ذی حجہ مہینے میں مسلمان ہوئے بخاری میں قیس سے
روایت ہے وہ کہتے ہیں میں نے سعید بن زید بن عمرو
بن نفیل سے کوفہ کی مسجد میں سنا کہتے تہے خدا کی
قسم مجہے اپنا وہ وقت یاد ہے کہ حضرت عمر نے اپنے
اسلام سے پہلے مجہے دین اسلام پر ثابت اور برقرار
رہنے کی تاکید کی اور اب تنے جو عثمان کے حق میں
کیا ہے اس سے اگر کوہ احد اپنی جگہ سے ٹلجاوے
تو سزاوار ہے۔ بخاری میں زید بن عبداللہ
بن عمر۔ حضرت عمر سے روایت کرتے ہیں کہ عمرؓ
قریش کے خوف سے گہر میں خفیہ تہے یکایک عاص
بن وائل السہمی ابو عمرو بن العاص آپکے
پاس آیا اور اُسپر ایک حلہ یمانی چادر کا اور
ایک کرتہ جسکے حاشیے حریر سے مخطط تہے موجود تھا
اور قبیلہ بنی سہم جو جاہلیت کے زمانہ میں ہمارا
حلیف تہا اوسمیں سے عمرؓ نے آکر کہا تیرا کیا حال
ہے آپنے فرمایا۔ تیری قوم کا گمان ہے کہ
اگر میں اسلام کو ظاہر کروں تو مجہے

ثم لا اسئل بعدك فتاها امنت فحزنه
الناس فلقي الناس فقال اين تريدون فالوا نريد هذا الرجل
الذي قدم فقال لا سبيل لك اليه
فكر الناس رواه البخاري عن عبد الله بن
عمر قال ما سمعت عمر لشيء قط يقول اني لاظنه كذا
الا كان كما يظن بينما عمر جالس اذ مر به
رجل جميل فقال لقد اخطأ ظني
او ان هذا على دينه في الجاهلية
او لقد كان كاهنهم فدعي له فقال له ذلك فقال
ما رأيت كاليوم استقبل رجلا مسلما
قال فاني اعزم عليك الا اخبرتني قال
كنت كاهنهم في الجاهلية قال فما ابعد ما
جاءك به جنيتك قال بينا ما يوما في السوق
جاءني اعرف فيها الفزع قالت الم تر الجن
وابلاسها من بعد انسها كها ولحوقها
القلاص واحلاسها وقال عمر صدق بينما
انا نائم عند الهتم اذ جاء رجل بعجل فذبح
فصرخ به صارخ لم اسمع صارخا قط اشد
صوتا منه يقول يا جليح امر نجيح رجل
فصيح يقول لا اله الا الله فوثب القوم
قلت لا ابرح حتى اعلم ما وراء هذا ثم نادى
يا جليح امر نجيح رجل فصيح يقول لا اله الا
الله ففتت فما شبهت الا انه رجل هزا الى بخاري

اور فضل کرو لیں اور ہوا ان تیرو کل میں گھر رہا ہے میں
عباس کو [illegible]

[illegible] ہوں ہی اس حال میں طلاق کی [illegible]
کہنے سے ہوا اس نے کہا ہوں ہوا تم کہاں جانا چاہتے ہو اس نے کہا میں
چوروں میں ہوگیا ہوں اوسکے پاس جانا چاہتے ہیں اس نے کہا تو اوسے
پہنچا نہیں سکتا ہمیں طاقت نہیں یہ لشکر لوگ پھر گئے فخاری میں عمر
بن عمر سے روایت ہے کہ میں نے عمر کو کسی چیز کے لئے یہ کہتے ہوئے
نہیں سنا کہ میں ایسا گمان کرتا ہوں مگر جیسے وہ گمان کرتے
ویسا ہی ہوتا تھا ایک دفعہ عمر بیٹھے تھے کہ ایک خوبصورت مرد
پاس سے گذرا آپنے فرمایا میرا گمان خطا پر ہے یا تو یہ شخص اپنی
قوم کا دین پر جو جاہلیت میں تھا باقی ہوگا یا اسکا کاہن ہی اس
مرد کو میرے پاس لاؤ پس لوگوں نے اوسے بلایا حضرت عمر نے
اوس سے تقریر سے جو اوسکے پیٹھ پیچھے بیان کی تھی پوچھی
اسنے کہا پینے آجکے دن سے کوئی چیز عجیب زیادہ نہیں دیکھی کہ ایک
مسلمان مرد اس کلام کیساتھ آوے آیا کیسا حضرت عمر نے فرمایا میں تجھ سے
خبر طلب کرتا ہوں اوسنے کہا نہیں بلکہ میں جاہلیت کے زمانہ میں قوم کا
حضرت عمر نے فرمایا تیرے پاس جن خبر لاتے تھے اوس سے کون سی چیز عجیب
تر ہے کہا میں ایک دن بازار میں جا رہا تھا کہ جن میرے پاس آیا میں
اوسمیں خوف کے آثار دیکھتا تھا کہنے لگا کیا تو جنوں کی اور انکی
ناامیدی کو جو آسمان سے پلٹنے کے بعد حاصل ہوئی اور انکا اونٹوں
اور انکے پالانوں سمیت نہیں دیکھتا حضرت عمر نے فرمایا سچ ہے
میں بھی اونٹوں اور انکے ہانکنے والوں کے پاس سنتا تھا کہ ایک شخص نے ایک
کو لاکر ذبح کیا اور اوسکے ساتھ ایک چیخنے والا ایسا چیخا کہ اوسکی آواز کی
مانند کسی کی چیخنے کی آواز نہ سنی تھی وہ کہتا تھا اے صحیح اے
کامیاب ایک مرد کہ پوچھنے والا ہے ایک فصیح آدمی لا الہ الا اللہ کہتا
ہے اور لشکر لوگ ادھر چلے گئے میں نے کہا جو چیز اس پر وہ کہ آجو چیز
مجھے اپنی طرح معلوم نہیں ہوتی یہاں تک کہ تین بار پکارنے
آخر لفظوں کو ساتھ ندا کی پیش ہوا جو کیا تم تو ہے
دیکھے تھے کہ سنا کیا یہ نبی ہے۔

فصل فی هجرته عن علی قال
ما علمت احداً اختارها الا مختفیاً
الا عمر بن الخطاب فانه لما
همّ بالهجرة تقلّد سیفه وتنکّب
قوسه وانتضی فی یده اسهماً
واتی الکعبة واشراف قریش
بفنائها فطاف سبعاً ثم صلی
رکعتین عند المقام ثم اتی حلقهم
واحدة واحدة فقال شاهت الوجوه
من اراد ان تثکل امّه ویتیتم
ولده وترمل زوجته فلیاتنی وراء
هذا الوادی فما تبعه منهم احد رواه
ابن عساکر عن البراء قال اوّل من
قدم علینا من المهاجرین مصعب
بن عمیر ثم ابن ام مکتوم ثم عمر
بن الخطاب فی عشرین راکباً فقلنا
ما تُعِلّ برسول الله ص قال هو علی
اثری ثم قال قدم رسول
الله ص وابو بکر رض رواه
ابن عساکر قال النووی
شهد عمر رسول الله صلی الله
علیه وسلم المشاهد کلها
وکان ممن ثبت معه یوم احد

فصل

حضرت عمرؓ کی ہجرت میں

ابن عساکر حضرت علی سے روایت کرتے ہیں کہ عمر بن الخطاب کے سوا ہمنے کسیکو نہیں جانا کہ علی الاعلان ہجرت اختیار کی ہو سب نے خفیہ ہجرت کی مگر جب عمرؓ نے ہجرت کا ارادہ کیا تو اپنی تلوار لٹکائی اپنی کمان کندھے پر لگائی اور ترکش سے تیر کھینچکر اپنے ہاتھ میں لئے اور کعبہ میں آئے اُس وقت قریش کے شریف لوگ کعبہ کے صحن میں بیٹھے تھے آپنے سات مرتبہ طواف کرکے مقام ابراہیم میں دو رکعت نماز پڑھی پھر قریش کے ایک ایک حلقہ میں آکر فرمایا تمہارے مُنہ بُرے ہوں جسے اپنی مانکو بے فرزند کرنا اپنی اولاد کو یتیم چھوڑنا اپنی جورو کو بیوہ کرنا منظور ہو وہ اس جنگل کے سامنے مجھسے ملاقات کرے حضرت علیؓ فرماتے ہیں پس اُنمیں سے کسینے حضرت عمرؓ کا پیچھا نہ کیا۔

ابن عساکر براء سے روایت کرتے ہیں کہ سب سے پہلے مہاجرین میں سے جو ہمارے پاس مدینہ آئے وہ مصعب بن عمیر تھے پھر ابن اُمِّ مکتوم اُنکے بعد عمر بن الخطاب بیس آدمیوں سمیت سوار ہوکر آئے ہمنے کہا رسول اللہ کے ساتھ کیا کیا گیا فرمایا وہ میرے پیچھے پیچھے تشریف لاتے ہیں۔ چنانچہ اسکے بعد رسول اللہ اور ابوبکرؓ آئے۔ نووی کہتے ہیں حضرت عمرؓ رسول اللہ کے ساتھ کل مقاموں میں حاضر رہے اور آپ اُن لوگوں میں سے ہیں جو جنگ اُحد میں ثابت قدم رہے۔

فصل فی الاحادیث الواردۃ فی

فضلہ غیر ما تقدم فی ترجمۃ الصدیق رضی اللہ عنہ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ ص بینا انا نائم رایتنی فی الجنۃ فاذا امرءۃ تتوضأ الی جانب القصر قلت لمن ھذا القصر قالوا لعمر فذکرت غیرتک فولیت مدبرا وبکی وقال علیک اغار یا رسول اللہ رواہ الشیخان عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ ص لقد کان فیما قبلکم من الامم ناس محدثون فان یکن فی امتی احد فانہ عمر ای ملھمون رواہ البخاری عن ابن عمر ان رسول اللہ ص قال ان اللہ جعل الحق علی لسان عمر وقلبہ قال ابن عمر وما نزل بالناس امر قط فقالوا وقال الا نزل قرآن علی وفق ما قال عمر رواہ الترمذی عن عقبۃ بن عامر قال قال رسول اللہ ص لو کان بعدی نبی لکان عمر بن الخطاب رواہ الترمذی والحاکم عن عائشۃ قال قال رسول اللہ ص انی لانظر

فصل

اُن حدیثوں میں جو حضرت عمرؓ کی فضیلت میں وارد ہیں اس فصل میں وہ حدیثیں مذکور ہونگی جو صدیق رضی اللہ عنہ کے باب میں بیان ہوئی ہیں۔ بخاری مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا میں ایکوقت سوتا تھا اُسی حالمیں میں نے اپنے کو جنت میں دیکھا کہ ایک عورت ایک محل کے کونہیں وضو کررہی ہے۔ سو میں نے کہا یہ محل کسکا ہے فرشتوں نے کہا حضرت عمرؓ کا مجھے عمرؓ کی غیرت یاد آگئی اور وہاں سے پلٹ آیا حضرت عمرؓ یہ سنکر رونے لگے اور عرض کی کیا آپ ہی پر مجھے غیرت آتی یا رسول اللہ۔ بخاری میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا تم سے پہلی اُمتوں کے لوگ الہام کئے گئے ہیں اگر میری امت میں اُن میں سے کوئی ہے تو عمرؓ ہی ہونگے۔

ترمذی میں ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا اللہ تعالے نے عمرؓ کی زبان اور دل پر حق جاری کردیا ہے ابن عمرؓ کہتے ہیں لوگوں پر کوئی واقعہ کبھی ایسا نہ آیا کہ اُسمیں لوگوں نے اور عمرؓ نے کلام کیا ہو مگر قرآن حضرت عمرؓ کے قول کے موافق اُترا۔ ترمذی اور حاکم میں عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمرؓ ہوتے ترمذی میں عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ میں دیکھتا ہوں

شیاطین الجن والانس قد فرّوا من عمر رواه الترمذی عن ابی بن کعب قال قال رسول الله ص اوّل من یصافحه الحق عمر واوّل من یسلّم علیه رواه ابن ماجة والحاکم عن ابی ذر الغفاری قال سمعت رسول الله ص یقول وضع الحق علی لسان عمر یقول به رواه ابو داود وابن ماجة والحاکم عن ابی هریرة قال قال رسول الله ص ان الله جعل الحق علی لسان عمر وقلبه رواه احمد والبزار ورواه الطبرانی عن عمر بن الخطاب وبلال ومعاویة وام المومنین عائشة ورواه ابن عساکر عن ابن عمر عن علی قال کنا اصحاب محمد لا نشک ان السکینة تنطق علی لسان عمر رواه ابن منیع فی مسنده عن ابن عمر قال قال رسول الله ص عمر سراج اهل الجنة رواه البزار ورواه ابن عساکر من حدیث ابی هریرة والصعب بن جثامة عن قدامة بن مظعون عن عمّه عثمان بن مظعون قال رسول الله ص

جن وانس کی شیطانوں کو کہ وہ عمرؓ سے بھاگ گئے۔ ابن ماجہ اور حاکم ابی بن کعب سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سب سے پہلے جس سے حق مصافحہ کریگا اور سب سے اول جس پر سلام پڑے گا وہ عمر ہیں۔ ابوداؤد ابن ماجہ حاکم ابوذر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا بلاشبہ حق تعالیٰ نے عمر کی زبان پر حق رکھا ہے کہ وہ اس حق کے ساتھ کہتے ہیں۔ احمد اور بزار ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا بیشک اللہ نے عمر کی زبان اور دل پر حق جاری کردیا ہے۔ اس روایت کو طبرانی عمر بن الخطاب اور بلال اور معاویہ اور ام المومنین عائشہؓ اور ابن عساکر ابن عمر سے روایت کرتے ہیں۔ ابن منیع اپنی مسند میں حضرت علی سے روایت کرتے ہیں کہ ہم اصحاب محمدؐ اسمیں شک نہ کرتے تھے کہ سکینہ اور اطمینان عمرؓ کی زبان پر گویا ہے۔ بزار اور ابن عساکر ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت نے فرمایا عمر جنتیوں کے چراغ ہیں۔ یہی روایت ابوہریرہ اور صعب بن جثامہ سے مروی ہے۔ بزار قدامہ بن مظعون سے روایت کرتے ہیں کہ میرے چچا عثمان بن مظعون نے کہا کہ رسول خدا نے فرمایا۔

هذا اغلق الفتنة واشار بيده الى
عمر لا يزال بينكم وبين الفتنة
باب شديد الغلق ما عاش هذا
بين اظهركم رواه البزار عن
ابن عباس قال جاء جبرئيل
الى النبي ص وقال اقرأ عمر السلام
واخبره ان غضبه عزّ ورضاه
حُكم رواه الطبراني في الاوسط
عن عائشة ان النبي ص قال
انّ الشيطان يفرَقُ من عمر
رواه ابن عساكر عن
بُريدة ان النبي ص قال ان
الشيطان يفرق منك يا عمر
رواه احمد واخرج ابن عساكر
عن ابن عباس قال قال رسول
الله ص ما في السماء ملك الا وهو يوقر
عمر ولا في الارض شيطان الا وهو
هو يفرق من عمر عن ابي هريرة
قال قال رسول الله ص الحق بعدي
مع عمر حيث كان رواه الطبراني
في الاوسط عن سدير
قالت قال رسول الله ص ان الشيطان
لم يلق عمر منذ اسلم الا خر لوجهه رواه

یہ فتنہ کی دروازہ کے بند ہونے کا سبب ہے
اور حضرت عمر کی طرف ہاتھ سے اشارہ فرمایا تم میں
اور فتنہ میں ہمیشہ دروازہ سخت بند رہے گا۔
جبتک یہ شخص تم میں زندہ رہے گا۔
طبرانی اوسط میں ابن عباس سے روایت
کرتے ہیں کہ جبرئیل نے رسول خدا کے پاس
آکر کہا آپ عمر پر سلام پڑھیے اور خبر دیجیے
کہ اون کا غصہ عزیز اونکی رضا حکم ہے۔
ابن عساکر عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت
نے فرمایا شیطان عمر سے خوف کرتا ہے۔
احمد بریدہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے
فرمایا کہ اے عمر تم سے شیطان بلاشبہ خوف کرتا
ہے۔ ابن عساکر ابن عباس سے روایت کرتے
ہیں کہ آنحضرت نے فرمایا آسمان میں کوئی ایسا
فرشتہ نہیں جو عمر کی توقیر اور عزت نکرتا
ہو اور نہ زمین میں کوئی ایسا شیطان ہے
جو اُن سے نہ ڈرتا ہو۔
طبرانی ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت
نے فرمایا۔ میرے پیچھے حق عمر کے ساتھ ہے۔
جہاں کہیں وہ ہوں۔ طبرانی سدیر سے روایت
کرتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا کہ جب سے
عمر اسلام لائے ہیں اُسوقت سے جب شیطان اونسے ملتا
ہے تو مُنہہ کے بل گر پڑتا ہے۔

الطبرانی فی الاوسط عن کعب قال قال
رسول اللہ ص قال لی جبرئیل
یبکی الاسلام علی موت عمر
رواہ الطبرانی عن ابی سعید
الخدری قال قال رسول اللہ ص
من ابغض عمر فقد ابغضنی ومن احب
عمر فقد احبنی وان اللہ باھی بالناس
عشیۃ عرفۃ عامۃ وباھی بعمر
خاصۃ وانہ لم یبعث اللہ نبیا الا کان
فی امتہ محدث وان یکن فی امتی
منھم احد فھو عمر قالوا یا رسول
اللہ کیف محدث قال تتکلم الملائکۃ
علی لسانہ رواہ الطبرانی واسنادہ
حسن

طبرانی ابی بن کعب سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا
فرماتے ہیں مجھسے جبرئیل نے کہا البتہ عمر کی موت پر اسلام
روئیگا۔ طبرانی حسن سند کے ساتھ ابو سعید خدری
سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت نے فرمایا جسنے عمر کو غصہ
دلایا اُسنے مجھے غصہ دلایا اور جو عمر کو دوست رکھتا ہے
وہ مجھے دوست رکھتا ہے۔ بیشبہہ اللہ تعالیٰ عرفہ کے دن
تمام لوگونسے عموماً اور حضرت عمر سے خصوصاً فخر کیا خدا
تعالے نے کسی نبی کو مخلوق پر نہیں بھیجا مگر اُسکی اُمت میں ایسے
شخص جنپر الہام ہوا ہے ضرور تھے اگر میری اُمت میں انمیں
سے کوئی ہے تو عمر ہیں۔ لوگوں نے پوچھا اے حضرت محدث
کے کیا معنے اور کسے کہتے ہیں۔ فرمایا جسکی زبان پر
فرشتے بولیں۔

فصل

فصل فی اقوال الصحابۃ و
السلف فیہ قال ابو بکر الصدیق
ما علی ظھر الارض رجل احب الی
من عمر رواہ ابن عساکر وقیل
لابی بکر فی مرضہ ماذا تقول لربک
وقد ولیت عمر قال اقول لہ قد
ولیت علیھم خیرھم رواہ ابن
سعد قال علی رضا اذکر الصالحون
فھلا بعمر ما کنا نبعد ان
السکینۃ تنطق علی لسان عمر

فصل

(حضرت عمرؓ کے حق میں صحابہ اور سلف کے اقوال)

ابن عساکر سے روایت ہے کہ ابو بکر صدیق نے فرمایا روئے
زمین پر عمر سے زیادہ مجھے اور کوئی آدمی دوست نہیں ابن
سعد کہتے ہیں کہ حضرت ابو بکر سے اُنکی بیماری میں لوگوں نے
کہا آپنے عمر کو خلیفہ تو بنایا اگر خدا آپسے پوچھیگا تو کیا جواب دیگا
فرمایا میں عرض کرونگا الٰہی میں نے اُنپر بہترین شخص کو والی
والی کیا۔ طبرانی اوسط میں علی سے روایت کرتے
ہیں کہ جب نیکبخت لوگ ذکر کئے جاویں تو عمر کو
ضرور ذکر کرنا چاہیئے۔
ہم اصحاب کو دور رکھتے تھے کہ عمرؓ کی زبان پر

رواه الطبرانی فی الاوسط عن
ابن عمر ما رایت احدا قط بعد
رسول اللہ صلعم من حین قبض
اجد ولا اجود من عمر رواه
ابن سعد عن عبد اللہ بن مسعود
لوان علم عمر وضع فی کفة میزان
ووضع علم احیاء الارض فی کفة
لرجح علم عمر بعلمهم ولقد کانوا
یرون انه ذهب تسعة اعشار
العلم رواه الطبرانی فی الکبیر
والحاکم وقال حذیفة واللہ
ما اعرف رجلا لا تاخذه فی
اللہ لومة لائم الا عمر وقال
معاویة اما ابو بکر فلم
یرد الدنیا ولم ترده واما عمر
فاراده الدنیا ولم یردها واما
نحن فتمرغنا فیها ظهرا لبطن اخرجه
الزبیر بن بکار فی الموافقات وقال
جابر دخل علی عمر وهو مسجی
فقال رحمة اللہ علیک ما من احد
احب الی ان القی اللہ بصحیفته
بعد صحیفة النبی م
من هذا المسجی رواه الحاکم

سکینہ گویا ہوتا ہے۔ ابن سعد ابن عمر سے روایت کرتے
ہیں کہ رسول خدا کے بعد جس وقت سے آپنے وفات پائی ہے
کبھی کسیکو حضرت عمر سے زائد کوشش کرنیوالا اور نیک
نہیں دیکھا۔ طبرانی کبیر میں اور حاکم اپنی مستدرک میں عبد اللہ
بن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ اگر عمر کا علم ترازو کے
ایک پلڑے میں اور تمام اہل زمین کے زندوں کا علم دوسرے
پلڑے میں رکھا جاوے تو عمر کا علم انکے علم پر ترجیح رکھے گا
اور بلاشبہ صحابہ جانتے تھے کہ عمر علم کے نو دسویں لے
گئے اور ایک دسواں حصہ چھوڑ گئے۔
حذیفہ کہتے ہیں بخدا میں سوائے عمر کے اور کسی آدمی کو
ایسا نہیں جانتا کہ اُسے اللہ کے دین میں ملامت کرنیوالے
کی ملامت کے خوف نے نہ پکڑا ہو۔
زبیر بن بکار موافقات میں معاویہ سے نقل کرتے ہیں
کہ حضرت ابوبکر نے نہ تو دنیا کو چاہا نہ دنیا نے آپکی طرف
التفات کیا۔ مگر حضرت عمر نے گو دنیا نہ چاہی
ہاں دنیا نے آپکو چاہا۔ اور ہم تو بالکل دنیا میں
پھنسے اور لگے۔ حاکم جابر سے روایت کرتے ہیں
کہ حضرت علی حضرت عمر پر اس حال میں داخل ہوئے
کہ اُنپر کپڑا ڈالدیا گیا تھا سو آپنے فرمایا تیرے خدا
کی رحمت ہو مجھے اس کپڑے پڑے ہوئے سے زائد اور
کوئی محبوب نہیں اس امر میں کہ میں اللہ سے ملاقات
کروں اُس چیز کے ساتھ جو اُسکے صحیفہ میں ہے
بعد صحیفہ رسول خدا کے۔

وقال ابن مسعود اذا ذکر
الصالحون فحیهلا بعمر ان
کان اعلمنا بکتاب الله
وافقهنا فی دین الله رواه الطبرانی
عن عمر بن ربیعة ان عمر بن
الخطاب قال لکعب الاحبار کیف
تجد نعتی قال اجد نعتك قرنٌ
من حدید قال وما قرنٌ من
حدید قال امیر شدید لا تاخذه
فی الله لومة لائم قال ثم مه
قال ثم یکون من بعدك خلیفة
یقتل فتنة ظالمة قال ثم مه
قال ثم یکون البلاء رواه
الطبرانی عن مجاهد قال کنا
نتحدث ان الشیاطین کانت
مصفدة فی امارة عمر فلما اصیب
بثث رواه ابن عساکر عن
سالم بن عبد الله قال ابطأ
عمر علی ابی موسی فاتی امراته
فی بطنها شیطانٌ فسالها عنه
فقالت حتی اتی شیطان فجاء
فسالته عنه فقال ترکته
موتزرًا بکساء یسهم

ابن مسعود کہتے ہیں جب نیکوں کا ذکر ہو تو عمر سے شروع
کرو کیونکہ حضرت عمر ہم سب سے کتاب اللہ زائد جانتے
تھے اللہ کے دین میں ہم سب میں بہت بڑے فقیہ تھے
طبرانی میں عمرو بن ربیعہ سے روایت ہے کہ عمر بن الخطاب
نے کعب الاحبار سے فرمایا تو نے میرا وصف (اگلی کتابوں)
کیونکر پایا (کعب نے) کہا میں آپکی تعریف یوں پاتا ہوں
کہ وہ لوہے کا پہاڑ ہے۔ فرمایا اسکے کیا معنے۔ کہا
سخت مزاج ہے اللہ کے دین میں ملامت کرنیوالے
کی ملامت نہ کرے گا۔ عمر نے فرمایا پھر اسکے بعد کیا ہوگا کہا
آپکے بعد ایک اور خلیفہ ہوگا جسے ظالم جماعت
قتل کرے گی۔ آپنے فرمایا پھر کیا ہوگا۔ کہا پھر تو
جدال و قتال اور فتنے واقع ہونگی۔
ابن عساکر مجاہد سے روایت کرتے ہیں کہ ہم ذکر
کیے جاتے تھے کہ شیاطین عمر کی خلافت میں
مقید تھے سو جب آپ شہید ہو گئے تو وہ بکھر گئے
اور پھیل گئے ابن عساکر سالم بن عبداللہ سے روایت
کرتے ہیں کہ ابو موسیٰ پر حضرت عمر کی خبر
دیر کی سو وہ ایک عورت کے پاس جسکے پیٹ
میں شیطان تھا آئے اور عمر کی خبر پوچھنے لگے
عورت نے کہا جبتک شیطان آئے تم ٹھہر جاؤ
جب شیطان آیا تو اوس نے عمر کی خبر پوچھی
شیطان بولا میں عمر کو چادر کا ٹہ بندھا ہوا
چھوڑ آیا ہوں۔ اور وہ خیرات کے

ابل الصدقة وذاك رجل لا يراه
شيطان الا خر لمخرية الملك
بين عينيه وروح القدس
بلسانه رواه ابن عساكر
فصل قال سفيان الثوري
من زعم ان عليا كان احق با
لولاية من ابي بكر وعمر لم اجد
فيه خيرا وقال ابو اسامة اتدرون
من ابو بكر وعمر هما ابوا الاسلام
واحد فقال جعفر الصادق انا
برئي ممن ذكرا بكر و
عمر الا بخير فصل في مواقفات
عمر رضي الله عنه قد وصلها
بعضهم الى اكثر من عشرين
عن مجاهد قال كان عمر يرى
الراي فينزل الله به القران
رواه ابن مردويه عن علي رض
قال ان في القران لرأيا من راي
عمر رواه ابن عساكر عن ابن
عمر مرفوعا قال ما قال الناس
في شئ وقال فيه عمر الا جاء
القران نحو ما يقول عمر رواه
ابن عساكر عن عمر قال وافقت

اوٹ تقسیم کر رہیں ہیں عمر اما ایسے آدمی ہیں کہ جب
شیطان انہیں دیکھتا ہے تو نتھنوں کے بل گر پڑتا ہے ایک
فرشتہ انکی آنکھوں کی درمیان اور روح القدس
(جبرئیل) اوسکی زبان پر بولتا ہے

فصل

سفیان ثوری کہتے ہیں جو اسبات کا گمان کرے کہ
حضرت علی حضرت ابوبکر و عمر سی خلافت کے زیادہ مستحق
ہیں میں تو اوسمیں کوئی بھلائی نہیں دیکھتا۔
ابو اسامہ کہتے ہیں کہ تم جانتے ہو ابوبکر و عمر کون ہیں
وہ اسلام کے ماباپ ہیں۔ امام جعفر صادق کہتے ہیں
کہ جو حضرت ابوبکر و عمر کو بھلائی سی یاد نہیں کرتے میں اُس سے
بیزار ہوں۔

فصل

حضرت عمر کے موافقات میں بعض محدثین نے بیس سے زیادہ جمع
کئے ہیں۔

ابن مردویہ مجاہد ہی روایت کرتے ہیں کہ عمر جب کوئی
راے لگاتے تو اللہ تعالی اُسباب میں قرآن اُتارتا
ابن عساکر علی سی روایت کرتے ہیں کہ قرآن میں
عمر کی رائی میں سے ایک رائی ہے۔ ابن عساکر ابن عمر
سی مرفوعا روایت کرتے ہیں کہ جب کسی شئ میں لوگوں نے
اور حضرت عمر نے گفتگو کی تو قرآن مجید حضرت عمر کے
قول کے موافق آیا مسلم میں حضرت عمر سے روایت ہے وہ فرماتے
ہیں میں تین امروں میں اپنے رب کے موافق ہوا

ربی فی ثلث فی الحجاب وفی اساری
بدر وفی مقام ابراهیم وفی
تحریم الخمر رواه مسلم عن
انس قال قال عمر وافقت ربی
فی اربع نزلت هذه الآیة ولقد
خلقنا الانسان من سلالة من
طین فلما نزلت قلت انا فتبارك
الله احسن الخالقین فنزلت
وفی فضائل الامامین لابی
عبد الله الشیبانی قال وافق
عمر ربه فی احدی وعشرین
موضعا قصة عبد الله بن ابی
قال عمر لما توفی عبد الله بن
ابی دعی رسول الله ص للصلوٰة
علیه فقام علیه فقمت حتی
وقفت فی صدره فقلت یارسول
الله اعلی عدو الله ابن ابی القائل
یوم کذا وکذا فعدد ایامه ما کان
یسیرا حتی نزلت ولا تصل علی
احد منهم مات ابدا ولا
تقم علی قبره الآیة ویسئلونك
عن الخمر والمیسر الآیة
ویا ایها الذین امنوا لا تقربوا

پردہ میں بدر کے قیدیوں میں مقام ابراہیم پر
نماز پڑھنے میں اور شراب کے حرام ہونے میں
بھی۔ انس کہتے ہیں کہ حضرت عمر نے فرمایا میں
اپنے رب سے چار چیزوں میں موافق ہوا۔ جب یہ
آیت ولقد خلقنا الانسان من سلالة
من طین اوتری تو میں نے کہا فتبارك الله
احسن الخالقین۔ پس یہ آیت بعینہ اوتری
ابو عبد اللہ شیبانی فضائل امامین میں کہتے ہیں
کہ حضرت عمر اکیس موضع میں اپنے رب سے موافق
ہوئی (۱) عبد اللہ بن ابی کا قصہ عمر بن الخطاب کہتے ہیں جب
عبد اللہ بن اُبی (منافقوں کا سردار) مرگیا
تو رسول خدا کو اسکی نماز کے لئے لوگوں نے
بلایا سو آپ اوسکی طرف کھڑے ہوئے اور
میں بھی کھڑا ہوا (جب آپنے نماز پڑھنے کا ارادہ
کیا) میں آپکے سینہ کے سامنے آکھڑا ہوا اور
عرض کرنے لگا اے رسول خدا کیا آپ اللہ
کے دشمن ابن ابی پر نماز پڑھتے ہیں جو فلانی
فلانے دن ایسی ایسی باتیں کہتا تھا۔
(عمر کہتے ہیں) سو ذرا تو دیر نہ ہوئی تھی
کہ یہ آیت اوتری ولا تصل علی احد منهم مات
ابدا ولا تقم علی قبره الخ (۳) یسئلونك عن
الخمر والمیسر (۴) یا ایها الذین آمنوا
لا تقربوا الصلوٰة

الصلوة وانتم سكارى الآية
ولما اكثر رسول الله ص في
الاستغفار لقوم قال عمر
سواء عليهم فانزل الله سواء
عليهم الآية ولما استشار رسول
الله الصحابة في الخروج الى بدر
اشار عمر بالخروج فنزلت كما
اخرجك ربك الاية رواه الطبراني
عن ابن عباس ولما استشار
الصحابة في قصة الافك قال عمر
من زوجكها يا رسول الله ص
قال الله قال افتظن ان ربك
دلس عليك فيها سبحانك هذا بهتان
عظيم فنزلت كذلك وقصة في
الصيام لما جامع زوجته بعد
الانتباه وكان ذلك محرما في
اول الاسلام فنزلت احل لكم
ليلة الصيام الاية عن عبد الرحمن
بن ابي ليلى ان يهوديا لقي
عمر فقال ان جبرئيل الذي
كان يذكرهما حبكم عدو
لنا فقال عمر من كان عدوا لله
وملائكته ورسله وجبريل

واتم سکاری۔ (۵) جب رسول خدا نے اپنی قوم
کے لئے کثرت بخشش مانگی تو عمرؓ نے فرمایا اون کے
لئے بخشش مانگنا نہ مانگنا برابر ہے۔ پس یہ آیت
اوتری سواء علیہم استغفرت لہم الخ (۶) جب رسول
خدا نے بدر میں نکلنے کے لئے صحابہ سے مشورہ کیا تو
حضرت عمر نے نکلنے کا اشارہ فرمایا سو یہ آیت
اُتری کما اخرجک ربک من بیتک بالحق۔ اسکو
طبرانی نے ابن عباس سے روایت کیا ہے (۷) جب
رسول خدا نے صحابہ سے حضرت عائشہ کی تہمت کے
قصہ میں مشورہ کیا تو عمرؓ نے کہا اے حضرت عائشہ کو
آپ سے کسنے بیاہا فرمایا اللہ نے کہا کیا آپ یہ
گمان کرتے ہیں کہ آپکے رب نے آپ پر اُنکا عیب
پوشیدہ رکھا۔ ای خدا تجھے پاکی ہے یہ تو بڑا ہی بہتان
ہے پس یہی آیت (سبحانک ہذا بہتان عظیم)
اُتری۔ (۸) روزوں کے قصہ میں جبکہ حضرت عمر
نے خبر ہونیکے پیچھے اپنی بیوی سے صحبت کی حالانکہ ابتدائے
اسلام میں یہ حرام تھا سو یہ آیت احل لکم لیلۃ
الصیام الرفث نازل ہوئی (۹) عبد الرحمن بن
ابی لیلی کہتے ہیں کہ ایک یہودی نے حضرت عمر
سے ملکر کہا کہ جبرئیل جسے تمہارے صاحب (محمد
صلعم) ذکر کرتے ہیں وہ ہمارے دشمن ہیں
حضرت عمر نے فرمایا جو کوئی خدا اور اوس کے
فرشتوں اور پیغمبروں اور جبرئیل

ومیکال فان اللہ عدو للکافرین
فنزلت علی لسان عمر رواہ ابن
ابی حاتم عن الاسود قال
اختصم رجلان الی النبیؐ
فقضی بینھما فقال الذی قضی
علیہ ردنا الی عمر بن الخطاب
فاتیا الیہ فقال الرجل قضی لی
رسول اللہ ص علی ھذا فقال
ردنا الی عمر فقال اکذلک قالا نعم
فقال عمر مکانکما حتی اخرج الیکما فخرج الیھما
مشتملا علی سیفہ فضرب الذی
قال ردنا الی عمر فقتلہ وادبر
الآخر فقال یا رسول اللہ
قتل عمر واللہ صاحبی فقال
ما کنت اظن ان یجترئ
عمر علی قتل مومن فانزل اللہ
فلا وربک لا یؤمنون حتی
یحکموک فیما شجر بینھم الایۃ
فاھدر دم الرجل وبرء عمر
من قتلہ رواہ ابن ابی حاتم
وابن مردویہ الاستیذان
فی الدخول وذلک انہ دخل علیہ
غلامہ وکان نائما فقال اللھم حرم

اور میکائیل کا دشمن ہو سو خدا کافروں کا
دشمن ہے۔ پس حضرت عمر کے قول کے موافق یہ آیت
آخری من کان عدوا للہ وملائکتہ الخ اسی ابن ابی
حاتم نے روایت کیا ہے (۱۰) ابوالاسود سے روایت ہے کہ دو
شخص نبی صلعم کے پاس جھگڑا لائے آپنے اون
دونوں میں فیصلہ کیا مگر جس شخص پر ڈگری ہوئی تھی وہ
کہنے لگا ہمیں عمر کے پاس بھیجدیجے چنانچہ وہ دونوں عمر
ابن الخطاب کے پاس آئے۔ ایک شخص نے اونمیں سے
کہا۔ جناب اس شخص پر مجھے رسول خدا نے ڈگری
دی اسنے کہا ہمیں عمر بن الخطاب کے پاس بھیجدیجے
آپنے دوسرے شخص کی طرف اشارہ کرکے کہا۔ یہ
ٹھیک بات ہے اسنے کہا ہاں فرمایا یہیں ٹھہرے رہو جبتک
میں تمھاری پاس آؤں سو تھوڑی دیر میں اوسکے پاس
تلوار لیے آئے اور جس شخص نے کہا تھا کہ ہمیں عمر بن الخطاب کی
طرف بھیجدیجے اوسکے تلوار ماری اور قتل کر ڈالا دوسرا
شخص بھاگا ہوا رسول خدا کے پاس آیا اور کہنے لگا خدا کی
قسم عمر نے میرے یار کو قتل کر ڈالا حضرت نے فرمایا میں تو یہ گمان
نہیں کرتا کہ عمر ایک مومن کی قتل پر جرأت کریں پس یہ آیت
فلا وربک لا یؤمنون الخ نازل ہوئی سو اس شخص کا خون رائگاں
گیا اور حضرت عمر اوسکے قتل سے بری ہوئے اسکو ابن ابی حاتم
اور ابن مردویہ نے روایت کیا ہے (۱۱) گھر میں اجازت سے داخل
ہونا اور یوں ہوا کہ حضرت عمر کا غلام اُنپر ایسے وقت آیا کہ آپ
سوتے تھے پس فرمایا ای اللہ بدون اجازت کے ہمپر حرام کر دے

الدخول نزلت اية في اليهود
انهم قوم بهت قوله تعالى
ثلة من الاولين وثلة من
الاخرين رفع تلاوة الشيخ
والشيخة اذا زنيا للاية قوله
يوم احد لما قال ابو سفيان
في القوم فلان الا تجيبة فوافقه
رسول الله ص عن سالم بن
عبد الله ان كعبا الاحبار قال
ويل لملك الارض من ملك السماء
فقال عمر الا ما حاسب نفسه
فقال كعب والذي نفسي بيده
انها لفي التوراة لتابعتها فخر
عمر ساجدا رواه عثمان بن سعيد
الدارمي فصل في كرامات
عمر عن ابن عمر قال وجه
عمر جيشا و راس عليهم رجلا
يدعى ساريةَ فبينا عمر يخطب
جعل ينادي يا ساريةُ الجبل
ثلاثا ثم قدم رسول بجيش
فساله عمر فقال يا امير
المومنين هزمنا فبينما نحن كذلك
اذ سمعنا صوتا ينادي يا ساريةُ الجبل

سو آیت یا ایہا الذین امنوا لیستاذنکم الخ آخر تک (۱۲)
یہود کی بابت کہ ایکہ قوم بہوتکی ہی۔ (۱۳) یہ اللہ تعالی کا
قول ثلة من الاولین وثلة من الآخرین (۱۴) الشیخ والشیخة
اذا زنیا الخ اسکی تلاوت منسوخ ہے مگر حکم باقی ہی (۱۵)
احد کی دن جب ابو سفیان نی کہا کیا کوئی قوم میں باقی
ہی (عمرؓ نے رسول خدا سے کہا) آپ اوسے کیوں نہیں
جواب دیتے سو آنحضرت نی آپکی موافقت کی عثمان بن
سعید الدارمی سالم بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں کعب
احبار نے کہا آسمان کی بادشاہ کی طرف سے زمین کے بادشاہ
کو لیے خرابی ہی۔ حضرت عمر نی فرمایا چاہئے اپنے نفس کا محاسبہ
کیا کعب بولا اُس ذات کی قسم جسکے ہاتہ میں میری جان
ہی یہ جملہ توراۃ میں ہی آپ نے اوس ہی موافقت کی
حضرت عمر یہ سنکر سجدے میں گر پڑے۔

فصل حضرت عمر کی کرامات میں

دلائل النبوۃ میں بیہقی نی اور ابو نعیم نے ابن عمر سے روایت
کی ہے کہ حضرت عمر نی ایک لشکر (نہاوند کی طرف)
بہیجا اور اوپر ایک مرد کو جسے لوگ ساریہ کہتے
تھے امیر کیا پس ایکوقت حضرت عمر خطبہ پڑہتے پڑہتے
چلا کر کہنے لگے ای ساریہ پہاڑ کی پناہ لے تین دفعہ یہ جملہ
فرمایا پہر جب لشکر سے قاصد آیا تو حضرت عمر نے اوس سے
وہاں کا حال دریافت کیا اوسنے کہا ای امیر المومنین
ہمیں شکست ہو چکی تہی کہ یکایک چلانیوالے کی آواز ہم نے
سُنی کہتا تہا۔ اے ساریہ پہاڑ کی پناہ لے۔

واسند ناظهورنا الی الجبل فهزمهم
الله قال قبل لعمر انك تصيح بنا
رواه البيهقي وابو نعيم كلاهما
فی دلائل النبوة عن ابن عمر
قال كان عمر يخطب يوم الجمعة
فعرض له فی خطبته ان قال يا
سارية الجبل من استرعی
الذئب ظلم فالتفت الناس
بعضهم الی بعض قال لهم علی
لتخرجن عما قال فلما فرغ سالوه
فقال وقع فی خلدی ان المشركين
هزموا اخواننا وانهم يمرون
بجبل فان عدلوا قاتلوا من
وجه واحد وان جازوا اهلكوا
فخرج منی ما تزعمون انكم
سمعتموه فجاء البشير بعد شهر
فذكر انهم سمعوا صوت عمر
فی ذلك اليوم قال فعدلنا الی
الجبل ففتح الله علينا رواه ابن مردويه
عن ابن عمر قال قال ابن الخطاب
لرجل ما اسمك قال جمرة قال ابن من قال ابن
شهاب قال ممن قال من الحرقة قال
اين مسكنك قال الحرة قال باياها

سو ہم اپنی پیٹھیں پہاڑ سے لگا دیں اللہ تعالیٰ اونہیں ہمکا دیا
(ابن عمر کہتے ہیں) لوگوں نی عمرؓ سے کہا بلاشبہ آپ ہی
چلا رہے تھے۔ ابن مردویہ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں
کہ حضرت عمر جمعہ کے دن خطبہ پڑھ رہے تھے اثنا خطبہ میں
فرمانے لگے اے ساریہ پہاڑ کی پناہ لے جسنے بھیڑیئے کو چرواہا
یا اوسنے ظلم کیا حاضرین حضرت عمر کا یہ قول سنکر آپس میں
ایکدوسرے کی طرف دیکھنے لگے۔ حضرت علی نے
اون لوگوں سے کہا جو عمر نے فرمایا ہے اوسکا کہو ہم
نکال لوگے چنانچہ جب خطبہ سے فارغ ہوئے تو لوگوں
نے آپسے پوچھا تو فرمایا میرے دلمیں یہ بات ڈالی گئی تھی کہ مشرکوں
نے ہمارے بھائیوں کو بھگا دیا اور وہ پہاڑ
چھوڑ کر آگے چلدیتے تھے اگر پہاڑ کی طرف پھریں تو
ایک ہی جہت سے لڑیں اور اگر وہ اوس سے تجاوز
کر نکلے تو ہلاک ہو جائیگے سو اوسوقت میرے مونہہ سے
نکلا جو تم نے سنا (ابن عمر کہتے ہیں) ایک مہینہ کے بعد
وہاں سے قاصد آیا اور ذکر کیا کہ لشکریوں نے جمعہ کے
دن حضرت عمر کی آواز سنی پھر ہم سبکے سب پہاڑ
کی طرف پھر آئے حق سبحانہ تعالیٰ نی ہمیں فتح
نصیب کی۔ مالک موطا میں ابن عمر سے روایت کرتے
ہیں کہ حضرت عمر نے ایک شخص سے پوچھا کہ تیرا کیا نام
ہے کہا جمرہؓ فرمایا کس کا بیٹا ہے کہا شہاب کا فرمایا تو
کس قبیلہ کا ہے کہا حرقہ کا فرمایا تیرا مسکن کہاں
ہے۔ کہا حرہ۔ فرمایا کون سا حرہ۔

قال بذات اللظى فقال عمر ادرك
اهلك فقد احترقوا فرجع الرجل
فوجد اهله قد احترقوا رواه
مالك فى الموطا عن قيس بن
الحجاج قال لما فتحت مصر اتے
عباد عمرو بن العاص حين دخل
يوم من اشهر العجم فقالوا ايها
الامير ان لنيلنا هذا سنة لا يجرى
الا بها قال وما ذاك قال اذا كان
احدى عشرة ليلة تخلوا من هذا
الشهر عمدنا الى جارية بكر
بين ابويها فارضينا ابويها وجعلنا
عليها من الثياب والحلى افضل ما
يكون ثم القيناها فى هذا النيل فقال
لهم عمر وان هذا لا يكون ابدا فى
الاسلام وان الاسلام يهدم ما كان
قبله فاقاموا والنيل لا يجرى قليلا ولا
كثيرا حتى هموا بالجلاء فلما راى ذلك عمر
كتب الى عمر بن الخطاب بذلك
فكتب عمر ان قد اصبت بالذى فعلت
وان الاسلام يهدم ما كان
قبله وبعثه بطاقة فى
داخل كتابه وكتب الى

کہا ذات اللظی حضرت عمر نے فرمایا جا اپنی اہل کو دیکھ
وہ جل گئے پس اُس شخص نے پلٹ کر اپنے لوگوں کو جلا ہوا
پایا ابن درید اخبار منثورہ میں قیس بن حجاج سے روایت
کرتے ہیں کہ جب مصر فتح ہوا اور جب وقت عجم کے مہینوں میں سے
ایک خوشی کا دن آیا تو اہل مصر عمرو بن العاص سے آکر
کہنے لگے ای امیر المومنین ہماری اس دریای نیل کی ایک
عادت ہے کہ جبتک اسکی بہیٹ ندیں جاری نہیں ہوتا عمرو بن
عاص نے کہا وہ کیا ہے بولے جب اس مہینے کے گیارہ تاریخیں
گذر چکتی ہیں تو ہم ایک کواری لڑکی کے متلاشی ہوتے ہیں
اور اوسکی والدین سے لیکر انہیں راضی کر کے عمدہ عمدہ کپڑے
اور بیش قیمت زیور پہناتے ہیں اور بنا سنوار کر اس نیل
میں ڈالا کرتے ہیں عمرو بن عاص نے مصریوں سے کہا
یہ رسم تو اسلام کبھی جایز نہ رکھیگا کیونکہ اسلام امور
جاہلیت کو مٹست و نابود کرتا ہے سو اہل مصر اس
رسم سے باز رہے اور دریاے نیل جاری نہ ہوا نہ تھوڑا
نہ بہت (جس سے قحط کے آثار معلوم ہوئے) حتی کہ
لوگوں نے شہر سے نکلجانیکا ارادہ کیا عمرو بن العاص
کو جب یہ بات معلوم ہوئی تو اونہوں نے سارا قصہ
عمر بن الخطاب کو لکھ بھیجا۔ آپ نے جواب میں لکھا
تم نے جو کچھ کیا اچھا کیا۔ بیشک اسلام
ڈھا دیتا ہے جو اوس سے پہلے ہے اور ایک کاغذ
کا پرچہ اپنے خط میں رکھکر عمرو بن العاص
کو لکھا

عمرو انی قد بعثت الیک
بطاقۃ فی داخل کتابی فالقہا
فی النیل فلما قدم کتاب عمر
الی عمرو بن العاص اخذ البطاقۃ
ففتحہا فاذا فیہا من عبد اللہ عمر امیر
المؤمنین الی نیل مصر اما بعد فان کنت
تجری من قبلک فلا تجر و ان کان
اللہ یجریک فاسأل اللہ الواحد القہار
ان یجریک و القی البطاقۃ فی
النیل قبل الصلیب بیوم فاصبحوا
و قد اجراہ اللہ سنۃ عشر
ذراعا فی لیلۃ واحدۃ و قطع
اللہ تلک السنۃ عن اہل مصر
الی الیوم رواہ ابن دُرَید فی
الاخبار المنثورۃ عن
الحسن قال ان کان احد
یعرف الکذب اذا حُدِّثَ
بہ انہ کذب فہو عمر بن
الخطاب رواہ ابن عساکر
عن شریح بن عبید قال
اخبر عمر بان اہل العراق
قد حصبوا امیرہم فخرج
غضبان فصلّی فسہی فی صلاتہ

میں تمہاری پاس ایک کاغذ کا پرچہ جو میری خط میں
رکھا ہے بھیجتا ہوں سو اسکو نیل میں ڈال دو پس
جب حضرت عمر بن الخطاب کا خط عمرو بن العاص کے
پاس آیا تو انہوں نی اوس کاغذ کے پرچہ کو کھولکر
پڑھا اوس میں لکھا تھا۔ یہ خط امیر المومنین
اللہ کے بندے عمر بن الخطاب کی طرف سے نیل مصر
کی طرف ہے اما بعد۔ اگر تو اپنے آپ جاری
رہتا ہے تو مت جاری رہ اور اگر تو اللہ کے
حکم سے جاری ہوتا ہے تو میں اللہ اکیلے
زبردست سے التماس کرتا ہوں کہ وہ تجھے
جاری کردے۔ سو عمرو بن العاص نے اوس کاغذ کے
پرچے کو یوم الصلیب کے ایکدن پہلے ڈالدیا
پس اہل مصر نے صبح کی اس حال میں کہ
اللہ تعالی نے اوسے ١٦ گز بلند ایک ہی رات
میں جاری کیا پس یہ برابر اللہ تعالی نے
اہل مصر سے منقطع کردیا۔ ابن عساکر حسن سے
روایت کرتے ہیں کہ اگر کوئی جھوٹ بات پہچانتا
تھا جب بات کیا جاوے تو وہ عمر بن الخطاب
تھے۔ ابن عساکر شریح بن عبید سے روایت
کرتے ہیں کہ حضرت عمر کو لوگوں نے خبر دی کہ
عراقیوں نے اپنے امیر کو سنگسار کیا۔ آپ
غصہ میں بھرے ہوئے باہر آئے اور نماز
پڑھی۔ نماز میں سہو ہوگیا۔

فلما سلم قال اللهم انهم
قد لبسوا علی فالبس علیهم
وعجل بالغلام الثقفی یحکم
فیهم بحکم الجاهلیة لا یقبل من
محسنهم ولا یتجاوز عن
مسیئهم رواه ابن عساکر
قلت اشار به الی الحجاج بن
یوسف فصل فی نبذ سیرته
عن احنف بن قیس قال کنا
بباب عمر فمرت جاریة فقالوا
سریة امیر المومنین فقال عمر لا امیر
المومنین بسریة ولا تحل له انها من مال
الله فقلنا فما اذا یحل له من مال
الله فقال ان لا یحل لعمر من مال
الله الا حلتین حلة للشتاء و
حلة للصیف وما یحج به وما اعتم
وقوتی وقوت اهلی کرجل من
قریش لیس باغناهم ولا
بافقرهم ثم انا بعد رجل
من المسلمین رواه ابن سعد
قال حزمیة بن ثابت کان عمر
اذا استعمل عاملا کتب له واشترط
علیه ان لا یرکب برذونا ولا

حب سلام پھرا فرمایا بار خدایا انہوں نے مجھ پر شبہہ
ڈالا تو بھی انپر شبہہ ڈال اور اونپر جلد ایک ثقفی غلام
ایسا بھیج کہ وہ اونمیں جاہلیت جیسا حکم کرے
نہ تو وہ اونکی نیکوں کی نیکیاں قبول کرے اور نہ بروں
سے درگذرے۔ میں کہتا ہوں اس سے اشارہ
حجاج بن یوسف کی طرف ہے

فصل

حضرت عمر کی بعض خصلتوں میں

ابن سعد احنف بن قیس سے روایت کرتے ہیں کہ ہم
عمرؓ کے دروازے پر بیٹھے ہوئے تھے کہ وہاں سے ایک
لونڈی گذری لوگوں نے کہا یہ امیر المومنین کی حرم ہے
آپنے فرمایا امیر المومنین کی یہ حرم نہیں اور نہ اوسے
اسمیں تصرف حلال ہے یہ تو اللہ کا مال ہے ہم نے
کہا اللہ تعالی کے مال میں سے عمر کو کیا کیا حلال ہے
فرمایا بلاشبہہ عمر کو دو حلوں کے سوا ایک حلہ تو جاڑے میں
اور ایک گرمی میں اور کچھہ حلال نہیں اور اسقدر
مال جس سے وہ حج و عمرہ کرلے اور میری اور میری
اہل کی قوت قریش کے متوسط آدمی کے مانند ہے کہ
نہ قریش میں سب سے غنی زائد ہوا اور نہ فقیر
پھر میں اس کے بعد مسلمانوں میں سے ایک مرد
ہوں خزیمہ بن ثابت کہتے ہیں کہ حضرت عمر جب
کسیکو عامل مقرر کرتے تو اوسے یہ لکھتے اور
شرط کرلیتے کہ ترکی رہوار پر سوار نہ ہونا

یاکل نقیا ولا یلبس رقیقا
ولا یغلق بابہ دون ذوی
الحاجات فان فعل فقد حلت
علیہ العقوبۃ وقال عکرمۃ
بن خالد وغیرہ ان حفصۃ
وعبد اللہ وغیرھما کلموا عمر
فقالوا لو اکلت طعاما طیبا کان
اقوی لک علی الحق قال اوکلکم
علی ھذا الرائی قالوا نعم قال
قد علمت نصحکم ولکنی ترکت
صاحبی علی جادۃ فان نرکت
جادتھما لم ادرکھما فی المنزل
قال واصاب الناس سنۃ فما
اکل عام مین سمنا ولا سمینا وقال
ابن ابی ملیکۃ کلم عقبۃ بن
فرقد عمر فی طعامہ فقال ویحک
اکل طیباتی فی حیاتی الدنیا واستمتع
بھا وقال الحسن دخل عمر علی
ابنہ عاصم وھو یاکل لحما فقال
ما ھذا قال قرمنا الیہ قال اوکلما
قرمت الی شیء اکلتہ کفی بالمرء
سرفا ان یاکل کل ما اشتھی وقال
اسلم قال عمر لقد خطر علی قلبی شھوۃ

میدہ کی روٹی نہ کھاتا باریک کپڑا نہ پہنتا حاجتمندوں
سے اپنا دروازہ بند کرتا اگر ایسا کرے گا تو سزا یاب
ہوگا۔ عکرمہ بن خالد کہتے ہیں کہ ام المومنین حضرت حفصہ
اور عبداللہ وغیرہ نے حضرت عمرؓ سے کلام کیا اور کہا اگر
آپ عمدہ کھانا کھائیں تو حق کی کاموں پر آپکو بہت بڑی
قوت ہو فرمایا کیا تم سب کی یہی رائے ہے کہا ہاں فرمایا
میں تمہاری خیر خواہی جان لی مگر میں نے اپنے دونوں
مصاحبوں (حضرت صلعم و ابوبکر) کو اسی راہ پر چھوڑا
ہے اگر میں اونکی اس راہ کو چھوڑ دونگا تو مرتبہ میں
اون دونوں کو نہ پاؤں گا راوی حدیث کہتے ہیں کہ ایک
برس لوگوں کو قحط پہونچا تو آپ نو سال تک روغن اور
فربہ (گوشت وغیرہ نکھایا) ابن ابی ملیکہ کہتے ہیں کہ
عقبہ بن فرقد نے حضرت عمر سے اون کے کھانے کے
باب میں کلام کیا فرمایا تجھے خرابی ہو میں اپنی زندگانی
دنیا میں اپنے (حصہ کے موافق) عمدہ چیزیں کھاتا
اور (بقدر سماح) دنیا سے فائدہ اوٹھاتا ہوں
حسن کہتے ہیں کہ حضرت عمر ایک دن اپنے فرزند
عاصم پر گدرے اور وہ گوشت کھا رہے تھے فرمایا
یہ کیا ہے کہا اسکو ہمارا جی چاہتا تھا فرمایا کیا جس
چیز کو تیرا جی چاہتا ہے تو وہ کھاتا ہے۔ مرد کو یہی
گناہ کافی ہے کہ جس چیز کو اوسکا جی چاہے کھالے
اسلم کہتے ہیں کہ حضرت عمر نے فرمایا ایک دن میرے
دل میں تازی مچھلی کی خواہش کا خطرہ گذرا

السمك الظرى فال فرحل برفا راحلته
وسار اربعا مقبلا واربعا مدبرا واشترى
مكتلا فجاء به وعمد الى الراحلة
فغسلها فاتى عمر فقال انطلق
حتى انظر الى الراحلة فنظر وقال
نسيت ان تغسل هذا العرق
الذى تحت اذنها عذبت بهيمة
فى شهوة عمر لا والله لا يذوق عمر
مكتلك وقال قتادة كان عمر
يلبس وهو خليفة جبة من صوف
مرقوعة بعضها بأدم ويطوف
بالاسواق على عاتقه الدرة
يؤدب الناس بها ويمر
بالنوى فيلتقطه ويلقيه فى منازل
الناس ينتفعون به وقال انس
رايت بين كتفى عمر اربع رقاع
فى قميصه وقال ابو عثمان النهدى
رايت على عمر ازارا مرقوعا بادم وقال
عبد الله بن عامر بن ربيعة
حججت مع عمر فما ضرب فسطاطا
ولا خباء كان يلقى
كساء والنطع على الشجرة
ويستظل تحته وقال

سوا اونکے غلام برفا نے اپنی سواری پر پالان رکھا
اور چار دن آگے چار دن پیچھے چلا گیا اور وہاں سے
ایک زنبیل خرید کر لایا اور اپنی سواری کو
زخموں کے خون سے دھو دھلا کر صاف کیا پھر حضرت عمر کے
پاس آکر کہنے لگا آپ چلئے اور راحلہ کی طرف ملاحظہ
فرمائیے حضرت عمر نے فرمایا تو اس رگ کو جو
اوسکے کان کے نیچے ہے دھونی بھول گیا کیا عمر کی
خواہش پوری کرنیکے لئے ایک جانور ستایا جاوے
بخدا عمر اس زنبیل سے کچھ نہ چکھے گا قتادہ کہتے ہیں
کہ حضرت عمر خلافت کی حالت میں ایک صوف کا جبہ
جسمیں بعض پیوند اور مہوڑی کی لگے ہوئے تھے پہنتے اور اسے
کندھے پر درہ رکھکر بازاروں میں گشت کرتے تاکہ
لوگوں کو اوس سے ادب دیں اور لوگوں کی آمد
رفت کے راستہ میں کھجور کی خشتہ وغیرہ ڈال دیتے
تاکہ لوگ اوس سے نفع حاصل کریں۔ انس کہتے
ہیں میںنے حضرت عمر کے کرتے کے مونڈھوں پر چمڑی کی چار
پیوند دیکھے۔ عثمان نہدی کہتے ہیں میںنے حضرت
عمر کے تہ بند میں اہوڑی کے چار پیوند دیکھے عبد اللہ
بن عامر بن ربیعہ کہتے ہیں میںنے حضرت عمر کے ساتھ
حج کیا سونہ تو آپنے کوئی چھوٹا خیمہ گاڑا نہ کوئی
بڑا سائبان اپنے ساتھ لیا۔ منزل میں
چادر اور چمڑے کا فرش درخت پر ڈالدیتے
اور اوس کے سایہ میں آرام کرتے۔

عبد الله بن عيسى كان في
وجه عمر بن الخطاب خطان
اسودان من البكاء وقال انس
دخلت حائطا فسمعت عمر يقول
وبيني وبينه جدار عمر بن
الخطاب امير المومنين بخ والله
لتتقين الله ابن الخطاب او
ليعذبنك الله وقال عبد الله
بن ربيعة رايت عمر اخذ تبنة
من الارض وقال ليتني
هذه التبنة ليتني لم اك شيئا
ليت امي لم تلدني وقال
عبد الله بن عمر بن حفص حمل
عمر بن الخطاب قربة على
عنقه فقيل له في ذلك
فقال ان نفسي اعجبتني
فاردت ان اذلها وقال
محمد بن سيرين قدم
صهر لعمر من مكة
فطالب ان يعطيه من
بيت المال فانتهره
عمر وقال اردت
ان القى الله ملكا

عبد اللہ بن عیسیٰ کہتے ہیں کہ حضرت عمر کے
چہرہ پر دو سیاہ خط رونے روتے پڑ گئے
تھے۔ انس کہتے ہیں۔ میں ایک باغ میں
گیا دیوار کے پیچھے سے حضرت عمر کو
یہ کہتے سنا اے عمر بن الخطاب۔ اے
امیر المومنین واہ واہ خدا کی قسم
تو اللہ سے ڈر ورنہ وہ تجھ پر عذاب
کرے گا۔ عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ
کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر کو دیکھا کہ
آپ زمین سے ایک تنکا لئے ہوئے کہہ رہے
ہیں۔ کاش میں یہ تنکا ہوتا کاش میں
کوئی چیز نہ ہوتا۔ کاش مجھے میری
ماں نہ جنتی۔ عبد اللہ بن عمر بن حفص کہتے
ہیں کہ عمر بن الخطاب کندھے پر مشک اوٹھائے
چلے جا رہے تھے لوگوں نے اس باب میں
آپ سے استفسار کیا فرمایا میرے نفس
نے مجھے عجب اور تکبر میں ڈالا تھا
سو میں نے اوس کو ذلیل و پست کرنا چاہا
محمد بن سیرین کہتے ہیں حضرت عمر کے داماد آپکے
پاس مکہ سے آئے اور سوال کیا کہ بیت المال
میں سے آپ اوسے کچھ دیویں حضرت عمر نے اوسے
جھڑک دیا اور فرمایا تو یہ چاہتا ہے کہ میں
اللہ سے اس حال میں ملوں

خائنا ثم اعطاه من صلب ماله
عشرة الآف درهم وقال النخعي
وكان عمر يتجر وهو خليفة وقال انس تقرقر
بطن عمر من اكل الزيت عام الرمادة وقد كان
قد حرم نفسه السمن فتقرقر بطنه بإصبعه
وقال ليس عندنا غيره حتى يحيى الناس
قال عمر بن الخطاب احب الناس
الي من رفع الي عيوبي وقال
اسلم رايت عمر بن الخطاب
ياخذ باذن الفرس وياخذ بيده
الاخرى اذنه ثم ينزو على ظهر
الفرس وقال ابن عمر ما رايت
عمر قط غضب فذكر الله عنده
او خوف او قرأ عنده انسان
اية من القران الا وقف عما
كان يريد وقال بلال لاسلم
كيف تجدون عمر فقال خير الناس
الا انه اذا غضب فهو امر عظيم
فقال بلال لو كنت عنده اذا
غضب قرأت عليه القران حتى
يذهب غضبه وقال الاحوص
بن حكيم عن ابيه اتي عمر بلحم فيه
السمن فابى ان ياكلها وقال

خیانت کرنیوالا ہوں پھر اُسی اپنی اصلی مال میں سے دس ہزار
درہم دئے۔ نخعی کہتے ہیں کہ حضرت عمر خلافت میں تجارت
کرتے تھے انس کہتے ہیں عام الرماد (جس میں قحط کے سبب سے
جانور اور آدمی بکثرت ہلاک ہوئے) میں روغن زیت کھانے
کی وجہ سے حضرت عمر کے پیٹ میں گڑگڑاٹ پیدا ہوئی
اور آپنے گھی کا استعمال اپنی نفس پر حرام کرلیا تھا سو
اونگلی سے اپنے پیٹ کو بجا کر کہنے لگی ہمارے پاس بجز اسکے
اور کچھ نہیں جبتک کہ لوگ زندہ ہوں یعنے نیچہ برسات جاوے
سفیان بن عیینہ نے کہا عمر بن الخطاب فرمایا کرتے تھے مجھے تمام
لوگوں سے وہ شخص زائد محبوب ہے جو میری عیب میرے سامنے ظاہر
کرے اسلم کہتے ہیں کہ میں نے عمر بن الخطاب کو دیکھا کہ گھوڑے کا کان
پکڑکے اور دوسرے ہاتھ سے دوسرا کان پکڑکے اوسکی پیٹھ پر
اچک کر چڑھجاتے۔ ابن عمر کہتے ہیں میں نے حضرت عمر کو کبھی
کہ وہ کیسے ہی غصہ میں ہوتے مگر جب کوئی اللہ کا ذکر کرتا
یا اللہ سے ڈراتا یا کوئی آدمی اونکے پاس قرآن کی آیت
پڑھتا تو وہیں وقت آپ رُک جاتے۔ بلال نے اسلم
سے کہا تم حضرت عمر کو کیسا پاتے ہو کہا وہ سب لوگوں
سے بہتر ہیں ہاں جب غصہ میں ہوتے ہیں تو پناہ بخدا۔ وہ
ایک شوار امر ہوتا ہے بلال نے کہا میں اگر غصہ کے وقت
اونکے پاس ہوتا تو اونکے سامنے قرآن پڑھنا شروع
کردیتا تھا یہانتک کہ اُنکا غصہ فرو ہوجاتا۔ احوص بن حکیم
اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر کے پاس گوشت
جسمیں گھی نہ ملایا گیا آپنے دونوں کے کہانیسے انکار کیا اور فرمایا

حق سبحانہ وتعالیٰ آسائش اور نرمی میں مجھے اون کے ساتھ شریک کرے ۱۲

كل واحد منهما ادم رواه هذا
الاثار كلها ابن سعد عن الحسن
البصري قال قال عمر هان شئ
اصلح به قوما أبد لهم اميرا
مكان اميرٍ رواه ابن سعد

فصل في صفة عن ابي ذر
الغفاري رض قال خرجت مع اهل
المدينة في يوم عيد فرايت
عمر يمشي حافيا شيخا اصلع
ادم اعسل ايسر طوالا مشمرا فاعلى
الناس كان على دابة رواه
الحاكم وابن سعد قال الواقدي
لا يعرف عندنا ان عمر كان
ادم الا ان يكون راه عام الرمادة
فانه كان تغير لونه من اكل الزيت
عن عثمان بن سعد عن ابن عمر
انه وصف عمر فقال رجل ابيض
تعلوه حمرة طوال اصلع
اشيب رواه ابن سعد والحاكم عن عبيد
بن عمير قال كان عمر يفوق الناس طولا
عن سلمة بن الاكوع قال كان عمر رجلا ايسر
يعني يعتمد بيديه جميعا رواهما ابن سعد والحاكم عن
ابي بجاء العطاردي قال كان عمر رجلا طويلا

ان دونوں میں سے ہر ایک سالم ہے ان تینوں اثروں کو ابن
سعد نے روایت کیا ہے ابن سعد حسن بصری سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت
عمر نے فرمایا جس چیز سے میں قوم میں صلاحیت پیدا کرتا ہوں آسان
ہے وہ یہ کہ اونکے حاکم کو ایک جگہ سے دوسری جگہ بدلتا ہوں

فصل حضرت عمر کی حلیہ میں۔ ابن سعد ابوذر سے روایت کرتے ہیں
کہ میں اہل مدینہ کے ساتھ عید کے دن نکلا حضرت عمر کو میں نے دیکھا کہ
ننگے پیر چلے جاتے تھے اونچے۔ سر کے بال گھنے اور گیہواں
رنگ دانتوں میں جھری اور کچی رکھتے تھے۔ دونوں ہاتوں سے برابر
کام کرتے دراز قد لوگوں پر بلند تھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ آپ گھوڑے پر
سوار ہیں (اور لوگ پیادہ) واقدی کہتے ہیں حضرت عمر کا گیہواں
رنگ ہونا ہمارے نزدیک معروف نہیں ہوا ہاں شاید ابوذر نے
آپکو عام الرمادہ میں دیکھا ہوگا کہ تیل کھاتے کھاتے گندم گوں پڑ گئے
تھے اور اس سے اونکا اصلی رنگ بگڑ گیا تھا۔ ابن سعد اور
حاکم عثمان بن سعد سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عمر نے حضرت عمر کی
صفت اور حلیہ بیان کیا کہ وہ سفید رنگ مرد تھے سرخی اونپر
چڑھی آتی تھی دراز قد سر کے گھنے بال اونچے تھے عبید بن عمیر
کہتے ہیں کہ حضرت عمر قد کی درازی میں سب لوگوں سے
فوقیت رکھتے تھے۔ سلمہ بن الاکوع کہتے ہیں کہ حضرت عمر
ایسر مرد تھے یعنے دونوں ہاتھوں سے یکساں اور
برابر کام کرتے تھے۔ ان دونوں اثروں کو ابن سعد
اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ ابن عساکر ابو رجاء
عطاردی سے روایت کرتے ہیں کہ عمر دراز قد
جسیم۔ سر کے بال بہت گھنے والے۔

جسیما اصلع شدید الصلع ابیض شدید الحمرۃ فی عارضیہ خفیف سبلتہ کبیرۃ وفی اطرافہا صہبۃ رواہ ابن عساکر وفی تاریخ ابن عساکر من طرق ان ام عمر بن الخطاب حنتمۃ بنت ہشام بن المغیرۃ اخت لابی جہل بن ہشام فکان ابو جہل

خالہ فصل فی خلافتہ وشہادتہ

ولی الخلافۃ بعہد من ابی بکر الصدیق فی جمادی الاخرۃ سنۃ ثلاث عشرۃ عن الحسن البصری قال استخلف عمر یوم توفی ابو بکر بعج یوم الثلثاء لثمان بقین من جمادی الاخرۃ رواہ الحاکم فقام بالامر تمام وکثرت الفتوح فی ایامہ عن یسار الاسلمی ان عمر لما خرج یستسقی خرج وعلیہ برد رسول اللہ صلعم عن ابن ابی عون قال اخذ عمر بید العباس ثم ارفعہا وقال اللہم انا نستشفع الیک بعم نبیک ان تذہب عنا المحل وان تسقنا الغیث فلم یبرحوا

تسفید رنگ سخت سرخی مائل تھے اونکے دونوں رخسارو میں گوشت کم تھا اونکی موچھیں بڑی بڑی جنکی نوکیں سرخ تھیں۔ ابن عساکر کی تاریخ میں متعدد طرق سے مروی ہے کہ عمر بن الخطاب کی والدہ حنتمہ بنت ہشام بن مغیرہ کی بیٹی ابوجہل بن ہشام کی بہن تھیں سو ابوجہل آپکا ماموں ہوا

فصل

حضرت عمر کی خلافت و شہادت میں

آپ حضرت ابوبکر صدیق کی زمانہ میں جمادی الاخرے سنہ ۱۳ھ میں خلافت کے والی بنائے گئے۔ حسن بصری کہتے ہیں کہ حضرت عمر منگل کی صبح بائیسویں جمادی الاخرے حضرت ابوبکر کی وفات کے دن خلیفہ ہوئے۔ آپنے امر خلافت پر پورا پورا قیام فرمایا اور آپ کے زمانہ میں بکثرت فتوحات ہوئے۔

یسار اسلمی کہتے ہیں۔ جب حضرت عمر استسقا کے لئے نکلے تو اونکے کندھوں پر رسول خدا کی چادر پڑی ہوئی تھی۔ ابن ابی عون کہتے ہیں کہ حضرت عمر نے حضرت عباس کا ہاتھ پکڑ کر اوٹھایا اور کہا بار خدایا ہم تیرے نبی کے چچا کو تیرے حضور میں سفارشی لائے ہیں اسوا کہ یہ مشقت (قحط سالی) تو ہم سے دور کرے اور مینھ برسادے (راوی کہتا ہے) کہ ابھی وہاں سے پھرے نہ تھے کہ جو

حتی سقوا واطبقت السماء علیهم
ایاما رواهما ابن سعد عن سعید بن
المسیب قال لما نفر عمر من منی
اناخ بالابطح ثم استلقا
ورفع یدیه الی السماء وقال
اللهم قد کبرت سنی وضعفت
قوتی وانتشرت رعیتی فاقبضنی
الیک غیر مضیع ومفرط فما انسلخ
ذوالحجة حتی قتل رواه الحاکم
عن ابی صالح السمان قال کعب
لعمر اجدك فی التوراة تقتل
شهیدا قال وانی لی بالشهادة
وانا بجزیرة العرب وقال اسلم
قال عمر اللهم ارزقنی شهادة
فی سبیلك واجعل موتی فی
بلد رسولك رواه البخاری
عن سعد بن ابی طلحة قال خطب
عمر فقال رایت کان دیکا نقرنی نقرة
او نقرتین وانی لا اراه الا لحضور
اجلی وان قوما یامرونی ان
استخلف وان الله لم یکن لیضیع
دینه ولا خلافته فان عجل بی
امر فالخلافة شوری بین هؤلاء

مینہ برسائے اور چند روز تک آسمان نمودار نہ ہوا
انکو ابن سعد نے روایت کیا ہے۔ حاکم سعید بن مسیب سے
روایت کرتے ہیں کہ جب عمر بن الخطاب منی سے پھرے تو ابطح میں
اونٹنی بٹھائی پھر لیٹ کر اپنے دونوں ہاتھ آسمان کیطرف
اوٹھا کر کہا اے اللہ میری عمر بڑی ہوگئی میری قوی میں ضعف
آگیا میرے رعیت ملکوں ملکوں پھیل گئی سو اب مجکو اپنی
طرف اسحال میں اوٹھا کہ نہ تو میں ضائع کرنیوالا ہوں نہ عبادت میں
تقصیر کرنیوالا (راوی کہتے ہیں) ذیحجہ تمام نہ ہوا تھا کہ شہید
ہو گئے ابو صالح سمان کہتے ہیں کہ کعب نے حضرت عمر سے
کہا میں تورات میں پاتا ہوں کہ آپ شہید کیے جاوینگے فرمایا میری
لئے کہاں شہادت ہوگی حالانکہ میں عرب کے جزیرہ میں ہوں
بخاری میں اسلم سے روایت ہے کہ عمر کہا کرتے تھے ای اللہ مجھے
اپنی راہ میں شہادت نصیب کر اور اپنے رسول کے شہر
میں مجھے موت دے۔

حاکم سعد بن ابی طلحہ سے روایت کرتے ہیں کہ عمر خطبہ
پڑھتے پڑھتے فرمانے لگے۔ میں نے خواب میں ایک مرغ
دیکھا ہے کہ اوسنے میری ایک یا دو ٹھونگیں ماری
ہیں اور میں اسکی یہ تعبیر دیکھتا ہوں کہ میری موت
میرے سامنے آگئی ہے۔ ایک قوم خلیفہ
بنانے کا مجھے حکم کرتی ہے اور اللہ نہ تو اپنے
دین کو ضائع کرے گا نہ خلافت کو۔ سو اگر
مجھے جلدی سے موت آجاوے تو خلافت اون چھ
آدمیوں کے مشورہ سے ہو

السنة الذين توفي رسول الله
وهو عنهم راض رواه الحاكم
عن عمرو بن ميمون الازدي
انا لكوفوا عبد المغيرة طعن عمر
بخنجر له رأسان وطعن معه
اثني عشر رجلا مات منهم ستة
فالقى عليه رجل من اهل العراق
ثوبا فلما اغتم قتل نفسه وقال
ابو رافع كان ابو لؤلؤ عبد المغيرة
يستغل كل يوم اربعة دراهم
فلقي عمر فقال يا امير المومنين
ان المغيرة قد اثقل علي فكلمه
فقال احسن الى مولاك ومن
نيته عمر ان يكلم المغيرة فغضب
وقال يسع الناس كلهم عدله غيري
واضم قتله واتخذ خنجرا واحده
وسمه وكان عمر يقول اقيموا
صفوفكم قبل ان يكبر فجاء فقام
حذاءه في الصف وضربه بيده كتفه
وفي خاصرته فسقط وطعن معه
ثلاثة عشر رجلا فمات منهم
ستة وحمل عمر الى اهله فكادت
الشمس تطلع وصلى ابن عوف

جیسے رسول خدا انتقال کے وقت راضی تھی عمر بن میمون
ازدی کہتے ہیں کہ مغیرہ کے غلام ابولولو رو نے حضرت عمر کے خنجر
دودم (جسے دوباڑا کہتے ہیں) مارا اور آپ کے ساتھ اور بارہ
آدمیوں کو زخمی کیا جن میں سے چھ آدمی شہید ہو گئے۔ سو
اہل عراق میں سے ایک شخص نے ابولولو رو پر اپنا کپڑا ڈال دیا جب
اوسنے اپنے آپ کو گرفتار پایا تو خود کشی کی ابو رافع کہتے ہیں
ابولولو رو مغیرہ کا غلام تھا اور مغیرہ اوس سے ہر دن
چار درہم لیتا تھا ابولولو رو نے حضرت عمر سے ملکر کہا
اے امیر المومنین مغیرہ نے مجھپر بوجھ رکھا ہے آپ اوس سے
اسباب میں کلام کیجئے حضرت عمر کی نیت میں تو یہ ہی
بات تھی کہ مغیرہ سے اوسکی سفارش کریں مگر ظاہرا
فرمایا کہ اپنے آقا کے ساتھ تو نیکی کر۔ اوسے غصہ آیا
اور کہنے لگا انکا انصاف بیخبر میرے اور سب لوگونکو
شامل ہے اور دلمیں اونکے قتل کا ارادہ کیا۔ پس
ایک خنجر دو دھارا بنا کر خوب تیز کیا اور زہر میں
بجھایا حضرت عمر کی عادت تھی کہ تکبیر سے پہلے فرمایا
کرتے تھے کہ صفوں کو سیدھا کرو اور خود پھر چلکر
دیکھتے بھی تھے ابولولو رو وہی خنجر دوسر لیکر آیا
اور صف اول میں حضرت عمر کے مقابل کھڑا ہوا اور
آپکے کندے پر کئی ضرب اور کوکھ میں ایک ضرب ماری
حضرت عمر زمین پر گر پڑے اور آپ کے ساتھ تیرہ
آدمیوں کو زخمی کیا جن میں سے چھ شہید ہو گئے
حضرت عمر کو اٹھا کر گھر میں لے گئے اور سورج نکلنے کے قریب

یا الناس بالقصر سورتین فاتی عمر
بنبیذ فشربہ فخرج من جرحہ فشقوہ
لبنا فخرج من جرحہ فقالوا لا باس
علیک فقال ان یکن بالقتل باس
فقد قتلت فجعل الناس یثنون
علیہ ویقولون کنت وکنت فقال
اما واللہ وددت انی خرجت منہا
کفافا لا علی ولا لی وان صحبۃ رسول
اللہ ص سلمت لی واثنی علیہ ابن
عباس فقال لو ان طلاع الارض
ذہبا لافتدیت بہ من ہول المطلع
وقد جعلتہا شوری فی عثمان و
علی وطلحۃ وزبیر وعبد الرحمن
وسعد وامر صہیبا ان یصلی
بالناس رواہ الحاکم وقال العباس
کان ابو لولوۃ مجوسیا عن الزہری
کان عمر لا یاذن لبصبی قد احتلم
فی دخول المدینۃ حتی کتب المغیرۃ
بن شعبۃ وہو علی الکوفۃ یذکر لہ
غلاما صنعا ویستاذنہ ان یدخل
المدینۃ ویقول ان عندہ اعمالا
کثیرۃ فیہا منافع للناس انہ حداد
نقاش نجار فاذن لہ ان یرسل

بیان عبدالرحمن بن عوف نی چھوٹی چھوٹی دو سورتوں سے
نماز پڑھائی اور حضرت عمر کے پاس کھجور کا شیرہ لایا گیا آپ نے
اوسی پیا مگر زخموں کی راہ سی نکل گیا پھر لوگوں نی دودھ پلایا
وہ بھی نکل گیا حاضرین نی کہا آپ کچھ خوف نہ کیجئے فرمایا
قتل میں خوف ہے میں مقتول ہوچکا۔ پس لوگ آپکی
تعریفیں کرکے کہنے لگے آپ ایسے ہیں آپ ایسے ہیں۔
فرمایا خدا کی قسم میں چاہتا ہوں کہ دنیا سے برابر سرابر
نکلوں نہ تو اوسکا کچھ مجھپر رہے نہ میرا اوسپر اور رسول خدا
کی صحبت میری لئی سالم رہے اسکے بعد ابن عباس آپکی تعریف
کرنے لگے فرمایا اگر میری پاس پوری زمین کی برابر سونا ہوتا
تو قیامت کے موقف کے ہول سے سب کا سب فدیہ میں
دیتا اور میں نے امر خلافت کو عثمان علی طلحہ زبیر
عبدالرحمن سعد کے مشورے میں سونپا اور صہیب
کو نماز پڑھانے کا حکم فرمایا۔ عباس کہتے ہیں ابولولو
مجوسی تھا۔ ابن سعد زہری سے روایت کرتے
ہیں کہ حضرت عمر کسی مشرک بالغ کو مدینہ میں نہ آنے دیتے
تھے حتے کہ مغیرہ بن شعبہ والی کوفہ نے آپکو لکھا
یہاں ایک کاریگر لڑکا ہے (اور وہ اوس کہنے سے)
حضرت عمر سے اجازت چاہتے تھے کہ وہ لڑکا مدینہ میں داخل
ہو حضرت عمر سے کہا کہ اوس لڑکے کو بہت سے ایسے
کام آتے ہیں جن میں لوگونکو بہت نفع ہیں۔
جیسے نجاری۔ نقاشی لوہاری وغیرہ حضرت عمر نے
اجازت دیدی کہ اوسے مدینہ میں بھیجدیں۔

المدينة وضرب عليه المغيرة ثمانية
دراهم في الشهر فجاء الى عمر يشتكي
بشدة الخراج فقال ماخراجك
بكثير فانصرف ساخطا فلبث
ليالي ثم اتاه فقال الم اخبرانك
تقول لو اشاء لصنعت رحى تطحن
بالريح فالتفت الى عمر عابسا وقال
لاصنعن لك رحى يتحدث الناس
بها فلما ولى قال لاصحابه او عدني
العبد انفا ثم اشتمل ابو لؤلؤة على
خنجر راسين ونصابه في وسطه
فكن في زاوية من زوايا المسجد في
الغلس فلم يزل هناك حتى خرج
عمر يوقظ الناس للصلوة فلما
دنى منه طعنه ثلاث طعنات وذلك
في الصلوة رواه ابن سعد عن عمر
انه قال ان ادركني اجلي وابو عبيدة
بن الجراح حي استخلفته فان سألني
ربي قلت سمعت رسول الله ﷺ يقول
ان لكل نبي امين واميني ابو عبيدة
بن الجراح فان ادركني اجلي وقد
توفي ابو عبيدة استخلفت معاذ بن
جبل فان سألني ربي لم استخلفت

اور مغیرہ کی ہر مہینہ میں دو درہم اُس غلام پر لگائی تھے اوسنے
حضرت عمر کی پاس آکر اُس محصول کی شکایت کی آپنے فرمایا یہ محصول تو
بہت نہیں ہے یہ سنکر وہ غلام غصہ میں بھرا ہوا چلا گیا اور
چند دن ٹہر کر عمر کی پاس آیا آپنے فرمایا مجھ کو خبر لگی ہے کہ تو یوں
کہتا ہے۔ اگر میں چاہوں تو ایک ایسی چکی بناؤں کہ خود بخود
ہوا سے آٹا پیسے اُس غلام نے حضرت عمر کی طرف ترش رو
ہوکر دیکھا اور کہا میں آپکے واسطے ایک ایسی چکی بناتا
ہوں کہ اوس کی لوگوں میں بہت شہرت ہو پس جب وہ غلام
پیٹھ پھیر کر باہر نکلا آپنے اپنے یاروں سی کہا مجھے یہ غلام دھمکی
اور ڈراوا دیکر گیا ہے پھر ابو لولو (مغیرہ کا غلام) دو دھاری خنجر
جسکا دستہ بیچ میں تھا آیا اور اندھیرے میں مسجد کے کونوں
میں سے کسی کونے میں چھپ گیا اور وہیں بیٹھا رہا حتی کہ حضرت عمر
نماز کے لئے لوگوں کو جگانے نکلے پس جب آپ اُسکے قریب ہوئے
تو اُسنے تین ضربیں اُس خنجر کی آپکو ماریں اور یہ حالت نماز
میں واقع ہوئی۔ مسند احمد میں عمر بن الخطاب سے روایت ہے
فرماتے ہیں اگر مجھے موت آئی اور ابو عبیدہ بن جراح زندہ
ہوں میں اونھیں خلیفہ کر جاؤں۔ اگر مجھے میرا رب
پوچھے تو عرض کروں کہ میں نے رسول خدا سے سنا تھا
وہ فرماتے تھے کہ ہر نبی کے لئے ایک امین ہوتا ہے
اور میرا امین ابو عبیدہ بن جراح ہے۔ اور
اگر مجھے موت اس حال میں آئے کہ ابو عبیدہ
مر چکے ہوں تو معاذ بن جبل کو خلیفہ بنا جاؤں
پھر اگر مجھسے میرا رب پوچھے کہ

قلت سمعت رسول الله ص يقول انه يحشر بين يدى العلماء وقدماتا بخلافته رواه احمد فى المسند عن اسمعيل بن زياد قال ص على بن ابى طالب على المساجد فى رمضان وفيها القناديل فقال نوّر الله عمر فى قبره كما نوّر علينا مساجدنا رواه ابن عساكر قال ابن سعد ولقد قيل لدرة عمر اهيب من سيفكم عن ابن شهاب ان عمر بن عبد العزيز سأل ابا بكر بن سليمان بن ابى حثمة لاى شئ كان يكتب من خليفة رسول الله ص فى عهد ابى بكر ثم كان يكتب عمر اولا من خليفة ابى بكر فمن اوّل من كتب امير المومنين فقال حدثنى الشفاء وكانت من المهاجرات ان ابا بكر كان يكتب من خليفة رسول الله ص وعمر من خليفة خليفة رسول الله ص حتى كتب عمر عامل العراق ان يبعث اليه رجلين جلدين يسألهما عن العراق واهله فبعث اليه

تو نے اونہیں خلیفہ کیوں بنایا۔ عرض کروں میں نے رسول خدا ہی سنا فرماتے تھے کہ معاذ کا قیامت کے دن تمام علما کے آگے حشر ہوگا (راوی کہتے ہیں) یہ دونوں صاحب آپکی خلافت ہی میں وفات پا چکے تھے ابن عساکر اسمعیل بن زیاد سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب رمضان میں مسجدوں میں آئے اور انمیں قندیلیں دیکھکر فرمانے لگے اللہ تعالیٰ عمر کی قبر میں روشنی کرے جیسا انہوں نے ہماری مسجدوں کو روشن کیا ابن سعد سے نقل ہے کہ لوگ کہتے ہیں حضرت عمر کا درہ تمہاری تلواروں سے زائد ہیبت ناک ہے۔ حاکم اور طبرانی کبیر میں ابن شہاب سے روایت کرتے ہیں کہ عمر بن عبد العزیز نے ابو بکر بن سلیمان بن ابی حثمہ سے پوچھا کہ حضرت ابو بکر کے زمانہ میں خلیفہ رسول اللہ کس وجہ سے لکھا جاتا تھا پھر حضرت عمر اول اول تو خلیفہ ابو بکر لکھتے تھے۔ مگر آخر میں اون کو سب سے پہلے کس نے امیر المومنین لکھا۔ ابو بکر بن سلیمان نے جواب دیا شفا نے مجھسے حدیث کی۔ اور وہ مہاجرات میں سے ہیں کہ حضرت ابو بکر خلیفہ رسول خدا لکھے تھے۔ اور حضرت عمر خلیفہ خلیفہ رسول خدا لکھے جاتے تھے یہاں تک کہ حضرت عمر نے عراق کے عامل کو لکھا کہ میرے پاس دو ہشیار مردوں کو بھیجے کہ میں اون سے عراق اور اہل عراق کا حال پوچھوں سو اوس نے عبیدہ بن ربیعہ اور عدی بن حاتم کو آپ کے پاس بھیجا۔

عبید بن ربیعة و عدی بن حاتم
فقدما المدینة و دخلا المسجد
فوجدا عمرو بن العاص فقالا
استاذن لنا علی امیر المومنین
فقال عمرو انتما و الله اصبتما
اسمه فدخل علیه عمرو فقال
السلام علیك یا امیر المومنین
فقال ما بدالك فی هذا الاسم
لتخبرن مما قلت فاخبره وقال
انت الامیر و نحن المومنین
فجری الکتاب بذلك من
یومئذ رواه الحاکم و الطبرانی
فی الکبیر عن معاویة بن
قرة قال کان یکتب ابوبکر
من خلیفة رسول الله ﷺ
فلما کان عمر بن الخطاب
ارادوا ان یقولوا خلیفة رسول
الله ﷺ قال عمر هذا یطول
قالوا لا و لکنا امرناك علینا
فانت امیرنا قال نعم انتم
المومنون و انا امیرکم فکتب
امیر المومنین رواه ابن عساکر
عن ابن عمر ان عمر بن الخطاب

یہ دونوں مدینہ میں آکر مسجد میں داخل ہوئے اور
عمرو بن عاص کو مسجد میں پایا پھر انہوں نے کہا
ہمارے لئے امیر المومنین پر داخل ہونے کی اجازت
مانگ عمرو نے کہا بخدا تم نے حضرت عمر کا ٹھیک
نام لیا۔ یہ کہکر عمرو بن عاص حضرت عمر
کے پاس آئے اور کہا۔ السلام علیک یا
امیر المومنین۔ عمر نے فرمایا۔ اس نام سے
تجھے کس چیز نے آمادہ کیا جو کچھ تو نے کہا ہے
اسکو کھول کر بیان کر۔ سو اوس نے گذشتہ
قصہ بیان کیا اور کہا آپ امیر ہیں اور ہم
مومنین (ابوبکر نے عمر بن عبد العزیز
سے کہا) پس اوسدن سے یہ لکھنا جاری ہوا
ابن عساکر معاویہ بن قرہ سے روایت کرتے
ہیں کہ حضرت ابوبکر خلیفۂ رسول خدا لکھتے
تھے۔ جب عمر بن الخطاب خلیفہ ہوئے تو
لوگوں نے چاہا کہ آپ کو خلیفہ رسول خدا
کہیں۔ عمر نے فرمایا یہ تو بہت لمبا چوڑا
نام ہے لوگوں نے کہا نہیں۔ چونکہ ہم
آپکو اپنا امیر بنا چکے ہیں تو اب آپ ہمارے
امیر ہیں فرمایا ہاں تم مومنین ہو اور
میں تمہارا امیر ہوں۔ سو آپ
امیر المومنین لکھتے۔ ابن سعد ابن عمر سے
روایت کرتے ہیں کہ عمر بن الخطاب

كان اذا احتاج اتى صاحب بيت
المال فاستقرضه فربما اعسر
فيأتيه صاحب بيت المال
يتقاضاه فيلزمه فيحتال له
عمر وربما خرج عطاؤه فقضاه
رواه ابن سعد عن عمر انه
قال انى نزلت نفسى من مال الله
منزلة والى اليتيم من ماله ان
ايسرت استعففت وان
افتقرت اكلت بالمعروف
فان ايسرت قضيت رواه سعيد
بن منصور وابن سعد عن ابن
معرور ان عمر خرج يوما حتى اتى
المنبر وكان قد اشتكى شكوى
فنعت له العسل فى بيت المال عكة
فقال ان اذنتم لى فيها اخذتها
والا فهى على حرام فاذنوا له
رواه ابن سعد عن سالم بن
عبد الله ان عمر كان يدخل يده
فى دبرة البعير ويقول انى خائف
ان اسألك عنه رواه ابن سعد
عن ابن عمر قال كان عمر اذا
اراد ان ينهى الناس عن شئ

جب تنگدست ہوتے تو بیت المال کے داروغہ سے کچھ
قرض مانگتے اور آپ اکثر مفلس رہا کرتے تھے سو جب
بیت المال کا داروغہ آپ کے پاس تقاضا کرنے آتا اور سخت
تقاضا کرتا تو اوس سے کچھ حیلہ کرتے اور اکثر ایسا ہوتا
تھا کہ جب مال آگیا فوراً ادا کر دیا ابن سعد حضرت عمر سے
روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے مال میں میرے پہلو مرتبہ رکھتا ہے
جو والی یتیم کو یتیم کے مال میں مرتبہ ہوتا ہے اگر
میں تونگر ہوں تو اوس مال سے باز رہوں اور اگر مفلس
ہوں تو بقدر حاجت کھاؤں پھر اگر اسکے بعد تونگر ہو جاؤں
تو اوسے ادا کروں۔

ابن سعد ابن معرور سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت
عمر ایکدن نکلے اور منبر تک آئے۔ آپ کوئی مرض
یا ہوک کی شکایت رکھتے تھے۔ لوگوں نے
آپ سے شہد کی تعریف بیان کی اور بیت المال
میں شہد کا ایک کپہ بھی تھا حضرت عمر نے
فرمایا اگر تم مجھے اجازت دو تو اس میں سے تھوڑا
لے لوں۔ ورنہ وہ مجھپر حرام ہے لوگوں نے آپ کو
اجازت دی۔ ابن سعد سالم بن عبد اللہ سے روایت
کرتے ہیں کہ حضرت عمر اونٹ کی پیٹھ کے زخم پر ہاتھ
رکھکر فرماتے میں ڈرتا ہوں مبادا تیری
تکلیف سے پوچھا جاؤں۔ ابن سعد ابن عمر سے
روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر جب کسی بات
سے لوگوں کو منع کرنا چاہتے تو

تقدم الی اھلہ فقال لا اعلمن
احدا وقع مما نھیت عنہ الا
اضعفت علیہ العقوبۃ رواہ
ابن سعد عن ابن مسعود
قال رکب عمر فرسا فانکشف
ثوب عن فخذہ فرای اھل نجران
بفخذہ شامۃ سوداء فقالوا ھذا
الذی نجد فی کتابنا ان یخرجنا من
ارضنا رواہ ابن سعد عن سعد
الجاری ان کعب الاحبار قال لعمر
انا نجد فی کتاب اللہ علی باب فی
ابواب جھنم تمنع الناس ان یقعوا
منھا فاذا مت لم یزالوا یقتحمون
فیھا الی یوم القیمۃ واخرج
ابن ابی شیبۃ فی المصنف عن حکیم بن
عمر قال عاتب عمر بن الخطاب
الا یجعل امیر جیش ولا سریۃ احدا
الا حتی یطلع الدرکۃ لئلا تجعل حمیۃ
الشیطان ان یلحق بالکفار و
کان عمر بن الخطاب یقول من ولدی
رجل بوجھہ شامۃ یملأ الارض
عدلا رواہ الترمذی فی ظنہ وصدق
ظن ابیہ عن ابن عمر قال کنا نتحدث

پہلی اپنے گھر میں آکر فرماتے (دیکھو) جس بات سے میں نے
لوگوں کو منع کیا ہے اگر اوسکا تم میں سے کسیکو پاؤں گا تو
اوروں سے دوگنی سزا دوں گا ابن سعد ابن مسعود سے
روایت کرتے ہیں کہ عمرؓ ایک بار گھوڑے پر سوار تھے
آپکی ران سے کپڑا ہٹ گیا اہل نجران نے ران میں ایک
کالا تل دیکھکر کہا یہ وہی شخص ہے جسے ہم اپنی کتاب
میں پاتے ہیں کہ وہ ہماری زمین سے ہمیں نکالدے گا
سعید جاری کہتے ہیں کہ کعب احبار نے حضرت عمر سے
کہا ہم آپ کو اللہ کی کتاب میں جہنم کے دروازوں
میں سے ایک دروازہ پر پاتے ہیں کہ لوگوں کو
دوزخ میں گرنے سے روکتے ہو۔ پر تمہارے
مرنے کے بعد وہ قیامت تک آگ ہی میں کودتے
رہیں گے۔ ابن ابی شیبہ مصنف میں
حکیم بن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ عمر
بن الخطاب نے لکھا خبردار کوئی لشکر کا امیر او
رجیٹ کا سردار کسیکو حد نہ مارے جبتک کہ
وہ پہاڑی کی تنگ راہ میں آوے ایسا
نہ ہو کہ اوسے حمیت شیطان اوبھارے اور
کافروں میں جاملے۔ عمر بن الخطاب فرماتے تھے کہ
میری اولاد میں ایک ایسا شخص ہوگا کہ زمین
کو انصاف سے بھر دے گا اوسکے مونہہ پر ایک
تل ہوگا اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔ ابن سعد
ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ ہم ذکر کرتے تھے

ان الدنیا لا تنقضی حتی یلی
رجل من ال عمر یعمل بمثل
عمل عمر فکان بلال بن عبداللہ
بن عمر بوجھہ شامۃ وکانوا
یرون انہ ھو حتی جاء اللہ بعمر
بن عبد العزیز رواہ ابن سعد
عن سفیان بن ابی العرجاء
قال عمر بن الخطاب واللہ ما ادری
اخلیفۃ انا ام ملک فان کنت ملکا
فذا امر عظیم فقال قائل
یا امیر المومنین ان بینھما فرقا قال
ما ھو قال الخلیفۃ لا یاخذ الا حقا
ولا یضعہ الا فی حق وانت بحمد اللہ
کذلک والملک یعسف الناس
فیاخذ من ھذا ویعطی فسکت عمر رواہ
ابن سعد عن الشعبی قال
کتب قیصر الی عمر بن الخطاب
ان رسلی انتفی من قبلک فزعمت
ان قبلکم شجرۃ لیست بخلق شیء
من الشجر تخرج مثل اذان الحمیر
ثم تشقق مثل اللولوء ثم تخضر
فیکون کالزمرد الاخضر ثم تحمر
فیکون کالیاقوت الاحمر ثم یینع

دنیا نہ گذر یگی جبتک عمر کی اولاد میں ایک ایسا شخص
جو عمر جیسا کام کریگا نہو سو ہلال بن عبداللہ بن عمر جنکے
مونھ پر تل تھا ظاہر ہوئے اور لوگ گمان کرنے لگے کہ وہ
وہی ہیں یہانتک کہ اللہ عمر بن عبد العزیز کو لایا۔
ابن سعد سفیان بن ابو العرجا سے روایت کرتے ہیں کہ
عمر بن الخطاب نے فرمایا نجدا مجھے معلوم نہیں کہ میں خلیفہ
ہوں یا بادشاہ اگر بادشاہ ہوں تو امر دشوار ہے پس
ایک کہنے والے نے کہا اے امیر المومنین خلیفہ
اور بادشاہ میں فرق ہے فرمایا کیا۔ کہا خلیفہ
تو اپنا حق ہی لیتا ہے اور حق کو حق کی جگہ
رکھتا ہے اور آپ فضل خدا سے ایسے ہی ہیں
اور بادشاہ لوگوں سے تعصب کرکے ایک
سے لیتا اور دوسرے کو دیتا ہے حضرت
عمر خاموش ہو رہے۔
ابن ابی حاتم اپنی تفسیر میں شعبی سے روایت
کرتے ہیں کہ قیصر روم نے عمر بن الخطاب کو نامہ
لکھا کہ میرے قاصد جو آپکے طرف سے آئے ہیں
کہتے ہیں آپ کی ولایت میں ایک درخت ہے
کہ ان درختوں جیسی اوسکی پیدائش نہیں
پہلے پہل گدہے کے کانوں جیسا ظاہر ہوتا
ہے۔ پھر پھٹ کر موتی جیسا ہو جاتا ہے پھر
ہرا ہو کر سبز زمرد کی طرح ہو جاتا ہے اسکے
بعد سرخ یاقوت کے مانند احمر ہوتا ہے

فتنضم فتكون كالطيب فالوذج اكل
ثم يابس فتكون عصمة للمقيم وزادا
للمسافر فان تكن رسلي صدقتني
فلا ادري ما من الشجرة الا
من شجر الجنة فكتب اليه عمر من
عبد الله عمر امير المومنين الى قيصر
ملك الروم ان رسلك قد صدقوك
هذه الشجرة عندنا هي الشجرة التي
ابتنها الله على مريم حين نفست
بعيسى ابنها فاتق الله ولا
تتخذ عيسى الها من دون الله فان
مثل عيسى عند الله كمثل ادم
خلقه من تراب رواه ابن ابي
حاتم في تفسيره عن ابي امامة
بن سهل بن حنيف قال مكث
عمر زمانا لا ياكل مال من بيت المال
شيئا حتى دخلت عليه في ذلك
خصاصة فامر سل الى اصحاب
رسول الله صلعم فاستشارهم فقال
قد شغلت نفسي في هذا الامر
فما يصلح لي منه فقال على غداء
وعشاء فاخذ بذالك عمر رواه
ابن سعد عن ابن عمر ان عمر

پھر پک کر پختہ ہو کر خاصے اچھے فالودہ کی طرح کھایا
جاتا ہے۔ پھر خشک ہو کر مقیم کے لئے عصمت اور مسافر
کے لئے توشۂ راہ ہوتا ہے۔ اگر میری قاصد
سچے ہیں تو میں کہہ نہیں سکتا کہ سوائے جنت کے درختوں
کے یہ درخت ہو۔ حضرت عمر نے اوسکی طرف یوں
جواب لکھا اللہ کے بندے عمر بن الخطاب امیر المومنین
کی طرف سے قیصر روم کو معلوم ہو بیشک تیرے
قاصد سچے ہیں۔ اس قسم کا درخت ہمارے پاس
ہے۔ یہ وہ درخت ہے کہ اللہ نے حضرت مریم پر
جب اونکے بیٹے عیسے پیدا ہوئے اوگایا۔ سو تو
اللہ سے ڈر اور اوسکے سوا عیسیٰ کو معبود نہ بنا
کیونکہ عیسی کی مثال اللہ کے پاس آدم کی مانند
ہے اونہیں مٹی سے پیدا کیا الخ۔

ابن سعد ابو امامہ بن سہیل بن حنیف سے روایت
کرتے ہیں کہ حضرت عمر (خلافت کے زمانہ میں) ایک
عرصہ تک پڑے رہے بیت المال کے مال سے کچھ
نہ کھاتے تھے حتے کہ آخر اُس میں احتیاج ظاہر
ہوئی سو اصحاب رسول خدا کے پاس کسیکو بھیجا اور
اُن سے مشورہ کر کے فرمایا۔ میں اس خلافت
میں ہمہ تن مصروف ہوں اب مجھے اسمیں سے
کسقدر لینا لائق ہی حضرت علی نے فرمایا صبح اور شام
کا کھانا آپ نے وہی لیا۔

ابن سعد ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ

وفي حجة ستة عشر دينارا فقال
يا عبد الله اسرفنا في هذا المال
رواه ابن سعد عن قتادة و الشعبي
قال جاءت عمر امرأة فقالت
زوجي يقوم الليل ويصوم النهار
فقال عمر لقد احسنت الثناء على
زوجك فقال كعب بن سوار
لقد شكت فقال عمر كيف قال يزعم
انها ليس لها من زوجها نصيب
قال فاذا فهمت ذلك فاقض بينهما
فقال يا امير المومنين احل الله من
النساء اربعا فلهن من كل اربعة ايام
يوم و من كل اربع ليال ليلة رواه
عبد الرزاق في مصنفه عن جابر
بن عبد الله اذ جاء الى عمر يشكو
اليه ما يأتي من النساء فقال عمر انا
لنجد ذلك حتى اني لاريد الحاجة
فتقول لي ما تذهب الا الى فتيات
بني فلان تنظر اليهن فقال له
عبد الله بن مسعود اما يكفيك
ان ابراهيم شكى الى الله خلق
سارة فقيل له انها خلقت من
ضلع فالبسها على ما كان منها ام

حضرت عمر نے اپنے حج میں کل سولہ دینار خرچ کئے پھر فرمایا
ای عبد اللہ ہم نے اس مال میں فضول خرچی کی۔ عبد الرزاق
اپنی مصنف میں قتادہ اور شعبی سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت
عمر کے پاس ایک عورت نے آکر کہا میرا خاوند رات کو
قیام اور دن کو روزہ رکھتا ہے حضرت عمر نے فرمایا
تو نے اپنے میاں کی بڑی خوبی بیان کی۔ کعب بن
سوار نے کہا یا حضرت یہ تو اوسکی شکایت کر رہی ہے آپنے
فرمایا کیونکر کہا وہ کہتی ہے میرے لئے خاوند سے کچھ بہرہ
نہیں (یعنے رات دن کی عبادت سے اوسے فرصت
نہیں کہ میرے حقوق ادا کرے) آپنے فرمایا جب تو اسکا
کو سمجھا ہے تو تو ہی اونمیں فیصلہ کردے وہ بولا اے
امیر المومنین اللہ نے مرد کے لئے چار عورتیں حلال
کی ہیں سو عورت کے لئے ہر چار دن میں ایکدن اور
ہر چار رانوں میں ایک رات ہونی چاہیے۔ ابن جریج
کہتے ہیں کہ حضرت جابر حضرت عمر کے پاس آکر عورتوں کی
سختیوں اور زیادتیوں کی شکایت کرنے لگے آپنے فرمایا ہمکو بھی
ہم بھی ایسیں مبتلا ہیں یہانتک کہ جب میں اپنی بی بی سے
قضائے حاجت کرنا چاہتا ہوں تو وہ مجھ سے کہتی ہے
تو بنی فلاں کی جوان لڑکیونکو جاکر دیکھتا ہے حضرت عبد اللہ بن
مسعود نے اونسے کہا کیا آپ کو یہ بات بس نہیں کہ حضرت ابراہیم
نے سارہ کی عادت کی جناب باری میں شکایت کی وہانسے حکم ہوا
کہ عورت کی پیدائش پسلی سے ہے جتنک اوسکے دین میں کوئی خرابی
تمہیں معلوم نہ ہو تو جس حال پر وہ ہے اوس سے موافقت کرو

ترجلها خرية في دينها رواه
ابن جريج عن عكرمة بن خالد
قال دخل ابن لعمر بن الخطاب
عليه وقد ترجل ولبس ثيابا
حسانا فضربه عمر بالدرة حتى
ابكاه فقالت له حفصة لم ضربته
قال رايته قد اعجبته نفسه
فاحببت ان اصغرها اليه عن
نضر عن ليث بن ابي سليم ان
عمر بن الخطاب قال لا تسموا
الحكم ولا ابا الحكم فان الله هو الحكم
ولا تسموا الطريق المسكة رواهما
ابن جريج عن الضحاك قال قال
ابو بكر والله لوددت اني شجرة
الى جانب الطريق فمر علي بعير
فاخذني فادخلني فاه ولاكني ثم
ازدردني ثم اخرجني بعرا ولم
اكن بشرا فقال عمر ليتني كنت
كبشر اهلي سمنوني ما بدا لهم
حتى اذا كنت كاسمن ما يكون
زارهم بعض ما يحبون فذبحوني
لهم فجعلوني شواء وجعلني قديدا
ثم اكلوني ولم اكن بشرا رواه البيهقي

ابن جریج عکرمہ بن خالد سے روایت کرتے ہیں کہ
حضرت عمر کے بیٹے کنگھی کئے اچھے کپڑے پہنے ہوئے
باپ کے پاس آئے آپنے اونہیں درہ سے مارا یہانتک
کہ وہ رونے لگے۔ حفصہ بولیں کہ آپ نے اسے
کیوں مارا فرمایا میں نے دیکھا کہ اوسکے نفس نے
اوسے غرور اور عجب میں ڈالا۔ سو میں نے چاہا کہ
اوسکے نفس کو اوسکے روبرو حقیر کروں۔
ابن جریج نضر سے اور وہ لیث بن ابی سلیم سے
روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر نے فرمایا نہ تو کسیکا
نام حکم رکھو نہ ابا حکم۔ کیونکہ حکم تو اللہ ہی ہے
اور راستہ کا نام ہے سکہ نہ کہو۔
بیہقی شعب الایمان میں ضحاک سے روایت کرتے
ہیں کہ حضرت ابوبکر نے فرمایا کاش میں کسی رستہ
کے کنارے پر درخت ہوتا کہ مجھپر اونٹ گذرتا اور
پکڑکر اپنے مونہہ میں داخل کرتا پھر مجھے چباکر ہضم
کرلیتا اور مینگنی بناکر نکالدیتا اور میں آدمی نہ ہوتا
پس حضرت عمر نے فرمایا ای کاش میں اپنے لوگوں کا
مینڈھا ہوتا کہ وہ مجھے فربہ کرتے جبتک چاہتے پھر تک
کہ جب میں بہت فربہ ہوتا اور دیکھنے والے مجھے بہت پسند
کرتے تو میرے لوگ اون مہمانوں کے لئے مجھے ذبح کرڈالتے
پھر اوس میں سے ایک حصہ تو بھون لیتے اور
ایک حصہ کوٹ کر سکھا دیتے۔ پھر مجھے خوب
چبا چبا کر کھاتے اور میں آدمی نہ ہوتا۔

فی شعب الایمان عن ابی
البختری قال کان عمر بن الخطاب
یخطب علی المنبر فقام الیہ الحسین
بن علی فقال انزل عن منبر ابی
فقال عمر منبر ابیک ولا منبر ابی
من امرک بھذا فقام علی فقال
ما امرہ بھذا احدا مالا وجعنک
یا غدر فقال لا توجع ابن اخی
فقد صدق منبر ابیہ رواہ ابن
عساکر عن ابی سلمۃ بن
عبد الرحمن وسعید بن المیب
ان عمر بن الخطاب وعثمان بن
عفان کانا یتنازعان فی المسئلۃ
بینھما حتی یقول الناظر انھما
لا یجتمعان ابدا فما یفترقان
الا علی احسن واجمل رواہ
الخطیب فی الرواۃ عن مالک عن
ابن شھاب عن الحسن قال
اول خطبۃ خطبھا عمر حمد اللہ
واثنی علیہ ثم قال اما بعد
فقد ابتلیت بکم وابتلیتم بی
وخلفت بکم بعد صاحبی فمن
کان بحضرتنا باشرناہ بانفسنا

ابن عساکر ابو البختری سے روایت کرتے ہیں کہ عمر بن الخطاب
منبر پر خطبہ پڑھ رہے تھے حسین بن علی نے کھڑے ہو کر کہا
ای عمر میرے باپ کے منبر سے اوتر یئے حضرت عمر نے
فرمایا یہ منبر آپ ہی کے والد کا ہے میرے باپ کا نہیں
مگر یہ بات تمہیں کسنے سکھائی۔ حضرت علی ذکر سے
ہو کر فرمایا اسے اسبات کا کسی نے حکم نہیں
کیا (حسین کی طرف اشارہ کر کے) فرمایا بھلا او بیوفا
میں تجھے ضرور سزا دوں گا۔ آپ نے فرمایا میرے
بھتیجے کو نہ مار نا۔ اُس نے سچ کہا۔ منبر اوس کے
والد ہی کا ہے۔ خطیب نے اپنی رواۃ میں مالک سے
اور وہ ابن شہاب سے بطریق واسطہ سعید بن المسیب
سے روایت کرتے ہیں کہ عمر بن الخطاب اور عثمان بن
عفان میں کسی مسئلہ میں ایسا جھگڑا ہوتا تھا
کہ دیکھنے والے کہتے تھے اب ان دونوں کا کبھی
ملاپ نہ ہوگا سو وہ دونوں اوس مجلس سے جدا
ہوتے تھے مگر عمدہ اور اچھی خصلت کے ساتھ۔
ابن سعد حسن سے روایت کرتے ہیں کہ سب سے
پہلے حضرت عمر نے جو خطبہ پڑھا اوس میں حمد و ثنا
کے بعد فرمایا۔ اے لوگو میرا امتحان اور آزمائش تمہارے
ساتھ اور تمھاری آزمائش میرے ساتھ کی گئی ہے
میں تم میں اپنے یار (ابوبکر) کے بعد خلیفہ بنایا گیا
سو جو کوئے ہمارے سامنے ہے ہم اوس سے
اپنی ذات کے ساتھ ملاقات کریں گے۔

و من غاب عنا ولينا ه اهل القوة والامانة فمن يحسن نزده حسنا ومن يسئ نعاقبه ويغفر الله لنا ولكم رواه ابن سعد عن سعيد بن المسيب قال دون عمر الدواوين في المحرم سنة عشرين عن جبير بن الحويرث ان عمر بن الخطاب استشار المسلمين في تدوين الدواوين فقال تقسم كل سنة

احتمع اليك من مال ولا تمسك منه شيئا وقال عثمان ارى مالا كثيرا يسع الناس وان لم يحصوا احتى نعرف من اخذ ممن لم ياخذ خشيت ان يلتبس الامر فقال له الوليد بن هشام بن المغيرة يا امير المومنين قد جئت بشام فرايت ملوكها قد دونوا دواوينا وجندوا اجنادا فدون يوما وجند جنودا فدعا عقيل بن ابي طالب ومخرمة بن نوفل وجبير بن مطعم وكانوا من نسابة قريش فقال اكتبوا الناس على منازلهم فكتبوا فبدأ ببني هاشم ثم اتبعهم ابا بكر وقومه ثم عمر وقومه على

اور جو ہم سی غائب ہی اُسپر اہل قوت اور امانت کو والی مقرر کرینگے جو کوئی بھلے کام کریگا ہم اوس کے سا تھ بھلائی زیادہ کرینگے اور جو بُرائی سی پیش آئیگا اوسی سزا دینگے اور اللہ ہم تم کو بخشے سعید بن المسیب کہتے ہیں کہ حضرت عمر نے سنہ ۲۰ محرم میں حساب کے کاغذات جمع کئے - ابن سعد جبیر بن الحویرث سی روایت کرتے ہیں کہ عمر بن الخطاب نے حساب کے کاغذات کے جمع کرنیمیں مسلمانوں سی مشورہ کیا حضرت علی نے فرمایا جس قدر آپ کے پاس جمع ہوا کرے ہر سال بانٹ دیا کریں اور اوسمیں سے کچھ باقی نہ رکھیں حضرت عثمان نے فرمایا - میں مال میں وہ کثرت دیکھتا ہوں کہ لوگوں کو سمالے گا - اور جب تک یہ بات نہ معلوم ہو کہ کس نے لیا اور کس نے نہیں لیا آدمی شمار میں نہ آئیں گے - میں تو اسبات کے مشتبہ ہونے کو برا جانتا ہوں - ولید بن ہشام بن مغیرہ بولے اے امیر المومنین میں شام سے آیا ہوں وہاں کے بادشاہوں کو میں نے دیکھا کہ لشکر بنائے اور کاغذات جمع کئے ہیں - آپ بھی لشکر مرتب کریں - اور کاغذات جمع فرماویں حضرت عمر نے ولید کے قول پر عمل کر کے عقیل بن ابی طالب اور مخرمہ بن نوفل اور جبیر بن مطعم کو جو قریش کا نسب خوب جانتے تھے بلایا اور فرمایا لوگوں کو اونکے مراتب کے موافق لکھو سو اُنھوں نے لکھنا شروع کیا اور بنی ہاشم کے سا تھ ابتدا کی - پہلے اُنکے پیچھے ابوبکر اور اُنکی قوم کو لکھا اسکے بعد خلافت کے لحاظ سے عمر اور اُنکی قوم کو

الخلافة فلما نظر فيه عمر قال
ابدؤا بقرابة النبي ﷺ الاقرب
فالاقرب حتى تضعوا عمر حيث
وضعه الله رواه ابن سعد عن
عايشة قالت لما كان آخر حجة حجها
عمر بامهات المومنين ازصدرنا
عن عرفة مررت بالمحصب بنفر
رجلا على راحلته يقول اين كان
عمر امير المومنين فسمعت رجلا
آخر يقول ههنا كان امير المومنين
فاناخ راحلته ثم رفع عقيرته
فقال عليك من السلام امام ويا بركت
يد الله في ذلك الاديم المهرق
بعد قتيل بالمدينة اظلمت له الارض
تهتز الغضباء يا سوق
قضيت امورا ثم غادرت بعدها
بوائق في اكمامها لم تفتق فلم يترك
ذاك الراكب ولم يدر من هو وكنا
نحدث ان من الجن فقدوا عمر
من تلك الحجة فطعن فمات عن عبد الرحمن
بن ابزى عن عمر قال هذا الامر
في اهل بدر ما بقي منهم احد ثم في
احد ما بقي منهم احد في كذا وكذا

ورج کتابت کیا۔ جب حضرت عمر نے اوسی دیکھا تو فرمایا
نبی صلعم کے اہل قرابت کو (مجھپر) مقدم کرو۔ اسیطرح پھر
اونکو مقدم کرو جو قریب زائد ہیں حتی کہ عمر کو اُس جگہ رکھو جہاں
اوسے اللہ نے رکھا ہے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ حضرت عمر نے
جب اخیر حج حضرت کی بیبیوں کی ساتھ کیا تو ہمارا وہ سے پلٹتے
وقت محصب پر گذر ہوا میں نے ایک مرد کو سنا کہ وہ اپنی سوار
پر بیٹھا ہوا کہتا ہے۔ امیر المومنین حضرت عمر کہاں ہیں۔ دوسرے
کو سنا کہتا ہے ابھی تو یہیں تھے پس اوسنے اپنی اونٹنی بٹھائی
اور آواز کر یہ اونچی کر کے کہا آپ پر اے امیر المومنین کی طرف سے سلام ہو اور
اس چمڑے ٹکڑے ٹکڑے کئے ہوئے میں (جسے ابولو لو خنجر
سے پارہ پارہ کریگا) اللہ کی قدرت کا ہاتھ برکت دے
گئی کیا ایسے مقتول کے
مدینہ میں قتل ہوا اور جسکے لئے یہ میں تاریک سی بڑی شاخیں اُنمونں پر
لہلہائینگی تو نے بہت سے کاموں کا صاف فیصلہ کیا۔ پھر اسکے
بعد بہت سی مصیبتیں اونکے ایسے سلافوں میں چھوڑ گئی
ہیں کہ وہ غلاف ابھی تک کھلے نہیں۔ عائشہ فرماتی
ہیں ہمیں معلوم نہ ہوا کہ وہ سوار کون تھا اور نہ ہمنے
پھر اوسکی آہٹ پائی۔ ہم آپس میں چرچا کرتے تھے
کہ یہ کوئی جن ہے۔ سو جب حضرت عمر حج کر کے مدینہ آئے
تو زخمی کئے گئے اور وفات پائی۔ عبد الرحمن بن ابزی
کہتے ہیں حضرت عمر نے فرمایا یہ خلافت بدریوں میں
رہے گی جبتک ایک بھی اونمیں باقی رہے۔ پھر اہل
اُحد میں رہیگی جبتک ایک بھی اُن میں باقی رہے

وليس فيها للطليق ولا لولد طليق

اور اس خلافت میں نہ تو طلیق اور نہ طلیق کا حصہ ہے نہ اُن لوگوں کا جو فتح مکہ میں مسلمان ہوئے۔ شداد بن اوس کعب سے روایت کرتے ہیں

ولا لأحد من الطلقاء شيء عن شداد بن اوس عن كعب

کہ بنی اسرائیل میں ایک بادشاہ تھا جب عمر کا ذکر کرتے تو عمر یاد آتے اور جب عمر کا ذکر کرتے اوسے یاد کرتے بادشاہ کے پہلو میں

قال كان في بني اسرائيل ملك اذا ذكرنا عمر ذكرناه وكان الى جنبه نبي يوحى اليه فاوحى الله الى النبي

ایک نبی تھا جسپر وحی آتی تھی (ایکدفعہ) اللہ نے اپنے نبی کو وحی بھیجی کہ بادشاہ سے کہو اگر اپنا کوئی وعدہ کرنا ہو کرلے اور اپنی وصیت

ان يقول لملكه اعهد عهدك واكتب الى وصيتك

لکھ لے کیونکہ تو تین دن بعد مر جائیگا نبی نے اس امر کی بادشاہ کو

فانك ميت الى ثلاثة ايام فاخبره النبي

اطلاع کردی سو جب تیسرا دن ہوا تو بادشاہ اپنی تخت اور دیوار کے درمیان

بذلك فلما كان اليوم الثالث وقع بين الجدار

گر پڑا اور اپنے رب کے پاس آکر عرض کرنیلگا بارخدایا اگر تو جانتا ہو کہ میں

وبين السرير ثم جاء الى ربه فقال اللهم

ہر حکم میں داد دیتا اور جب کا مومنیں اختلاف ہوتا تو میں تیری مرضی

ان كنت تعلم اني كنت اعدل في الحكم واذا

اور ہدایت کی پیروی کرتا اور میں ایسے ایسے کام بجالاتا تھا سو اسکے

اختلفت الامور اتبعت هداك وكنت

میری عمر مجھے بہتر دے کہ میری بچے بڑے اور میری امت بھلی ہو سو اللہ

كذا وكنت كذا فرد في عمري حتى يكبر طفلي

نے اپنے نبی کو وحی بھیجی کہ بادشاہ نے ایسا ایسا کہا اور سچ کہا میں نے

وتربو امتي فاوحى الله الى النبي انه قد

اوسکی عمر میں پندرہ سال اور زیادہ کئے اسمیں اوسکی اولاد بڑی اور امت

قال كذا وكذا وقد صدق وقد زدته في

پھیلجاویگی جب عمر فوت ہوئے تو کعب نے کہا بخدا اگر عمر بھلی بنی عمر

عمره خمس عشرة سنة ففي ذلك يكبر طفله

کی زیادتی میں اپنے رب سے التجا کریں تو ضرور خدا تعالیٰ اُنکو ایک مدت

ويربو امته فلما طعن عمر قال كعب لئن

تک باقی رکھے اُنکو جب اس امر کی اطلاع ہوئی فرمانیلگے اے اللہ مجھے

سأل عمر ربه ليبقينه الله فاخبر بذلك عمر

اس حال میں اُٹھالے کہ میں عاجز اور ملامت کیا گیا نہ ہوں۔ ابن سلیمان

فقال اللهم اقبضني اليك غير عاجز ولا

بن یسار سے روایت کرتے ہیں کہ جنوں نے حضرت عمر کی وفات پر

ملوم عن سليمان بن يسار ان الجن

نوحہ کیا ابن جریج کہتے ہیں مجھے ایسے آدمی نے خبر دی جسے میں سچا

ناحت على عمر روى هذه الاحاديث ابن

جانتا ہوں کہ حضرت عمر مدینہ کی گلیوں میں پھر رہے تھے

معد واخرج ابن جرير قال اخبرني من

ایک عورت کو یہ کہتے سنا۔ آج کی رات کیسی دراز

صدق ان عمر بينا هو يطوف اذ سمع امراة

ہوگئی اور اوسکے اطراف بالکل کالے ہیں۔

تقول نطاول هذا الليل واسود جانبه

خلیلا راعیة فلو احد لله لاشفق عمر
من هذا السریر جسی انبه
فقال عمرؓ مالك فقالت قد اغربت
زوجی منذ اشهر و قد اشتقت
الیه قال اردت سوء اقالت معاذ الله
قال فاملکی علیك نفسك فانما هو
البرید الیه فبعث الیه ثم دخل
علی حفصة فقال انی سائلك عن
امر قد اهمنی فارجو عندك
تستشاق المراة الی زوجها فخفضت
راسها واستحیت قال فان الله لا
یستحیی من الحق فاشارت
بیدها ثلاثة اشهر والا
فاربعة اشهر فکتب عمر لا
تحبس الجیوش فوق اربعة اشهر
عن ابن عباس ان العباس قال
سالت الله حولا بعد ما مات عمر
ان یریه فی المنام ابیه بعد حول
وهو یشکب العرق عن جبینه فقلت
بابی انت وابی یا امیر المومنین ما
شانك فقال هذا وان فرغت و
ان کاد عرش عمر لیهد لولا انی
لقیت ربا رؤفا رحیما عن زید بن

اور مجھے اس بات نے جگا دیا کہ میری پہلو میں یا نہیں جس سے میں
بازی کرتی اگر خدا کا ڈر نہ ہوتا جسکی برابر کوئی چیز نہیں تو اس
چارپائی کی چولیں ہلائی جاتیں۔ آپنے فرمایا تجھے کیا ہوا۔
اُسنے کہا میں کئی مہینے سے اپنے خاوند سے جدا ہوں اور اُسکا
اُسکا اشتیاق بہت بڑھ گیا ہے آپنے فرمایا کیا تو برائی (زنا)
کرنا چاہتی ہو اوسنے کہا خدا کی پناہ فرمایا تو اپنے نفس کو تھامے
رہ۔ میں تیرے میاں کی طرف قاصد بھیجتا ہوں چنانچہ اوسکی
طرف آدمی بھیجا پھر حفصہ (اپنی صاحبزادی) کے پاس
آکر فرمانے لگے۔ میں تجھ سے ایک ایسی بات پوچھتا ہوں
جس نے مجھے سخت رنج میں ڈال دیا ہے سو اوس رنج
کو مجھ سے دور کر۔ عورت کو خاوند کی کتنی مدت بعد حاجت
ہوتی ہے۔ حضرت حفصہ نے شرم کے مارے سر نیچا
کر لیا آپنے فرمایا اللہ حق بات سے شرم نہیں کرتا پس حفصہ
نے تین اُنگلیوں کا اشارہ کر کے بتلایا یعنی تین مہینے ورنہ چار
اسکے بعد حضرت عمر نے لکھ بھیجا کہ چار مہینے سے زائد
لشکر نہ ٹھہریں ابن عباس کہتے ہیں کہ عباس نے کہا میں نے
حضرت عمر کی وفات کے بعد ایک برس تک دعا کی کہ
عمر کو مجھے خواب میں دکھلائے۔ سو میں نے ایک سال کے
بعد آپ کو اس حال میں دیکھا کہ اپنے ماتھے سے پسینہ
پوچھ رہے ہیں۔ میں نے کہا میرے ماں باپ آپ پر سے فدا ہوں اے
امیر المومنین آپ کا کیا حال ہے۔ فرمایا میں اسوقت حساب
سے فارغ ہوا ہوں قریب تھا کہ عمر کی (عمارت کی جہت) اوندھی
جاتی اگر اپنے رب کو شفیق و مہربان نہ پاتا۔ زید ابن اسلم

اسلم ان عبد الله بن عمرو بن
العاص رای عمر فی المنام فقال
کیف صنعت قال متی فارقتکم
قال منذ اثنی عشر سنة فقال
انما انقلت الان من الحساب
رواهما ابن عساکر عن سالم
بن عبد الله بن عمر قال سمعت رجلا
من الانصار یقول دعوت الله ان
یُریَنی عمر فی النوم فرایته بعد
عشرین سنة وهو یمسح العرق
عن جبینه فقلت یا امیر المومنین
مافعلت قال الان فرغت ولولا
رحمة ربّی لهلکت رواه ابن سعد
عن علی رض قال کنت عند النبی ص اذ
اقبل ابو بکر وعمر فقال یا علی
هذان سیّدا کهول اهل الجنة
وشبانها بعد النبیین والمرسلین
رواه احمد فی مسنده باسناد
صحیح جید عن الشعبی قال رثت عاتکة
بنت زید بن عمرو بن نفیل علی
عمر فقالت یا عین جودی بعبرة
ونجیب لا تملّی علی الامام الصلیب
عصمة الدین والمعین علی الدهر

اسلم کہتے ہین کہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص نے
حضرت عمر کو خواب مین دیکھکر کہا آپ کے ساتھ
کیا کیا گیا فرمایا مین تم سے کب سے جدا ہوا ہون
کہا بارہ برس سے - فرمایا حساب سے اب
مجھے فرصت ہوئی ہے - ان دونون اثرون
کو ابن عساکر نقل کرتے ہین - سالم بن عبد اللہ
ابن عمر سے روایت ہے کہ مین نے ایک انصاری
مرد سے سنا وہ کہتا تھا مین نے اللہ سے دعا مانگی
کہ مجھے عمرؓ کو خواب مین دکھادے سو مین نے
بیس برس کے بعد انہین ماتھے سے پسینا پونچھتے
دیکھا مین نے کہا اے امیر المؤمنین آپ کے
ساتھ کیا ہوا فرمایا اب مین حساب سے فارغ ہوا ہون اور اگر
میرے رب کی رحمت نہوتی تو مین ہلاک ہی ہو گیا تھا
احمد اپنی مسند مین صحیح سند کے ساتھ حضرت علی
کرم اللہ وجہہ سے روایت کرتے ہین کہ مین نبی
صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا یکایک ابو بکر و عمر
آئے حضرت نے فرمایا اے علی نبیون اور پیغمبرون
کے بعد یہ دونو ادھیڑ اور جوان جنتیون کے سردار
ہین - حاکم اپنی صحیح اسناد کے ساتھ شعبی سے
روایت کرتے ہین کہ زید بن عمرو بن نفیل کی
بیٹی عاتکہ نے عمر پر یہ شعر پڑھا اے آنکھ آنسو بہا اور بلند آواز
سے اور زبردست سخت امام پر رونے سے مت تھک
وہ دین کا بچاؤ اور زمانہ کی مصیبتون پر معین تھا

وغيبت الملهوف والمكروب ۔

قال لاهل الضراء والباس موتوا اذ سقتنا المنون كاس شعوب ۔

رواه الحاكم باسناد صحيح اصيب عمر يوم الاربعاء لاربع بقين من ذى الحجة ودفن يوم الاحد مستهل المحرم وله ثلاث وستون سنة وقيل احدى وستون سنة وقيل ست وستون سنة ... ورجح الواقدى وصلى عليه صهيب فى المسجد وفى حديث النسائى كان نقش خاتم عمر كفى بالموت واعظا عن طارق بن شهاب قال قالت ام ايمن يوم قتل عمر اليوم وهى الاسلام رواه الطبرانى عن عبد الرحمن بن يسار قال شهدت موت عمر بن الخطاب فانكسفت الشمس رواه الطبرانى ورجاله ثقات عن مالك بن انس بن مالك قال بنى عمر رحبة فى المسجد تسمى البطيحاء وقال من كان يريد ان يلغط او ينشد شعرا او يرفع صوته فليخرج الى هذه الرحبة رواه

اور مصیبت زدون غمگینون کی فریاد کو پہنچنے والا تھا نقصان اور سختی رسیدون کو کہنا چاہیے مرجاؤ کیونکہ آزدون نے موت کا پیالہ ہمین پلا دیا ہے ۔ حضرت عمر ذیحجہ کے چاردن باقی رہے تھے جو زخمی ہوے اور وہ بدہ کا دن تھا اور اتوار کے دن محرم کی چاندرات کو دفن ہوے ۔ آپکی عمر تریسٹھ یا اکسٹھ یا چھیاسٹھ برس کی تھی اور صہیب نے مسجد مین آپ پر نماز پڑہی ۔ نسائی کی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی مہر کفی بالموت واعظا کے نقش سے آراستہ تھی +

طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جس دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ شہید ہوے تو ام ایمن نے کہا آج اسلام سست ہوگیا ۔ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے +

عبد الرحمن بن یسار رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وفات کے وقت موجود تھا سو سورج گہن پڑا اسے بھی طبرانی نے نقل کیا ہے اور اسکے راوی ثقہ ہین ۔ موطا مین مالک بن انس سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضہ نے مسجد کے کونے مین ایک حجرہ بنا دیا تھا جسکا نام بطیحا تھا اور فرمایا تھا جو کوئی بک بک کرنا یا شعر پڑہنا چاہے یا کسیکو اونچی آواز سے پکارے تو اُس جگہ چلا جاے ۔

فی المؤطا عن عمر بن الخطاب
قال استاذنت النبی صلعم فی العمرة
فاذن لی وقال لا تنسنا یا اخی فی دعائک
ولا تنسنا فقال کلمة ما یسرنی
ان لی بها الدنیا رواه ابو داود
والترمذی وانتهت روایته عند
قوله ولا تنسنا عن عبد الله بن عمر بن
الخطاب رضی الله عنه قال قال
رسول الله صلی الله علیه وسلم
ان الله جعل الحق علی لسان عمر
وقلبه رواه الترمذی عن جندب
بن جنادة ابی جنادة ابی ذر
الغفاری قال ان الله وضع الحق
علی لسان عمر یقول به رواه الترمذی
عن امیر المومنین ابی الحسن
علی بن ابی طالب رضی الله عنه
قال ما کنا نبعد ان السکینة تنطق
علی لسان عمر رواه البیهقی فی
دلائل النبوة عن ابی العباس
عبد الله بن عباس بن عبد المطلب
رضی الله عنهما عن النبی صلی الله
علیه وسلم قال اللهم اعز الاسلام
بابی جهل ابن هشام او بعمر بن الخطاب

ترمذی احمد ابو داود مین حضرت عمر بن الخطاب فرماتے ہین کہ
مین نے نبی صلعم سے عمرہ کے لئے اجازت مانگی آپنے اجازت دیکر
فرمایا اے میرے بھائی ہمکو اپنی دعا مین شریک کرنا اور ہمت
مین نہ بھولنا پھر ایک ایسا کلمہ فرمایا کہ مجھے دنیا و مافیہا
سے زیادہ خوش لگا - ترمذی کی روایت قولہ
ولا تنسنا تک ہے +

ترمذی مین ابن عمر سے روایت ہے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالی نے
حضرت عمر کی زبان اور دل پر حق جاری کردیا
ہے +

ترمذی مین جندب بن جنادہ ابی جنادہ سے اور وہ
ابو ذر غفاری رضہ سے روایت کرتے ہین کہ آنحضرت صلعم نے
فرمایا بیشک اللہ تعالی نے عمر کی زبان پر حق رکھا ہے کہ
وہ اُسکے ساتھ بولتے ہین +

بیہقی نے دلائل النبوۃ مین حضرت علی کرم اللہ
وجہہ سے روایت کی ہے کہ ہم اس بات کو بعید
نجانتے تھے کہ سکینہ عمر رضہ کی زبان پر گویا ہوتا
ہے +

احمد اور ترمذی ابن عباس سے روایت کرتے
ہین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا - خداوندا ابو جہل بن ہشام یا
عمر بن الخطاب کی وجہ سے اسلام
کو غالب کردے (پس اس دعا کے بعد

فاصبح عمر فغدا على النبي صلى
الله عليه وسلم فاسلم ثم صلى
في المسجد ظاهرا رواه احمد و
الترمذي كلاهما باسناد صحيح
عن جابر بن عبد الله الانصاري
رضي الله عنه قال عمر لابي بكر
يا خير الناس بعد رسول الله صلى
الله عليه وسلم فقال ابو بكر
اما انك ان قلت ذلك فلقد سمعت
رسول الله صلى الله عليه وسلم
يقول ما طلعت الشمس على رجل
خير من عمر رواه الترمذي وقال
هذا حديث غريب عن عقبة
بن عامر قال قال النبي صلى الله
عليه لو كان بعدي نبي لكان
عمر بن الخطاب رواه الترمذي
وقال هذا حديث غريب عن
بريدة بن الحصيب الاسلمي رضي
الله عنه قال خرج رسول الله صلى
الله عليه وسلم في بعض مغازيه
فلما انصرف جاءت جارية
سوداء فقالت يا رسول الله
اني كنت نذرت ان رد الله

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صبح کی اور اول روز
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر اسلام
لے آئے۔ پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
مسجد مین آشکارا نماز پڑھی۔ یہ دونو حدیثین
صحیح ہین ٭

ترمذی مین جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے حضرت ابوبکر
رضی اللہ عنہ کو کہا اے بہترین لوگون کے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکر رضی
اللہ عنہ نے کہا خبردار ہوائے عمر اگر تمنے مجھے یہ
کلمہ کہا ہے تو مین نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے سنا فرماتے تھے عمر سے بہتر کسی شخص پر سورج نہین چمکا
یہ حدیث غریب ہے ٭

ترمذی مین عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر
بالفرض میرے پیچھے کوئی نبی ہوتا تو عمر بن خطاب
ہوتے ٭

ترمذی مین بریدہ اسلمی سے روایت ہے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کسی جہاد مین تشریف
لے گئے۔ سو جب وہان سے پلٹ کر آئے تو ایک
سیاہ لڑکی (حبشیہ تھی یا اسکا رنگ ہی کالا تھا)
نے آپ کے پاس آکر کہا اے رسول اللہ
مین نے نذر مانی تھی کہ اگر خدا ے تعالی آپکو
فتحیاب کر کے بھیجیگا تو مین

صالحا ان اضرب بين يديك
بالدف واتغنى فقال لها رسول
الله صلى الله عليه وسلم ان
كنت نذرت فاضربي والا فلا
فجعلت تضرب فدخل ابو بكر
وهي تضرب ثم دخل علي وهي
تضرب ثم دخل عثمان وهي
تضرب ثم عمر فالقت الدف
تحت استها ثم قعدت عليها
فقال رسول الله صلى الله عليه
وسلم ان الشيطان ليخاف منك
عمر انى كنت جالسا وهي تضرب
فدخل ابو بكر وهي تضرب ثم دخل علي وهي
تضرب ثم دخل عثمان وهي تضرب فلما دخلت
انت يا عمر القت الدف رواه الترمذي وقال هذا حديث
حسن صحيح غريب عن عائشة زوج النبي
صلى الله عليه وسلم قالت كان رسول
الله صلى الله عليه وسلم جالسا فسمعنا
لغطا وصوت صبيان فقام رسول
الله صلى الله عليه وسلم فاذا حبشية تزفن
والصبيان حولها فقال يا عائشة تعالي
فجئت فوضعت لحيي على منكبه
رسول الله صلى الله عليه وسلم

آپ کے سامنے دف بجاؤنگی اور گاؤنگی آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو نے نذر مانی
ہے تو دف بجا ورنہ نہیں - سو اُس چھوکری
نے دف بجانا شروع کیا - حضرت ابوبکر
رضی اللہ عنہ آئے اور وہ دف ہی بجا رہی تھی - پھر
حضرت علی کرم اللہ وجہہ آئے اور وہ بجائے گئی -
پھر عثمان رضی اللہ عنہ آئے اور اسیطرح بجاتی
رہی مگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے آتے ہی
وہ چھوکری چوتڑوں کے نیچے دف ڈالکر بیٹھ
گئی پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عمر رضی
اللہ عنہ سے فرمایا کہ تجھسے شیطان ڈرتا ہے کیونکہ
میں بیٹھا رہا اور وہ دف بجائے گئی ابوبکر آئے اور وہ
بجائے گئی عثمان آئے اور وہ بجائے گئی - جب اے
عمر تم آئے تو اُسنے دف ڈالدیا - یہ حدیث حسن صحیح
غریب ہے ۔

ترمذی میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف رکھتے تھے جو ہمنے
ایک شور اور بچوں کی آواز سنی - آنحضرت صلی
صلے اللہ علیہ وسلم یہ سنکر کھڑے ہوگئے - ناگہان
ایک حبشیہ عورت اُچھل اور کود رہی تھی اور بچے
اُسکے گرداگرد تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا اے عائشہ آؤ تماشا دیکھو - میں آئی اور
اپنے کلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مونڈھے پر رکھکر

فجعلت انظر اليها ما بين المنكب
الى راسه فقال لى اما شبعت
اما شبعت فجعلت اقول لا
لانظر منزلتى عنده اذ اطلع عمر
فارفض الناس عنها فقال رسول
الله صلى الله عليه وسلم انى لانظر
الى شياطين الانس و الجن قد
فرّوا من عمر قالت فرجعت رواه
الترمذى وقال هذا حديث
حسن صحيح غريب عن انس
بن مالك وعبد الله بن عمر رضى
الله عنهما انّ عمر قال وافقت
ربّى فى ثلث قلت يا رسول الله
لو اتخذنا من مقام ابراهيم مصلّى
فنزلت واتخذوا من مقام ابراهيم
مصلّى وقلت يا رسول الله يدخل
على نساءك البرّ والفاجر فلو
امرتهنّ ان يحتجبن فنزلت اية
الحجاب واجتمع نساء النبى صلى
الله عليه وسلم فى الغيرة
فقلت عسى ربّه ان طلقكنّ ان
يبدله ازواجا خيرا منكن فنزلت
كذلك رواه البخارى ومسلم وفى

آپکے کندھے اور سر کے درمیان مین سے اُس حبشیہ
عورت کے تماشے کو دیکھنے لگی (تھوڑی دیر بعد) آپنے
مجھے فرمایا کیا تم سیر نہین ہوئین - مین نے کہنا شروع
کیا نہین نہین (اور اس سے میری غرض یہ تھی) کہ مین
اپنا مرتبہ محبت آپکے پاس دیکھون کہ کسقدر ہے اتنے مین ایک حضرت
عمر نمودار ہوے سو لوگ اُسکے گرد سے پھرتی ہو گئے
پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین جنی اور
انسی شیطانون کو عمر سے بھاگتا دیکھتا ہون - عائشہ
فرماتی ہین مین ہانسے پھر آئی - یہ حدیث حسن صحیح غریب
ہے - بخاری مسلم مین انس بن مالک اور عبد اللہ بن عمر
سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے کہا مین نے اپنے رب کی
موافقت تین چیز مین کی ہے (۱) مین نے کہا اے رسول
خدا اگر مقام ابراہیم کو ہم نماز کی جگہ ٹھیراتے تو بہتر ہوتا
سو اُسوقت یہ آیت اُتری اور مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ
ٹھیراؤ (۲) مین نے کہا اے رسول خدا آپکی بیبیون کے پاس
اچھے اور بُرے لوگ آتے ہین (اور یہ آپکی شان کے خلاف
معلوم ہوتا ہے) سو اگر آپ بی بیون کو پردہ کا حکم کرین
اور وہ لوگون کے سامنے نہون تو بہتر ہے پس پردہ
کی آیت اُتری (۳) آنحضرت کی بی بیان تھیں حضرت مین
(یعنی آنحضرت کی حضرت زینب کے پاس شہد پینے مین)
متفق ہوئین سو مین نے کہا اے بی بیون) اگر تمہین آنحضرت
طلاق دیدین تو امید ہے کہ انکا رب انکو ایسی بیویان
بدل دیگا جو تمسے بہتر ہین سو یہ آیت بعینہ نازل ہوئی اور ایک

روایۃ لابن عمر قال قال عمر
وافقت ربی فی ثلثٍ فی مقام ابراھیم
وفی الحجاب وفی اُساری بدرٍ رواہ
الشیخان عن عبد اللہ بن مسعود
رضی اللہ عنہ قال فُضِّلَ النّاس
عمر بن الخطّابِ باربعٍ بذکر
الاُساری یوم بدرٍ امر بقتلھم
فانزل اللہ تعالی ولولا کتابٌ
من اللہ سبق لمسّکم فیما اخذتم
عذابٌ عظیم وبذکر الحجاب امر
نساء النبی صلّی اللہ علیہ وسلم
ان یحتجبن فقالت لہ زینب وانک
علینا یا ابنَ الخطابِ والوحی ینزل
فی بیوتنا فانزل اللہ تعالی واذا
سئلتموھن متاعًا فاسئلوھنّ من
وراءِ حجابٍ وبدعوۃ النبی صلی
اللہ علیہ وسلم اللھم ایدالاسلام
بعمر وبرائہ فی ابی بکر کان
اول الناسِ بایعہ رواہ احمد
عن ابی سعیدِ نِ الخُدرِیِّ
رضی اللہ عنہ قال قال رسول
اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم ذاکَ
الرَّجُلُ ارفع امتی درجۃً

روایت مین ابن عمر کے یون آیا ہے کہ عمر کہتے ہین مین
نے اپنے رب سے تین چیز مین موافقت کی (۱) مقام
ابراہیم مین (۲) پردہ مین (۳) بدر کے قیدیون
مین۔ امام احمد ابن مسعود سے روایت کرتے ہین
کہ عمر بن الخطاب چار چیزون کی وجہ سے لوگون پر
فضیلت دیے گیئے (۱) بدر کے دن قیدیون کے
ذکر کرنے کے سبب کہ حضرت عمر نے انہین قتل کرنیکا
حکم فرمایا سو اللہ تعالی نے یہ آیت نازل کی اگر وہ حکم
جو لوحِ محفوظ مین سبقت لیگیا ہے نہوتا (یعنی مجتہد
کا مغذب نہونا یا اہل بدر کا مغفور ہونا) تو ندیکر چھوڑ
دینے مین تمہین بڑا عذاب گلتا (۲) پردہ کے ذکر کرنیکے
سبب سے کہ آپنے ازواج نبی صلعم کو پردہ کرنیکا حکم فرمایا تو
حضرت زینب نے آپسے کہا اے خطاب کے بیٹے کیا تم ہمپر حکم
کرتے ہو حالانکہ ہمارے گھرونمین وحی اُترتی ہے پس
اللہ تعالی نے یہ آیت اُتاری کہ جب تم آنحضرت کی
بی بیون سے کچھ مانگو تو پردہ کے پیچھے سے مانگو (۳)
آنحضرت صلعم نے اُنکے حق مین دعا کی کہ اے بارخدا اسلام کو
عمر کے مسلمان ہونے کی وجہ سے قوی کر (۴) حضرت
ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کے وقت اپنی رائے
کے سبب کہ سب سے پہلے آپ ہی نے اُنسے بیعت
کی۔ ابن ماجہ ابوسعید خدری سے روایت کرتے
ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ
شخص میری امت مین مرتبہ کی رو سے جنت مین

الجنة قال ابو سعيد والله ما كنا نرى ذلك الرجل الا عمر بن الخطاب حتى مضى لسبيله رواه ابو عبد الله محمد بن يزيد ابن ماجة القزويني عن اسلم قال ما ألى ابن عمر عن بعض شانه يعني عمر فاخبرته فقال ما رأيته احدا قط بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم من حين قبض كان احد واجود حتى انتهى من عمر رواه البخاري عن المسور بن مخرمة قال لما طعن عمر جعل يألم فقال له ابن عباس وكان يجزعه يا امير المؤمنين ولا كل ذلك لقد صحبت رسول الله صلى الله عليه وسلم فاحسنت صحبته ثم فارقك وهو عنك راض ثم صحبت ابا بكر فاحسنت صحبته ثم فارقك وهو عنك راض ثم صحبت المسلمين فاحسنت صحبتهم ولئن فارقتهم لتفارقنهم وهم عنك راضون قال اما ما ذكرت من صحبة رسول الله صلى الله عليه وسلم ورضاه

بلند مرتبہ ہے - ابو سعید کہتے ہین بخدا ہم نجانتے تھے کہ وہ کون شخص ہے مگر عمر بن الخطاب ہی پر ہمارا گمان تھا حتی کہ آپنے وفات پائی - بخاری مین اسلم سے روایت ہے کہ مجھسے ابن عمر نے حضرت عمر کے بعض حال سے پوچھا سو مین نے اُنہین خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جسوقت سے آپ قبض ہوے مین نے ہرگز کسیکو نہین دیکھا کہ وہ بہت کوشش کرنے والا اور نیک تر حضرت عمر سے ہو یہانتک کہ آخر عمر کو پہونچے - بخاری مسور بن مخرمہ سے روایت کرتے ہین کہ جب حضرت عمر زخمی ہوئے تو آپ درد کا اظہار کرنے لگے ابن عباس نے آپسے کہا اور وہ آپکی جزع و فزع دور کرتے تھے اے امیر المومنین یہ جزع و فزع مکرنی چاہیئے بے شبہ آپنے حضرت کی صحبت رکھی اور وہ آپسے رضا کی حالت مین جدا ہوے پھر آپنے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی صحبت برتی اور بہت اچھی طرح سے برتی پھر وہ آپسے رضامندی کی حالت مین جدا ہوے (پھر اپنی خلافت کے زمانہ مین) آپ نے مسلمانون سے صحبت رکھی اور رکھی بھی عمدگی کے ساتھ اگر آپ اُنسے جدا ہونگے تو اُس حال مین جدا ہونگے کہ وہ سب آپسے راضی ہونگے حضرت عمر نے فرمایا کہ تمنے جو رسول اللہ کی صحبت اور رضا کا ذکر کیا

فانما ذلك مَنٌّ من الله مَنَّ به علي
وأما ما ذكرت من صحبة ابي بكر
ورضاه فانما ذلك مَنٌّ من الله
مَنَّ به علي وأما ما ترى
من جزعي فهو من أجلك ومن اجل
اصحابك والله لو أن لي طلاع
الارض ذهبا لافتديت به من
عذاب الله قبل ان اراه رواه
البخاري في صحيحه باسناده عن
سليمان الاعمش قال حدثني
شقيق قال سمعت حذيفة قال
كنا جلوسا عند عمر رضي الله عنه
فقال ايكم يحفظ قول رسول الله
صلى الله عليه وسلم في الفتنة
قلت انا احفظه كما قاله قال هات
انك عليه لجريء قلت سمعت
رسول الله صلى الله عليه وسلم
يقول فتنة الرجل في اهله وماله
وولده وجاره تكفرها الصلوة
والصوم والصدقة والامر
والنهي عن المنكر قال عمر ليس
هذا اريد ولكن الفتنة التي تموج
كما يموج البحر قال ليس عليك منها

تو یہ خدا کی طرف سے نعمت ہے کہ اُسنے اُسکے ساتھ
مجھپر احسان فرمایا اور ابوبکر کی صحبت اور اُنکی رضامندی
جو تم کہتے ہو وہ بھی خدا کی جانب سے ایک احسان ہے
جو مجھپر ہُوا - اور تم جو بے صبری میری دیکھتے
ہو (یہ نہ کسی اور وجہ سے ہے) بلکہ تمہارے اور تمہارے
یارون کے سبب سے ہے - خدا کی قسم اگر میرے پاس
پری زمین کی مقدار سونا ہوتا تو مین عذاب آلہی کے
عوض بدلہ دیتا اس سے پہلے کہ عذاب آلہی کا سامنا
ہو - بخاری مین سلیمان الاعمش کہتے ہین مجھے
شقیق نے حدیث کی وہ کہتے ہین مین نے حذیفہ
سے سنا کہ ہم حضرت عمر کے پاس بیٹھے تھے آپنے
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم کا فرمان فتنہ کے
باب مین تم مین سے کونسا یاد رکھتا ہے (حذیفہ کہتے
ہین) مینے کہا جیسا کہ رسول اللہ نے فرمایا بعینہ
ویسا مجھے یاد ہے عمر نے فرمایا بیان کر بلاشبہ
تو دلیر ہے مین نے کہا جو کچھ حضرت نے فرمایا کہ مین نے کہا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ سلم سے سنا فرماتے تھے آدمی کی آزمایش
اور فتنہ اُسکے اہل و عیال اُسکے مال و اولاد اُسکے پڑوس مین
اُسے نفلہ و صدقہ اور امر معروف اور نہی منکر دور کرتے ہین حضرت
عمر یہ جواب سنکر بولے) فتنہ سے یہ آزمایش میری مراد
نہین میرا مقصود تو وہ فتنہ ہے جو دریا کے موج کے
مانند لہرائیگا (حذیفہ نے کہا) اے امیر المومنین
آپ کو اُس سے کچھ غم نہ کرنا چاہیے -

بس یا امیر المومنین ان بینک
وبینها لبابا مغلقا قال یکسر ام یفتح
قال یکسر قال اذا لا یغلق ابدا قلنا
اکان عمر یعلم الباب قال نعم
کما ان دون الغد اللیلة انی
حدثته بحدیث لیس بالاغالیط
فهبنا ان نسئل حذیفة فامرنا
مسروقا فسأله فقال الباب
عمر رواه البخاری عن ابی
العالیة عن ابن عباس قال شهد
عندی رجال مرضیون و
ارضاهم عندی عمر بن الخطاب
ان النبی صلی الله علیه وسلم نهی
عن الصلوٰة بعد الصبح حتی تشرق
الشمس و بعد العصر حتی تغرب
رواه البخاری عن انس بن مالک
ان رسول الله صلی الله علیه وسلم
خرج حین زاغت الشمس فصلی
الظهر فقام علی المنبر فذکر
الساعة و ذکر ان فیها امورا
عظاما ثم قال من احب ان
یسئل عن شیء فلیسئل و لا تسألونی
عن شیء الا اخبرتکم ما دمت

(کیونکہ اسکی برائی آپکو پہونچیگی) آپکے اور اس فتنہ کے
درمیان ایک بند دروازہ ہے (جو درحقیقت وجود حضرت
عمر ہے) حضرت عمر نے فرمایا کیا وہ دروازہ توڑا جاویگا
یا کھولا جائیگا (حذیفہ نے) کہا توڑا جاویگا (جو کبھی بند نہ ہونے
علاج پذیر نہوگا) حضرت عمر نے کہا جب وہ توڑا ہی
جاویگا تو پھر اسکا کبھی بند ہونا لایق نہیں (شقیق
کہتے ہیں) ہنے حذیفہ سے کہا کیا عمر اس دروازہ کو جانتے
تھے کہا انہیں تو اسکا ایسا علم تھا جیسا کل کی وہ رات
(شقیق نے) ایسی حدیث بیان کی جسمیں غلطی بالکل نہیں
(شقیق کہتے ہیں) ہم حذیفہ سے خوف کی وجہ سے اس دروازہ
کو نہ پوچھ سکے ہنے مسروق کو حکم کیا اسنے حذیفہ سے پوچھا
تو انہوں نے کہا دروازہ سے مراد حضرت عمر ہیں۔ بخاری میں
ابو العالیہ سے روایت ہے کہ ابن عباس نے کہا میرے پاس کئی
پسندیدہ آدمیوں نے جنکے دین صدق میں کسیطرح کا شک نہیں اور
جنمیں سب سے زائد پسندیدہ میرے نزدیک عمر بن الخطاب ہیں یہ حدیث
بیان کی کہ نبی صلعم نے صبح کی نماز کے بعد سورج نکلنے تک اور
عصر کے بعد سورج ڈوبنے تک نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے
بخاری میں انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم
دوپہر ڈھلے نکلے اور ظہر کی نماز پڑھکر منبر پر کھڑے ہوئے
پھر قیامت کا ذکر فرمایا اور فرمایا کہ اسمیں بڑے بڑے
خوفناک کام ہونگے اسکے بعد فرمایا جس شخصکو کسی چیز کے پوچھنے
کی اگر آرزو ہو تو وہ پوچھے اور تم جس چیز سے پوچھوگے
اسکی ضرور اطلاع دونگا جب ہی تک کہ میں

فی مقامی ھذا فاکثر الناس من
البکاء واکثر ان یقول سلونی
فقام عبد اللہ بن حذافۃ وقال
من ابی قال ابوک حذافۃ ثم
اکثر ان یقول سلونی فبرک
عمر علی رکبتیہ قال رضینا باللہ
ربا وبالاسلام دینا وبمحمد
نبیا فسکت ثم قال عرضت
علی الجنۃ والنار انفا فی عرض
ھذا الحائط فلم ار کالخیر والشر
رواہ البخاری عن عمار بن
یاسر رضی اللہ عنہ انہ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اتانی جبرئیل فقلت یا جبرئیل
حدثنی بفضائل عمر بن الخطاب
فقال لو حدثتک ما لبث نوح
فی قومہ ما نفدت فضائل وان
عمر حسنۃ من حسنات ابی بکر رواہ ابو یعلی
الموصلی باسناد صحیح عن عبد اللہ بن عمر
رضی اللہ عنہ قال استشار رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فی الاساری ابا بکر قال قومک
وعشیرتھم فخل سبیلھم فاستشار عمر
فقال اقتلھم قال فلقد ھم

اسجگہ کھڑا ہون سو لوگون نے بہت رونا شروع کیا
اور آپ فرما رہے تھے مجھ سے پوچھو پس عبداللہ بن
حذافہ نے کھڑے ہو کر پوچھا میرا باپ کون ہے فرمایا تیرا
باپ حذافہ ہے پھر آپ بہت کثرت سے کہنے لگے مجھ سے
پوچھو پس حضرت عمر دوزانو بیٹھکر کہنے لگے ہم اللہ سے ازروے
رب ہونیکے اسلام سے ازروے دین ہونیکے محمد سے
ازروے نبی ہونیکے راضی ہوے پس آنحضرت چپ
ہو گئے۔ پھر فرمایا اسوقت اس دیوار کی جانب مجھپر جنت
و دوزخ پیش ہوئی اور مین نے آج جیسی کبھی بھلائی
برائی نہ دیکھی ٭

ابو یعلی الموصلی صحیح اسناد کے ساتھ عمار بن یاسر سے
روایت کرتے ہین کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا میرے
پاس جبرئیل آئے مین نے کہا آیئے کچھ عمر کے فضائل
مجھ سے بیان کیجئے انہون نے کہا جب تک نوح اپنے
قوم مین رہے ہین اگر اُس زمانہ تک بھی عمر کے
فضائل بیان کرون تو کم نہون بیشک حضرت
عمر ابوبکر کی نیکیون مین سے ایک نیکی ہین۔ مستدرک مین
حاکم ابن عمر سے روایت کرتے ہین کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے بدر کے قیدیون مین ابوبکر
سے مشورہ کیا انہون نے کہا وہ آپکی قوم آپکا
کنبا ہے اُنسے فدیہ لیکر چھوڑ دیجئے۔ پھر عمر بن الخطاب
سے مشورہ کیا اُنہون نے کہا اُنکو قتل کیجئے پس
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر کے کہنے پر قصد کیا

رسول الله صلعم فانزل الله
عزوجل ماکان لنبی ان
یکون له اسری حتی یثخن فی
الارض الی قوله فکلوا مما غنمتم
حلالا طیبا فلقی النبی صلی الله
علیه وسلم عمر فقال کاد ان
یصیبنا فی خلافک بلاء رواه
الحاکم فی المستدرک وقال هذا
حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاه
عن عبد الله بن عباس رضی
الله عنه قال لما نزلت هذه الآیة
والذین یکنزون الذهب والفضة
کبر ذلک علی المسلمین فقال
عمر انا افرج عنکم فانطلق فقال
یا نبی الله انه کبر علی اصحابک
هذه الآیة فقال ان الله لم
یفرض الزکوة الا لیطیب ما
بقی من اموالکم وانما فرض المواریث
وذکر کلمة لتکون لمن بعدکم
فقال فکبر عمر ثم قال له الا
اخبرک بخیر ما یکنز المرأ المرأة
الصالحة اذا نظر الیها سرته واذا
امرها اطاعته واذا غاب عنها

اسوقت اللہ تعالی نے یہ آیت اُتاری۔ ماکان
لنبی ان یکون لہ اسری حتی یثخن فی الارض
الی قولہ فکلوا مما غنمتم حلالا طیبا اسکے بعد نبی صلعم
حضرت عمر سے ملکر کہنے لگے قریب تھا کہ تیری مخالفت
مین ہمین مصیبت وبلا پہونچتی۔ ابوداود مین
عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ جب یہ
آیت والذین یکنزون الذہب والفضۃ اُتری تو
مسلمانون پر شاق اور گران ہوئی۔ حضرت عمر نے
فرمایا گھبراؤ مت مین اس فکر کو تم سے کھول دونگا
سو آپ گئے اور کہا اے رسول خدا آپ کے یارون
پر یہ آیت بھاری آئی ہے۔ حضرت نے فرمایا اللہ
تعالی نے زکوۃ صرف اسواسطے فرض کی ہے کہ
تمہارے باقی مالونکو پاک کردے اور میراث کو اسیواسطے
فرض کیا کہ جو شخص تمہارے پیچھے رہے اُسکو میراث ہے
(راوی کہتا ہے) اسکے بعد آپنے ایک اور کلمہ ذکر کیا پس
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خوشی کے مارے
اللہ اکبر کا نعرہ مارا پھر حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے عمر سے فرمایا کیا مین تمکو بہترین
اُس چیز کی خبر نہ دون جسے آدمی جمع کرتا ہے
وہ نیکبخت عورت ہے کہ جب اُسکی طرف
دیکھے خوش کرے اور جب اُسے حکم دے تو
لونڈی بنجائے اور جب شوہر اُس سے غائب
ہو

حفظته رواه ابوداود عن
عبد الله بن عباس قال حدثني
عمر قال لما كان يوم .....
خيبر اقبل نفر من صحابة
النبي صلى الله عليه وسلم فقالوا
فلان شهيد وفلان شهيد
حتى مروا على رجل فقالوا
فلان شهيد فقال رسول الله
صلى الله عليه وسلم كلا اني
رايته في النار في بردة غلها او
عباءة ثم قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم يا ابن الخطاب
اذهب فناد في الناس انه لا يدخل
الجنة الا المؤمنون ثلثا قال فخرجت
فناديت الا انه لا يدخل الجنة
الا المؤمنون ثلثا رواه مسلم
عن عبد الله بن عمر بن الخطاب
رضي الله عنه قال قام عمر خطيبا
فقال ان رسول الله صلى الله عليه
وسلم كان عامل يهود خيبر
على اموالهم قال نقركم ما اقركم الله
وقد رايت اجلاءهم فلما اجمع
عمر على ذلك اتاه ابن ابي الحقيق

تو اسکی رکھوالی کرے +

مسلم مین ابن عباس سے روایت ہے کہ ہمین عمر نے
حدیث کی کہ جب خیبر کا دن ہوا تو نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے صحابیون مین سے کئی شخص آپکے پاس
آئے اور کہا فلان فلان شہید ہوا یہانتک کہ
ایک شخص پر جو مرا ہوا پڑا تھا گذرے اور کہنے لگے
فلان شہید ہے آنحضرت نے فرمایا حاشا کلا (یعنی تم
شہید نکہو) بالشبہ مین نے اسے دوزخ مین
ایک چادر یا کنبلی مخطط کی وجہ سے جو اُس نے
غنیمت کے مال مین سے چرائی تھی دیکھا ہے
پھر آنحضرت صلعم نے فرمایا اے خطاب کے بیٹے
جا اور لوگون مین تین بار پکار دے کہ جنت مین
مؤمنون کے سوا اور کوئی نجائیگا - حضرت عمر کہتے
ہین مین نے نکلکر تین دفعہ پکار دیا کہ آگاہ ہو جاؤ مؤمنون
کے سوا کوئی شخص بہشت مین نجائیگا +

بخاری مین عبد اللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ
عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رض خطبہ فرمانے
کو کھڑے ہوئے پھر فرمایا رسول اللہ صلعم نے خیبر کے
یہود سے اُنکے مالونپر معاملہ کیا تھا اور فرمایا تھا
جب تک اللہ تمہین ٹھیرائیگا (یعنی نکالنے کا حکم نکریگا)
ہم ٹھیرائینگے اور اب مین اُنکا جلاوطن کرنا مناسب
دیکھتا ہون - جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ
نے اِسکا ارادہ کیا تو قبیلہ بنی ابی الحقیق مین سے

فقال يا امير المومنين اخرجنا
وقد اقرّنا محمدٌ وعاملنا على
الاموالِ فقال عمر اظننتَ انى
نسيتُ قول رسول الله صلى الله
عليه وسلم كيف بك اذا اخرجت
من خيبرَ تعدو بك قلوصك
ليلةً بعد ليلةٍ فقال هذه كانت
هزيلةٌ من ابى القسم فقال
كذبتَ يا عدوّ الله فاجلاهم عمر
واعطاهم قيمةَ ما كان لهم
من الثمرِ مالاً وابلا وعروضًا
من اقتابٍ وحبال وغير ذلك
رواه البخارى عن عبد الله
بن عمر بن الخطاب
رضى الله عنه ان بنتًا كانت
لعمر يقال لها عاصيةُ فسمّاها
رسول الله صلى الله عليه وسلم
جميلةَ رواه مسلم - عن
عبد الله بن عمر رضى الله عنه
قال كانت تحتى امراءةٌ احبّها
وكان عمر يكرهها فقال لى طلّقها
فابيتُ فاتى عمر رسول الله
صلى الله عليه وسلم فذكر

ایک شخص آپکے پاس آکر کہنے لگا اے امیر المومنین
کیا آپ ہمین یہانسے نکالتے ہین حالانکہ رسول اللہ
نے ہمین ٹھیرایا اور مالون پر ہم سے معاملہ کیا تھا
عمر رض نے فرمایا کیا تو گمان کرتا ہے کہ مین رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے اُس فرمان کو جو تجھ سے فرمایا تھا
بھول گیا۔ رسول اللہ نے تجھ سے فرمایا تھا کہ اُسوقت
تیرا کیا حال ہوگا کہ راتون رات خیبر سے نکالا جاویگا
اور تیری اونٹنی تیرے ساتھ دوڑیگی۔ اُس شخص
نے کہا یہ کلمہ تو ابوالقاسم صلعم سے ہنسی کی راہ سے
نکلا تھا حضرت عمر نے فرمایا اے اللہ کے دشمن تو نے
جھوٹ کہا۔ پھر آپنے اُنہین جلاوطن کرکے اُس چیز کی
قیمت جو اُنکے لیے تھی کھجورین و غلّہ اونٹ اور اسباب
بالان رسیان وغیرہ دیدی۔ مسلم مین عبداللہ بن عمر
سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب کی ایک بیٹی
تھین جنکا نام ایام جاہلیت مین عاصیہ تھا۔ رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اُنکا نام جمیلہ رکھا +
ترمذی اور ابوداؤد عبداللہ بن عمر سے روایت
کرتے ہین ابن عمر نے کہا میرے نکاح مین ایک
عورت تھی جسے مین بہت دوست رکھتا تھا اور
حضرت عمر اُس سے ناخوش تھے اُنہون نے مجھ
سے فرمایا کہ اسے طلاق دیدے مین نے انکار
کیا پس حضرت عمر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
کے پاس آئے اور آپ سے اس امر کا ذکر کیا +

ذلك له فقال لي رسول الله
صلى الله عليه وسلم طلقها وا
الترمذي وابو داود عن عمر بن
الخطاب رضي الله عنه قال دخلت
على رسول الله صلى الله عليه
وسلم فاذا هو مضطجع على
رمال حصير ليس بينه وبينه
فراش قد اثر الرمال بجنبه
متكئا على وسادة من ادم حشوها
ليف قلت يا رسول الله ادع
الله فليوسع على امتك فان
فارس والروم قد وسع عليهم
وهم لا يعبدون الله فقال اوفي
هذا انت يا ابن الخطاب اولئك
قوم عجلت لهم طيباتهم في
الحيوة الدنيا وفي رواية اما
ترضى ان تكون لهم الدنيا ولنا
الاخرة رواه البخاري ومسلم
عن ابي بردة بن عبد الله بن
قيس وهو ابن ابي موسى الاشعري
قال قال لي عبد الله بن عمر هل تدري
ما قال ابي لابيك قال قلت لا قال
فان ابي قال لابيك يا ابا موسى

رسول اللہ نے مجھ سے فرمایا اُسے طلاق دیدے
بخاری مسلم مین حضرت عمر سے روایت ہے وہ فرماتے
ہین کہ مین رسول اللہ صلعم کے پاس گیا ناگہان رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم ایک بوریے پر جو
کھجور کے ٹھیون سے بُنا ہوا تھا بیٹھے تھے آپکے اور
اُس بوریے کے درمیان کوئی بچھونا نہ تھا اُس بوریے
نے آپکے پہلو مین نشان ڈالدیے تھے اور ایک چمڑے
تکیہ جسکا بھراؤ کھجور کا پوست تھا تکیہ کئے ہوے تھے
مینے کہا اے رسول خدا آپ اپنی امت کی فراخی کے لئے
اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے۔ دیکھئے فارس اور روم کیسے
چین اُڑا رہے ہین اُنپر کیسی فراخی ہوئی گئی ہے حالانکہ وہ
خدا کو نہین پوجتے ہین۔ حضرت نے فرمایا اے ابن الخطاب
کیا تم ابھی اسی درجہ مین ہو یہ ایک قوم ہے کہ اُنکی
لذتین اُنکی دنیا کی زندگی مین جلدی کی گئی ہین
اور ایک روایت مین یون ہے کیا تم اس بات
سے راضی نہین ہو کہ اُنکے لئے دنیا اور ہمارے
لئے آخرت ہو۔ بخاری مین ابو بردہ بن عبد اللہ
بن قیس یعنی ابن ابی موسی اشعری سے روایت
ہے کہ مجھے عبد اللہ بن عمر نے کہا تجھے کچھ
معلوم ہے کہ میرے باپ نے تیرے باپ
سے کیا کیا ابو بردہ کہتے ہین مین نے کہا مین
نہین جانتا۔ فرمایا میرے والد نے تیرے
والد سے کہا اے ابو موسے

هل يسرك إن اسلامنا مع رسول
الله صلى الله عليه وسلم وهجرتنا
معه وجهادنا معه وعملنا كل
معه برد لنا وان كل عمل عملناه
بعده ينجونا منه كفافا راسا برابس
فقال ابوك لابي لا والله قد جاهدنا
بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم
وصلينا وصمنا وعملنا خيرا كثيرا
واسلم على ايدينا بشر كثير وانا
لنرجو ذلك قال ابي ولكني انا والذي
نفس عمر بيده لوددت ان ذلك
برد لنا وان كل شيء عملناه بعده ينجونا
منه كفافا راسا برابس فقلت إن
اباك والله كان خيرا من ابي رواه
البخاري عن عبد الرحمن بن ابي
ليلى قال وحدثنا اصحابنا قال وكان
الرجل اذا افطر فنام قبل ان
ياكل لم ياكل حتى يصبح
فجاء عمر فاراد امرأته فقالت اني
قد نمت فظن انها تعتل فاتاها فجاء
رجل من الانصار فاراد الطعام
فقالوا حتى نسخن لك شيئا فنام
فلما اصبحوا نزلت هذه الاية احل

کیا تجھے یہ بات خوش لگتی ہے کہ ہمارا اسلام ہماری ہجرت
ہمارا جہاد اور تمام عمل جو ہمنے رسول اللہ کے ساتھ کئے ہین ہمارے ثابت
اور باقی رہین اور جتنے عمل کہ رسول اللہ کے بعد ہمنے کئے ہین اُنسے
برابر سراسر نجات پائین میرے باپ نے میرے باپ کے جواب مین کہا
یہ بات نہین بخدا ہمنے رسول اللہ صلعم کے بعد جہاد کئے
نمازین پڑھین روزے رکھے اور بہت سی بھلائیان اور
کارگذاریان کین اور ہمارے ہاتھون پر بہت سے آدمی مسلمان ہوئے
اور ہمین پوری امید ہے کہ پہلی بھلائیون سے نامۂ اعمال ہمارا نکو سواور ہمنے
انکا بھی ثواب ملے میرے والد نے کہا لیکن مین تو اُس خدا
کی قسم کھاکر کہتا ہون جسکے دست قدرت مین عمر کی جان
ہے مین یون چاہتا ہون کہ جو عمل مینے رسول اللہ کے ساتھ کئے
ہین وہی باقی رہین اور جو کچھ ہمنے رسول اللہ کے بعد کیا ہے
اُس سے برابر سراسر رہائی پاوین ابو بردہ کہتے ہین مینے ابن عمر سے
کہا والد آپکے والد میرے والد سے کہین بہتر تھے۔ ابو داؤد مین عبدالرحمن
ابن ابی لیلی کہتے ہین کہ ہمین ہمارے رفیقون نے حدیث کی کہ ابتدا
اسلام مین جب کوئی شخص روزہ افطار کرنیکے بعد کھانا کھاتے
پہلے سو رہتا تو پھر صبح تک کھانا نہ کھاتا سو ایکدن حضرت
عمر گھر مین آئے اور اپنی بیوی سے صحبت کرنی چاہی اُنکی بی بی
نے کہا مین سو چکی ہون آپنے گمان کیا کہ وہ بہانہ کرتی ہے
پس آپنے تقاضائے حاجت کی اسیطرح ایک اور انصاری نے کہا
کھانا چاہا گھر کے لوگون نے کہا ذرا ٹھیر جا کہ تیرے لئے کچھ
کھانا گرم کرلین پس اُسے نیند آگئی۔ صبح کو یہ آیت
اُتری۔ کہ تمہین روزہ کی رات مین

لکم لیلۃ الصیام الرفث الی نسائکم
رواہ ابوداود عن عبد اللہ بن
زید بن عبد ربہ قال لما امر رسول
صلی اللہ علیہ وسلم بالناقوس
یعمل لیضرب بہ للناس لجمع
الصلوٰۃ طاف بی وانا نائم رجل
یحمل ناقوسا فی یدہ فقلت یا
عبد اللہ اتبیع الناقوس قال وما تصنع بہ
فقلت ندعوبہ الی الصلوٰۃ قال
افلا ادلک علی ما ھو خیر من
ذلک فقلت لہ بلی فقال تقول
اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر
اشھد ان لا الٰہ الا اللہ اشھد ان
لا الٰہ الا اللہ اشھد ان محمدا رسول
اللہ اشھد ان محمدا رسول اللہ
حی علی الصلوٰۃ حی علی الصلوٰۃ
حی علی الفلاح حی علی الفلاح اللہ
اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ ثم استاخر
عنی غیر بعید ثم قال ثم تقول
اذا اقیمت الصلوٰۃ اللہ اکبر اللہ اکبر
اشھد ان لا الٰہ الا اللہ اشھد ان
لا الٰہ الا اللہ اشھد ان محمدا رسول
اللہ اشھد ان محمدا رسول اللہ حی علی

مین اپنی بی بیون سے جماع کرنا حلال ہوگیا +

ابوداود مین عبد اللہ بن زید بن عبد ربہ سے روایت
ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ناقوس
بنانے کا حکم فرمایا کہ نماز مین جمع ہونے کے لئے
لوگون مین اُسے بجاوین تو مجھے ایک شخص خواب مین دکھائی
دیا کہ وہ اپنے ہاتھ مین ناقوس اُٹھائے ہوئے ہے مین نے اُس سے
کہا اے خدا کے بندے کیا یہ ناقوس بیچتا ہے اُسنے کہا اسے
تو کیا کریگا مین نے کہا اس سے لوگون کو نماز کے لئے بلاوینگے
اُسنے کہا مین اس سے بہتر چیز تجھے بتاؤن مین نے
کہا ہان اُسنے کہا پہلے چار مرتبہ اللہ اکبر (اللہ بہت
بڑا ہے) کہہ پھر دو مرتبہ اشہدان لا الٰہ الا اللہ
(مین اس بات کا گواہ ہون کہ خدا کے سوا کوئی
پوجا کے لایق نہین) کہہ۔ اور دو دفعہ اشہدان
محمدا رسول اللہ (گواہ ہون اسکا کہ محمد رسول خدا ہین)
کہہ۔ دو دفعہ حی علی الصلوٰۃ (نماز کے لئے آؤ) کہہ۔
اسیطرح دو دفعہ حی علی الفلاح (مراد ملنے کے لئے
آؤ) کہہ۔ پھر اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ کہہ۔
یہ کہکر وہ شخص تھوڑی سی دیر مجھ سے پیچھے
ہٹ کر کہنے لگا پھر جب نماز کھڑی کرے تو
تو پہلے دو مرتبہ اللہ اکبر کہہ۔ اور پھر دو بار
دو دفعہ اشہدان لا الٰہ الا اللہ کہہ۔ پھر دو
دفعہ اشہدان محمدا رسول اللہ اور
دو دفعہ حی علی

الصلوٰة حیّ علی الفلاح قد قامت
الصلوٰة اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ
الا اللہ فلما اصبحت اتیت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرتہ
بما رایت فقال انّھا لرویا حق
انشاء اللہ فقم مع بلالٍ فالقِ علیہ
ما رایت فلیؤذن بہ فانہ اندی صوتاً
منک فقمتُ مع بلالٍ فجعلت القیہ
علیہ ویؤذّن بہ قال فسمع ذلک
عمر بن الخطّاب وھو فی بیتہ فخرج
یجرّ ردآئہ یقول والّذی بعثک
بالحقّ یا رسولَ اللہ لقد رایتُ
مثلَ الذی اُرِیَ فقال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فللہ الحمد رواہ ابوداود عن
عبد اللہ بن عبّاسٍ رضی اللہ عنہ
عن عمر بن الخطّاب رضی اللہ عنہ
انہ قال لما مات عبد اللہ بن اُبیّ
ابن سلولَ دُعِیَ لہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لیصلّیَ علیہ فلما قام
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وثبت علیہ فقلتُ یا رسولَ اللہ
اتصلّی علی ابن ابیٍّ وقد قال یوم
کذا وکذا کذا وکذا اُعدّدُ علیہ قولہ

الصلوٰة (قائم ہوئی نماز) کہہ پھر اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ
الا اللہ کہہ پس جب میں نے صبح کی تو رسول اللہ کے پاس آکر
اُس خواب کو جو میں نے دیکھا تھا بیان کیا آپنے فرمایا بیشک
یہ خواب حق ہے اگر اللہ نے چاہا تو بلال کے ساتھ کھڑا
ہو کر جو کچھ دیکھا ہے اوسے سکھا اور بتا تا کہ بلال اُن
کلموں کے ساتھ اذان دے کیونکہ بلال تجھ سے آواز میں
زیادہ ہے پس میں نے بلال کے ساتھ کھڑے ہو کر اُنہیں
اُن لفظوں کو بتانا شروع کیا۔ بلال اُن لفظوں سے اذان دیتے
تھے۔ راوی کہتے ہیں حضرت عمر بن الخطاب گھر میں سے یہ
آواز سنکر اپنی چادر سنبھالتے ہوئے باہر آئے کہنے لگے اُس
رسول خدا اُس ذات کی قسم جسنے آپکو حق کو ساتھ بھیجا ہے میں نے بھی ایسا
ہی خواب دیکھا ہے جیسا عبد اللہ دیکھلایا گیا رسول اللہ صلعم
نے فرمایا خدا کا شکر ہے (کہ میرے اصحاب کو حق الہام ہوتے
ہیں) عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ میں نے عمر بن الخطاب
رضی اللہ عنہ سے سنا کہ جب عبد اللہ بن ابی بن سلول (رئیس منافقین)
مرگیا تو اُسپر نماز پڑھنے کے لئے لوگوں نے آپکو بلایا سو
جب آنحضرت صلعم نماز کے لئے کھڑے ہوئے تو میں
میں جھپٹا اور آپ پر کود کر کہنے لگا اے رسول خدا
کیا ابن ابی پر آپ نماز پڑھتے ہیں حالانکہ اُسنے
فلاں فلاں دن آپ کو ایسا ایسا کہا تھا (حضرت
عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) میں رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کو اُسکے بیہودہ باتیں شمار کرا رہا تھا

فتبسم رسول الله صلى الله عليه
وسلم وقال اخرعنّی یاعمر فلما
اکثرت علیه قال انّی قد خیّرت
فاخترت لو اعلم انی ان زدت
علی السبعین یُغفر له لزدت علیها
قال فصلی علیه رسول الله صلی
الله علیه وسلم ثم انصرف
فلم یمکث الا یسیرًا حتی نزلت
الایتان من برآءة ولا تصلّ علی
احدٍ منهم مات ابدًا الی قوله وهم
فاسقون فعجبت من بعد جرأتی
علی رسول الله صلی الله علیه
وسلم یومئذ والله ورسوله
اعلم عن انس قال قال رسول
الله صلی الله علیه وسلم انّ الله عزو
جلّ وعدنی ان یدخل الجنة من امتی
اربعمائة الف فقال ابوبکر زدنا
یا رسول الله فقال وهکذا فحثا
بکفیه وجمعهما فقال ابو بکر
زدنا یا رسول الله قال وهکذا
فقال عمر دعنا یا ابا بکر فقال
ابو بکر وما علیک ان یدخلنا الله
کلنا الجنة فقال ان الله عز و

رسول اللہ صلعم مسکراتے تھے اور فرماتے تھے اے عمر مجھ سے
ذرا پرے تو ہٹو سو مین نے جب آپ سے بہت کچھ کہا تو فرمایا
مجھے اختیار دیا گیا ہے اگر مین جانتا کہ ستر پر زیادہ بخشش
طلب کرنے سے وہ بخشا جاویگا تو مین ضرور ستر پر زیادہ
کرتا (راوی کہتے ہین) پس رسول اللہ نے اُس (منافق)
پر نماز پڑھی پھر وہانسے پھرتے ہوے تھوڑی دیر نہ لگی
ہوگی کہ سورۂ برات کی یہ دو آیتین اُتریں۔ ولا تصلّ
علی احدٍ منہم مات ابدًا سے وہم فاسقون تک (حضرت
عمرؓ کہتے ہین) اسکے بعد مجھے اپنی جرأت پر جو رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر کی تعجب ہوا۔ اور اللہ و
رسول بہتر جانتے ہین +

شرح سنہ مین انس سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا بزرگ و برتر
نے میری امت مین چار لاکھ آدمی بلا حساب جنت
مین داخل کرنیکا وعدہ فرمایا ہے حضرت ابوبکر
نے کہا اے رسول خدا اللہ سے ہمارے لیے اسمین
زیادتی مانگیے آنحضرتؐ نے فرمایا اور زیادتی اسطرح سے
پس آپنے دونو لپین بنائی اور اُنہین جمع کر کے
دکھایا۔ ابوبکر نے کہا اور بھی زیادہ کیجئے اے رسول
خدا آپنے پھر اُسیطرح فرمایا پس حضرت عمر نے کہا اے
ابوبکر ہمین (عمل کرنے اور خوف عذاب الٰہی مین سعی و کوشش
کے لئے) چھوڑ دیجئے ابوبکر نے فرمایا تمہارا اسمین کیا
نقصان ہے کہ ہم سب کو اللہ تعالیٰ جنت مین داخل

جل ان شاء ان یدخل خلقه الجنة بکفه احد فعل فقال النبی صلعم صدق عمر رواه فی شرح السنة ... ... عن عبد العزیز بن صهیب قال سمعت انس بن مالک رضی الله عنه یقول مرّوا بجنازة فاثنوا علیها خیرًا فقال النبی صلی الله علیه وسلم وجبت ثم مرّوا باخری فاثنوا علیها شرًا فقال وجبت فقال عمر بن الخطاب ما وجبت قال هذا اثنیتم علیه خیرًا فوجبت له الجنة و هذا اثنیتم علیه شرًا فوجبت له النار انتم شهداء الله فی الارض رواه البخاری عن عبد الله بن عمر رض ان عمر انطلق مع النبی صلی الله علیه وسلم فی رهط قبل ابن صیاد حتی وجدوه یلعب مع الصبیان عند اطم بنی مغالة وقد قارب ابن صیاد الحلم فلم یشعر حتی ضرب النبی صلی الله علیه وسلم ظهره بیده ثم قال اتشهد انی رسول الله فنظر الیه ابن صیاد فقال اشهد

کرے عمر نے کہا اگر خدا اپنی مخلوق کو جنت مین داخل کرنا چاہے تو ایک ہی کف مین داخل کردے۔ آنحضرت نے فرمایا کہ عمر سچ کہتے ہین۔ بخاری مین عبد العزیز بن صہیب سے روایت ہے کہ مین نے انس بن مالک سے سنا وہ کہتے تھے کہ صحابہ کی ایک جماعت ایک جنازہ پر گذری اور اُسپر بھلائی سے تعریف کی تب نبی صلعم نے فرمایا کہ واجب ہوگئی پھر ایک اور جنازہ پر گذرے اور اُسکا برائی سے ذکر کیا وہان بھی آنحضرت نے فرمایا واجب ہوئی۔ حضرت عمر نے فرمایا (اے رسول خدا کے) کیا واجب ہوئی فرمایا جس شخص کی تمنے بھلائی کے ساتھ تعریف کی اُسکے لئے جنت واجب ہوگئی اور جسے تمنے برائی کے ساتھ ذکر کیا اُسکے لئے دوزخ واجب ہوئی۔ تم زمین مین خدا کے گواہ ہو +

بخاری مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ عمر بن الخطاب آنحضرتؐ کے ساتھ صحابہ کی ایک جماعت مین ابن صیاد کی طرف گئے یہانتک کہ بنی مغالہ (یہود مین سے ایک قوم کا نام ہے) کے محل مین بچون کے ساتھ اُسے کھیلتا پایا اُن دنون مین ابن صیاد بلوغ کے قریب تھا سو اُسے ہمارا آنا معلوم نہ ہوا یہانتک کہ آنحضرت نے اُسکی پیٹھ پر ہاتھ مارکر فرمایا کیا تو گواہی دیتا ہے کہ مین خدا کا رسول ہون تب ابن صیاد نے آپکو قہر آلود نظرون سے دیکھکر کہا مین گواہی دیتا ہون

انك رسول الامّيين فقال
ابن صيّادٍ للنبى صلى الله عليه وسلم
اتشهد انى رسول الله فرصّه
وقال امنتُ بالله وبرُسله فقال له
ماذا ترى قال ابن صيّادٍ يأتينى
صادق وكاذبٌ فقال له النبى صلى
الله عليه وسلّم خُلّط عليك الامر
ثم قال له النبى صلّى الله عليه
وسلّم انى قد خبأتُ لك خبيئًا
وخبأ له يوم تاتى السماء بدخان
مبين فقال ابن صيّادٍ هو الدُّخ فقال
اخسأ فلن تعدُوَ قدرك فقال
عمر دعنى اضرب عُنقه فقال
النبى صلى الله عليه وسلّم ان
يُكنهُ فلن تُسلط عليه وان لم يكنه
فلا خير لك فى قتله رواه البخارى
عن جابر بن عبد الله الانصارى
رضى الله عنه انّ عمر بن الخطّاب
جاء يوم الخندق بعد ما غربت
الشمس فجعل يسبُّ كفّار قريش
قال يا رسول الله ما كدتُ اُصلّى
العصر حتى كادت الشمس تغرب
قال النبى صلى الله عليه وسلم والله

کہ تم ان پڑھون کے پیغمبر ہو۔ پھر ابن صیاد نے آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا کیا تم میرے پیغمبر خدا
ہونے کی گواہی دیتے ہو پس آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے اسے چھوڑ دیا اور فرمایا میں اللہ اور اسکے پیغمبرون
پر ایمان لایا ہون پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن صیاد
سے کہا تو کیا دیکھتا ہے ابن صیاد بولا میرے پاس مخبر خبر لاتے
ہین کبھی سچی ہوتی ہین اور کبھی جھوٹی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ تجھپر تیرا امر مشتبہ ہوگیا ہے پھر اُس
سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین نے تیرے لئے اندر
جی مین ایک چیز پوشیدہ رکھی ہے اور وہ یہ آیت کہ جسدن
آسمان دھوان ظاہر لاویگا آپنے پوشیدہ رکھی تھی ابن
صیاد بولا وہ دُخ (دھوان) ہے تب آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دور ہو تو اپنے اسقدر سے کبھی تجاوز
نکریگا حضرت عمر نے فرمایا اے رسول خدا مجھے چھوڑ دیجئے
کہ اسکی گردن مارون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اگر ابن صیاد وہی دجال ہے تو تم اُسپر قابو نہ پاؤگے (کیونکہ
اُسکے قاتل عیسیٰ ہین) اور اگر وہ دجال نہین ہے تو اُسکے
قتل مین تمہارے لئے کچھ بھلائی نہین ۔

بخاری مین جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت ہے
کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ خندق کے دن سورج
ڈوبنے کے بعد آئے اور کفار قریش کو برا کہنے لگے
اور کہا اے رسول خدا مین نے عصر کی نماز نہین پڑھی
یہانتک کہ سورج ڈوبنے کو ہوا آنحضرت صلعم نے فرمایا

ما صليتها فقمنا الى بطحان فتوضأ
للصلوٰة وتوضأنا لها فصلى العصر
بعدما غربت الشمس ثم صلى
بعدها المغرب رواه البخاري
عن عبد الله بن عمر رضي الله عنه يقول
كان المسلمون حين قدموا المدينة
يجتمعون فيتحينون الصلوٰة ليس ينادي
لها فتكلموا يوما في ذلك فقال بعضهم اتخذوا
ناقوسا مثل ناقوس النصارى وقال بعضهم
بل بوقا مثل بوق اليهود فقال عمر اولا
تبعثون رجلا منكم ينادي
بالصلوٰة فقال رسول الله صلى الله
عليه وسلم يا بلال قم فناد
بالصلوٰة رواه البخاري عن الازرق
بن قيس قال صلى بنا امامنا ايكتي
ابا رمثة فقال صليت هذه الصلوٰة
ومثل هذه الصلوٰة مع النبي صلى
الله عليه وسلم قال وكان ابوبكر
وعمر يقومان في الصف المقدم
عن يمينه وكان رجل قد شهد
التكبيرة الاولى من الصلوٰة فصلى
نبي الله صلى الله عليه وسلم ثم
سلم عن يمينه وعن يساره حتى

بعد امین نے بھی عصر کی نماز نہین پڑھی پھر ہم بطحان
(مدینہ کی وادی) مین کھڑے ہوے پس آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے نماز کے لئے وضو کیا اور ہمنے بھی وضو کیا
پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج ڈوبنے کے
بعد عصر کی نماز پڑھی اور اسکے بعد مغرب کی۔ بخاری
مین ابن عمر سے روایت ہے کہ جب مسلمان مدینہ مین آئے
اور نماز کے لئے جمع ہوکر وقت کی جستجو اور تلاش
کرنے لگے اور نماز کے لئے کوئی ندا نہ کرتا تھا سو
لوگون نے آپس مین گفتگو کی۔ بعض تو کہنے لگے
عیسائیون کی طرح تم بھی ایک ناقوس بنالو۔
بعضون نے کہا نہین بلکہ یہود کا سنکھ جیسا
ایک سنکھ بنالو۔ تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
فرمایا تم ایک شخص کو کیون نہین بھیجتے کہ وہ نماز
کے لئے پکارے سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا اے بلال کھڑا ہو اور نماز کے لئے پکار۔
ابوداؤد مین ازرق بن قیس سے روایت ہے کہ ہمارے
امام نے جسکی ابو رمثہ کنیت تھی ہمین نماز پڑھائی پھر کہنے
لگا یہی یا اس جیسی نماز مین نے رسول اللہ کے ساتھ
پڑھی ہے ابو رمثہ نے کہا حضرت ابوبکر و حضرت
عمر رضی اللہ عنہما اول صف مین سیدھی طرف
کھڑے ہوتے تھے اور ایک شخص جو نماز کی تکبیر اولی مین
شریک تھا موجود تھا۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے نماز پڑھکر دائین بائین سلام پھیرا

رأينا بياض خدّيه ثم انفتل كانفتال ابى رمثة يعنى نفسه فقام الرجل ادرك معه التكبيرة الاولى من الصلوٰة فوثب اليه عمر فاخذ بمنكبه فهزه ثم قال اجلس فانه لم يهلك اهل الكتاب الا انهم لم يكن بين صلوتهم فصل فرفع النبى صلى الله عليه وسلم بصره فقال اصاب الله بك يا ابن الخطاب رواه ابوداؤد وفى رواية عن ابن عباس اسلم مع النبى صلى الله عليه وسلم ثلثة وثلثون رجلاً وستة نسوة ثم اسلم عمر فنزلت يا ايها النبى حسبك الله ومن اتبعك من المومنين +

فصل فى سيرة امير المؤمنين عمر بن الخطاب رضى الله عنه

عن انس بن مالك رضى الله عنه قال رايت عمر بن الخطاب وهو يومئذٍ امير المومنين وقد رقّع بين كتفيه برقع ثلث لبد بعضها فوق بعض رواه مالك

اور گردن مبارک اسقدر پھیری کہ ہمین آپکے رخسارون کی سفیدی اچھی طرح سے معلوم ہوئی پھر پھر کر بیٹھ گئے جیسا ابو رمثہ (یعنی مین) پھر کر بیٹھا ہون سو وہ شخص جسنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تکبیر اولی پائی تھی کھڑا ہوکر اور نماز پڑھنے لگا حضرت عمر نے اُسکی طرف ایک جست لگائی اور مونڈھے پکڑکر جھڑجھڑائے پھر فرمایا بیٹھ جا کیونکہ اہل کتاب صرف اسیوجہ سے ہلاک ہوئے کہ اُنکی دو نمازون مین فصل نہ تھا تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آنکھ اُٹھاکر دیکھا اور فرمایا اے ابن الخطاب اللہ تعالی نے تجھے ٹھیک بات سجھائی - ایک روایت مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یون مروی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تینتیس ۳۳ مرد اور چھ عورتین اسلام لا چکے تھے کہ عمر رضی اللہ عنہ اسلام لائے اُسوقت اللہ تعالی نے یہ آیت اُتاری - اے نبی تجھے خدائے تعالی اور مؤمنین مین سے جنہون نے تیرا اتباع کیا بس ہے

فصل امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ کی بعض خصلت کے بیان مین

مؤطا مین انس بن مالک سے روایت ہے کہ مین نے عمر بن الخطاب کو اُس زمانہ مین دیکھا جب وہ امیر المؤمنین تھے آپکے مونڈھون کے درمیان تین پیوند اوپر تلے لگے ہوئے تھے

عن انس بن مالك قال
سمعت عمر بن الخطاب
وخرجت معه حتى
دخل حائطا فسمعته
وهو يقول و بيني وبينه
جدار وهو في جوف
الحائط عمر بن الخطاب
امير المؤمنين بخ بخ يا
ابن الخطاب لتتقين
الله او ليعذبنك رواه
مالك عن انس بن مالكٍ قال
رايتُ عمر بن الخطّاب وهو يومئذٍ
امير المومنين يطرح له صاعٌ من
تمرٍ فيأكله حتى ياكل حشفها رواه
مالكٌ عن زيد بن اسلم قال
استسقى يومًا عمر فجيء بماءٍ قد
شيب بعسلٍ فقال انه لطيبٌ لكني
اسمع الله عزّ وجل نعى على قومٍ
شهواتهم فقال اذهبتم طيباتكم
في حيوتكم الدنيا واستمتعتم بها
فاخافُ ان تكون حسناتنا عُجّلت
لنا فلم يشربه رواه رزين عن
عمر بن الخطاب رضى الله عنه

موطا مین انس بن مالک سے روایت ہے کہ مین نے حضرت
عمرؓ کو کہتے سُنا اُسوقت کہ جبہ مین آپکے ساتھ چلا اور
آپ ایک باغ مین تھے مجھ مین اور آپ مین ایک دیوار حائل
تھی مین نے اُنہین کہتے سنا آپ فرماتے تھے واہ واہ اے خطاب کے بیٹے
اللہ سے ڈر نہین تو اللہ تجھے عذاب کریگا
موطا مین انس بن مالک کہتے ہین کہ مین نے
حضرت عمر کو اُس زمانہ مین دیکھا کہ آپ مسلمانون
کے سردار تھے کہ آپ کے سامنے کھجورون کا
صرف ایک صاع ڈالا جاتا تھا آپ اُنہین
کھاتے یہانتک کہ خراب اور سوکھی تک کھا
لیتے تھے - رزین مین زید بن اسلم سے روایت
ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پانی مانگا
تو آپ کے پاس پانی شہد ملا ہوا لایا گیا -
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اسمین کوئی
شک نہین یہ پانی نہایت مزہ دار اور پاک
ہے لیکن مین خدائے بزرگ و برتر کو سنتا
ہون کہ اُسنے ایک قوم پر اُنکی خواہشون کے
سبب عیب لگایا اور سرزنش کی ہے چنانچہ فرمایا
تم اپنی زندگی ہی مین مزے اُڑا چکے اور اُن لذائذ
سے بہرہ مند ہو چکے سو مین ڈرتا ہون کہ ہماری
نیکیون کا ثواب اسی عالم مین ہمین دیا جاوے
پس وہ پانی نہ پیا +
شعب الایمان مین عمر بن الخطاب سے روایت ہے

قال وهو على المنبر يا ايها الناس
تواضعوا فاني سمعت رسول
الله صلى الله عليه وسلم يقول
من تواضع لله رفعه الله فهو
في نفسه صغير وفي اعين الناس عظيم ومن
تكبر وضعه الله فهو في اعين الناس
صغير وفي نفسه كبير حتى لهو اهون عليهم من
كلب وخنزير رواه البيهقي في شعب الايمان عن ابي بكر
قال قال رسول الله ص اللهم اشدد
الاسلام بعمر بن الخطاب رواه
الطبراني في الاوسط وعنه قال
قال رسول الله ص لو لم ابعث
فيكم لبعث عمر الحديث رواه
الديلمي عن سالم بن عبد الله
قال ابطا خبر عمر على ابي موسى
فاتى امراة في بطنها شيطان فسألها
عنه فقالت حتى ياتي شيطاني
فجاء فسالته عنه فقال تركته
موتزرا بكساء يسهم ...
ابل الصدقة وذلك رجل لا يراه
شيطان الا خر بمنخريه الملك بين
عينيه وروح القدس بلسانه
رواه ابن عساكر عن ابي هريرة

کہ آپ منبر پر چڑھے ہوئے فرمائے تھے اے لوگو فروتنی کرو
کیونکہ مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے
کہ جو شخص اللہ کی رضامندی کے لیئے لوگون کے ساتھ فروتنی
کرتا ہے اُسکا درجہ اللہ بلند کرتا ہے گو وہ اپنی نظر مین
حقیر ہے مگر لوگون کی نظرون مین بزرگ و کبیر ہے اور
جو کوئی تکبر کرتا ہے اُسے خدا تعالی پست کر دیتا ہے
سو وہ گرچہ آپکو بزرگ جانتا ہے لیکن لوگون کی آنکھون
مین اسدرجہ حقیر ہو جاتا ہے کہ کتے اور سور سے بھی زیادہ اُنکے
نزدیک ذلیل و خوار شمار کیا جاتا ہے طبرانی اوسط مین ابوبکر سے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے
اللہ عمر بن الخطاب سے اسلام کی بنیاد مضبوط کر دیلمی
ابوبکر سے روایت کرتے ہین کہ رسول اللہ نے فرمایا اگر
مین تم مین پیغمبر کی کے ساتھ نہ بھیجا جاتا تو عمر بن الخطاب مبعوث
ہوتے ابن عساکر سالم بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہین کہ
ابوموسی اشعری کو حضرت عمر کی خبر معلوم نہوئی وہ ایک
ایسی عورت کے پاس آئے جسکے پیٹ مین شیطان بولتا تھا
ابوموسی نے اُس عورت سے حضرت عمر کی خبر پوچھی اُسنے کہا تم
ٹھیرو کہ میرا شیطان میرے پاس آئے جب شیطان آیا تو ابوموسی نے اُسے
پوچھا شیطان نے کہا مین نے اُنہین لنگی کا تہبند باندھتے چھوڑا ہے
اونٹ صدقہ کے اونٹ بانٹ رہے ہین وہ ایک ایسا شخص ہے کہ جب اُسے
شیطان نہ دیکھتا ہو منہ کے بل گر پڑتا ہے اور اُسکی دونون
آنکھون کے درمیان فرشتہ اور زبان پر روح القدس ہے
اسکو احمد اور ابوداود مین حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے

قال قال رسول الله ص من اتی کاهنا
فصدقة بما یقول او اتی امراته
حائضا او اتی امراته فی دبرها
فقد برئ مما انزل علی محمد رواه
احمد وابو داود عن ابی هریرة
رجلا شکی الی النبی ص قوة قلبه
قال امسح راس الیتیم واطعم المسکین
رواه احمد عن ابی سعید الخدری
رضی الله عنه قال اتانا ابو موسی
قال ان عمر رضی الله عنه ارسل
الی ان ائته فاتیت بابه فسلمت
ثلثا فلم یرد علی فرجعت فقال
ما منعک ان تاتینا فقلت انی اتیت
فسلمت علی بابک ثلثا فلم ترد وا
... علی فرجعت وقد قال لی رسول
الله صلی الله علیه وسلم اذا استاذن
احدکم ثلثا فلم یوذن له فلیرجع
فقال عمر اقم علیه البینة قال
ابو سعید فقمت معه فذهبت
الی عمر فشهدت رواه البخاری و
مسلم عن ابی امامة الباهلی قال
لبس عمر بن الخطاب ثوبا جدیدا
فقال الحمد لله الذی کسانی ما اواری

اگر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کاہن
کے پاس آکر اُسکے خبر کی تصدیق کرے یا اپنی بیوی سے حیض
کی حالت مین آوے (جماع کرے) یا اُسکے پیچھے سے آئے
تو وہ اُس سے جو محمد پر اتارا گیا ہے بری ہے +
مسند احمد مین ابوہریرہ سے مروی ہے کہ کسی شخص نے
اپنی قوت قلب کی رسول اللہ صلعم سے شکایت کی آپنے
فرمایا یتیم کا سر چھو (ازراہ شفقت) اور مسکین کو کھلا +
بخاری مسلم مین ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ ہمارے پاس
ابوموسی اشعری نے آکر کہا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے میرے ملانے
کے واسطے میرے پاس ایک آدمی بھیجا سو مین نے اُنکے
دروازہ پر جاکر (بقصد اذن) تین بار سلام کیا (لیکن
وہانسے جواب آیا تب مین پھر کر چلا آیا - اسکے بعد عمر رض
نے فرمایا تمہین میرے پاس آنے سے کس چیز نے منع کیا مین نے
کہا مین تو حاضر ہوا تھا اور آپکے دروازہ پر تین دفعہ سلام بھی
کیا مگر کسی نے مجھے جواب نہ پایا ناچار پھر کر چلا آیا کیونکہ مجھے رسول
اللہ نے فرمایا تھا کہ جب کوئی تم مین سے تین بار اذن مانگے
اور پھر اندر آنیکا حکم نہ ملے تو پھر جاوے - حضرت
عمر نے فرمایا اس حدیث کی صحت پر گواہ قایم کر - ابوسعید
کہتے ہین مین کھڑا ہو گیا اور حضرت عمر کے پاس جاکر
اسکی گواہی دی + احمد اور ابن ماجہ اور ترمذی نے
ابوامامہ باہلی سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر نے نیا
کپڑا پہنکر فرمایا سب تعریف اُس خدا کو ہے جسنے مجھے
ایسا کپڑا پہنایا کہ مین اُس سے اپنی ستر پوشی کرتا

به عورتی واتجمل به فی حیوتی
ثم قال سمعت رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم یقول من لبس
ثوبا جدیدا فقال الحمد للہ الذی
کسانی ما اواری به عورتی
واتجمل به فی حیوتی ثم عمد
الی الثوب الذی اخلق فتصدق
کان فی کنف اللہ وفی حفظه وفی
ستر اللہ حیا ومیتا رواه احمد
وابن ماجة والترمذی وقال
هذا حدیث غریب عن مجاهد
قال کان عمر یری الرای فینزل
اللہ بالقرآن عن علی قال ان فی القرآن کما
من رای عمر رواه ابن عساکر
عن ابن عمر مرفوعا قال ما
قال الناس فی شئ وقال فیه
عمر الا جاء القرآن نحو ما یقول عمر
رواه ابن عساکر عن سالم بن
عبد اللہ ان کعب الاحبار قال ویل
لملك الارض من ملك السماء
فقال عمر الا ما حاسب نفسه
فقال کعب والذی نفسی بیده
انها فی التورٰة لنا بعتها فخر عمر

اور اپنی زندگی مین زینت کرتا ہون پھر فرمایا مین نے
رسول خدا سے سنا فرماتے تھے جو شخص نیا کپڑا پہنکر کہے سب
تعریف اُس اللہ کے لئے ہے جسنے مجھے ایسا کپڑا پہنایا جس سے
مین اپنا ستر ڈھانکتا اور جس سے اپنی زندگی مین زینت دنیا و
کرتا ہون پھر جو کپڑا پرانا ہے اُسے اللہ کے واسطے خیرات
کرے تو ایسا شخص جیتے اور مرے دونیا و آخرت مین اللہ
کی پناہ اور اُسکی حفاظت اور اُسکی مغفرت کے پردہ مین
رہتا ہے - مجاہد کہتے ہین کہ حضرت عمر ایک راے لگاتے
تھے سو اللہ تعالی اپنی راے کے مطابق قرآن اتارتا تھا -
ابن عساکر حضرت علی رض سے روایت کرتے ہین وہ کہتے
تھے کہ قرآن مین عمر کی راؤن مین سے ایک
راے ہے - ابن عساکر ابن عمر سے رفعاً روایت
کرتے ہین کہ جس چیز مین لوگون کی اور حضرت عمر
رضی اللہ عنہ کی کچھ گفتگو ہوئی تو عمر رض کے قول ہی
کے مطابق قرآن اترا +
عثمان بن سعید الدارمی سالم بن عبد اللہ سے روایت
کرتے ہین کہ کعب الاحبار نے کہا آسمان کے
بادشاہ کی طرف سے زمین کے والی پر خرابی ہے
عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو اپنے نفس کا محاسبہ
کرے وہ اس سے مستثنی ہے - کعب نے
کہا اُس ذات کی قسم جسکے قبضہ مین میری
جان ہے توراۃ مین یہی جملہ ہے اور آپنے اوسکی
موافقت کی تب حضرت عمر سجدے مین گر پڑے

ساجداً رواه عثمان بن سعيد
الدارمي عن ابن عمر ان بلالا
كان يقول اذا اذن اشهد
ان لا اله الا الله حي على الصلوة
فقال عمر قل في اثرها اشهد ان
محمدا رسول الله فقال رسول الله
قل كما قال عمر رواه ابن عدي
عن جابر قال لبس رسول الله
صلى الله عليه وسلم يوما قباء
ديباج اهدي له ثم اوشك
ان نزعه فارسل به الى عمر
فقيل قد اوشك ما انتزعته يا
رسول الله فقال نهاني عنه
جبرئيل فجاء عمر يبكي فقال
..... يا رسول الله كرهت امرا
واعطيتنيه فما لي فقال اني لم
اعطكه تلبسه انما اعطيتكه تبيعه
فباعه بالفي درهم رواه مسلم
عن عمر بن الخطاب رضي
الله عنه انه كان اذا بعث عمالا
شرط عليهم ان لا تركبوا برذونا
ولا تاكلوا نقيا ولا تلبسوا رقيقا ولا
تغلقوا ابوابكم دون حوائج الناس

ابن عدی ابن عمر سے روایت کرتے ہین کہ بلال جب
اذان کہتے تھے تو اشہدان لا الہ الا اللہ کے بعد حی علی
الصلوۃ پڑھتے تھے حضرت عمر نے فرمایا یہ نہین
اسکے پیچھے اشہدان محمدا رسول اللہ کہو تب حضرت
صلعم نے بلال سے فرمایا جیسا عمر نے کہا ویسا ہی
کہو۔ مسلم مین جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلعم نے ایکدن ابریشمی قبا جو آپکے پاس تحفۃً
بھیجی گئی تھی پہنی اور جلدی سے اتار کر عمر بن الخطاب
کو بھیجدی۔ صحابہ نے عرض کیا اے رسول خدا ایسی
جلدی آپنے اُسے کیون اتارا فرمایا مجھے ابھی جبرئیل
نے اسکے پہننے سے منع کیا اتنے مین حضرت عمرؓ
روتے ہوے آئے اور کہنے لگے یارسول اللہ
آپنے اس قبا کے پہننے کو ناخوش جانا اور مجھے عنایت
فرمایا سو میرا کیا حال ہوگا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ مین نے تمہارے پہننے کے واسطے
نہین دی ہے بلکہ بیچنے کے لئے بھیجی ہے تب حضرت
عمر رضی اللہ عنہ نے دو ہزار درہم کو اُسے بیچدیا۔ 91
شعب الایمان مین حضرت عمر بن الخطاب رضؓ سے
روایت ہے کہ وہ جب اپنے تحصیلداروں اور عاملون کو
بھیجتے تو اُنسے شرط کر لیتے کہ ترکی گھوڑون پر
سوار نہونا۔ میدہ کی روٹی نہ کھانا۔ باریک
کپڑا نہ پہننا۔ اور لوگون کی حاجتون
کے وقت اپنا دروازہ بند نہ کرنا

فان فعلتم شيئا من ذلك فقد حلت بكم العقوبة ثم يشيعهم رواه البيهقي في شعب الايمان عن ثور بن زيد الديلمي قال ان عمر استشار في حد الخمر فقال له علي ان تجعله ثمانين فانه اذا شرب سكر واذا سكر هذى واذا هذى افترى فجلد عمر في حد الخمر ثمانين رواه مالك عن ابي سهيل بن مالك عن ابيه ان عمر بن الخطاب كتب الى ابي موسى الاشعري ان صل الظهر اذا الشمس زاغت والعصر والشمس بيضاء نقية قبل ان تدخلها صفرة والمغرب اذا غربت الشمس واخر العشاء ما لم تنم وصل الصبح والنجوم بادية مشتبكة واقرأ فيها بسورتين طويلتين من المفصل رواه مالك عن نافع مولى عبد الله بن عمر ان عمر بن الخطاب كتب الى عماله ان اهم امركم عندي الصلوة فمن حفظها

پھر اگر اسمین سے تم کچھ کروگے تو سزا کے مستحق ہوگے ان شرطون کے بعد آپ انہین روانہ کرتے۔ موطا مین ثور بن زید دیلمی سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے شراب کی حد مین صحابہ سے مشورہ کیا حضرت علی رضؓ نے حضرت عمر سے فرمایا کہ میری راے مین اُسے اسّی دُرّے مارنے چاہئین کیونکہ وہ شراب پیکر مست ہوجاتا ہے اور اُسکا مست ہونا ہذیان اور بیہودہ بکنے کا باعث ہے اور جب بیہودہ بکتا ہے تو بہتان لیتا ہے سو حضرت عمر نے شراب کی حد مین اسّی درّے مارنیکا حکم دیا۔ موطا مین ابو سہیل بن مالک سے روایت ہے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہین کہ عمر بن الخطاب نے ابو موسی کو لکھ بھیجا کہ ظہر کی نماز سورج ڈھلے پڑھو اور عصر کی نماز ایسے وقت پڑھو کہ سورج سفید اور صاف ہو زردی کا دھبہ تک اُسمین نہ آنے پائے اور مغرب کی نماز سورج ڈوبے پڑھو اور عشا کی نماز یہانتک دیر کرکے پڑھو جب تک نیند نہ آلے۔ اور صبح کی نماز ایسے وقت پڑھو کہ تارے صاف اور گھن دار ہون۔ فجر کی نماز مین مفصل سے دو بڑی بڑی سورتین پڑھو۔

موطا مین نافع عبد اللہ بن عمر کے غلام سے روایت ہے کہ عمر بن الخطاب نے اپنے تحصیلدارون کو لکھا تمہاری سب خدمتون مین میرے نزدیک نماز بہت ضروری امر ہے جسنے نماز کے مسئلے یاد رکھے اور اُسے اُسکے وقت پر پڑھا

وحافظ عليها حفظ دينه و من
ضيعها فهو لما سواها اضيع ثم
كتب ان صلوا الصلوٰة الظهر
اذا كان الفيئ ذراعا الى ان
يكون ظل احدكم مثله والعصر
والشمس مرتفعة بيضاء نقية
قدر ما يسير الراكب فرسخين
او ثلثة قبل غروب الشمس و
المغرب اذا غربت الشمس و
العشاء اذا غاب الشفق الى ثلث
الليل فمن نام فلا نامت عينه
فمن نام فلا نامت عينه فمن نام
فلا نامت عينه والصبح والنجوم
بادية مشتبكة رواه مالك فى الموطا
عن ابى صالح قال كعب لعمر اجدك
فى التورية تقتل شهيدا قال و
انى لى بالشهادة بجزيرة العرب
وقال اسلم قال عمر اللهم
ارزقنى شهادة فى سبيلك واجعل
موتى فى بلد رسولك هكذا رواه البخارى
عن هشام بن عروة عن ابيه ان المسور بن
مخرمة اخبره انه دخل رجلا على عمر بن الخطاب
رضى الله عنه الليلة التى طعن فيها فايقظ عمر

تو اُسنے اپنے دین کی حفاظت کی اور جسنے نماز ہی
ضائع کی وہ نماز کے سوا تمام خصلتین تلف کریگا پھر لکھا
ظہر کی نماز ایسے وقت پڑھو کہ سورج ڈھلکر آدمی کے
ایک ہاتھ برابر سایہ ہو یہانتک کہ ہر چیز کا ایک مثل
سایہ ہو اور عصر کی نماز ایسے وقت پڑھو کہ سورج بلند
اور صاف ہو اور اُسکے بعد اسقدر وقت باقی رہے
کہ اونٹنی سوار دو فرسخ یا تین فرسخ سورج ڈوبنے
سے پہلے پہونچ جاے اور مغرب کی نماز سورج
ڈوبے پڑھو اور عشا کی نماز شفق کے غائب ہونے
سے تہائی رات تک پڑھو اور جو شخص عشا کی
نماز سے پہلے سو جائے تو خدا کرے اُسکی آنکھ نہ لگے
تین دفعہ یہ کلمہ فرمایا - اور صبح کی نماز ایسے وقت
پڑھو کہ تارے صاف اور گھن دار ہون ٭
ابو صالح سے روایت ہے کہ کعب احبار نے حضرت
عمر سے کہا مین آپکو توریت مین پاتا ہون کہ آپ
اللہ کی راہ مین شہید ہونگے حضرت عمر نے فرمایا مجھے شہادت
کہان نصیب ہوگی مین تو عرب کے جزیرہ مین ہون (یعنی یہان
تو سب مسلمان ہین پھر جہاد کی کیا صورت) تجارى ہی اسلم کہتے
ہین کہ حضرت عمر نے فرمایا بار خدایا مجھے اپنی راہ مین شہادت
نصیب کر اور مجھی موت اپنے رسول کے شہر مین دے
تو وطا مین ہشام بن عروہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہین کہ
مسور بن مخرمہ نے خبر دی کہ ایک شخص عمر بن الخطاب کے
پاس جس رات مین کہ آپ زخمی ہوے آیا اور حضرت عمر کو

لصلوٰۃ الصبح فقال عم نعم
ولاحظ فی الاسلام لمن ترک
الصلوٰۃ فصلّی عمر وجرحہ یثعب
دمًا رواہ مالک وقولہ یثعب ای
یسیل وفی روایۃ وقد کان عمرؓ
رای رویۃً قبل الطعن ان
الدیکۃ الاحمر طعنہ طعنتین
فخطب قبل ان یکون شہیدًا
بثلثۃ ایامٍ فی ای رویۃً واذ
اَظُنّ ان یقتلنی الاعجمی فوصی الناس
بمواعظ کثیرۃ نافعۃ بجمیع الناس
عن یحیی بن عبد الرحمن بن
حاطب انہ اعتمر عمر بن الخطاب فی رکب
فیہم عمر وبن العاص وانّ
عمر بن الخطاب عرّس ببعض
الطریق قریبا من بعض المیاہ
فاحتلم عمر وقد کاد ان یصبح فلم
یجد مع الرکب ماءً فرکب حتی
اذا جاء الماء فجعل یغسل ما رای
من ذلک الاحتلام حتی اسفر
فقال لہ عمر و بن العاص اصبحت
ومعنا ثیابٌ فدع ثوبک یُغسل
فقال عمر بن الخطاب واعجبا

فجر کی نماز کے لئے جگا یا حضرت عمر نے فرمایا ہان مین نماز
پڑھونگا کیونکہ جو شخص نماز پڑھنی چھوڑ دے اسلام مین
اُسکے لیئے کوئی حصہ اور بہرہ نہین سو حضرت عمر نے
نماز پڑھی اس حال مین کہ آپکے زخم سے خون بہتا تھا
یہان یثعب کے معنی بہنے کے ہین اور ایک روایت مین یون
آیا ہے کہ زخمی ہونے سے پہلے حضرت عمر نے ایک خواب دیکھا
تھا کہ سرخ مرغ نے آپکے کچوکے مارے ہین سو آپنے شہید
ہونے سے پہلے تین دن خطبہ پڑھا اور فرمایا مین نے ایک
خواب دیکھا ہے اور مین گمان کرتا ہون کہ مجھے شخص عجمی شہید
کرے سو آپنے تمام لوگون کو بہت سی ایسی نصیحتون کو
وصیت کی جو نفع دینے والی تھین +

موطا مین یحیی بن عبد الرحمن بن حاطب سے روایت
ہے کہ اُنہون نے شتر سوارون مین حضرت عمر بن الخطاب
کے ساتھ عمرہ کیا جنمین عمرو بن العاص بھی تھے اور
عمر بن الخطاب پانی کے قریب رات کو راستہ ہی مین اُتر
پڑے - صبح کا وقت قریب ہی تھا کہ آپ کو نہانے کی حاجت
ہوئی اور قافلہ مین پانی نہ تھا تب حضرت عمر سوار
ہوے یہانتک کہ پانی کے پاس آکر جہان جہان
کپڑے پر نجاست احتلام کا اثر تھا دھونے لگے اتنے مین
خوب روشنی ہوگئی پس عمرو بن العاص نے حضرت عمر بن
الخطاب سے کہا اب تو صبح ہوگئی ہمارے پاس کپڑے ہین آپ
اس کپڑے کو رہنے دیجیئے دھوڈالا جائیگا اور ہمارے
کپڑون سے نماز پڑھ لیجیئے تب حضرت عمر نے کہا اے عمرو بن العاص تجب

واعجبا لك يا عمر وبن العاص
لئن كنت تجد ثيابًا افكل الناس
يجد ثيابًا والله لو فعلتها
لكان سنة بل اغسل ما رايت
وانضح ما لم ار عن سعيد بن
المسيب ان مسلمًا ويهوديًا
اختصما على عمر فراى الحق لليهودي
فقضى له عمر به فقال له اليهودي
والله لقد قضيت بالحق فضربه
عمر بالدرة وقال وما يدريك فقال
اليهودي والله انا نجد في التورية
انه ليس قاض يقضي بالحق الا كان
عن يمينه ملك وشماله ملك
يسدده انه ويوفقانه للحق
ما دام مع الحق فاذا ترك الحق
عرجا وتركاه عن محمد بن
سيرين ان عمر بن الخطاب
كان في قوم وهم يقرءون
القران فذهب لحاجته ثم
رجع وهو يقرء القران فقال له
رجل يا امير المؤمنين اقرءت
على وضوء فقال عمر من افتاك بهذا
رواها مالك في الموطاء عن

کی بات ہے اگر تمنے کپڑے پالیے تو کیا سب لوگون
کے پاس کئی کپڑے ہو سکتے ہین والد اگر مین یہ کام
کرون تو لوگون کے لئے سنت ہو جاوے بلکہ جہان
نجاست معلوم ہوگی مین اس کپڑے کو دھو ڈالتا ہون
اور جہان نہ معلوم ہوگی پانی چھڑک دیتا ہون ۔

موطا مین سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب
کے پاس ایک مسلمان اور ایک یہودی لڑتے جھگڑتے آئے
سو حضرت عمر نے یہودی کی جانب حق دیکھا اور اُسکے موافق
فیصلہ لکھا یہودی نے آپ سے کہا واللہ تمنے سچا
فیصلہ کیا حضرت عمر نے اُسے ایک کوڑا مارا (کیونکہ اُنہین کسیکی
خوشامد بُری معلوم ہوتی تھی) اور فرمایا تجھے کیونکر معلوم ہوا
یہودی نے جواب دیا ہم اپنی کتابون مین پاتے ہین کہ جو قاضی سچا
فیصلہ کرتا ہے اُسکے داہنے اور بائین دو فرشتے ہوتے ہین جو سیدھی
راہ بتاتے ہین اور حق فیصلہ کی توفیق دیتے ہین جبتک قاضی
حق پر رہتا ہے مگر جب وہ حق کو چھوڑ دیتا ہے تو وہ فرشتے بھی اُسے
چھوڑ کر آسمان پر چڑھ جاتے ہین ۔

موطا مین محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ عمر بن الخطاب
لوگون مین بیٹھے تھے اور وہ لوگ قرآن پڑھ
رہے تھے سو حضرت عمر استنجا کرنے تشریف
لیگئے اور پھر آکر قرآن پڑھنے لگے ایک شخص نے
آپ سے کہا اے امیر المؤمنین آپ بے وضو
قرآن مجید پڑھتے ہین پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ
نے کہا اسکا فتوی تجھے کسنے دیا کیا مسیلمہ نے

الا للكتوبة وهو حديث صحيح اخرجه مسلم من حديث ابي هريرة وهذا المقام يستدعي التطويل والتفصيل فلنشرح هذا في مصنفاتنا

عبد الرحمن بن عبد القاري
انه قال خرجت مع عمر بن الخطاب
ليلة في رمضان الى المسجد فاذا
الناس اوزاع متفرقون يصلي
الرجل لنفسه ويصلي الرجل فيصلي بصلوته الرهط
فقال عمر اني اري لو جمعت
هؤلاء على قارئ واحد لكان
امثل ثم عزم فجمعهم على
ابي بن كعب قال ثم خرجت معه
ليلة اخرى والناس يصلون
بصلوة قارئهم قال عمر نعم البدعة هذه
والتي تنامون عنها افضل من التي تقومون
يريد اخر الليل وكان الناس يقومون
اوله رواه البخاري عن زيد بن
اسلم عن ابيه ان عمر بن الخطاب
يصلي من الليل ما شاء الله حتى
اذا كان من اخر الليل ايقظ اهله
للصلوة يقول لهم الصلوة الصلوة
ثم يتلو هذه الآية وأمر اهلك
بالصلوة واصطبر عليها لا نسألك
رزقا نحن نرزقك والعاقبة
للتقوى رواه مالك عن زيد بن

بخاری میں عبد الرحمن بن عبد القاری سے روایت ہے
کہ میں عمر بن الخطاب کے ساتھ رمضان میں ایک رات
کو مسجد میں آیا دیکھتا کیا ہوں کہ لوگوں کی جماعتیں علیحدہ
علیحدہ نماز پڑھ رہی ہیں کوئی آدمی تو اکیلا پڑھ رہا
ہے کسی کے پیچھے دس پانچ آدمی نماز پڑھ رہے ہیں
تب حضرت عمرؓ نے کہا اگر میں ان سب لوگوں کو
ایک قاری کے پیچھے جمع کردوں تو بہت بہتر ہو پھر آپنے
قصداً ان سب لوگوں کو ابی بن کعب پر جمع کردیا
(عبد الرحمن) کہتے ہیں پھر میں دوسری رات حضرتؓ
کے ساتھ نکلا اور سب لوگ اپنے قاری (ابی بن کعب) کے
پیچھے نماز میں پڑھ رہے تھے حضرت عمرؓ نے انہیں دیکھکر
فرمایا یہ اچھی بدعت ہے اور جس رات کے حصہ میں تم
سوتے ہو وہ اس رات کے حصہ سے بہتر ہے جسمیں
تم قیام کرتے ہو۔ حضرت عمرؓ کی مراد اس سے آخر شب تھی
(یعنی پچھلی رات پہلی رات سے بہتر ہے) اور اسوقت لوگ اول
شب قیام کرتے تھے۔ موطا میں زید بن اسلم اپنے باپ سے
روایت کرتے ہیں کہ عمر بن الخطابؓ رات کو نماز پڑھا کرتے
تھے جب تک اللہ چاہتا تھا یہانتک کہ جب پچھلی رات ہوتی
تو آپ اپنے بی بی بچوں کو نماز کے لئے جگاتے اور انسے
کہتے نماز پڑھو نماز پڑھو پھر یہ آیت پڑھتے اور اپنے گھر
والوں کو نماز کا حکم کرا و اور اسپر ٹھیرا رہو ہم تجھ سے کوئی
روٹی تو مانگتے ہی نہیں کہ تجھ کو دیں اور آخر انجام کی بہتری پرہیزگاری
سے ہے۔ موطا میں زید بن اسلم رضی اللہ عنہ

اسلم عن ابيه انه قال شرب
عمر بن الخطاب لبنًا فاعجبه فسأل
الذى سقاه من اين هذا اللبن
فاخبره انه ورد مآءً قد سقاه فاذا
نعمٌ من نعم الصدقة
وهم يسقون فحلبوا لى من
البانها فجعلته فى سقآئى فهو
هذا فادخل عمر بن الخطاب
يده فاستقاءه رواه مالك
عن زيد بن اسلم عن ابيه انه قال
لعمر بن الخطاب ان فى الظهر
ناقةً عمياءَ فقال عمر ادفعها
الى اهل بيتٍ ينتفعون بها
قال فقلت وهى عمياء قال
يقطرونها بالابل قال فقلت
كيف تاكل من الارض قال فقال
عمر امن نعم الجزية هى ام من
نعم الصدقة فقلت بل من نعم
الجزية فقال عمر اردتم والله
اكلها فقلت انّ عليها وسم نعم
الجزية فامر بها عمر فنحرت و
كان عنده صحاف تسع فلا
تكون فاكهة ولا طريفة الا جعل

اپنے باپ سے روایت کرتے ہین کہ ایک دن عمر
ابن الخطاب نے دودھ پیا اور وہ اُنکو بہت بھلا
معلوم ہوا سو جسنے آپکو وہ دودھ پلایا تھا اُس سے
دریافت کیا کہ یہ دودھ کہانسے آیا اُس شخص نے حضرت
عمر کو خبر دی کہ مین ایک پانی پر گیا اور اُسنے اُس پانیکا
نام بھی لیا وہان زکوٰۃ کے اونٹون مین سے کئی اونٹ
پانی پی رہے تھے سو لوگون نے اُن اونٹون کا دودھ
مجھے دوہ کر دیا مین نے اُسے اپنے مشکیزہ مین رکھ لیا
سو وہ یہی دودھ تھا جو آپنے پیا تب عمر بن الخطاب نے
اپنا ہاتھ ڈالکر قی کی راہ سے سب دودھ نکال ڈالا۔
مترجمہ مین زید بن اسلم اپنے باپ سے روایت کرتے ہین کہ
اُنہون نے حضرت عمر بن الخطاب سے کہا طویلہ مین ایک اندھی
اونٹنی ہے تب حضرت عمر نے فرمایا اُسے کسی گھر والیکو دیدو
تاکہ وہ اُس سے نفع لیوے مین نے کہا جناب وہ تو اندھی ہے حضرت
عمر نے فرمایا اُسے اونٹونکی قطار مین باندھ دینگے مین نے کہا وہ
زمین سے چارہ کسطرح کھائیگی (راوی کہتے ہین) تب حضرت عمر
نے فرمایا وہ جزیہ کے اونٹون مین سے ہے یا زکوٰۃ کے اونٹون مین سے
مین نے کہا جزیہ کے اونٹون مین سے ہے حضرت عمر نے فرمایا بخدا تم اُسکا کھانا چاہتے
ہو۔ مین نے کہا نہین تو اُسپر جزیہ کا نشان موجود
ہے۔ تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُسکی قربانی کا
حکم دیا اور وہ ذبح کی گئی۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ
کے پاس نوکر بڑے (ظرف چوبی) تھے جب آپکے پاس کوئی
میوہ یا تحفہ آتا تو آپ اُن کٹرون مین رکھ کر

منها فی تلك الصحائف فبعث
بها الی ازواج النبی صلی الله علیه
وسلم ویکون الذی یبعث به
الی حفصة ابنته من اخر ذلك
فان کان فیه نقصان کان فی
حظ حفصة قال فجعل تلك
الصحائف من لحم تلك الجزور
فبعث بها الی ازواج النبی
صلی الله علیه وسلم وامر بما
بقی من لحم تلك الجزور فصنع
فدعا علیه المهاجرین والانصار
رواه مالك فی الموطا وفی روایة
عن ام المومنین عائشة وعلی بن
ابی طالب رض سماه الفاروق
فرق بین الحق والباطل عن
زید بن اسلم قال کتب ابو
عبیدة بن الجراح الی عمر بن
الخطاب یذکر له جموعا من
الروم وما یتخوف من امرهم
فکتب الیه عمر امّا بعد فانه
مهما ینزل بعبد مومن منزل
شدة یجعل الله بعده فرجا
وانه لن یغلب عسر یسرین

اس بیوے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیون
کو بھیجے اور سب سے پیچھے اپنی بیٹی حفصہ ام المومنین
کو بھیجا کرتے تھے سو اگر اُس چیز مین کمی ہوتی اور بٹتے
بٹتے تھوڑی رہ جاتی تو حضرت حفصہ کے حصے مین
کمی ہوتی (راوی کہتے ہین) اسوقت بھی حضرت عمر
نے اُن نوکر لڑکون کو اس اونٹنی کے گوشت سے
بھر کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیون کے پاس پہلے
بھیجا پھر جو کچھ باقی رہا آپنے اُسکے پکانے کا حکم
فرمایا اور انصار و مہاجرین کی دعوت کی - ایک
روایت مین حضرت عائشہ اور علی بن ابی طالب رض
سے آیا ہے کہ حضرت عمر کا نام فاروق اسلئے
رکھا کہ اُنہون نے جھوٹ اور سچ مین جدائی ڈالی
موطا مین زید بن اسلم سے روایت ہے کہ ابو عبیدہ
بن جراح نے حضرت عمر کو روم کے لشکرون اور
اُنکے کامون سے جو خوف لاحق ہوا تھا لکھ بھیجا
حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے
جواب لکھا - حمد و ثنا کے بعد معلوم
ہو کہ مؤمن بندے پر جب کوئی سختی
اترتی ہے تو اللہ تعالی جل جلالہ
اُسکے بعد خوشی نصیب کرتا ہے اور
ایک سختی دو آسانیون پر غالب
نہین
ہو سکتی ہے

وان الله يقول فى كتابه يا ايها
الذين امنوا اصبروا وصابروا
ورابطوا واتقوا الله لكم تفلحون
رواه مالك عن زيد بن اسلم
ان عمر بن الخطاب يقول اللهم
لا تجعل قتلى بيد رجل صلى لك
سجدة واحدة تحاجنى بها عندك
يوم القيمة عن زيد بن اسلم
ان عمر بن الخطاب كان يقول
اللهم انى اسئلك شهادة فى
سبيلك ووفاة ببلد رسولك
عن على قال ما علمت احدا
اخذ بها الا مختفيا الا
عمر بن الخطاب فانه
لما هم بالهجرة
تقلد سيفه وتنكب قوسه و
انتضى فى يده اسهما واتى الكعبة
واشراف قريش بفنائها فطاف
سبعا ثم صلى ركعتين عند المقام
ثم اتى حلقهم واحدة واحدة فقال
شاهت الوجوه من اراد ان تثكله
امه ويتيم ولده ويرمل زوجته
فليلقنى وراء هذا الوادى فما تبعه منهم

اور حق سبحانہ تعالیٰ اپنی مقدس کتاب مین فرماتا ہے اے
ایمان والو صیبتون اور کفار کے مقابلہ مین صبر کرو اور
جہاد پہ قایم رہو اور اللہ سے ڈرو شاید تم نجات پاؤ
موطا مین زید بن اسلم سے روایت ہے کہ عمر بن الخطاب
فرمایا کرتے تھے خداوندا مجھے ایسے آدمی کے ہاتھ سے
مت قتل کرائیو جسنے تیرے لئے ایک سجدہ بھی کیا ہو
کہ شاید اس سجدہ کی وجہ سے قیامت کے دن مجھ سے
تیرے پاس جھگڑے موطا مین زید بن اسلم سے روایت ہے
کہ عمر بن الخطاب فرماتے تھے اے پروردگار مین تیری راہ مین
شہید ہونا چاہتا ہون اور تیرے رسول کے شہر مین
مرنیکی آرزو رکھتا ہون۔ حضرت علی فرماتے ہین کہ
مین سوائے عمر بن الخطاب کے کسیکو نہین جانتا کہ اُسنے
کھلم کھلا ہجرت کی ہو جب عمر بن الخطاب نے ہجرت کا ارادہ
کیا تو اپنی تلوار لگائی اور کندھے پر کمان رکھی
اور ترکش سے تیر نکالکر ہاتھ مین لئے اور کعبہ مین آئے
اُسوقت کعبہ کے صحن مین اشراف قریش موجود
تھے آپنے ساتھ بار طواف کیا پھر مقام کے پاس آکر
دو رکعت نماز پڑھی اور قریش کے حلقون پر الگ الگ گذر
کرکے فرمایا تمہارے منہ بُرے ہون جو کوئی اپنی
ماں کو اپنے اوپر رُلانا اور اپنے بچون کو یتیم چھوڑنا
اور اپنی بیوی کو رانڈ کرنا چاہے وہ مجھ سے اس میدان
مین رجکر کے پس پشت ہے نکلکر ملاقات کرے سو اُنمین
سے کوئی بھی آپ کے پیچھے نہ لگا

عن يحيى بن سعيد انّ عمر بن
الخطّاب كان ياكل خبزًا بسمن
فدعى رجل من اهل البادية فجعل
ياكل ويتبع باللقمه وضرّ الصّحفة
فقال له عمر كانك مقتفرٌ
فقال والله ما اكلت سمنًا
ولا رايت اكلًا منذ
كذا وكذا فقال عمر لا اكل السمن
حتى يُحيى النّاسُ من اوّل ما يُحيَون
رواه مالك عن يحيى بن سعيد انّ
عمر بن الخطّاب ادرك جابر بن
عبد الله ومعه حمال لحمٍ فقال
ما هذا فقال يا امير المومنين قرمنا
الى اللحم فاشتريت بدرهمٍ لحمًا
فقال عمر ما يريد احدكم ان
يطوى بطنه عن جاره وابن
عمّه اين تذهب عنك هذه الاية
اذهبتم طيّباتكم في حيوتكم الدنيا
واستمتعتم بها رواه مالك عن
يحيى بن سعيد انّ عمر بن الخطاب
يقول كرم المومن تقواه و
دينه حسبه ومروّته خلقه و
الجبن والجبن غرايز يضعها الله

مؤطا مین یحیی بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ
گھی سے لگا کر روٹی کھا رہے تھے ایک جنگلی آیا آپنے
اُسے بلایا وہ بھی کھانے اور جلدی جلدی نوالے مارنے
لگا پیالہ مین گھی کا میل کچیل روٹی کے ساتھ کھا گیا
حضرت عمر نے فرمایا تو بڑا مذبذب ہے اُسنے کہا خدا کی قسم
مینے اتنے عرصہ سے نہ خود گھی کھایا نہ کسیکو کھاتے دیکھا
(اسوجہ سے کہ اُس زمانہ مین ایک مدت سے قحط تھا اور ذکر
سخت تکلیف مین تھی حضرت عمر نے فرمایا مین بھی
گھی نہ کھاؤنگا جب تک لوگ پہلی سی حالت پر نہ ہو جاویں
(یعنی قحط جاتا رہے اور ارزانی ہو جاوے) مؤطا
مین یحیی بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب نے
جابر بن عبد اللہ کو دیکھا کہ اُنکے ساتھ ایک گوشت کا بوجھ ہے
حضرت عمر نے فرمایا یہ کیا ہے جواب دیا اے امیر المومنین ہمین
گوشت کی خواہش تھی سو ایک درہم کا گوشت خرید کر لایا ہون
حضرت عمر نے فرمایا کیا تم مین سے کوئی یہ بات نہین چاہتا
کہ اپنے پیٹ کو مار کر اپنے پڑوسی اور چچازاد بھائی کو کھلائے
تمہارے خیالون سے یہ آیت کہان گئی کہ تمنے اپنے مزے دنیا
ہی مین اُڑا لئے اور خوب فائدے اُٹھا لیئے مؤطا مین
یحیی بن سعید سے روایت ہے کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ
فرمایا کرتے تھے مؤمن کی عزت تقوے مین
ہے اور دین اُسکی شرافت ہے اور مروت
اُسکا خلق ہے۔ بہادری اور نامردی دونون
جبلی صفتین ہین جنمین اللہ چاہتا ہے رکھتا ہے

حيث يشاء فالجبان يفرّ عن ابيه وامّه والجرى يُقاتِلُ عمّن لا يؤُبُ به الى رحله والقتل حتف من الحتوفِ والشهيدُ من احتسبَ نفسه على الله رواه مالك عن يحيى بن سعيدٍ عن سعيد بن المسيّب انّه سمعه يقول لمّا صدر عمر بن الخطّاب رضى الله عنه من مِنىً اناخ بالابطح ثم كوّم كومةً ثم طرح عليها رداءَه واستلقى ثم مدّ يديه الى السماءِ فقال اَللّٰهُمَّ كبُرت سنّى وضعُفت قوّتى وانتشرت رعيّتى فاقبضنى اليك غيرَ مضيعٍ ولا مُفرّطٍ ثم قدم المدينة فخطب النّاسَ ثم قال يا ايها النّاسُ قد سُنّت لكم السُّنَنُ وفُرِضَت لكم الفرائض وتُرِكتم على الواضحة الا ان تضلّوا بالنّاسِ يمينًا وشمالا وضرب باحدى يديه على الاخرى ثم قال اياكم ان تهلكوا عن اية الرجم ان يقول قائلٌ لا اجد حدين في

نامرد تو اپنے ماں باپ کو چھوڑ کر بھاگتا ہے اور بہادر ایسے شخص سے لڑتا ہے کہ جسکو جانتا ہے کہ گھر تک نہ جانے دیگا اور قتل موتون میں سے ایک موت ہے اور شہید وہ ہے جو اپنی جان کو خوشی سے اللہ کی راہ میں سپرد کرے موطا میں یحیی بن سعید سعید بن المسیب سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ابن المسیب سے سنا کہ جب عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ منی سے لوٹے (یہ حج حضرت عمر کا ۲۳ھ ہجری میں اخیر تھا) تو اپنی اونٹنی کو ابطح (ایک موضع ہے مکہ کے قریب جسے محصب بھی کہتے ہیں) میں بٹھا کر کنکر یوں کا ایک ڈھیر بنایا پھر اس پر اپنی چادر بچھا کر چت لیٹ گئے اور اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا کر فرمایا الٰہی میری عمر بہت ہو گئی اور میری قوت بالکل گھٹ گئی اور میری رعیت دور دور ملکوں میں پھیل گئی سو اب تو مجھے اپنی طرف اٹھا لے اس حال میں کہ میں تیرے احکام کو ضایع کروں اور نہ عبادت میں کسی قسم کی تقصیر کروں پھر میں آکر لوگوں کو خطبہ سنایا اور فرمایا اے لوگو تمام طریقے تمہیں کہلا گئے اور جتنے فرائض تھے سب مقرر ہو گئے اور تم ایک صاف اور سیدھی راہ پر چھوڑے گئے اب ایسا ہو کہ تم لوگوں کو دائیں بائیں گمراہ اور بے راہ کرو اور خود بھی بہک جاؤ اور اپنے ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ پر مارا۔ پھر فرمایا رجم کی آیت بھولنے سے اپنے کو بچاؤ مبادا کوئی کہنے والا کہے کہ ہم کتاب اللہ میں رجم کی حد نہیں پاتے

كتاب الله فقد رجم رسول الله صلعم ورجمنا
والذي نفسي بيده لولا أن يقول الناس زاد
عمر بن الخطاب في كتاب الله لكتبتها الشيخ و
الشيخة اذا زنيا فارجموهما البتة فانا
قد قرأناها قال سعيد بن المسيب
فما انسلخ ذو الحجة حتى قتل عمر
بن خطاب رحمه الله رواه مالك
عن عبد الله بن عمر بن الخطاب
أن عمر بن الخطاب راى على
طلحة بن عبيد الله ثوبا مصبوغا
وهو محرم فقال عمر ما هذا
الثوب المصبوغ يا طلحة فقال
طلحة يا امير المومنين انما هو
مدر فقال عمر انكم ايتها الرهط
ائمة يقتدى بكم الناس فلو ان
رجلا جاهلا راى هذا الثوب
يقال ان طلحة بن عبيد الله قد كان
يلبس الثياب المصبغة في الاحرام
فلا تلبسوا ايها الرهط شيئا من
هذه الثياب المصبغة رواه مالك
عن ابن مسعود قال لو علم عمر وضع في كفة
ميزان ووضع علم احياء الارض في كفة
لرجح عمر

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے رجم کیا اور
ہمنے بھی لوگون کو رجم کیا - اُس ذات کی قسم
جسکے قبضۂ قدرت مین میری جان ہے اگر مجھے اس بات
کا خوف نہ ہوتا کہ لوگ یون کہنے لگینگے کہ عمر نے کتاب اللہ
مین زیادتی کی تو مین اس آیت کو ضرور لکھدیتا یعنی محصن
اور عورت جب زنا کرین تو اُن دونون کو سنگسار کرنا چاہیے
ہمنے ابتدا مین اس آیت کو قرآن مین پڑھا ہے پھر منسوخ
ہوگئی - سعید بن المسیب کہتے ہین ذیحجہ کا پورا مہینہ نہ گذرا
تھا کہ حضرت عمر شہید ہوئے - مؤطا مین عبداللہ بن عمر بن الخطاب
سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے طلحہ کو احرام مین رنگین کپڑا
پہنے ہوے دیکھا حضرت عمر نے فرمایا اے طلحہ یہ رنگین
کپڑا کیسا ہے طلحہ نے کہا اے امیر المؤمنین یہ تو
مٹی سے رنگا ہوا ہے - حضرت عمر نے فرمایا اے
لوگو تم لوگون کے امام ہو اور لوگ تمہاری
پیروی کرتے ہین اگر کوئی نادان آدمی اس
رنگین کپڑے کو دیکھیگا تو یون ہی کہیگا
کہ طلحہ بن عبید اللہ احرام مین رنگین کپڑے
پہنتے ہین سو تم اے صحابہ کی جماعت ان رنگین
کپڑون مین سے کچھ نہ پہنو +

طبرانی اور حاکم ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت
کرتے ہین کہ اگر حضرت عمر کا علم ترازو کے ایک پلہ مین
اور تمام زندہ زمین والون کا علم دوسرے پلہ مین
رکھا جاوے تو حضرت عمر کا پلہ اُن تمام کے پلہ پر

بعلمهم ولقد كانوا يرون انه
ذهب بتسعة اعشار زيد بن اسلم
عن ابيه انه قال خرج عبد الله
وعبيد الله ابنا عمر بن الخطاب في
جيش الى العراق فلما قفلا مرا على
ابي موسى الاشعري وهو امير
البصرة فرحب بهما وسهل ثم
قال لو قدرت لكما على امر انفعكما
به لفعلت ثم قال بلى هنا مال
من مال الله اريد ان ابعث به
الى امير المومنين فيبلغ به
الرجح فتبتاعان متاع العراق ثم
تبيعانه بالمدينة فتودان راس المال الى
امير المومنين فيسلم الربح فقالا وددنا ففعل
وكتب الى عمر بن الخطاب
ان يأخذ منهما المال فلما قدما
باعا فربحا فلما دفعا
ذلك الى عمر بن الخطاب قال
اكل الجيش اسلف مثل
ما اسلفكما قالا لا فقال عمر
بن الخطاب ابنا امير المومنين
فاسلفكما ادبا المال
وربحه فاما عبد الله فسكت
واما عبيد الله فقال ما ينبغي
لك يا امير المومنين هذا

یہاری ہوگا بلاشبہ صحابہ رسول اللہ جانتے تھے کہ حضرت
عمر نو عشر مسلم کا حصہ لیگئے۔ مؤطا میں زید بن اسلم اپنے
باپ سے روایت کرتے ہیں کہ عبد اللہ اور عبید اللہ حضرت
عمر کے صاحبزادے عراق کی طرف ایک لشکر کے ساتھ جہاد
کے لئے نکلے راہ سے لوٹتے وقت ابو موسیٰ اشعری کے پاس
جو بصرے کے حاکم تھے گئے ابو موسیٰ نے مرحبا اور
شاباش کے بعد کہا کاش میں کسی ایسی بات پر جو
تمہیں بہت نفع پہونچاتی قادر ہوتا تو ضرور کرتا ہاں
میرے پاس اللہ کے مال میں سے کچھ مال ہے جسے
میں حضرت عمر کے پاس بھیجا چاہتا ہوں سو میں
تمہیں اُس سے پہلے کو قرض دیئے دیتا ہوں اُسکا عراق
کے اسباب میں سے کوئی اسباب خرید لو پھر مدینہ میں جاکر اسے
بیچ ڈالنا اور راس المال وہ پیہ حضرت عمر کو دیدینا اور جو نفع ہو وہ تم
لیلینا اُن دونوں نے کہا ہم یہی چاہتے ہیں حضرت ابو موسیٰ نے
ایسا ہی کیا اور امیر المؤمنین عمر بن الخطاب کو لکھ بھیجا کہ ان
دونوں سے اصل وہ پیہ وصول کرلیجئے جب دونو مدینہ میں آئے
تو وہ مال بیچکر بہت سا نفع اُٹھایا پھر اصل وہ پیہ عمر بن الخطاب کے
پاس لیکر گئے حضرت عمر نے فرمایا کیا ابو موسیٰ تمام لشکر کے
آدمیوں کو قرض دیتے ہیں جیسے تمکو دیا وہ بولے نہیں پھر عمر
ابن الخطاب نے فرمایا تمہیں امیر المؤمنین کا بیٹا سمجھکر
اُنہوں نے قرض دیا ہوگا تمکو چاہیئے کہ اصل و نفع دونوں
کو ادا کرو۔ عبد اللہ تو یہہ سنکر خاموش ہوگئے
لیکن عبید اللہ نے کہا + + + +

لو نقص المال و هلك لضمناه
فقال عمر اذ يأبيا فسكت
و راجعه عبيد الله فقال رجل من جلساء عمر
يا امير المؤمنين لو جعلته قراضا فقال عمر قد
جعلته قراضا فاخذ عمر راس المال و نصف
ربحه و اخذ عبد الله و عبيد الله نصف ربح
المال عن محمد بن شهاب الزهري عن عروة
بن الزبير ان خولة بنت حكيم دخلت على عمر
بن الخطاب فقالت ان ربيعة بن امية استقتح
بامرأة مولدة فحملت منه فخرج عمر بن الخطاب
فزعا يجر رداءه فقال هذه المتعة و لو كنت
تقدمت فيها لرجمت عن ابي الزبير المكي
ان عمر بن الخطاب اتي بنكاح لم يشهد عليه
الا رجل و امراة او ذو فقال هذا نكاح السر و لا
اجيزه و لو كنت تقدمت فيه لرجمت الا احاديث
الثلثة كلها رواها مالك في الموطا باسانيد
صحيحة عن ابن شهاب قال ثعلبة بن مالك
ان عمر بن الخطاب قسم مروطا بين نساء من
نساء المدينة فبقي مرط جيد فقال له بعض من
عنده يا امير المومنين اعط هذا بنت رسول الله
صلعم التي عندك يريدون ام كلثوم بنت علي
فقال عمر ام سليط احق و ام سليط من نساء الانصار
ممن بايع رسول الله صلعم قال عمر فانها كانت تؤنث

اے امیر المؤمنین تمہیں یہ بات لایق نہیں ہے اگر فرضاً
مال کم ہو جاتا یا بالکل جاتا رہتا تو ہمیں اُسکی ضمانت دینی پڑتی
ہوتی حضرت عمر نے فرمایا نہیں دیدو پھر عبد اللہ تو چپکے ہو گئے
مگر عبید اللہ نے وہی جواب دیا تنے میں ایک شخص حضرت
عمر کے ہمنشینوں میں (عبد الرحمن بن عوف) بول اُٹھے
اے امیر المؤمنین تم اسے اگر مضاربت کر دو تو بہت بہتر ہے
آپنے اُنکے کہنے سے اصل مال اور نصف نفع لے لیا اور عبد اللہ
و عبید اللہ نے آدھا نفع حاصل کیا -

موطا میں عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ خولہ بنت
حکیم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آکر کہنے لگیں
کہ ربیعہ بن امیہ نے ایک مولدہ عورت سے
متعہ کیا ہے اور وہ ربیعہ سے حاملہ ہے حضرت
عمر رضی اللہ عنہ گھبرا کر چادر گھسیٹتے ہوئے باہر نکلے
اور فرمایا یہ متعہ ہے اگر میں اسکی پہلے سے ممانعت
کر دیتا تو ضرور اُسے رجم کرتا - موطا میں ابو زبیر مکی سے
کہ عمر بن خطاب کے پاس ایک ایسے نکاح کا تذکرہ آیا جسمیں ایک مرد اور ایک
عورت کے سوا دوسرا گواہ نہ تھا آپنے فرمایا یہ چوری چھپے کا نکاح ہے میں اسے
جائز نہیں رکھتا اگر میں پہلے سے اسے بیان کر چکا ہوتا تو ضرور رجم کرتا -
بخاری میں ابن شہاب سے روایت ہے کہ ثعلبہ بن ابی مالک کہتے ہیں عمر بن خطاب نے
چادریں تقسیم کیں تو ایک عمدہ چادر بچ رہی آپکے پاس اتفاق سے حضرت عمر کی
صاحبزادی نے کہا اے امیر المؤمنین یہ چادر بنت رسول اللہ کو دیدیجئے جو آپکے نکاح میں ہیں
اور اس سے انکی مراد ام کلثوم بنت علی تھیں حضرت عمر نے فرمایا ام سلیط اُنسے
زیادہ حقدار ہے ام سلیط انصار کی عورتوں میں سے وہ ہیں جنہوں نے رسول اللہ کی بیعت کی تھی حضرت عمر نے

لنا الغرب يوم احد رواه البخاري وقال تر
فرتبط عن ابي هريرة رضي الله عنه قال كنا
قعودا حول رسول الله صلعم ومعنا ابوبكر
وعمر في نفر فقام رسول الله
صلى الله عليه وسلم من بين
اظهرنا فابطأ علينا وخشينا ان
يقتطع دوننا وفزعنا فقمنا
فكنت اول من فزع فخرجت
ابتغي رسول الله صلى الله عليه
وسلم حتى اتيت حائطا للانصار
لبني النجار فدرت به هل اجد له
بابا فلم اجد فاذا ربيع يدخل
في جوف حائط من بئر خارجة
والربيع الجدول قال فاحتفزت
فدخلت على رسول الله صلى الله
عليه وسلم فقال ابوهريرة
فقلت نعم يا رسول الله قال ما
شانك قلت كنت بين اظهرنا
فقمت فابطأت علينا فخشينا
ان تقتطع دوننا ففزعنا فكنت
اول من فزع فاتيت هذا الحائط
فاحتفزت كما يحتفز الثعلب و
هؤلاء الناس ورائي فقال يا ابا

فرمایا اللہ کے دن ہمارے لئے مشکین سی تھین مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے
کہ ہم رسول خدا صلعم کے گرد بیٹھے تھے اور ہمارے ساتھ ابوبکر و
عمر بھی ایک جماعت مین بیٹھی تھی سو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ہم مین سے اُٹھکر کہین تشریف
لیگئے اور دیر تک ہمارے پاس نہ آئے ہمین خوف
ہوا کہ مبادا آپ کچھ ایذا پہونچائے جاوین اور
ہم یہین بیٹھے رہین سو ہم گھبراکر کھڑے ہوگئے اور
سب سے پہلے مین ہی گھبرایا پھر مین رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم کو ڈھونڈنے نکلا یہانتک کہ انصار کے
باغ مین جو بنی نجار کا تھا پہونچا اور اُسکا دروازہ
پانے کے لئے باغ کے ارد گرد پھرنے لگا سو مین نے
اُسکا دروازہ نپایا یہان ایک نالی باغ کے اندر باہر کے
کنوے سے آتی تھی (راوی کہتا ہے) ربیع نالی
کا نام ہے (ابوہریرہ کہتے ہین) پھر مین سمٹ کر
اُس نالی مین گھسا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
کے پاس آیا حضرت نے کہا ابوہریرہ ہے مین بولا
جی ہان اے رسول خدا فرمایا تیرا کیا حال ہے
مین نے عرض کیا آپ ہم لوگون مین بیٹھے تھے
پھر کھڑے ہوگئے اور بہت دیر لگائی سو ہم ڈر گئے کہ مبادا
آپ ہمارے سوا اکیلے ایذا پہونچائے جاوین پھر ہم سب کے سب
گھبرگئے اور سب سے پہلے مجھ کو ہی گھبراہٹ ہوئی پھر مین اس
باغ مین آیا اور لومڑی کی طرح سمٹ یہان آن پہونچا اور
یہ لوگ میرے پیچھے پیچھے ہین پھر رسول اللہ صلعم نے اپنی

هريرة واعطاني نعليه فقال
اذهب بنعلي هاتين فمن لقيتَ من
وراء هذا الحائط يشهد ان لا اله
الا الله مستيقنًا بها قلبه فبشّره
بالجنة وكان اوّل من لقيتُ عمر
فقال ما هاتان النعلان يا ابا هريرة
فقلت هاتان نعلا رسول الله
صلى الله عليه وسلّم بعثني
بهما من لقيتُ يشهد انْ لا اله
الا الله مستيقنًا بها قلبه بشرتُه
بالجنة فضرب عمر بين ثديي
فخررتُ لاستي فقال ارجع
يا با هريرة فرجعتُ الى رسول
الله صلى الله عليه وسلّم
فاجهشتُ بالبكاء وركبني عمر
فاذا هو على اثري فقال رسول
الله صلى الله عليه وسلم مالك
يا با هريرة فقلت لقيتُ عمر
فاخبرتُه بالّذي بعثني به فضرب
بين ثديَيّ ضربةً فخررت
لاستي فقال ارجع قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم يا عمر
ما حملك على ما فعلت قال

دونوں جوتیاں مجھے دیکر فرمایا اے ابوہریرہ یہ میری
دونوں جوتیاں لیجا اور اس باغ کے پیچھے جو کوئی
آدمی تجھ سے ملے اور اس بات کی گواہی دے کہ
خدا کے سوا اور کوئی معبود نہیں مگر اسکا دل تصدیق
کرنیوالا ہو تو اُسے بہشت کی خوشخبری دے سو سب سے
پہلے مجھ کو حضرت عمر سے ملا انہوں نے پوچھا اے ابوہریرہ یہ کیسی
جوتیاں ہیں میں نے کہا یہ دونوں جوتیاں حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیں مجھے ان دونوں کے ساتھ
بھیجا ہے کہ جو کوئی مجھ سے ملے اور اس بات کی
گواہی دے کہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں مگر اسکا
اُسکا دل یقین کرنیوالا ہو تو اُسے میں جنت کی بشارت
دوں حضرت عمر نے یہ سنکر میرے سینہ پر ایسا ہاتھ مارا کہ
میں چوتڑوں کے بل گر پڑا پھر فرمایا اے ابوہریرہ پھر جا سو میں آنحضرت
صلعم کے پاس پھر آیا اور رو کر حمایت چاہی اتنے
میں عمر بھی میرے پیچھے پیچھے اور قدم بقدم آئے
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے
ابوہریرہ تجھے کیا ہوا میں نے عرض کی کہ میں عمر
رضی اللہ عنہ سے ملا اور جس چیز کے ساتھ
آپنے مجھے بھیجا تھا میں نے حضرت عمر کو اُسکی
خبر دی سو عمرؓ نے میرے سینے میں ایسا مارا اور
دھکا دیا کہ میں چوتڑوں کے بل گر پڑا اور کہا پھر
جا پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اے عمر اس تمہارے کرنے پر کس بات نے باعث ہوا کہا

يارسول الله بابی انت وامّی
ابعثت اباهريرة بنعليك من
لقی يشهد ان لا اله الا الله
مستيقنًا بها قلبه بشّره بالجنة
قال نعم قال فلا تفعل فانّی
اخشی ان يتكل النّاس عليها فخلّهم
يعملون فقال رسول الله صلے
الله عليه وسلّم فخلّهم رواه
مسلمٌ عن عمر بن الخطّاب
قال لمّا نزل تحريم الخمر قال
عمر اللّهم بين لنا فی الخمر بيانا
شافيا فنزلت الاية التی فی
البقرة يسئلونك عن الخمر والميسر
قل فيهما اثم كبير الاية فدعی
عمر فقرئت عليه قال اللهم بين
لنا فی الخمر بيانا شافيا فنزلت
الاية التی فی النساء يايها الذين
امنوا لا تقربوا الصلوة وانتم
سكاری فنادی منادی رسول
الله صلے الله عليه وسلم اذا اقيمت
الصلوة ينادی ان لا يقربن الصلوة
سكران فدعی عمر فقرئ عليه
فقال اللهم بين لنا فی الخمر بيانا

اے رسول خدا آپ پر سے میرے ماں باپ قربان
ہون کیا ابوہریرہ کو اپنی جوتیان دیکر آپنے اسواسطے
بھیجا تھا کہ جو کوئی اُس سے ملے اور اس بات کی گواہی
دیتا ہو کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہین اور وہ یہ بات یقین قلب
کے ساتھ کہے تو اُسے بہشت کی خوشخبری دے حضرت نے
فرمایا ہان عمر نے کہا آپ ایسا نکیجئے کیونکہ مجھے خوف ہے کہ لوگ
اسپر بھروسہ کرلینگے آپ اُنھین چھوڑ دیجئے کہ وہ عمل
کرین تب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اُنھین
چھوڑ دے - ابوداود مین عمر بن الخطاب سے روایت ہے کہ
جب شراب کی حرمت نازل ہوئی تو حضرت عمر نے فرمایا
الٰہی شراب کے بارہ مین ہمارے لئے شافی اور کافی بیان کر
پس وہ آیت جو سورۂ بقر مین ہے یسئلونک عن الخمر والمیسر
نازل ہوئی یعنی اے محمد تجھسے جوے اور شراب کی بابت
سوال کرتے ہین سو تم کہدو اُن دونون مین کبیر گناہ ہے
اسکے نزول کے بعد حضرت عمر رض بلائے گئے اور آیت اُنپر
پڑھی گئی آپکو اس سے پوری تشفی نہوئی دوبارہ کہا خداوندا
شراب مین شافی بیان فرما پھر سورۂ نساء کی آیت یاایہا
الذین آمنوا لا تقربوا الصلوٰۃ الخ اُتری سو رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کا منادی ندا کرتا تھا جب
نماز کی اقامت پڑھی جاتی تھی کہ مست آدمی
نماز کے نزدیک نہ آئے اُسوقت بھی حضرت
عمر بلائے گئے اور اُنپر یہ آیت پڑھی گئی آپکی پھر بھی تسکین
نہوئی اور وہی لفظ فرمایا کہ اے بار خدا شراب کے بارہ مین ہمکو

شافیا فنزلت هذه الآیة فهل
انتم منتهون فقال عمر انتهینا
رواه ابوداود وعن امیر المومنین
عمر بن الخطّاب رضی الله عنه قال
سمعت هشام بن حکیم بن حزام
یقرأ سورة الفرقان علی غیر
ما اقرأها وکان رسول الله صلی
الله علیه وسلم اقرأنیها فکدت
ان اعجل علیه ثم امهلته حتی
انصرف ثم لببته بردائه فجئت
به رسول الله صلی الله علیه
وسلم فقلت یا رسول الله
انی سمعت هذا یقرأ سورة
الفرقان علی غیر ما اقرأتنیها
فقال رسول الله صلی الله علیه
وسلم ارسله اقرأ فقرأ القراءة
التی سمعته یقرأ فقال رسول
الله صلعم هکذا انزلت ثم قال لی اقرأ فقرأت
فقال هکذا انزلت إنّ هذا القرآن انزل
علی سبعة أحرُفٍ فاقرأوا ما
تیسّر منه رواه البخاری والمسلم
واللفظ لمسلم امیر المومنین
امام المتقین عبد الله بن

کافی فیصلہ فرمایا اُسوقت یہ آیت نازل ہوئی فہل انتم
منتہون - یعنی کیا تم باز رہنے والے ہو تب عمر نے
فرمایا ہم باز رہے - بخاری مسلم مین عمر بن الخطاب
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مین نے ہشام بن
حکیم بن حزام کو سورۂ فرقان پڑھتے سنا مگر جسطرح
مین اُس سورت کو پڑھتا تھا اور جسطرح رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے پڑھایا تھا اُسکے مخالف
سو مین قریب تھا کہ اسکے پکڑنے اور لڑنے مین جلدی
کرون مگر مین نے اتنی مہلت دی کہ وہ نماز سے
فارغ ہوگیا پھر مینے اُسکی گردن مین اپنی چادر ڈالکر
گھسیٹا اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لاکر عرض
کیا اے رسول خدا مین نے اسے سورۂ فرقان پڑھتے سنا
مگر جسطرح آپنے مجھے پڑھایا اُسکے مخالف - آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عمر ہشام کو چھوڑدے
پھر ہشام سے فرمایا کہ سورۂ فرقان پڑھ اُسنے اسیطرح
پڑھی جیسا مین نے اُسے پڑھتے سنا تھا پھر آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسیطرح تو مجھ پر اُتاری
گئی ہے پھر مجھ سے ارشاد فرمایا کہ اے عمر اب تم
پڑھو مینے بھی پڑھا فرمایا اسطرح بھی یہ سورت اُتاری
گئی ہے - بلاشبہ یہ قرآن سات طرح پر اُتارا گیا ہے پس
جسطرح آسان معلوم ہو پڑھو ۔

حضرت امیر المومنین امام المتقین
عبد اللہ بن عثمان ابوبکر

عثمن ابے بکر الصدیق العتیق و امیر المومنین امام المسلمین ابوحفص الفاروق عمر بن الخطاب علیهما الصلوٰۃ والسلام

صدیق عتیق اور حضرت امیر المؤمنین امام المسلمین ابوحفص فاروق عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہما کے مناقب اور فضائل مین

عن عبد الرحمن بن ضحر الدوسی ابی هریرۃ رضی الله عنه قال بینما رجل یسوق بقرۃ اذ اعیی فرکبها فقالت انا لم نخلق لهذا و انما خلقنا لحراثة الارض فقال الناس سبحان الله بقرۃ تتکلم فقال رسول الله صلے الله صلے وسلم فانی اومن به انا و ابو بکر و عمر و ما هما ثم وقال بینما رجل فی غنم له اذ عدے الذئب علے شاۃ منها فاخذها فادرکها صاحبها فاستنقذها فقال له الذئب فمن لها یوم السبع یوم لا راعی لها غیری فقال الناس سبحن الله ذئب یتکلم فقال اومن به انا و ابو بکر و عمر و ما هما ثم رواہ البخاری و المسلم عن ابن ابی ملیکۃ انه سمع

بخاری مسلم مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک وقت ایک شخص بیل کو ہانکے لئے جاتا تھا جب تھک گیا تو اُسپر سوار ہوگیا۔ بیل بولا ہم سواری کے لئے پیدا نہین ہوے ہین۔ ہان زمین کی کشت کار کے واسطے مخلوق ہوے ہین۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جو لوگ تھے اُنہون نے متعجب ہوکر کہا سبحان اللہ بیل بولتا ہے سو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین اسکی بات کرنے پر ایمان رکھتا ہون اور ابوبکر و عمر بھی (راوی کہتا ہے حالانکہ اُس مقام پر یہ دونو صاحب تھے پھر ابوہریرہ نے کہا ایک اور وقت ایک شخص اپنی بکریون کے ریوڑ مین تھا کہ یکایک بھیڑیے نے اُس ریوڑ کی ایک بکری پر حملہ کیا اور بکری پکڑ لیجلا اتنے مین اُسکا مالک پہونچا اور بھیڑیے سے اس بکری کو چھڑا لیا پس اس شخص سے بھیڑیا بولا اچھا سبع کے دن اس بکریکا کون نگہبان ہوگا جبکہ درندہ کے سوا کوئی چرواہا نہوگا پس لوگون نے متعجب ہوکر کہا سبحان اللہ بھیڑیا بولتا ہے حضرت نے فرمایا مین اسکے کلام کرنے پر ایمان لایا اور ابوبکر و عمر بھی حالانکہ وہ دونو اُسجگہ نہ تھے

بخاری مین ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ اُنہون نے

ابن عبّاسٍ یقول وُضِعَ عمرُ
علی سریرٍ فتلفّفه النّاسُ
یدعون ویُصَلّونَ قبلَ اَن
یُرفعَ وانا فیهم فلم یرُعنی
الّا رجل اخذ منکبی فاذا علیّ
ترحّم علی عمر رض وقال ما خلّفتَ
احدًا اَحبَّ اِلیَّ اَن اَلقَی اللّٰهَ بمثلِ
عملِهٖ منکَ وایمُ اللّٰهِ انّی کنت
لاظنّ اَن یجعلکَ مع صاحبیکَ
وحسبتُ انّی کنتُ کثیرًا اسمع
النّبی صلی اللّٰه علیه وسلّم یقول
ذهبتُ انا وابو بکرٍ وعمرُ ودخلتُ
انا وابو بکرٍ وعمرُ وخرجتُ انا
وابو بکرٍ وعمرُ وفی روایةٍ اخریٰ
عنه قال انّی لواقفٌ فی قومٍ
فدعوا اللّٰه لعمرَ وقد وُضِعَ علی
سریرهٖ اذا رجل من خلفی قد
وَضَعَ مرفقه علی منکبی یقول
یرحمکَ اللّٰه انّی لارجوا اَن
یجعلکَ اللّٰه مع صاحبیکَ لانّی
کثیرًا ما کنتُ اَسمعُ رسولَ اللّٰهِ
صلّی اللّٰه علیه وسلّم یقول
کنتُ وابو بکرٍ وعمرُ فعلتُ وابو بکرٍ

ابن عباس سے سنا وہ کہتے تھے کہ حضرت عمر وفات کے
بعد جب تختہ پر غسل کے لئے رکھے گئے اور لوگوں نے کفن پہنایا
تو جنازہ اُٹھنے سے پہلے لوگ دعائے خیر کرنے اور رحمتیں
بھیجنے لگے اُسوقت مین بھی اُنھین مین تھا مجھے کسی چیز نے
بجز اسکے خوف مین نہ ڈالا کہ ایک مرد نے میرے دونون
مونڈھے آکر پکڑ لیے مین مڑکر کیا دیکھتا ہون کہ وہ حضرت
علی ہین اول تو اُنہون نے حضرت عمر پر رحمت بھیجی پھر فرمایا اے
عمر بن الخطاب اے رسول اللہ کے خلیفہ آپنے اپنے پیچھے کسی شخص کو ایسا نہین
چھوڑا کہ وہ آپ سے زیادہ مجھے محبوب ہو اسمین ملاقات کرونگا اللہ سے
ساتھ مثل اُسکے عمل کے جو آپ نے کیا اور مین اسبات کا یقین رکھتا ہون کہ تمہین تمہارے
دونون یارون کے ساتھ خدا تعالے ملاوے اور مین اسبات کو بھی جانتا ہون
کہ بارہا رسول اللہ صلعم سے مین نے سنا ہے کہ فرماتے تھے فلانے کام کو
مین اور ابوبکر و عمر گئے فلانی مسجد مین مین اور ابوبکر و عمر داخل ہوئے فلانے گھر
سے مین اور ابوبکر و عمر نکلے اور دوسری روایت مین ابن عباس
فرماتے ہین کہ مین قوم کے لوگون مین کھڑا تھا پس اُنہون نے
حضرت عمر کے لئے دعائے خیر مانگی اسحالمین کہ حضرت عمر تہالیکے لئے
تختہ پر رکھے گئے تھے اتنے مین ایک شخص مجھ پیچھے سے آکر میرے مونڈھون پر
اپنی کہنیان رکھکر کہتا تھا (اے عمر بن الخطاب) خدا
تجھپر رحم کرے بلاشبہ مجھ امید ہے کہ حق سبحانہ تعالی تمہین تمہارے
دونون یارون (حضرت ابوبکر) کے ساتھ ملاوے (قبر مین یا جنت
مین) کیونکہ مین رسول اللہ صلعم سے اکثر سنتا تھا فرماتے
تھے فلانے مکان مین مین اور ابوبکر اور عمر تھے۔
فلانا کام مین نے اور ابوبکر و عمر نے کیا

من طریق جعفر بن محمد عن ابیه عن علی نحو هذا الکلام وسنده صحیح وهو شاهد جید لحدیث ابن عباس لکون مخرجه عن آل علی

وعمر فانطلقت وابوبکر وعمر ودخلت و
ابوبکر وعمر وخرجت وابوبکر وعمر فالتفت
فاذا علی بن ابی طالب رواہ البخاری
ومسلم عن ابی سعید الخدری
رضی اللہ عنہ انّ النبی صلے اللہ
علیہ وسلم قال انّ اھل الجنۃ
لیتراءونَ اھل علیّینَ کما
ترونَ الکوکبَ الدُرّیَّ فی
اُفقِ السّمآءِ وانّ ابابکرٍ وعمر
منھم واَنعما رواہ فی شرح
السُّنّۃ وروی نحوہ ابوداؤد
والترمذیُّ وابن ماجۃ
القِدْ ویُنیُّ عن انس بن مالکٍ
رضی اللہ عنہ قال قال رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ابو
بکرٍ وعمر سیّدا کھولِ اھلِ
الجنّۃِ من الاوّلین والاٰخرین
الّا النبیّین والمرسلین رواہ
الترمذی وابن ماجۃ عن علی
بن ابی طالبٍ کرّم اللہ وجھہ عن
حذیفۃ بن الیمان رضی اللہ عنہ قال قال رسول
اللہ صلعم انی لا ادری ما بقائی فیکم فاقتدوا
بالّذین من بعدی ابی بکرٍ وعمر رواہ

فلانے مقام مین مین اور ابوبکر اور عمر چلے فلان
مسجد مین مین اور ابوبکر اور عمر داخل ہوے فلانے
مکان سے مین اور ابوبکر وعمر نکلے (ابن عباس رضی
اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین نے جو مڑکر دیکھا تو وہ علی بن
ابی طالب تھے - شرح السنہ مین ابوسعید خدری
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ بہشتی علیین والون کو ایسا
دیکھین گے جیسا تم روشن تارے کو آسمان کے
کنارون مین چمکتا دیکھتے ہو اور بلاشبہ ابوبکر و
عمر اہل علیین مین سے ہونگے اور یہ دونون انکے
مرتبے سے زائد مرتبہ رکھتے ہین یہی روایت ابوداؤد
اور ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کی ہے گو الفاظ
کا تفاوت ہے - ترمذی مین انس بن مالک رضی
اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکر وعمر نبیون اور پیغمبرون
کے سوا پچھلے اور پہلون مین سے تمام ادھیڑ عمر
جنتیون کے سردار ہین - اسی حدیث کو ابن
ماجہ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت
کیا ہے - ترمذی مین حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا مین نہین جانتا کہ میری زندگی اور میری بقا تم
مین کتنی مدت رہیگی سو تم میرے پیچھے دو شخصون کا اقتدا
کرنا ایک ابوبکر اور دوسرے عمر +

الترمذی عن انس بن
مالکٍ رضی اللہ عنہ قال کان
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا
دخلَ المسجد لم یرفع احدٌ
راسہ غیر ابی بکرٍ وعمر کانا
یتبسّمانِ الیہ ویتبسّمُ الیہما رواہ
الترمذی وقال ھذا حدیث
غریبٌ عن انسٍ انّ رجلاً
سأل النبی صلے اللہ علیہ وسلم
عن السّاعۃ فقال متی السّاعۃُ
قال وماذا اعددت لھا قال لا
شیء الا اُحبُّ اللہ ورسولہ
فقال انت مع من احببت قال
انسٌ فما فرِحنا بشیءٍ فرحنا بقول
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
انت مع من احببت قال انسٌ
فانا اُحبُّ النبی صلّے اللہ علیہ
وسلّم وابا بکرٍ وعمر وارجوا
ان اکونَ معھم بحُبّی ایاھم
وانْ لم اعمل بمثلِ اعمالھم
رواہ البخاری

عن علی انہ
قال یوم الجمل ان رسول اللہ

ترمذی مین انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم جب مسجد مین آتے تھے تو خوف کی وجہ
سے صحابہ مین سے کوئی بھی آپکو سر اُٹھا کر نہ دیکھتا
تھا ہان ابوبکر و عمر آپ کی طرف دیکھتے اور مسکراتے
تھے اور آپ بھی اُنہین دیکھکر تبسم فرماتے تھے۔
ترمذی کہتے ہین یہ حدیث غریب ہے +
بخاری مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے قیامت کی بابت سوال کیا کہ وہ کب قایم
ہوگی آپنے فرمایا تو نے قیامت کے لئے کونسے
نیک عمل تیار کر رکھے ہین۔ اُسنے کہا میرے پاس
تو بجز اللہ و رسول کی محبت کے اور کچھ نہین سو
حضرت نے فرمایا جسے تو دوست رکھتا ہے قیامت
مین اُسیکے ساتھ ہوگا انس کہتے ہین جیسے ہم اس کلمہ
سے خوش ہوے ویسے کبھی خوش نہوے تھے۔ اسکے
بعد انس نے کہا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور ابوبکر
اور عمر رضی اللہ عنہ کو دل سے دوست رکھتا
ہون اور مجھے امید ہے کہ اُنکی محبت کی وجہ سے
مین اُنکی معیت مین ہون اگرچہ اُن جیسے عمل مین نکرون
اور اُن جیسی فضیلت مجھ مین نہو +
مسند امام احمد ..... مین حضرت علی
کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ اُنہون
نے جمل کے دن فرمایا کہ حضرت صلی اللہ

لم يعهد الينا عهدا ناخذ به في
امارة ولكن شيء رأيناه من قبل
انفسنا ثم استخلف ابو بكر
رحمة الله على ابي بكر فاقام و
استقام ثم استخلف عمر رحمة
الله على عمر بن الخطاب فاقام واستقام
حتى ضرب الدين بجرانه رواه
احمد عن نافع عن عبد الله
بن عمر بن الخطاب رض ان عمر
بن الخطاب غسل وكفن وصلى
عليه وكان شهيدا قال مالك
رحمه الله وتلك السنة فيمن قتل
في المعركة فلم يدرك حتى مات
واما من حمل منهم فعاش
ماشاء الله بعد ذلك فانه يغسل
ويصلى عليه كما فعل بعمر بن
الخطاب عليه السلام رواه
مالك في الموطا باسناد صحيح
عن ابن عباس ان النبي صلى الله
عليه وسلم قال ان الله ايدني
باربعة اشتين من اهل السماء
جبرئيل وميكائيل واثنين من
اهل الارض ابي بكر وعمر رواه الطبراني

علیہ وسلم نے ہماری طرف کوئی ایسا عہد مقرر
نہین کیا جس سے ہم خلافت کے باب مین کوئی
دلیل لیلیتے مگر وہ ایک ایسی چیز ہے جسے ہمنے اپنی
طرف سے مقرر کیا پس ابوبکر پر اللہ رحم کرے پہلے
وہ خلیفہ ہمپر بنائے گئے اور وہ خلافت کے زمانہ
مین سیدھے رہے پھر اللہ کی رحمت عمر پر ہو وہ
خلیفہ بنائے گئے اور وہ بھی اپنے یار کی طرح سیدھے رہے
یہانتک کہ دین نے راحت پائی - موطا مین عبداللہ
ابن عمر سے روایت ہے کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ
عنہ غسل دیئے گئے اور کفن پہنائے گئے اور جنازہ
کی نماز اُنپر پڑھی گئی باوجودیکہ وہ شہید تھے (شہداء احد
مین اختلاف ہے بعضے کہتے ہین اُنپر حضرت نے نماز پڑھی بعضے
کہتے ہین نہین صرف دعا کی) امام مالک کہتے ہین یہ
طریقہ اُن شہیدون مین ہے جو معرکہ قتال مین قتل کئے جائین
اور وہین مرجاوین مگر جو معرکہ سے زندہ اُٹھائے جائین پھر
کچھ جی کر مرجائین تو اُنکو غسل دیا جائے نماز پڑھی جاوے
جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے واسطے کیا گیا
طبرانی اوسط مین اور ابونعیم حلیہ مین ابن عباس
رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے چار
شخصون سے میری مدد کی دو تو آسمان والون سے
ہین جبرئیل اور میکائیل اور دو زمین والون مین
سے ہین ابوبکر رض اور عمر رض

وابو نعیم فی الحلیۃ عن ابی ذر
عن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
قال ان لکل نبی وزیرین ووزیرای
و صاحبای ابوبکر و عمر
عن علی والزبیر معًا ان النبی ص
قال خیر امتی بعدی ابوبکر
وعمر رواھما ابن عساکر عن
ابیھریرۃ ان رسول اللہ ص
قال ابوبکر وعمر خیر الاولین
والاخرین وخیر اھل السموٰت
وخیر اھل الارضین الا النبیین و
المرسلین رواہ الحاکم فی المستدرک
وابن عدی فی الکامل عن
معاذ بن جبل ان رسول اللہ ص
قال رایت انی وضعتُ فی کفۃ
وامتی فی کفۃ فعدلتھا ثم وضع
ابوبکر فی کفۃ وامتی فی کفۃ
فعدلھا ثم وضع عمر فی کفۃ وامتی فی
کفۃ فعدلھا ثم وضع عثمان فی کفۃ
وامتی فی کفۃ فعدلھا ثم رفع
المیزان رواہ الطبرانی عن عائشۃ
ان رسول اللہ ص قال ابوبکر
منی وانا منہ وابوبکر اخی فی الدنیا

ابن عساکر ابوذر سے روایت کرتے ہین کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کے لیے دو وزیر
ہوتے ہین میرے دو وزیر اور مصاحب ابوبکر و
عمر ہین ۔

ابن عساکر حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کرتے
ہین کہ حضرت نے فرمایا میرے امت کے بہترین شخص
میرے پیچھے ابوبکر اور عمر ہین ۔

حاکم نے مستدرک مین اور ابن عدی نے کامل مین ابوہریرہ
رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا پیغمبرون کے علاوہ حضرت
ابوبکر اور عمر تمام آسمان والون اور زمین والون سے
بہتر ہین اور سب پہلون اور پچھلون سے بزرگ ۔

طبرانی مین معاذ بن جبل سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین نے خواب مین دیکھا
کہ ترازو کے ایک پلہ مین مین اور دوسرے پلہ مین
میری تمام امت رکھی گئی سو مین نے دونون پلے برابر
پائے پھر ابوبکر ایک پلے مین اور میری ساری امت ایک
پلے مین رکھی گئی اور وہ دونو برابر اترے پھر عمر ایک پلہ مین اور
میری ساری امت دوسرے پلہ مین رکھی گئی تو وہ بھی برابر تُلے پھر
عثمان اور میری امت تولے گئے اور وہ بھی برابر
اترے پھر ترازو اٹھا لی گئی ۔ وعلی مین حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حضرت ابوبکر
مجھ سے ہین اور مین ابوبکر سے اور دنیا و آخرت مین میرے بھائی

والاخرة رواه الديلمي عن
علي قال لا اجد احدا افضلني
على ابي بكر وعمر الا جلدته
حد المفتري رواه الدارقطني
وصحح عن مالك عن جعفر الصادق
عن ابيه الباقر ان عليا وقف على
عمر بن الخطاب وهو مسجى
وقال اقلت الغبراء ولا اظلت
الخضراء احدا احب الى ان
القى الله بصحيفته من هذا
المسجى وفي رواية صحيحة انه
قال له وهو مسجى صلى الله عليك
ودعا له عن المغيرة قال
ان عمر بن عبد العزيز جمع
بني مروان حين استخلف
فقال ان رسول الله كانت له
فدك فكان ينفق منها على ضعيفنا
ها شم ويتزوج منها ايمهم و
ان فاطمة سالتها ان يجعلها
لها فابى فكانت كذلك في حيوة
رسول الله ص حق مضى سبيله
فلما ان ولي ابو بكر عمل فيها
بما عمل رسول الله ص في حيوته

اور یا رہین ۔ دارقطنی مین حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے
روایت ہے کہ اُنہون نے فرمایا مین کسیکو نہ پاؤن کہ وہ مجھے
ابوبکر و عمر سے بزرگ جانے والا مین اُسپر مفتری جیسی
حد مارونگا ۔ جعفر صادق اپنے والد حضرت باقر سے روایت
کرتے ہین کہ حضرت علی عمر بن الخطاب کے پاس کھڑے
ہوے اور اُنپر کپڑا پڑا ہوا تھا (یعنی وفات کے بعد کپڑا
اُڑھا دیا تھا) فرمایا نہ تو زمین گرد آلود نے کسی ایسے کو اُٹھایا
اور نہ سبز آسمان نے کسی ایسے شخص پر سایہ کیا جو اس
کپڑا پڑے ہوے سے مجھے زائد محبوب ہو اس بات
مین کہ مین اللہ تعالیٰ سے اُسکے صحیفۂ اعمال کے
ساتھ ملاقات کرون ۔ اور صحیح روایت مین یون ہے
کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے عمر بن الخطاب رضی اللہ
عنہ کو کہا جسوقت اُنپر کپڑا پڑا ہوا تھا اللہ تعالیٰ تیپر
رحمت کرے اور اسکے علاوہ اور بھی دعا کے کلمے فرمائے
ابوداؤد مین مغیرہ سے روایت ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے
اپنی خلافت کے وقت بنی مروان کو جمع کرکے کہا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیئے فدک (نام باغ) تھا سو آپ
اُسمین سے اہل و عیال فقرا اور مساکین پر خرچ کرتے اور بنی ہاشم
کے چھوٹے بچون پر احسان کرتے اور اُنکی بیواؤن کا نکاح
کرتے تھے اور حضرت فاطمہ رض نے آپسے فدک مانگا مگر آپنے
نہ دیا سو وہ اسیطرح رسول اللہ صلعم کی حیات مین ہا یہانتک
کہ آپکی وفات ہوگئی پھر جب حضرت ابوبکر خلیفہ ہوے تو
اُنہون نے بھی فدک مین رسول اللہ کے موافق عمل کیا

حتی مضو لسبیلہ فلما ولی
عمر بن الخطاب عمل فیھا
بمثل ما عملا حتی مضی لسبیلہ
ثم اقطعھا مروان ثم صارت
لعمر بن عبد العزیز فرایت
امر امنعہ رسول اللہ ص فاطمۃ
لیس لی بحق وانا اشھدکم
انی رددتھا علی ما کانت یجئی علی
عھد رسول اللہ ص وابی بکر
وعمر رواہ ابو داود عن ابن
عباس قال کنت آخر الناس
عھدا بعمر فسمعتہ یقول القول
ما قلت وما قلت قال قلت
الکلالۃ من لا ولد لہ ولا والد
الاسناد صحیح علی شرط الشیخین
ولم یخرجاہ رواہ الحاکم عن
جابر بن عبد اللہ قال توفی ابی
وعلیہ دین فعرضت علی غرماءہ
ان یاخذوا التمر بما علیہ فابوا
ولم یروا ان فیہ وفاء فاتیت
النبی ص فذکرت ذلک لہ فقال
اذا جددتہ فوضعتہ فی المربد
فاذنت رسول اللہ صلی اللہ ع فجاء معہ

یہانتک کہ وفات کر گئے پھر جب عمر بن الخطاب خلیفہ
بنے تو انہون نے بھی اپنے دونون یارون جیسا عمل کیا
یہانتک کہ شہید ہوئے اسکے بعد مروان نے حضرت عثمان
کے عہد مین فدک کو اپنی جاگیر بنالیا پھر یہ عمر بن عبد العزیز
کے لئے ہوا سو مین دیکھتا ہون کہ جب اس مال کو رسول اللہ
نے حضرت فاطمہ کو نہ دیا تو مجھے کب لایق ہے اور میرا حق
کیونکر ہو سکتا ہے اور مین تمہین اب گواہ کرتا ہون کہ
اس مال کو اسی طریقہ پر مین نے پھیر دیا جیسا کہ حضرت ابوبکر
وعمر کے زمانہ مین تھا۔ حاکم مین ابن عباس سے روایت
ہے وہ کہتے ہین کہ مین حضرت عمر کے زمانہ مین سب لوگون
سے آخر تھا سو مین انکو وہ بات کہتے ہوئے سنتا تھا جسکا
مین قائل تھا راوی کہتا ہے مین نے ابن عباس سے کلام کیا کہتے تھے
ابن عباس نے کہا مین کہتا تھا کلالہ اسے کہتے ہین جسکی
اولاد اور مان باپ نہون یہ حدیث شیخین نے روایت
نہین کی مگر اسکی اسناد انکی شرط پر صحیح ہے۔ بخاری مین
جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ کہتے ہین میرے باپ کا انتقال
ہوا اور آپنر کئی آدمیون کا قرضہ تھا مین نے انکے قرضخواہون سے
یہ بات پیش کی کہ وہ اس قرضہ کے عوض مین مجھ سے کھجورین
لیلین سو انہون نے نہ نا منظور کیا (کیونکہ) وہ جانتے تھے کہ اسمین ہمارا قرض
ادا نہوگا پھر مین نے آنحضرت کے پاس آکر یہ قصہ بیان کیا
آپنے فرمایا کہ جب تو کھجورین کاٹے تو الگ ایک ڈھیر الگ لگا کر
مجھے بلا لینا سو مین نے ایسا ہی کیا اور آنحضرت صلعم کو
اطلاع دی پس آپ تشریف لائے اور ساتھ ساتھ

ابو بکر و عمر رض فجلس علیه
فدعا بالبرکة ثم قال ادع
غرمائك فاوفهم فما ترکت
احدًا له علی ابی دین الا قضیته
وفضل ثلثة عشر وسقا سبعة
عجوة وستة لون او ستة لون
عجوة وسبعة لون فوافیتهم
رسول الله ص المغرب فذکرت
ذلك له فضحك فقال ائت ابا
بکر وعمر فاخبرهما فقالا
لقد علمنا اذ صنع رسول الله ص
ما صنع ان سیکون ذلك رواه
البخاری عن ابی جحیفة قال
کنت اری ان علیًا افضل الناس
بعد رسول الله صلی الله علیه
وسلم فذکر الحدیث قلت
لا والله یا امیر المومنین انی
لم اکن اری ان احدًا من
المسلمین افضل منکم بعد رسول
الله صلی الله علیه وسلم قال
افلا اخبرك بافضل الناس کان
بعد رسول الله ص وابی بکر
قلت بلی قال عمر رواه احمد

ابو بکر و عمر بھی تھے پھر آپ کھجورون کے ڈھیر پر بیٹھ
گئے اور برکت کے واسطے دعا کی پھر فرمایا اپنے
قرضخواہون کو بلا کر ادا کر دے پس جس جس کا میرے
والد پر قرضہ تھا مین نے سبکا ادا کر دیا کسیکو انمین سے
نہ چھوڑا اور تیرہ وسق (وسق ساٹھ صاع کو کہتے ہین
صاع تخمیناً ڈھائی سیر کا ہوتا ہے) کھجورین بچ رہین
سات وسق تو عجوہ (مدینہ کی عمدہ کھجور) کے اور چھ لین
(ردی کھجور) کے یا اسکے عکس پھر مین مغرب کے وقت حضرت
سے ملا اور اس برکت کا ذکر کیا آپ ہنسنے لگے اور
فرمایا جا ابو بکر اور عمر کو اس بات کی خبر دے مین انکے
پاس آیا انہون نے فرمایا ہم تو پہلے ہی سے جانتے
تھے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو یہ دعا مانگی
ہے تو اسمین برکت ضرور ہوگی ٭

امام احمد ابو جحیفہ سے روایت کرتے ہین کہ مین سمجھتا
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت علی کے افضل الناس
ہونیکا معتقد تھا اسکے بعد پوری حدیث بیان کی جحیفہ
کہتے ہین مین نے حضرت علی سے کہا اے امیر المؤمنین خدا
کی قسم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد
آپ سے افضل مسلمانون مین کسیکو نہین دیکھتا
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا مین تجھے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بعد
بہترین شخص کے خبر دون مین نے کہا جی ہان
فرمایا وہ عمر رضی اللہ عنہ ہین ٭ ٭

عن عطاء بن يسار ان رسول
الله صلى الله عليه وسلم ارسل
الى عمر بن الخطاب بعطاء
فرده فقال رسول الله صلعم
رددته فقال يا رسول الله
ليس قد اخبرتنا ان خيرا
لاحدنا ان لا ياخذ من احد
شيئا فقال له رسول الله صلعم انما
ذلك من المسئلة فاما ما كان
غير المسئلة فانما هو رزق
يرزقكه الله تعالى فقال عمر
بن الخطاب اما والذى نفسى
بيده لا اسأل احدا شيئا ولا
ياتينى شئ من غير مسئلة الا
اخذته رواه مالك فى الموطا

موطا مین عطاء بن یسار سے روایت ہے
کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر بن الخطاب
کو کوئی عطیہ بھیجا عمر رضی اللہ عنہ نے اُسے پھیر دیا
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمنے اسے
کیون واپس کیا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ
نے کہا اے رسول خدا کیا آپ نے نہین فرمایا
کہ ہم مین سے بہتر وہ ہے جو کسی سے کچھ نہ
لے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اُنسے کہا اسکا
مطلب یہ ہے کہ کسی سے مانگ کر کچھ نہ لے
اور جو شخص بن مانگے دے تو وہ رزق ہے
اللہ تعالی تجھکو دیتا ہے پس عمر بن الخطاب رضی
اللہ تعالی عنہ نے کہا مجھے اُس ذات کی قسم
جسکے ہاتھ مین میری جان ہے مین اب کسی سے
کچھ نہ مانگونگا اور جو بن مانگے میرے پاس آئیگا
اُسے لیلونگا +

عن عبد الله بن عمر رضى الله
عنه ان النبى صلى الله عليه
وسلم خرج ذات يوم ودخل
المسجد وابو بكر وعمر احدهما
عن يمينه والآخر عن شماله
وهو اخذ بايديهما فقال
هكذا نبعث يوم القيمة رواه
الترمذى وقال هذا حديث

ترمذی مین عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت
ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن نکلکر
مسجد مین تشریف لائے اور ابوبکر و عمر رضی اللہ
عنہما ایک صاحب آپکے دائین اور دوسرے
صاحب بائین تھے اور حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم ان دونون کے ہاتھ پکڑے ہوے تھے
پھر فرمایا ہم قیامت کے دن قبرون سے یون
ہی اُٹھائے جاوینگے - یہ حدیث غریب

غريب عن قتادة
قال خرجنا مع النبي صلى الله
عليه وسلم عام حنين فلما
التقينا كانت للمسلمين جولة
فرايت رجلا من المشركين قد
علا رجلا من المسلمين فضربته
من ورائه على حبل عاتقه
بالسيف فقطعت الدرع واقبل
علي فضمني ضمة وجدت منها
ريح الموت ثم ادركه الموت
فارسلني فلحقت عمر بن الخطاب
فقلت ما بال الناس قال امر
الله ثم رجعوا وجلس النبي
صلى الله عليه وسلم فقال
من قتل قتيلا له عليه بينة
فله سلبه فقلت من يشهد لي
ثم جلست فقال النبي صلى الله عليه وسلم
مثله فقلت من يشهد لي ثم جلست ثم
قال النبي صلى الله عليه وسلم مثله فقمت
فقال مالك يا ابا قتادة فاخبرته فقال
رجل صدق وسلبه عندي فارضه مني
فقال بوبكر لاها الله اذا لا يعمد الى اسد
من اسد الله يقاتل عن الله ورسوله

ہے بخاری اور مسلم مین ابو قتادہ سے روایت ہے کہ ہم
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ حنین
مین نکلے سو جب ہم کافرون سے ملے تو مسلمانون
مین گڑبڑ مچی مشرکون مین سے ایک شخص کو مینے دیکھا کہ
وہ مسلمانون مین سے ایک مرد پر غالب ہوا سو مین نے
اُسکے پیچھے سے آکر اُسکے مونڈھے اور گردن کے
بیچ مین تلوار ماری اور اُسکی زرہ کاٹ ڈالی اور وہ
میری طرف آیا مین نے اُس سے موت کی بو پائی
یعنی مرنیکے قریب ہوا پھر وہ مرگیا اور مجھے چھوڑ دیا
پھر مین نے حضرت عمر سے ملکر کہا آج لوگون کو کیا ہوا
اُنہون نے جواب دیا خدا کا یون ہی حکم ہے پھر مسلمان واپس
آئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے پھر فرمایا جو کوئی کسیکو
مار ڈالیگا اُسے اُسکا اسباب ملیگا مگر جب قتل کرنے پر اُسکا
کوئی گواہ ہو مین نے اپنے دلمین کہا اُس مشرک کے قتل پر میرے لئے
کون گواہی دیگا پھر مین بیٹھ گیا پھر آنحضرت نے وہی فرمایا کہ جو کسیکو
قتل کرے گا اُسکا سامان اُسیکو ملیگا پس مین اپنے جی مین کہا
میری گواہی کون دیگا پھر مین بیٹھ گیا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
وہی کلمہ فرمایا پھر مین کھڑا ہوگیا حضرت نے فرمایا اے ابو قتادہ تجھ کیا
ہوا پس مینے آپکو سارے قصہ کی خبر دی تب مین ایک شخص بول اُٹھا
یہ سچ کہتا ہے اُس کا اسباب میرے پاس ہے آپ وہ سامان مجھ سے
لے دیجئے ابو بکر بول اُٹھے کہ نہین ایسا نہوگا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کبھی ایسا ارادہ نکرینگے کہ اللہ کے شیرون مین
سے ایک شیر اللہ و رسول کی طرف سے لڑے

فيعطيك سلبه فقال النبي صلى
الله عليه وسلم صدق فاعطه
فاعطانيه فابتعت به مخرفا
في بني سلمة فانه لاول ما
تاثلته في الاسلام رواه
البخاري ومسلم عن عبد الله
بن حنطب ان رسول الله صلى
الله عليه وسلم راى ابا بكر
وعمر فقال هذان السمع والبصر
رواه الترمذي مرسلا عن ابي
سعيد الخدري رضي الله عنه
قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم ما من نبي الا وله
وزيران من اهل السماء و
وزيران من اهل الارض فاما
وزيراي من اهل السماء فجبرئيل
وميكائيل واما وزيراي من اهل
الارض فابو بكر وعمر رواه الترمذي
عن عبد الله بن مسعود رضي الله
عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم
قال يطلع عليكم رجل من اهل
الجنة فاطلع ابو بكر ثم قال يطلع
عليكم رجل من اهل الجنة فاطلع

اور اُسکا اسباب مجھے دلا دیو مین آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابو بکر نے سچ کہا سو وہ سامان
اُسے دیدی چنانچہ اُسنے مجھے دیدیا پس مین نے
اُسے بیچکر بنی سلمہ کے قبیلہ مین ایک باغ خریدا سو
وہ پہلا مال تھا جو مین نے اسلام مین جمع کیا
ترمذی مین عبد اللہ بن حنطب سے روایت ہے
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر و عمر کو دیکھکر فرمایا
یہ دونون بمنزلہ شنوائی اور بینائی کے
ہین +
ترمذی مین ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ ہر پیغمبر کے لئے آسمان والون
یعنی فرشتون مین سے دو وزیر ہوتے ہین
اور زمین والون مین سے بھی دو وزیر ہوتے
ہین - سو آسمان والون مین سے میرے دو
وزیر جبرئیل اور میکائیل ہین اور زمین والون
مین سے میرے دونون وزیر ابو بکر و عمر ہین -
ترمذی مین عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا تمپر ایک شخص جنتیون مین سے
آتا ہے اتنے مین ابو بکر رضی اللہ عنہ آئے پھر فرمایا
جنتیون مین ایک اور شخص تمہارے پاس
آتا ہے اتنے مین +

عمر رواه الترمذی وقال هذا
حدیث غریبٌ عن عائشة زوج
النبی صلی الله علیه وسلم قالت
بینا راس رسول الله صلی الله
علیه وسلم فی حجری فی لیلةٍ
ضاحیةٍ اذ قلتُ یا رسول الله
هل یکون لاحدٍ من الحسنات
عدد نجوم السماءِ قال نعم عمر
قلت فاین حسنات ابی بکرٍ
قال انما جمیع حسنات عمر
کحسنة واحدة ابی بکر رواه
ابو الحسین رزین بن معویة
العبدری عن ابی هریرة رضی
الله عنه قال سمعتُ رسول الله
صلی الله علیه وسلم یقول
بینا انا نائمٌ رایتنی علی قلیبٍ
علیها دلوٌ فنزعتُ منها ما شاء الله
ثم اخذها ابن ابی قحافة فنزع
منها ذنوبًا او ذنوبین وفی نزعه
ضعفٌ والله یغفر له ضعفه ثم
استحالت غربًا فاخذها ابن الخطاب
فلم ار عبقریًا من الناس ینزع
نزع عمر حتی ضرب الناس

عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ آئے + +
ابو الحسن رزین بن معاویہ عبدری حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہین وہ
فرماتے ہین ایک چاندنی رات مین.....
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر میری گودی مین تھا
ناگہان مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہا اے رسول خدا کیا کسیکی نیکیان تارون
کے شمار کے موافق ہونگی۔ آپنے فرمایا ہان عمر
کی نیکیان اسقدر ہین پھر مین نے کہا ابوبکر کی
نیکیان کہان گئین فرمایا عمر کی ساری نیکیان
ابوبکر کی ایک نیکی کے مانند ہین
بخاری و مسلم مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
فرماتے سنا کہ مین نے خواب مین اپنے آپکو ایک
بے منڈیر کے کنوے پر دیکھا کہ اُسپر ڈول پڑا
ہے سو مین نے اُس کنوے مین سے جتنا اللہ نے
چاہا کھینچا پھر اُس ڈول کو ابوبکر بن ابی قحافہ نے لیکر
اُس کنوے مین سے ایک یا ڈول کھینچے مگر ابوبکر کے
کھینچنے مین ایک سستی اور ضعف معلوم ہوتا تھا
اور اللہ تعالیٰ اُسکی سستی بخشدی پھر وہ ڈول ایک
بڑا چرس بنگیا اور عمر بن الخطاب نے اُسے لیکر کھینچا مین نے
لوگون مین سے کسی کڑیل جوان کو نہین دیکھا کہ وہ عمر رضی
اللہ عنہ کا سا ڈول کھینچا یہانتک کہ لوگون نے

بعطنٍ وفی روایۃ عن ابن عمر
رض قال ثم اخذ ابن الخطاب
من ید ابی بکرٍ فاستحالت
فی یدہٖ غربًا فلم ار عبقریًا
یفری فریہ حتی روی الناس
وضربوا بعطنٍ رواھما البخاری
ومسلمٌ عن عبد اللہ بن مسعود
رضی اللہ عنہ فی مشاورۃ النبی
صلے اللہ علیہ وسلم مع ابی
بکرٍ وعمر فی اساری بدرٍ قال
قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم ما تقولون فی ھؤلاء
ان مثل ھؤلاء کمثل اخوۃ لھم
کانوا من قبلھم قال نوحٌ ربّ
لا تذر علی الارض من الکافرین
دیارًا وقال موسی ربنا اطمس
علی اموالھم واشدد علی قلوبھم
وقال ابراھیم فمن تبعنی فانہ
منی ومن عصانی فانک غفور
الرحیم وقال عیسی ان تعذبھم
فانھم عبادک وان تغفر لھم
فانک انت العزیز الحکیم رواہ
الحاکم وصححہ وفی روایہ عن الحجاج

اپنے اونٹوں کو سیراب کرکے انکے بیٹھنے کی جگہ مقرر
کی اور ابن عمر کی روایت مین یون آیا ہے کہ ابوبکر
کے ہاتھ سے اُس ڈول کو عمر بن الخطاب نے لیا اور
وہ اُنکے ہاتھ مین چرس بنگیا پھر مین نے عمر جیسا کوئی
گڑیل جوان نہین دیکھا کہ وہ عمل کرے عمر کا سا عمل
یہانتک کہ یہ لوگ سیراب ہوگئے اور اپنے اونٹون کے
لئے بیٹھنے کی جگہ مقرر کی۔ حاکم مین عبداللہ بن مسعود سے
روایت ہے کہ آنحضرت نے بدر کے قیدیون مین ابوبکر
عمر سے مشورہ کیا فرمایا ان لوگون کے باب مین کیا کہتے ہو انکی
مثل اُن بھائیون جیسی ہے جو اُنسے پہلے تھے
جنکے حق مین نوح نے یون فرمایا اے پروردگار
زمین پر کسی کافر کا گھر مت چھوڑ۔ اور جنکے
حق مین موسیٰ علیہ السلام نے یون فرمایا
اے ہمارے رب انکے مالون کو نیست و
نابود کردے اور اُنکے دلون پر سختی کی مہر لگادے
اور ابراہیم علیہ السلام نے اُنکے حق مین یون
فرمایا جو کوئی میری پیروی کریگا وہ مجھ سے
ہے اور جو شخص میری نافرمانی کریگا تو تو اے
اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ اور عیسی علیہ السلام
نے اُنکے حق مین یون کہا اگر تو انہین عذاب
کرے وہ تیرے بندے ہین اور اگر تو انہین معاف
کرے تو تو غالب حکمت والا ہے ٭
اور ایک روایت مین حجاج تمیمی سے یون

التيمي ان رسول الله صلى الله
عليه وسلم قال من رايته
يذكر ابا بكرٍ وعمر بسوءٍ يريد
هدم الاسلام عن سالم بن
ابي حفصة قال دخلت على ابي
جعفرٍ يعني محمدَ بن الباقر
فقال اللهمّ اني اتقرّب الا بابكرٍ
وعمر اللهمّ ان كان في نفسي
غير ذلك فلا تأتني شفاعةَ
محمدٍ صلى الله عليه وسلم يوم
القيمة قال سالم اُراه قال
ذلك زمن اجل عن ابي عبدالله
جعفرِ بن الصّادق عن ابيه انّ
رجلاً جاء الى ابيه زين العابدين
علي بن الحسين فقال اخبرني
عن ابي بكرٍ وعمر فقال عن
الصّديق قال وتسمّيه الصديق
قال فلله ثكلتك اُمّك قد سمّاهُ
الصّديق رسول الله صلعم
والمهاجرون والانصار ومن لم
يُسمّه صِدّيقاً فلا صدّق الله
قوله في الدنيا والاخرة اذهب
فاحبّ ابا بكرٍ وعمر رضي الهما

روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جسے مین دیکھون کہ ابوبکر و عمر کو برائی کے
ساتھ یاد کرتا ہے تو وہ اسلام کو ڈھا دینے کا
ارادہ کرتا ہے۔ سالم بن ابی حفصہ کہتے ہین کہ مین
ابوجعفر یعنی محمد باقر رض کے پاس گیا وہ فرماتے
تھے خداوندا مین ابوبکر و عمر کو دوست رکھتا ہون
الٰہا میرے جی مین اگر اسکے سوا کوئی اور بات ہو
تو قیامت کے دن محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت
میرے نصیب نہ کیجیو۔ سالم (راوی) کہتے ہین
مین ابوجعفر کو گمان کرتا ہون کہ اُنہون نے یہ
کلمہ مرتے وقت فرمایا +

دارقطنی مین ابوعبداللہ جعفر صادق اپنے باپ
سے روایت کرتے ہین کہ اُنکے دادا زین العابدین
کے پاس ایک آدمی نے آکر کہا مجھے ابوبکر و عمر کی کوئی
خبر سنائیے فرمایا صدیق کی خبر اُسنے کہا اور آپنے
اُنکا نام صدیق رکھا ہے آپنے فرمایا تیری ماں
تجھے روئے اُنکا نام رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم اور تمام مہاجرون اور انصار نے
صدیق رکھا ہے جو کوئی اُنکا صدیق نام
نہ رکھے تو خدا تعالے اُسکی بات
کی دنیا و آخرت مین تصدیق
نہ کرے۔ جا اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو
دوست رکھ +

الدارقطني باسناد صحيح عن انس
بن مالك عن النبي صلى الله عليه
وسلم انه قال حبّ ابي بكر
وعمر ايمانٌ وبغضهما نفاقٌ رواه
ابن عدي عن جابر انّ النبي
صلى الله عليه وسلم قال حبّ
ابي بكر وعمر من الايمان وبغضهما
كفر رواه ابن عساكر عن بسطام
بن اسلم قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم لابي بكر
وعمر لا يتأمر عليكما احدٌ بعدي
رواه ابن سعد عن عمرو بن
العاص قال سمعت رسول الله
صلى الله عليه وسلم يقول انّ
آل ابي ليسوا بأوليائي انما
وليي الله وصالح المومنين
ولكن لهم رحم ابلها
ببلالها رواه البخاري
و المسلم روى جمهور
العلماء ان صالح المومنين
ابو بكر وعمر رضي
الله عنهما عن
ابي

ابن عدی انس سے روایت کرتے ہین کہ آنحضرت صلی
نے فرمایا ابوبکر وعمر کی دوستی ایمان کی علامت
ہے اور اُن دونون کی دشمنی نفاق کی دلیل ہے
ابن عساکر جابر سے روایت کرتے ہین کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکر وعمر کی محبت
ایمان ہے اور اُنکی دشمنی کفر کے قریب ہے ؛
ابن سعد بسطام بن اسلم سے روایت کرتے ہین
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر و
عمر سے فرمایا میرے بعد تمپر کوئی حکومت
نکرے گا ؛
بخاری مسلم مین عمرو بن العاص سے روایت
ہے کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو فرماتے سنا کہ آل ابو فلان
میرے یار اور دوست نہین ہین البتہ
میرا دوست اللہ اور نیک بخت مسلمان
ہین - لیکن میرا اُن سے ناتا ہے تو مین اُس
ناتے کو تری پہونچاتا ہون اُسکی تری کے ساتھ
یعنی اہل قرابت کے ساتھ صلہ رحمی کرتا
ہون ؛
اور جمہور علماء اسکے قائل ہین کہ نیکبخت
مسلمانون سے ابوبکر وعمر
رضی اللہ عنہما
مراد ہین

هريرة رضي الله عنه قال خرج
رسول الله صلى الله عليه وسلم
في ساعة لا يخرج فيها ولا يلقاه
فيها احد فاتاه ابو بكر فقال
ما جاء بك يا ابا بكر فقال خرجت
القى رسول الله صلى الله عليه
وسلم وانظر في وجهه واسلم
عليه فلم يلبث ان جاء عمر فقال
ما جاء بك يا عمر قال الجوع يا
رسول الله فقال رسول الله
صلى الله عليه وسلم انا قد وجدت بعض
ذلك فانطلقوا الى منزل ابي
الهيثم بن التيهان الانصاري
وكان رجلا كثير النخل والشاء
ولم يكن له خدم فلم يجدوه
فقالوا لامرأته اين صاحبك
فقال انطلق يستعذب لنا
الماء فلم يلبث ان جاء ابو
الهيثم بقربة يزعبها فوضعها
ثم جاء يلتزم النبي
صلى الله عليه وسلم ويفديه
بابيه وامه ثم انطلق بهم
الى حديقته فبسط لهم بساطا

ترمذی اور مسلم مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے وقت نکلے
کہ اُسمین کبھی نہ نکلتے تھے اور نہ اُسوقت آپسے کوئی
ملاقات کرسکتا تھا (یعنی وہ وقت آرام وراحت کا
تھا) پھر آپکے پاس ابوبکر آئے آپنے فرمایا اے ابوبکر
کون حاجت تمہین اسوقت لائی۔ اُنہون نے
کہا مین صرف اسواسطے نکلا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے ملاقات کرون اور اُنکے چہرۂ مبارک کو دیکھکر سلام
کرون ابھی ان باتوں کو کچھ دیر نہوئی تھی کہ عمر بھی آپہونچے
حضرت صلعم نے اُنسے بھی وہی فرمایا کہ اسوقت کون چیز
تمہین لائی اے عمر اُنہون نے عرض کی بھوک کی شدت نے
رسول خدا۔ حضرت صلعم نے فرمایا مینے بھی کچھ بھوک کا اثر
پایا ہے پس سبکے سب ملکر ابوہیثم بن تیہان کے گھر گئے
اور وہ انصار مین سے ایک شخص تھے جنکے پاس کھجورین
اور بکریان بکثرت تھین اور اُنکا کوئی خادم نتھا سو آپنے
اُنہین گھر پر نہ پایا۔ اُسکی بی بی سے پوچھا تیرا خاوند
کہان گیا ہے اُسنے عرض کیا ہمارے لئے میٹھا پانی
لینے گیا ہے ابھی کچھ دیر نہوئی تھی کہ ابوہیثم ایک مشک پانی
لیکا بھرا ہوا لیکر آئے اور اُسے بزور کھینچتے تھے پس اُن نے
مشک کو دیکھکر رسول خدا صلعم کو چمٹ گئے اور آپ پر سے
اپنے ماں باپ قربان کرنے لگے (یعنی کہتے تھے میرے ان
باپ آپ پر فدا ہون) پھر ان سب یارون کو اپنے باغ
مین لے گئے اور ایک بچھونا بچھا کر بٹھا دیا

ثم انطلق الی نخلۃ فجاء بقنو
فوضعہ فقال النبی صلے اللہ علیہ
وسلم افلا تنقیت لنا من رطبہ
فقال یا رسول اللہ انی اردت
ان تختاروا او تخیروا من رطبہ
وبسرہ فاکلوا وشربوا من ذلک
الماء فقال النبی صلے اللہ علیہ
وسلم ھذا والذی نفسی بیدہ
من النعیم الذی تسئلون عنہ
یوم القیمۃ ظل بارد ورطب
طیب وماء بارد الحدیث رواہ
الترمذی والمعنے لمسلم عن ابی
عسیب قال خرج رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم لیلا فمر بی
فدعانی فخرجت الیہ ثم مر بابی
بکر فدعاہ فخرج الیہ ثم مر
بعمر فدعاہ فخرج الیہ فانطلق
حتی دخل حائطا لبعض الانصار
فقال لصاحب الحائط اطعمنا بسرا
فجاء بعذق فوضعہ فاکل
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
واصحابہ ثم دعا بماء بارد فشربہ
فقال لتسئلن عن ھذا النعیم یوم

اور آپ کھجوروں کے درختوں کے پاس جاکر کئی کھجور
کے خوشے لے آئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
رکھ دیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنسے فرمایا تم ہمارے لئے
رطب (ترخرما) چنکر کیون نہین لائے انہون نے عرض
کیا اے رسول خدا مین نے چاہا آپ ہی اُنمین سے پسند
کرلین یا یون کہا کہ آپ کچھ مین سے کچی پکی خرما چن
لین سو سب نے کھجورین کھائین اور جو پانی وہ لائے
تھے پیا پھر رسول خدا نے فرمایا اُس ذات کی قسم جسکے
ہاتھ مین میری جان ہے یہ اُن نعمتون مین سے ہے جنکا
قیامت کے دن تمسے سوال ہوگا۔ ایک ٹھنڈا سایہ دوسرے
پکی اور پاکیزہ کھجورین تیسرے ٹھنڈا پانی +
امام احمد نے اپنی مسند مین اور بیہقی نے شعب الایمان
مین ابوعسیب سے روایت کی ہے کہ ایک رات
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے نکلے اور مجھپر گذرے
پھر مجھے بلایا مین آپکے ساتھ ہولیا پھر ابوبکر صدیق
گذرے اور اُنہین بلایا وہ بھی آپکے ہمراہ ہولئے پھر آپکا گذر عمر پر ہوا
اُنہین بھی بلایا وہ بھی آپکے ہمراہ ہولئے پھر رسول خدا صلعم چلے یہانتک کہ
کسی انصار کے باغ مین تشریف لائے پھر باغ
والے سے فرمایا ہمین کھجورین کھلا۔ وہ ایک خوشہ
کھجور کا لے آیا اور آپکے آگے رکھدیا سو آپنے
اور آپکے یارون نے ملکر کھایا۔ اسکے بعد ٹھنڈا
پانی مانگا پھر پانی پیکر فرمایا تم سے قیامت
کے دن اس نعمت کا سوال ہوگا +

القيمة قال فاخذ عمر العذق فضرب به الارض حتى تناثر البسر قبل رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم قال يا رسول الله انا لمسئولون عن هذا يوم القيمة قال نعم الا من ثلث خرقة كفّ بها الرجل عورته او كسرة سدّ بها جوعته او حجر يدخل فيه من الحرّ والقرّ رواه احمد والبيهقي في شعب الايمان وفي رواية للحاكم في المستدرك عن ابي هريرة رض فلما كبر على اصحابه صلى الله عليه وسلم قال اذا اصبتم مثل هذا وضربتم بايديكم فقولوا بسم الله وعلى بركة الله فاذا شبعتم فقولوا الحمد لله الذي هو اشبعنا وارونا وانعم علينا وافضل فان هذا كفاف

هذا ابو عبد الله ذي النورين عثمان بن عفان الاموي القرشي رضي الله تعالى عنه وعليه الصلوة والسلام عن امير المومنين

راوی کہتا ہے حضرت عمر نے اس خوشی کو لیکر زمین پر دے مارا یہانتک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اس مین سے کچھ کھجورین جا پڑین پھر کہا اے رسول خدا ہم قیامت کے دن اس سے پوچھے جاوینگے آپنے فرمایا ضرور تم سے سوال ہوگا مگر تین چیزون سے نہوگا ایک وہ کپڑا جس سے آدمی اپنا ستر عورت کرے یا وہ روٹی کا ٹکڑا جس سے اپنی بھوک بند کرے یا ایسا سوراخ کہ جس مین گرمی اور جاڑے کے صدمہ سے پناہ لے۔ مستدرک مین حاکم ابوہریرہ سے روایت کرتے ہین کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یارون پر یہ بات گران گذری تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم ایسی چیز کو پاؤ اور لقمے مارو تو یون کہا کرو اللہ کے نام سے ہم شروع کرتے ہین اور اسکی برکت پر۔ اور جب سیر ہو جاؤ تو یون کہو سب تعریف اس اللہ کو ہے جسنے ہمارا پیٹ بھرا اور سیراب کیا اور ہم پر بڑا انعام اور افضال فرمایا ہمیشہ کہنا اسکا بدلہ اور جبر ہو جائیگا ۔

ابو عبد اللہ ذو النورین عثمان ابن عفان الاموی القرشی رضی اللہ تعالی عنہ کے مناقب

بخاری مسلم مین ام المومنین حضرت

عائشة الصديقة زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم مضطجعا في بيتها كاشفا عن فخذيه او ساقيه فاستاذن ابو بكر فاذن له وهو على تلك الحالة فتحدث ثم استاذن عمر فاذن له وهو على تلك الحالة فتحدث ثم استاذن عثمان فجلس رسول الله صلى الله عليه وسلم وسوى ثيابه فلما خرج قالت عائشة دخل ابو بكر فلم تهتش له ولم تبال له ثم دخل عمر فلم تهتش له ولم تبال له ثم دخل عثمان فجلست وسويت ثيابك فقال الا استحيي من رجل تستحيي منه الملائكة رواه البخاري ومسلم وفي رواية ان عثمان رجل حيي واني خشيت ان اذنت له على تلك الحالة ان لا يبلغ الي في حاجته رواه مسلم وعن ابي عيسى طلحة بن عبيد الله قال

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر مین رانین یا پنڈلیان کھولے ہوے لیٹے تھے اتنے مین ابوبکر نے آکر اندر آنیکی اجازت مانگی آپنے اُنہین اجازت دی اور اُسیطرح پنڈلیان کھلی ہوئی لیٹے رہے اور اُنسے کچھ باتین کرتے رہے تھوڑے عرصہ مین عمر بن الخطاب نے اندر آنیکی اجازت چاہی آپنے اُنہین بھی آنے کی اجازت دی اور اُسی حالت مین لیٹے رہے پھر باتین کرنے لگے - اسکے بعد عثمان نے اندر آنیکا اذن مانگا تو حضرت اُٹھ بیٹھے اور اپنے کپڑے درست کرنے لگے پھر جب عثمان اپنے ہمراہیون سمیت چلے گئے تو مین نے آپسے پوچھا کہ ابوبکر آئے اور آپنے جنبش تک نہ کی نہ اُنکے آنیکی کوئی پروا کی پھر عمر بن الخطاب آئے اُنکے لئے بھی آپ نہ ہلے اور نہ اُنکی کچھ پروا کی ہان جب عثمان آئے تو آپ اُٹھ بیٹھے اور اپنے کپڑے سنبھالے آنحضرتؐ نے فرمایا جس شخص سے فرشتے حیا کرتے ہین کیا مین اُس سے شرم نکروں اور ایک روایت مین یون آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا عثمان ایک شرم والا آدمی ہے مجھے خوف ہوا کہ اگر مین اُسے اِسی حالت پر اندر آنیکی اجازت دونگا تو وہ اپنی حاجت مین مجھ تک نہ پہونچیگا یعنی بدون حاجت کہے واپس چلا جائیگا +

ترمذی مین ابو عیسیٰ طلحہ بن عبید اللہ سے روایت ہے کہ آنحضرت

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لكل نبي رفيق ورفيقي يعني في الجنة عثمان رواه احمد والترمذي وقال الترمذي هذا حديث غريب وليس اسناده بالقوي وهو منقطع وروى ابن ماجة القزويني عن ابي هريرة باسناد حسن صحيح عن عبد الله بن عمر رض ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قام يعني يوم بدر فقال ان عثمان انطلق في حاجة الله وحاجة رسوله وانا ابايع له فضرب رسول الله صلى الله عليه وسلم بسهم ولم يضرب لاحد غاب غيره رواه ابوداود عن ابي امامة بن سهل بن حنيف ان عثمان بن عفان رضي الله عنه اشرف يوم الدار فقال انشدكم بالله اتعلمون ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يحل دم امرء الا لثلث رجل زنى بعد احصان او كفر بعد اسلام

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر پیغمبر کے لئے رفیق ہے اور میرا رفیق یعنی جنت مین عثمان ہے ترمذی کہتے ہین یہ حدیث غریب ہے اسکی اسناد قوی نہین ہے اور وہ منقطع بھی ہے اور ابن ماجہ نے اسی حدیث کو ابوہریرہ سے صحیح اور حسن اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے +

ابوداؤد وغیرہ نے عبداللہ بن عمر سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن کھڑے ہوکر فرمایا کہ عثمان اللہ اور اُسکے رسول کے کام یعنی اللہ ورسول کی مدد مین گئے ہین سو مین اُنکی طرف سے بیعت کرتا ہون پھر رسول اللہ نے فتح کے بعد اُنکا حصہ لگایا اور اُنکے سوا کسی غائب کے لئے حصہ مقرر نہین کیا ترمذی اور ابن ماجہ اور نسائی وغیرہ مین ابوامامہ بن کہیل بن حنیف سے روایت ہے کہ عثمان بن عفان نے دار کے دن (دار سے مراد وہ گھر ہے جسمین عثمان گھرے ہوے تھے اور جسمین وہ شہید ہوے) تا مدان مین سے سر نکالکر فرمایا مین تمہین اللہ کی قسم دلاتا ہون کیا تمہین معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوائے تین باتون کے کسی آدمی کا خون حلال نہین (۱) بیاہ کے بعد کوئی شخص زنا کرے (۲) اسلام کے بعد کوئی کافر ہوجاوے

او قتل نفسا بغیر حق فقتل به
فو اللہ ما زنیتُ فی جاھلیۃ و لا
اسلام و لا ارتددتُ منذ
بایعتُ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم و لا قتلت النفس التی
حرّم اللہ فبم تقتلوننی رواہ
الترمذی و ابن ماجۃ والنسائی
وللدارمی لفظ الحدیث عن
عبد الرحمن بن خبّاب قال
شھدتُ النبی صلی اللہ علیہ
وسلم وھو یحثّ علی جیش
العسرۃ فقام عثمان فقال یا
رسول اللہ علیّ مائۃ بعیر
باحلاسھا و اقتابھا فی سبیل
اللہ ثم حضّ فقام عثمان فقال
علیّ مائتا بعیر باحلاسھا و
اقتابھا فی سبیل اللہ ثم حضّ
فقام عثمان فقال علیّ ثلثمائۃ
بعیر باحلاسھا و اقتابھا فی
سبیل اللہ فانا رایتُ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینزل
علی المنبر وھو یقول ما علی
عثمان ما عمل بعد ھذہ ما علی

(۳۴) کوئی آدمی کسی نفس کو ناحق مار ڈالے۔
سو ایسا شخص قتل کیا جا سکتا ہے میں قسم کھا کر
کہہ سکتا ہوں کہ جاہلیت میں نہ اسلام میں میں نے
کبھی زنا نہیں کیا اور جس روز سے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی مرتد نہ ہوا اور
نہ میں نے اُس جان کو جسکا قتل اللہ نے حرام
کیا ہے مارڈالا سو تم لوگ کس وجہ سے مجھے
قتل کرتے ہو۔ ترمذی میں عبد الرحمن بن
خباب سے روایت ہے کہ میں آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس اُسحالت میں حاضر ہوا کہ
آپ جیش العسرۃ (لشکر تبوک) پر خرچ کرنے کے
لوگوں کو ترغیب دے رہے تھے یہ سنکر عثمان کھڑے
ہو گئے اور کہنے لگے اے رسول خدا میرے ذمہ
سو اونٹ اُنکی جھولوں اور کجاوؤں سمیت خدا
کی راہ میں ہیں۔ آنحضرت صلعم نے پھر ترغیب دلائی
اور عثمان پھر کھڑے ہو کر عرض کرنے لگے میرے
ذمہ دو سو اونٹ مع اُنکی جھولوں اور کجاوؤں کے
اللہ کے راستہ میں ہیں حضرت صلعم نے پھر ترغیب دلائی
اور عثمان پھر کھڑے ہو کر عرض کرنے لگے کہ میں
تین سو اونٹ اُنکی جھولوں اور کجاوؤں سمیت
اللہ کے راستہ میں دونگا۔ طلحہ (راوی حدیث)
کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلعم کو دیکھا کہ منبر سے
اُترتے ہوئے فرماتے تھے عثمان کو کوئی چیز اس کے بعد
کا عمل بعد ھذہ ما علی

عثمان ما عمل بعد هذه رواه
الترمذی عن عبد الرحمن بن
سمرة قال جاء عثمان الی النبی
صلی الله علیه وسلم بالف
دینار فی کمه حین جهز جیش
العسرة فنثرها فی حجره فرایت
النبی صلی الله علیه وسلم یقلبها
فی حجره ویقول ما ضر عثمان
ما عمل بعد الیوم مرتین
رواه احمد عن انس بن مالک
رضی الله عنه قال لما امر رسول
الله صلی الله علیه وسلم ببیعة
الرضوان کان عثمان ارسله
رسول الله صلی الله علیه وسلم
الی مکة فبایع الناس فقال
رسول الله صلی الله علیه وسلم
ان عثمان انطلق فی حاجة الله
وحاجة رسوله فضرب
باحدی یدیه علی الاخری
فکانت ید رسول الله صلی الله
علیه وسلم لعثمان خیرا من
ایدیهم لانفسهم رواه الترمذی
عن ثمامة بن حزن القشیری

ضرر نہ کریگی دو مرتبہ یہ کلمہ فرمایا ؛

امام احمد عبدالرحمن بن سمرہ سے روایت کرتے ہین
کہ جسوقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تبوک کے لشکر
کا سامان درست کرتے تھے تو عثمان ہزار اشرفیان
اپنی آستین مین رکھکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس آئے اور اُنہین حضرت کی گود مین بکھیر دیا
پس مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتا تھا کہ
آپ اُن اشرفیون کو اپنی گود مین اُچھالتے
اور اُلٹ پلٹ کرکے فرماتے تھے آج کے دن
کے بعد عثمان جو عمل کرینگے اُنہین گناہ ضرر
نہ دینگے ؛

ترمذی مین انس بن مالک سے روایت ہے کہ
جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت
رضوان کا حکم فرمایا تو اُس سے پیشتر آنحضرت صلعم
عثمان کو مکہ کیطرف بھیج چکے تھے سو لوگون نے
حضرت صلعم سے بیعت کی اُسوقت آنحضرت صلعم
نے فرمایا کہ عثمان اللہ کے کام مین اور اُسکے رسول
کی مدد کے لئے گئے ہین پھر حضرت صلعم نے اپنا
ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر مارکر فرمایا (یہ عثمان
کا ہاتھ ہے) پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کا وہ ہاتھ جو عثمان کے لئے تھا اور تمام صحابہ
کے ہاتھون سے بہت بہتر تھا ؛

ترمذی اور نسائی اور دارقطنی مین ثمامہ بن حزن سے

قال شهدت الدارين اشرف
عليهم عثمان فقال انشدكم
الله والاسلام هل تعلمون
ان رسول الله صلى الله عليه
وسلم قدم المدينة وليس
لها ماء يستعذب غير
بير رومة فقال من يشتري
بير رومة يجعل دلوه مع دلاء
المسلمين بخير له منها في الجنة
فاشتريتها من صلب مالي و
انتم اليوم تمنعوني ان اشرب
منها حتى اشرب من ماء البحر
فقالوا اللهم نعم فقال انشدكم
الله والاسلام هل تعلمون ان
المسجد ضاق باهله فقال رسول
الله صلى الله عليه وسلم من
يشتري بقعة آل فلان
فيزيدها في المسجد بخير له منها
في الجنة فاشتريتها من صلب مالي
وانتم اليوم تمنعوني ان
اصلي فيها ركعتين فقالوا اللهم
نعم قال انشدكم الله والاسلام
هل تعلمون اني جهزت جيش

روایت ہے کہ مین حضرت عثمان کے گھر مین حاضر
ہوا جو قت وہ اُن لوگونسے جھانکے جنہون نے اُنکے گھر پر
گھیرا ڈالا تھا سو حضرت عثمان نے اُنسے فرمایا مین تمسے
بحق خدا و اسلام پوچھتا ہون کیا تم جانتے ہو کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین تشریف لائے اور مدینہ
مین بجز بیر رومہ کے اور کوئی میٹھے پانیکا کنوا نتھا سو آنحضرت
نے فرمایا کون شخص ہے کہ بیر رومہ کو خرید کر اپنا ڈول مسلمانون
کے ڈولون کے ساتھ ڈالے (یعنی اپنی ملکیت سے نکالکر مسلمانونپر
وقف کردے) اور یہ خرید کرنیوالا کوئی دنیاوی غرض سے نہو
بلکہ عوض ثواب کے کہ خریدنیوالیکو جنت مین ملیگا سو
مینے اُس کنوے کو اپنے ذاتی مال سے خریدا اور تم آج
مجھے اس شیرین پانی پینے سے منع کرتے ہو حتی کہ مین دریا
کا شور پانی پیتا ہون لوگونے کہا ہان ہم اللہ کو شاہد کرتے
ہین کہ تمنے ایسا ہی کیا پھر عثمان نے فرمایا مین تمسے اللہ
اور اسلام کا واسطہ دیکر پوچھتا ہون کیا تم جانتے ہو
کہ مسجد مدینہ نماز پڑھنے والونپر تنگ تھی سو رسول اللہ نے
فرمایا کون شخص ہے کہ آل فلان کی زمین خرید کر کے اُسے
مسجد مین بڑھادی اور یہ کسی دنیاوی غرض سے نہو بلکہ
بدلے مین اُسکی نیکی اور ثواب کے کہ خریدنیوالیکو جنت مین
ملیگا سو مینے اُس زمین کو اپنے ذاتی مال سے خریدا اور آج تم مجھے
اُسمین دو رکعت نماز پڑھنے سے منع کرتے ہو حاضرین نے جواب خدا و مدا ہم
اقرار کرتے ہین کہ عثمان نے سچ کہا پھر عثمان نے فرمایا مین تمسے اللہ اور
اسلام کا واسطہ دیکر سوال کرتا ہون کیا تم جانتے ہو

العسرة من مالی قالوا اللهم
نعم قال انشدکم الله والاسلام
هل تعلمون ان رسول الله صلی
الله علیه وسلم کان علی ثبیر
مکة ومعه ابو بکر وعمر وانا
فتحرک الجبل حتی تساقطت
حجارة بالحضیض فرکضه
برجله قال اسکن ثبیر فانما
علیك نبی وصدیق وشهیدان
قالوا اللهم نعم قال الله اکبر
شهدوا ورب الکعبة انی
شهید ثلثا رواه الترمذی و
النسای والدارقطنی باسانید
صحیحة عن مرة بن کعب
قال سمعت من رسول الله
صلی الله علیه وسلم وذکر
الفتن فقربها فمر رجل مقنع
فی ثوب فقال هذا یومئذ علی
هدی فقمت الیه فاذا هو عثمن
بن عفان فاقبلت علیه بوجهه
فقلت هذا قال نعم رواه
الترمذی وابن ماجة وقال
الترمذی هذا حدیث حسن

کہ جیش لشکر عسرہ (یعنی لشکر تبوک) کا سامان درست کیا
اپنے ذاتی مال سے حاضرین کو بحضداوند اہم اقرار کرتے ہین کہ عثمان نے
سچ کہا پھر عثمان نے کہا مین تمسے اللہ اور اسلام کا واسطہ دیکر
سوال کرتا ہون کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلعم مکہ کے ایک
پہاڑ پر (جسکا نام ثبیر تھا) تشریف رکھتے تھے اور آپکے ساتھ ابوبکر
وعمر اور مین بھی تھا پس وہ پہاڑ خوشی کے مارے ہلنے لگا یہانتک
کہ اُسکے کئی پتھر بھی نیچے گر پڑے سو آنحضرت نے اپنے پاؤن سے
پہاڑ کو ٹھوکر مار کر فرمایا اے ثبیر ٹھیر جا کیونکہ تجھ پر نبی اور صدیق
اور دو شہید ہین سامعین نے کہا خداوندا ہم گواہ ہین کہ
عثمان سچ کہتے ہین حضرت عثمان نے فرمایا اللہ اکبر انہون نے
گواہی دی کعبہ کے رب کی قسم مین شہید ہون یہ کلمہ
تین بار فرمایا +

ترمذی اور ابن ماجہ مین مرہ بن کعب سے روایت ہے
کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فتنون
کا ذکر سنا آپنے فرمایا کہ وہ فتنے ابھی واقع ہونگے
اتنے مین ایک شخص سر پر کپڑا اوڑھے ہوے حضرت
کے پاس ہوکر گذرا - حضرت نے فرمایا یہ شخص فتنہ
کے دن سیدھی راہ پر ہوگا - مین اُس شخص کے
دیکھنے کے واسطے کھڑا ہوا کہ دیکھون کون ہے سو وہ
عثمان بن عفان تھے پھر مین نے حضرت عثمان کا
مونہہ رسول اللہ صلعم کیطرف متوجہ کرکے عرض کیا وہ
شخص یہی ہین آپنے فرمایا ہان - ترمذی کہتے
یہ حدیث حسن

صحیح عن عائشة زوج النبی صلی اللہ علیہ و سلم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یا عثمان انہ لعل اللہ یقمصک قمیصا فان ارادوک علی خلعہ فلا تخلعہ لہم رواہ الترمذی و ابن ماجۃ و قال الترمذی فی الحدیث قصۃ طویلۃ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ قال ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم فتنۃ فقال یقتل ھذا فیھا مظلوما لعثمان رواہ الترمذی و قال ھذا حدیث حسن غریب اسنادا عن جابر قال اتی النبی صلی اللہ علیہ و سلم بجنازۃ رجل لیصلی علیہ فلم یصل علیہ فقیل یا رسول اللہ ما رایناک ترکت الصلوۃ علی احد قبل ھذا قال انہ کان یبغض عثمان فابغضہ اللہ رواہ الترمذی و فی روایۃ للبخاری من یحفر

اور صحیح ہے۔ ترمذی مین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عثمان شاید خدائے تعالیٰ تمہین خلافت کا خلعت پہنائیگا پھر اگر تمہارے مخالف اُس خلعت کو اُتارنا چاہین تو تم اُنکے لئے اُس خلعت کو نہ اُتارنا۔ ترمذی نے کہا اس حدیث مین ایک طویل قصہ نقل کیا گیا ہے +

ترمذی مین عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنہ کا ذکر فرما کر حضرت عثمان کی طرف اشارہ کرکے کہا یہ شخص اُس فتنہ مین مظلوم مارے جائینگے ترمذی کہتے ہین یہ حدیث اسناد کی حیثیت سے غریب ہے +

ترمذی مین جابر سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک جنازہ نماز کے لئے لایا گیا مگر آپنے اُسپر نماز نہ پڑھی۔ لوگون نے عرض کیا اے رسول خدا ہمنے اس سے پہلے کبھی آپ کو نہین دیکھا کہ کسی پر نماز نہ پڑھی ہو۔ آپنے فرمایا (نماز نہ پڑھنے کی وجہ یہ ہے) کہ یہ شخص عثمان سے بغض رکھتا تھا اللہ اُس سے بغض رکھتا ہے۔ بخاری کی ایک روایت مین یون آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بیر (چاہ) روم

بير رومة فله الجنة فحفرها
عثمان وقال من جهز جيش
العسرة فله الجنة فجهزها
عثمان عن ابي سهلة قال
قال لي عثمان يوم الدار
انّ رسول الله صلى الله عليه
وسلم قد عهد الي عهدا وانا صابر
عليه رواه الترمذي وقال
هذا حديث حسن صحيح عن
عثمان بن عبد الله بن موهب
قال جاء رجل من اهل مصر
يريد حج البيت فراى قوما جلوسا
فقال من هؤلاء القوم قالوا
هؤلاء من قريش قال فمن
الشيخ فيهم قالوا عبد الله بن
عمر قال يا ابن عمر اني سائلك
عن شيء فحدثني هل تعلم انّ
عثمان فر يوم احد قال نعم
قال هل تعلم انه تغيب عن
بدر ولم يشهدها قال نعم
قال هل تعلم انه تغيب عن بيعة
الرضوان فلم يشهدها قال
نعم قال الله اكبر قال ابن عمر

کھودے اُسکے لئے جنت ہے - سو حضرت
عثمان نے اُس کنوے کو کھودا اور فرمایا جو تبوک
کے لشکر کا سامان درست کرے اُسکے لئے جنت
ہے سو عثمان نے اُس لشکر سامان بنا دیا - ترمذی مین
ابو سہلہ سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت عثمان نے جس وقت
وہ اپنے گھر مین گھرے ہوے تھے فرمایا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ایک عہد لیا ہے اور
مین اُسپر صابر ہون - ترمذی کہتے ہین یہ حدیث
حسن صحیح ہے +
بخاری مین عثمان بن عبد اللہ بن موہب سے روایت
ہے کہ مصریون مین سے ایک شخص حج خانہ کعبہ
کے حج کا ارادہ رکھتا تھا - مکہ مین آیا اور ایک قوم
کو بیٹھے ہوے دیکھا پھر پوچھا یہ کونسی قوم ہے
لوگون نے کہا اکابر قریش مین سے ہین پھر پوچھا
انمین شیخ اور بڑا عالم کون ہے لوگون نے جواب دیا کہ عبد اللہ
بن عمر پس اُس مصری نے کہا اے ابن عمر مین تمسے
ایک بات پوچھنے والا ہون اُسکا جواب مجھے دو کیا تم
جانتے ہو کہ عثمان احد کے دن کفار کے مقابلہ سے بھاگے ابن عمر
نے کہا ہان پھر اُس شخص نے کہا کیا تم جانتے ہو کہ جنگ بدر مین
بھی غائب تھے اور وہان موجود نتھے جواب دیا ہان پھر اُسنے
کہا کیا تم جانتے ہو کہ وہ بیعت رضوان سے غائب تھے وہان
بھی موجود نتھے ابن عمر نے فرمایا ہان اُس شخص نے خوش
ہو کر اللہ اکبر کا نعرہ مارا - ابن عمر نے فرمایا

تعالٰی أبيّن لك أمّا فراره يوم
احدٍ فاشهد أنّ الله عفا عنه
وأمّا تغيّبه عن بدر فانه
كانت تحته رقية بنت رسول الله
صلى الله عليه وسلم وكانت
مريضة فقال له رسول الله
صلى الله عليه وسلم إنّ لك
اجر رجلٍ ممّن شهد بدرًا
وسهمه وأمّا تغيّبه عن بيعة
الرضوان فلو كان أحدٌ أعزّ
ببطن مكّة من عثمان لبعثه
فبعث رسول الله صلى الله عليه
وسلم عثمان وكانت بيعة
الرضوان بعد ما ذهب عثمان
إلى مكة فقال رسول الله صلى
الله عليه وسلم بيده اليمنى
هذه يد عثمان فضرب بها
على يده وقال هذه لعثمان
ثم قال ابن عمر اذهب بها
الآن معك رواه البخاري
عن ابي سهلة مولى عثمان
قال جعل النبي صلى الله عليه
وسلم يسرّ الى عثمان ولون

آئیں تجھ سے حقیقت حال بیان کرون - تیکن اُنکا احد
کے دن بھاگنا سو مین گواہی دیتا ہون کہ خدا تعالٰی نے
اُسسے معاف کردیا اور اُنکا بدر مین غیر حاضر ہونے کا باعث
یہ ہے کہ اُنکے نکاح مین رقیہ رسول خدا کی صاحبزادی
تھین اور وہ سخت بیمار تھین سو رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا تم اے عثمان (رقیہ کی تیمار
داری کرو) اور تمہارے لئے اُس مرد کے برابر ثواب
ہے جو بدر مین حاضر ہوا اور اُسکا حصہ بھی تمہین
ملیگا - اور اُنکی بیعت رضوان سے غیر حاضری کی
وجہ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص عثمان سے بڑھکر
کنبہ کے اعتبار سے مکہ مین عزت رکھتا تو آنحضرت
عثمان کے عوض اُسے بھیجتے سو حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم نے اُنہین مکہ روانہ کیا - اور بیعت
رضوان عثمان رضی اللہ عنہ کے چلے جانے
کے بعد واقع ہوئی - اُسوقت آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے اپنے دائین ہاتھ کی طرف
اشارہ کرکے فرمایا یہ عثمان کا ہاتھ ہے پھر اُسے
اپنے بائین ہاتھ پر مارا اور فرمایا یہ عثمان کے
لئے ہے - پھر ابن عمر نے فرمایا جا ان جوابون
کو اپنے ساتھ لیجا ۔

آبو سہلہ حضرت عثمان کے مولی سے روایت ہے کہ رسول خدا صلعم
عثمان سے سرگوشی کرتے تھے (یعنی آپنے اُنکے کانون مین کچھ
فرمایا اور وہ ضرور فتنہ کا حال ہوگا) اور حضرت عثمان کا رنگ

عثمان يتغير فلما كان يوم الدار
قلنا الا نقاتل قال لا ان رسول
الله صلى الله عليه وسلم عهد
الي امرا فانا صابر نفسي عليه
عن ابي حبيبة انه دخل الدار
وعثمان محصور فيها والله
سمع ابا هريرة يستاذن
عثمان في الكلام فاذن له
فحمد الله واثنى عليه ثم قال
سمعت رسول الله صلى الله
عليه وسلم يقول انكم
ستلقون بعدي فتنة و
اختلافا او قال اختلافا وفتنة
فقال له قائل من الناس
فمن لنا يا رسول الله او ما
تامرنا به قال عليكم بالامير
واصحابه وهو يشير الى عثمان
بذلك رواهما البيهقي في
دلائل النبوة عن عثمان
بن عفان رضي الله عنه قال
ان رجالا من اصحاب النبي
صلى الله عليه وسلم حين
توفي النبي صلى الله عليه

متغیر ہوتا تھا سو جب بلوہ کا دن واقع ہوا مین نے عثمان سے
کہا کیا ہم انکی طرف سے ہوکر نہ لڑین اُنہون نے فرمایا نہین
کیونکہ رسول خدا نے ایک امر کا مجھ سے عہد لیا ہے
اور مین اُسپر اپنے نفس کو صبر دینے والا ہون
ابو حبیبہ سے روایت ہے کہ وہ حضرت عثمان کے
گھر مین اُسوقت آئے کہ عثمان پر گھیرا ڈالا گیا تھا
اُنہون نے ابو ہریرہ کو سُنا کہ وہ حضرت عثمان سے کلام کرنے
کی اجازت مانگتے تھے آپنے ابو ہریرہ کو بولنے کی رواگی
دی ابو ہریرہ نے کھڑے ہوکر اللہ کی حمد و ثنا کے بعد کہا کہ
مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ تم
میرے پیچھے بہت سے فتنون اور اختلافون مین پھنسوگے یا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اول اختلاف اور
پھر فتنہ کا ذکر کیا سو لوگون مین سے ایک کہنے والے
نے کہا اے رسول خدا اُس فتنہ کے وقت ہمارے
لئے کون شخص ہوگا (یعنی ہم اُسوقت کسکی متابعت
کرین) یا اُس کہنے والے نے کہا اے رسول خدا
اُسوقت آپ ہمین کیا حکم فرماتے ہین حضرت نے
فرمایا تمکو امیر اور اُسکے یارون کی متابعت لازم ہے
اور رسول خدا لفظ امیر سے حضرت عثمان کیطرف اشارہ
کرتے تھے یہ دونون حدیثین بیہقی نے روایت کی ہین
مسند امام احمد مین حضرت عثمان سے روایت ہے کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یارون مین سے
چند آدمیون نے آپکی وفات کے وقت

وسلم حزنوا عليه حتى كاد
بعضهم يوسوس قال عثمان
وكنت منهم فبينا انا جالس
مر علي عمر وسلم فلم اشعر به
فاشتكى عمر الى ابي بكر ثم
اقبلا حتى سلما علي جميعا
فقال ابو بكر ما حملك على
ان لا ترد على اخيك عمر
سلامه قلت ما فعلت فقال
عمر بلى والله لقد فعلت قال
قلت والله ما شعرت انك
مررت ولا سلمت قال ابو
بكر صدق عثمان قد شغلك
عن ذلك امر فقلت اجل قال
ما هو قلت توفي الله تعالى نبيه
قبل ان نسأله عن نجاة هذا الامر
قال ابو بكر قد سألته عن ذلك
فقمت اليه وقلت بابي انت وامي
انت احق بها قال ابو بكر قلت
يا رسول الله ما نجاة هذا الامر
فقال رسول الله صلى الله عليه
وسلم من قبل مني الكلمة التي
عرضت على عمي فردها فهي له

آپ پر سخت غم کیا یہانتک کہ بعضوں کے وسوسہ کیا اور شک
مین پڑ گئے حضرت عثمان فرماتے ہین مین بھی اُنہین مین
سے تھا (یعنی مجھے بھی کچھ وسوسہ سا ہو گیا تھا) اور مین
اُنہین مین اُسوقت بیٹھا تھا اتنے مین حضرت عمر نے آکر
مجھے سلام کیا اور مین اُنکے سلام کرنے سے مطلع نہوا چنانچہ حضرت
عمر نے اس بات کی شکایت حضرت ابوبکر سے کی پھر وہ دونون
صاحب آئے اور دونون نے مجھپر سلام کیا ابوبکر فرمانے لگے اے
عثمان تمہین اپنے بھائی عمر کے سلام کا جواب نہ دینے کا
کیا باعث ہوا۔ مین نے کہا مین نے تو ایسا نہین کیا حضرت
عمر فرمانے لگے خدا کی قسم تنے ایسا ہی کیا (یعنی مجھے سلام کا جواب
نہین دیا) حضرت عثمان کہتے ہین مین نے حضرت عمر سے کہا
خدا مجھے آپکے آنے اور سلام کرنیکی مطلق خبر نہوئی حضرت ابوبکر نے
فرمایا عثمان سچ فرماتے ہین اے عثمان تمہین کسی بڑے
جلیل القدر کام نے اس امر سے غافل کیا ہوگا مین نے کہا جی ہان
فرمایا اچھا وہ کیا تھا مین نے کہا خدا تعالی نے اپنے پیغمبر کو اس سے
پہلے اُٹھا لیا کہ ہم آپسے (شیطانی وسوسون یا دنیا کی محبت
یا برے کاموں کی خواہش کی بابت) پوچھین کہ ان کاموں سے نجات
کیونکر ہوگی ابوبکر نے کہا مین حضرت سے اسکو پوچھ چکا ہون مین
یہسکر ابوبکر کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے میرے ماں باپ تیرے اوپر قربان ہون
بیشک تمہین اس سوال کے زیادہ لائق تھے پھر ابوبکر فرمانے لگے مین نے
آنحضرت سے پوچھا کہ اے رسول خدا اس کام سے کیونکر نجات ہوگی
حضرت نے فرمایا جسنے مجھ سے وہ کلمہ قبول کیا جسے مین نے
اپنے چچا پر پیش کیا اور اُسنے اُسکو رد کیا (یعنی نہ مانا) سو وہی کلمہ اُسکے لئے

نجاة رواه احمد عن حمران
مولى عثمان بن عفان رضي الله
عنه انه راى عثمان بن عفان
دعا بانآءٍ فافرغ على كفيه ثلث
مرارٍ فغسلهما ثم ادخل يده
في الماء فمضمض واستنشر
ثم غسل وجهه ثلثاً ويديه
الى المرفقين ثلث مرارٍ ثم
مسح برأسه ثم غسل رجليه
ثلث مرارٍ الى الكعبين ثم
قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم من توضأ
نحو وضوئي هذا ثم صلى
ركعتين لا يحدث فيهما نفسه
غفر له ما تقدم من ذنبه
قال ابن شهابٍ ولكن عروة
يحدث عن حمران فلما توضأ
عثمان قال لاحدثنكم حديثا
لولا آية ما حدثتكموه سمعت
النبي صلى الله عليه وسلم
يقول لا يتوضأ رجل فيحسن
وضوءه ويصلي الصلوة الا غفر له
ما بينه وبين الصلوة حتى يصليها

نجات ہے - بخاری مین حمران حضرت عثمان کے مولے
(غلام آزاد) سے روایت ہے کہ اُنہون نے حضرت عثمان بن
عفان کو دیکھا کہ پانی کا برتن منگایا پھر اپنے دونو ہاتھون پر
تین دفعہ پانی ڈالکر خوب دھویا پھر پانی مین ہاتھ ڈالا
اور کلی کرکے ناک مین پانی ڈکچہاڑا پھر تین دفعہ منہ دھوکر
دونو ہاتھ کہنیون تک تین دفعہ دھوے پھر سارے
سر کا ایکبار مسح کرکے ٹخنون تک تین مرتبہ دونو پاؤن
دھوے پھر آپنے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ جو میرے اس وضو جیسا وضو کرکے
ایسے خشوع وخضوع کے ساتھ دو رکعت پڑھے
کہ اُنمین اپنے نفس سے باتین نہ کرے
یعنی وسوسہ کو جگہ نہ دے تو اُس سے پہلے کے
اُسکے سارے گناہ بخشے جاوین گے +
ابن شہاب کہتے ہین لیکن عروہ اس حدیث
کو حمران سے اِس طرح بیان کرتے ہین
کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ وضو کر چکے
تو فرمانے لگے مین تم سے ایک حدیث بیان
کرتا ہون اگر قرآن مجید مین ایک آیت (کتمان)
نہوتی تو مین تمہین وہ حدیث نہ سناتا (وہ حدیث
یہ ہے) مین نے رسول خدا صلعم کو فرماتے سنا کہ جو
شخص اچھی طرح وضو کرکے نماز پڑھتا ہے تو جو گناہ
اُسکے اور نماز کے درمیان مین ہوے ہین وہ سب
کے سب بخشے جاتے ہین یہانتک کہ اُس نماز کو پڑھے

قال عروة الآية ان الذين يكتمون الآية رواه البخاري عن عروة بن الزبير ان عبيد الله بن عدي بن الخيار اخبره ان المسور بن مخرمة و عبد الرحمن بن الاسود بن عبد يغوث قالا ما يمنعك ان تكلم عثمان لاخيه الوليد فقد اكثر الناس فيه قال فقصدت لعثمان حين خرج الى الصلوة قلت ان لي اليك حاجة وهي نصيحة لك قال يا ايها المرء منك قال معمر اراه اعوذ بالله منك فانصرفت فرجعت اليهم اذ جاء رسول عثمان فاتيته فقال ما نصيحتك فقلت ان الله بعث محمدا صلى الله عليه وسلم بالحق وانزل عليه الكتاب وكنت ممن استجاب لله ولرسوله فهاجرت الهجرتين وصحبت رسول الله صلى الله عليه وسلم ورايت هديه وقد اكثر الناس في شان الوليد قال ادركت رسول الله صلى الله

عروہ کہتے ہیں وہ آیت جسے عثمان فرماتے تھے یہ ہی ان الذین یکتمون الخ۔ بخاری میں عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ عبید اللہ بن عدی بن خیار نے عروہ کو اس بات کی خبر دی کہ عروہ بن مخرمہ اور عبد الرحمن بن الاسود بن عبد یغوث نے عبید اللہ سے کہا کہ حضرت عثمان سے انکے بھائی ولید کی شان میں (تاخیر اقامت حد کی بابت) تجھے کلام کرنے سے کون چیز مانع ہے لوگوں نے تو اسکے حق میں بہت کچھ کہا سنا ہے عبید اللہ کہتے ہیں میں نے حضرت عثمان سے ملنا قائم ارادہ کیا جو وقت وہ نماز کیطرف نکلے میں نے کہا اے امیر المومنین مجھ آپ سے کچھ کہنا ہے اور اپنی حاجت عرض کرنی ہے اور درحقیقت اسکی خیر خواہی ہے حضرت عثمان نے فرمایا کہ اے شخص تجھ سے پناہ ہے معمر کہتے ہیں میں گمان کرتا ہوں کہ حضرت عثمان نے یوں فرمایا کہ میں اللہ کی تجھ سے پناہ مانگتا ہوں عبید اللہ کہتے ہیں میں یہ سنکر پھرا اور اُن لوگوں کیطرف لوٹ آیا اتنے میں حضرت عثمان کا قاصد مجھے بلانے آیا سو میں اُنکے پاس گیا فرمایا وہ تیری خیر خواہی کرنے کا بیان کہ میں نے کہا اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر صلعم کو حق کے ساتھ بھیجا اور اُنپر کتاب اُتاری اور آپ اُنمیں سے ہیں جنہوں نے اللہ اور رسول کو قبول کر لیا اور (مدینہ اور حبشہ) کیطرف دو ہجرتیں کیں اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہکر اُنکی خصلت اور عادت دیکھی حالانکہ لوگوں نے ولید کے حق میں بہت کچھ کہا ہے (سو تمہیں اُسپر حد قائم کرنی چاہئے) حضرت عثمان نے فرمایا تو نے رسول خدا صلعم کو پایا ہے

عليه وسلم قلت لا ولكن خلص
الي من علمه ما يخلص الى العذراء
في سترها قال اما بعد فان الله
بعث محمدا صلى الله عليه وسلم
بالحق فكنت ممن استجاب لله و
لرسوله وامنت بما بعث به
وهاجرت الهجرتين كما قلت
وصحبت رسول الله صلى الله
عليه وسلم فوالله ما عصيته
ولا غششته حتى توفاه الله
ثم ابو بكر مثله ثم عمر مثله
ثم استخلفت افليس لي من
الحق مثل الذي لهم قلت بلى
قال فما هذه الاحاديث التي
تبلغني عنكم اما ذكرت
من شان الوليد فسناخذ فيه
بالحق ان شاء الله ثم دعا عليا
فامره ان يجلده فجلده ثمانين
عن سعيد بن المسيب
قال وقعت فتنة الاولى يعني
مقتل عثمان فلم يبق من اصحاب
بدر احد ثم وقعت الفتنة
الثانية يعني الحرة فلم يبق

میں نے کہا انکے دیدار سے تو مشرف نہیں ہوا لیکن انکا
وہ علم جو کواری عورتوں کو پردہ میں پہونچتا تھا مجھے پہونچا
ہے یعنی نبی صلعم کا علم پوشیدہ تھا بلکہ ایسا شائع تھا
کہ پردہ نشین عورتوں کو بھی معلوم تھا تو مجھ باوجود اسکے پر یہ
ہونیکے بدرجۂ اولی ہونا چاہئے) یہ سنکر حضرت عثمان نے فرمایا
اما بعد بیشک خدا تعالی نے اپنے پیغمبر صلعم کو حق کے ساتھ بھیجا
اور میں اُن لوگوں میں سے ہوں جنہوں نے اللہ و رسول کو قبول
کیا اور جس کتاب کے ساتھ آپ بھیجے گئے میں اُسپر ایمان لایا اور
جیسا کہ تو نے کہا میں نے دو ہجرتیں بھی کیں اور رسول خدا
کی صحبت میں بھی رہا پس خدا کی قسم میں نے رسول خدا کی کبھی
نافرمانی اور دغا بھی نہیں کی یہانتک کہ اللہ تعالے نے انہیں اُٹھا
لیا پھر میں نے ابو بکر کی بھی ایسیطرح کبھی نافرمانی اور دغا نہیں کی پھر
حضرت عمر کی بھی اسیطرح پھر میں خلیفہ بنایا گیا سو کیا میرا اتنا
ہی حق نہیں ہے جتنا اُنکا تھا پھر میں نے عرض کیا کیوں نہیں فرمایا
تو جو باتیں تمہاری طرف سے مجھے پہونچتی ہیں وہ کیسی ہیں (یعنی تم کہتے
ہو عثمان نے ولید پر حد کیوں نہیں قائم کی دیر کیا کیا باعث ہوا تو نے
ولید کی بابت جو کچھ ذکر کیا ہے ہم اُس سے انشاء اللہ شرع کا حق لینگے
یہ کہکر حضرت علی کو بلایا اور اُسے اسّی کوڑے مارنیکا حکم فرمایا چنانچہ
اُس کو پہونچا۔ بخاری میں سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ اسلام
میں سب سے پہلا فتنہ حضرت عثمان کا قتل ہوا سو اُسوقت
اُن صحابہ میں سے جو بدر میں حاضر ہوئے تھے کوئی بھی باقی نہ رہا
پھر دوسرا فتنہ حرہ کا واقع ہوا اُسوقت اُن صحابہ
میں سے جو احد میں حاضر ہوئے تھے کوئی

من اصحاب الحدّ يبية احد ثم
وقعت الفتنة الثالثة فلم ترتفع
وبالناس طباخ رواه البخاري
عن انس بن مالكٍ رضى الله
عنه انّ حُذَيفةَ بن اليمانِ قدِم
على عثمنَ وكان يُغازِى اهلَ
الشامِ فى فتحِ ارمينيةَ و
اذربيجانَ مع اهل العراقِ فافزع
حُذَيفةَ اختلافهم فى القراءةِ
فقال حُذَيفةُ لعثمان يا امير
المؤمنين ادرك هذه الامّةَ
قبل ان يختلفوا فى الكتاب اختلافَ
اليهودِ والنّصارى فارسلَ
عثمنُ الى حفصةَ انْ ارسِلى
الينا بالصُّحُفِ ننسخها فى
المصاحفِ ثم نردُّها اليكِ
فارسلت بها حفصة الى
عثمن فامر زيدَ بن ثابتٍ و
عبد الله بن الزُّبيرِ وسعيد
بن العاصِ وعبد الله بن الحارثِ
بن هشامٍ فنسخوها فى المصاحفِ
وقال عثمانُ للرّهطِ القرشيّين
الثّلث اذا اختلفتم انتم وزيد بن

بھی باقی نہیں رہا پھر تیسرا فتنہ جو واقع ہوا تو وہ ہمیشہ
لوگوں میں رہا اور دفع نہوا اسحال میں کہ انمیں قوت ہو
بخاری میں انس بن مالک سے روایت ہے کہ حذیفہ بن الیمان
حضرت عثمان کے پاس آئے اور آپ شامیوں اور عراقیوں کے
لیئے ارمینیہ (عجم کے شہروں میں سے مشہور شہر کا نام ہے) اور
اذربیجان (معروف شہر کا نام ہے) کی لڑائی کے واسطے جہاد
کا سامان درست کرتے تھے کہ حذیفہ کو لوگوں کے اختلاف قرأت
قرآن نے خوف میں ڈالا اسوقت حذیفہ نے حضرت
عثمان سے کہا اے امیر المؤمنین اس سے پہلے کہ یہ امت
یہود و نصاریٰ جیسا قرآن میں اختلاف کرے کچھ
تدارک کرو اختلاف سے بچاتب حضرت عثمان نے
ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو پیغام بھیجا
کہ ہمیں اپنے صحیفے بھیجدو کہ ہم انکی اور مصحفوں میں
نقل کرا کے تمہارے پاس بھیجدینگے۔ حضرت
حفصہ رضی اللہ عنہا نے اُن صحیفوں کو حضرت
عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجدیا پھر آپنے
ان چار شخصوں (۱) زید بن ثابت (۲) عبد اللہ بن
زبیر (۳) سعید بن عاص (۴) عبد اللہ بن حارث
بن ہشام کو حکم فرمایا سو ان سب لوگوں نے
اُن صحیفوں کو اور مصحفوں میں نقل کر دیا (مگر جب زید بن
ثابت اور قریشیوں میں اختلاف پڑا) تو حضرت عثمان نے
قریش کی جماعت کو جو زید کے علاوہ تین شخص تھے صاف فرما دیا
کہ جب تم میں اور زید بن ثابت میں قرآن کے

ثابتٍ فی شیءٍ من القرآن فاکتبوہ
بلسانِ قریشٍ فانما نزل
بلسانہم ففعلوا حتی اذا
نسخوا الصحف فی المصاحف ردّ
عثمانُ الصحف الی حفصۃ وارسل
الی کلِّ افقٍ بمصحفٍ مما نسخوا
وامرہم بما سواہ من القرآن
فی کل صحیفۃٍ او مصحفٍ ان یحرق
قال ابن شہابٍ فاخبرنی
خارجۃُ بن زید بن ثابتٍ
انہ سمع زید بن ثابتٍ قال
فقدتُ ایۃً من الاحزاب حین
نسخنا المصحف قد کنتُ اسمع رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقرأ
بہا فالتمسناہا فوجدناہا مع
خزیمۃَ الانصاریِّ من المومنین
رجالٌ صدقوا ما عاہدوا اللہ علیہ
علیہ فالحقناہا فی سورتہا
رواہ البخاری عن شقیق بن سلمۃ
قال دخلت علی ابن مسعودٍ
فی مرضہ الذی توفی فیہ
وعندہ قوم یذکرون عثمانَ
فقال لہم مہلاً فانکم ان تقتلوہ

کسی چیز مین اختلاف ہو تو اُسکو قریش کی زبان کے
موافق لکھ لینا کیونکہ قرآن مجید اُنہین کی زبان مین
اُترا ہے اُنہون نے ایسا ہی کیا یہانتک کہ جب
اُن صحیفون کو اور قرآنون مین نقل کر لیا تو حضرت
عثمان نے جناب حفصہ کے صحیفے اُنکے پاس
بھیجدیئے اور جو مصاحف اُنسے نقل کئے تھے
اُنہین ہر طرف روانہ کیا اور اُنکے سوا جسقدر
قرآن ہر صحیفے یا مصحف مین تھے سب کو جلانے
کا حکم فرمایا۔ ابن شہاب کہتے ہین کہ مجھے زید بن
ثابت کے بیٹے خارجہ نے خبر دی وہ کہتے ہین
کہ مین نے زید بن ثابت سے سنا کہ جب ہم اور
قریش مصحف نقل کر رہے تھے تو سورہ احزاب کی
ایک آیت جسے مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سے سنتا تھا کہ وہ نماز مین پڑھتے تھے گم پائی پس
مینے اُس آیت کو تلاش کیا تو خزیمہ انصاری کے
پاس پائی اور وہ آیت یہ تھی۔ من المؤمنین رجال
صدقوا ما عاہدوا اللہ علیہ الخ سو ہمنے اسی سورت
مین اُسے ملا دیا۔ شقیق بن سلمہ کہتے ہین کہ مین عبداللہ
بن مسعود کے پاس اُس بیماری مین جسمین اُنہون
نے وفات پائی گیا اور اُنکے پاس ایک قوم حضرت
عثمان کا کچھ ذکر کر رہی تھی (عبداللہ بن مسعود کو
اُس سے پیشتر حضرت عثمان سے کچھ رنجیدگی تھی) عبداللہ بن مسعود
نے قوم کی یہ گفتگو سنکر فرمایا خبردار اگر تم اُسے قتل کرو گے

لا یبصبو ن مثله عن عثمان بن
عفّان رضی الله عنه انه کان
اذا وقف علی قبر بکی حتی یبلّ
لحیته فقیل له تذکر الجنة والنار
فلا تبکی وتبکی من هذا فقال
ان رسول الله صلی الله علیه وسلم
قال ان القبر اوّل منزلٍ
من منازل الاخرة فان نجا منه
فما بعده ایسر منه وان لم ینج منه
فما بعده اشد منه قال وقال
رسول الله صلی الله علیه وسلم
ما رایت منظرًا قط الا والقبر افظع
رواه الترمذی وابن ماجة وقال
الترمذی هذا حدیث غریبٌ عن
سعید بن عُمیر قال خطب امیر المومنین
یعنی علی بن ابی طالبؓ یومًا بعد ما
قُتل عثمانؓ فقال بعد حمد الله والصّلوٰة
علی رسوله محمدٍ صلی الله علیه وسلم
ایها الناس تدرون ما مثلی ومثلکم
ومثل عثمان کمثل ثلاثة اثوارٍ کنّ
فی اجمةٍ ثورٌ ابیض وثورٌ اسود
وثور احمر ومعهم اسدٌ وکان
الاسدُ لا یقدر علیهم لاجتماعهم

تو اوس جیسا ہر کسیکو نہ پاوگے۔ ترمذی اور ابن ماجہ میں
عثمان بن عفان سے روایت ہے کہ جب کسی قبر پر کھڑے
ہوتے اتنا روتے کہ آپکی ڈاڑھی تر ہو جاتے کسی نے عرض
کیا کہ جب آپ جنت و دوزخ کا ذکر کرتے ہیں تو نہیں روتے
اور قبر کو دیکھکر روتے ہیں فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم فرماتے تھے کہ آخرت کی منزلوں میں سے پہلی منزل
قبر ہے سو جس نے قبر سے نجات پائی تو جو چیز اوسکے بعد ہے
وہ اوس سے آسان ہے اور اگر قبر ہی سے چھٹکارا نہوا
تو جو اوسکے بعد ہے وہ اوس سے بہت سخت ہے عثمان
کہتے ہیں کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا میںنے کوئی ایسی دیکھنے
کی جگہ کبھی نہیں دیکھی جو قبر سے زائد بُری جگہ ہو یعنے
قبر سب سے زائد بدتر جگہ ہے۔ ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث
غریب ہے۔

ابو نعیم حلیہ میں سعید بن عمیر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت
عثمان کے قتل کے بعد امیر المومنین علی بن ابیطالب
نے ایکدن خطبہ پڑھا اور اللہ تعالی کی حمد اور رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کے بعد
فرمایا اے لوگو تم جانتے ہو کہ میری اور تمہارے
اور حضرت عثمان کی مثل اوتین بیلوں کی مانند
ہے جو ایک جنگل میں ہوں ایک سفید بیل
اور ایک کالا اور ایک سرخ اور اون میں ایک
شیر ہے۔ مگر وہ شیر ان تینوں بیلوں کے
اجتماع اور اتفاق سے اوپر قابو نہ پاتا تھا

اور میں ابھی تمہیں چھوڑ کر دوسرے جہان میں سفر کرنے والا ہوں۔ ۱۲

علیہ واتفاقھم فقال الاسد للثور الاسود والاحمر انہ لا یدل الناس علینا الا الثور الابیض فانہ مشھور بالبیاض ولو ترکتمانی اکلہ فنصفو الاجمۃ لنا ونعیش فیھا فقالا افعل فاکلہ ثم لبث مدۃ وقال للثور الاحمر انہ لا یدل الناس علینا الا الثور الاسود بسوادلونہ فان لونی ولونک لا یختلفان ولا یشبھان فان ترکتنی اکلہ فنصفو الاجمۃ لی ولک فاکلہ ثم لبث مدۃ وقال للثور الاحمر انی اکلک فقال فدعنی اُنادِ ثلثۃ اصواتٍ قال نادِ ھضاح الا انی اُکلت یوم اُکل الثور الابیض قالھا ثلثا ثم قال علیؓ علیہ السلام الا انی وُھنت یوم قُتل عثمانؓ قالھا ثلاثا رواہ ابونعیم فی حلیتہ عن عبداللہ بن عباس قال رایت النبی صلے اللہ علیہ وسلم فی المنام علی بردونٍ وعلیہ عمامۃ من نور ویُعمّم بھا وبیدہ قضیب

ایک دن اُس شیر نے کالے اور لال بیل سے کہا دیکھو ہمارے یہان ہونیکی بجز سفید بیل کے اور کوئی لوگونکو خبر نہین دیتا ہے کیونکہ وہ سفید رنگ کے ساتھ مشہور ہے اگر تم مجھے چھوڑ دو تو مین اُسے کھا جاؤن پھر یہ جنگل ہمارے لئے خالص ہو جاوے اور خوب مزے سے ہمین عیش کرین اُن دونون نے کہا کھالے سو وہ اُسے کھا گیا پھر چند روز ٹھیر کر لال بیل سے کہا کہ یار ہمارے یہان ہونیکی خبر لوگونکو بجز کالے بیل کے اور کوئی نہین دیتا کیونکہ وہ سیاہی کے ساتھ معروف ہے اور میرا اور تیرا رنگ تو نہ مختلف ہے نہ مشابہ سو اگر تو مجھے چھوڑ دے تو مین اُسے کھا جاؤن پھر تو جنگل میرے اور تیرے لئے صاف ہو جاوے اُسنے کہا اگر یہی بات ہے تو کھالے سو وہ اُسے بھی کھا گیا - پھر تھوڑی مدت کے بعد اُسنے لال بیل سے کہا مین تجھے بھی کھاتا ہون - بیل نے کہا مجھے اتنی مہلت دے کہ مین تین آوازین دے لون شیر نے کہا اچھا پکار سو اُسنے چیخ کر کہا آگاہ ہو مین نے تو اُسی دن اپنے آپکو کھایا ہوا جانا تھا کہ جس دن سفید بیل کھایا گیا - یہ کہکر تین دفعہ اُسنے کہا پھر حضرت علی نے فرمایا اے لوگو خبردار ہو عثمان کے قتل کے دن سے مین بالکل ضعیف ہو گیا اور اس کلمہ کو تین بار فرماکر منبر سے اتر آئے

حسین بن عبداللہ ..... بن عباس سے روایت کرتے ہین کہ مینے نبی صلعم کو خواب مین دیکھا کہ آپ ایک ترکی گھوڑے پر سوار ہین اور نورانی عمامہ سر پر رکھے ہوئے ہین اور اُس عمامہ کا شملہ پیچھے چھوٹا ہوا ہے اور آپکے ہاتھ مین ایک چھڑی

من الفردوس فقلت يا رسول
الله انّي الى رويتك بالاشواق
واراك مُبادرًا فالتفت اليّ وتبسّم
وقال انّ عثمان بن عفّان اضحى
عندنا في الجنّة ملكا وعرسًا
وقد دُعينا الى وليمته فانا مبادرٌ
لذلك رواه حسين بن عبد الله
النبأ الفقيه عن حسن بن علي
بن ابي طالب سبط رسول الله رضي الله عنه قال
ما كنتُ لأقاتل بعد رأي يا
رايتها رايتُ رسول الله صلى الله
عليه وسلم واضعًا يده على العرش
ورايتُ ابا بكرٍ واضعًا يده على منكب
رسول الله صلى الله عليه وسلم
ورايتُ عمرَ واضعًا يده على منكب
ابي بكرٍ ورايت عثمان واضعًا يده
على منكب عمر ورايتُ ما دونه
فقلت ما هذا قال دمُ عثمانَ يطلب
الله به رواه الديلمي بسند صحيح
عن قيس بن عبّادٍ قال سمعت
عليًّا يوم الجملِ يقول اللهم
انّي ابرء اليك من دم عثمانَ
ولقد طاشَ عقلي يوم قُتل عثمن

مجھڑی عمدہ موجود ہے مین نے کہا اے رسول خدا
مین تو آپکو خواب مین دیکھنے کا بہت مشتاق تھا اور
اب مین آپکو دیکھتا ہون کہ جلدی جلدی تشریف
لئے جاتے ہین آپنے مجھے مڑکر دیکھا اور مسکراکر فرمایا کہ عثمان
بن عفان کی جنت مین مجھسے شادی ہے اور ہم اُنکے ولیمہ
مین بلائے گئے ہین اسوجہ سے مین جلدی جلدی
جاتا ہون ۔

دیلمی صحیح سند کے ساتھ حسن بن علی بن ابیطالب رسول
اللہ کے صاحبزادے اور آپکے ریحانہ سے روایت کرتے ہین
کہ مین اُس خواب کے بعد جسمین رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کو ایک عجیب ہیئت کے ساتھ دیکھا۔
معاویہ سے لڑائی اور قتال چھوڑ بیٹھا۔ مین نے
رسول خدا کا عرش پر ہاتھ رکھے ہوئے دیکھا اور ابوبکر اپنا ہاتھ رسول اللہ
کے مونڈھے پر رکھے ہوئے اسیطرح حضرت عمر کو دیکھا کہ وہ اپنا ہاتھ ابوبکر کے مونڈھے
پر رکھے ہوئے ہین پھر عثمان اپنا ہاتھ حضرت عمر کے مونڈھے پر رکھے
ہوے تھے اور اسکے سوا کچھ اور بھی مین نے دیکھا
پھر مین نے رسول اللہ صلعم سے پوچھا یہ کیا بات
ہے فرمایا یہ عثمان کا خون ہے جسکا خدا طالب ہے
ابن سمان قیس بن عباد سے روایت کرتے
ہین کہ مین نے جمل کے دن حضرت علی کو یہ
فرماتے سنا اے خداوند مین عثمان کے خون سے
تیری طرف اپنی برئیت ظاہر کرتا ہون جسدن
عثمان شہید ہوے میرے ہوش وحواس باختہ تھے

وانكرت نفسي وجاءني للبيعة
فقلت الا استحيي من الله ان
ابايع قوما قتلوا رجلا قال له
رسول الله صلى الله عليه و
سلم الا استحيي من رجل
تستحيي منه الملائكة واني
لاستحيي من الله ابايع وعثمان
قتل في الارض لم يدفن
بعد فانصرفوا فلما دفن
رجع الناس يسئلون البيعة
فقلت اللهم اني مشفق مما
اقدم عليه ثم جاءت عزيمة
فبايعت قال فقالوا يا امير المومنين
فكانما صدع قلبي رواه ابن
السمان عن محمد بن الحنفية
ابن علي بن ابي طالب وريحانته
رضي الله عنهما ان عليا قال
يوم الجمل لعن الله قتلة عثمان
لعنهم الله في السهل والجبل
عنه ان عليا بلغه ان عائشة
تلعن قتلة عثمان فرفع يديه
حتى بهما وجهه فقال انا العن
قتلة عثمان لعنهم الله في السهل

اور میرا دل اوسکے قتل کو بُرا جانتا تھا اور جب لوگ مجھ سے
بیعت کرنے آئے میں نے صاف کہدیا کہ واللہ مجھ ایسی قوم
کی بیعت لینے سے (جسنے ایسے شخص یعنے عثمان کو مار ڈالا
اور جسکے حق میں رسول اللہ یوں فرمائیں آگاہ ہو کہ میں
ایسے آدمی سے حیا کرتا ہوں جس سے فرشتے حیا کرتے ہیں)
شرم آتی ہے۔ میں اللہ سے شرماتا ہوں کہ لوگ مجھ سے بیعت
کریں اور عثمان بدون دفن یوں ہی پڑے رہیں یہ سنکر وہ
قوم واپس چلی گئی پس جب کہ عثمان دفن ہو چکے دوسری
بار وہ لوگ آئے اور مجھ سے بیعت کا سوال کرنیلگے تو میں
بولا بار خدایا میں اُس سے ڈرتا ہوں جسکی مشیت قدمی
عثمان پر کی گئی۔ پھر ایک بڑی جماعت نے بزور مجھ سے
بیعت کی اور امیر المومنین کے لقب سے پکارا۔
اس لفظ کے سنتے ہی میرا دل دُکھ گیا اور عثمان کا
واقعہ یاد آیا۔

محمد بن الحنفیہ بن علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہما سے روایت
ہے کہ جمل کے دن حضرت علی نے فرمایا جن لوگوں نے
حضرت عثمان کو قتل کیا خدا تعالیٰ انہیں نرم زمین اور
پہاڑوں میں جہاں کہیں ہوں لعنت کرے اور اپنی
رحمت سے دور۔ اور محمد بن الحنفیہ سے روایت
ہے کہ حضرت علی کو خبر پہونچی کہ حضرت عائشہ عثمان کے
قاتلوں کو لعنت کرتی ہیں اوسوقت آپنے بھی دونوں
ہاتھ اوٹھا کر مونھ کے مقابل کیئے اور فرمایا میں بھی
عثمان کے قاتلوں پر لعنت کرتا ہوں اور دوبا

والجبل مرتين او ثلثا عن
عبد الله بن الحسن بن الحسن
بن علي بن ابي طالب كرم الله
وجهه وقد ذكر عنده قتل
عثمان فبكى حتى بل لحيته
عن جندب قال دخلت على
حذيفة فقال لي ما فعل الرجل
يعني عثمان فقلت اراهم
قاتليه ثم قال ان قتلوه
كان في الجنة وكانوا في النار
الاحاديث الاربعة رواه
ابن السمان بسند حسن صحيح

فصل في قصة البيعة والاتفاق
على عثمان بن عفان عليه
السلام وفيه مقتل عمر بن الخطاب
عليه السلام عن عمرو بن
ميمون قال رايت عمر بن الخطاب
رض قبل ان يصاب بايام بالمدينة
وقف على حذيفة بن اليمان
وعثمان بن حنيف قال كيف
فعلتما اتخافان ان تكونا
قد حملتما الارض ما لا تطيق
قالا حملناها امرا هي له مطيقة

تین دفعہ یوں فرمایا اللہ اُنکو لعنت کرے خواہ وہ نرم زمین میں ہوں یا پہاڑوں میں۔ عبداللہ بن حسن بن حسن بن علی رضی اللہ عنہم کے پاس جب حضرت عثمان کے قتل کا تذکرہ ہوا تو وہ یہانتک روئے کہ ڈاڑھی آنسوؤں سے بھیگ گئی جندب کہتے ہیں کہ میں حذیفہ کے پاس آیا اُنہوں نے مجھ سے کہا عثمان کے ساتھ کیا کیا گیا میں نے کہا میں گمان کرتا ہوں کہ لوگ اُنہیں وہیں قتل کریں گے فرمایا اگر وہ اوسے قتل کریں گے (تو اوسکا کیا بگاڑینگے) وہ تو جنت میں ہوگا اور اوسکے قاتل دوزخ میں۔ ان چاروں اثروں کو ابن السمان نے روایت کیا ہے۔

حضرت عثمان کی بیعت اور اون پر تمام لوگوں کے متفق ہونے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قتل کا قصہ

عمرو بن میمون سے روایت ہے کہ میں نے عمر بن الخطاب کو شہید ہونے سے چار دن پہلے مدینہ میں دیکھا کہ آپ حذیفہ بن یمان اور عثمان بن حنیف کے پاس کھڑے ہوئے فرماتے تھے (حضرت عمر رض نے اون دونوں کو سوادِ زمین پر بھیجا تھا کہ وہانکے لوگوں سے خراج (یا اوس زمین کا جزیہ مقرر کریں) تم دونوں نے کیا کیا (کیا تم اسبات سے ڈرتے ہو کہ تم نے اوس زمین پر ایسا بوجھ کہا ہو جسکے اوٹھانیکی طاقت نہیں کہتی اُنہوں نے کہا ہمنے ایسے امر کا اسپر بوجھ رکھا ہے جسکی وہ طاقت رکھتی ہے (یعنے کچھ زائد

ما فيها كبير فضل قال انظر ان
تكون احملتها الارض ما لا تطيق
قال قالا لا فقال عمر ان
سلمني الله لادعن ارامل
اهل العراق لا يحتجن الى رجل
بعدي ابدا قال فما اتت عليه
الا رابعة حتى اصيب قال
لقائم ما بيني وبينه الا عبد الله
بن عباس غداة اصيب
وكان اذا مر بين الصفين قال
استووا حتى اذا لم ير فيهن
خللا تقدم فكبر ربما قرأ
بسورة يوسف او النحل ونحو
ذلك في الركعة الاولى حتى
يجتمع الناس فما هو الا ان كبر
فسمعته يقول قتلني او اكلني الكلب
حين طعنه فطار العلج بسكين
ذات طرفين لا يمر على احد
يمينا ولا شمالا الا طعنه
حتى طعن ثلث عشر رجلا
مات منهم سبعة فلما راى
ذلك رجل من المسلمين طرح
عليه برنسا فلما ظن العلج

خزینہ ہمنوا سپر مقرر نہیں کیا) اس زمین میں کچھ بڑا مال نہیں ہے
حضرت عمر نے فرمایا ذرا غور سے دیکھو مبادا تم نے اس میں ایسا
بوجھ رکھا ہو جسکی وہ طاقت نہ رکھتی ہو راوی کہتے ہیں ان دونوں
نے وہی جواب دیا جو پہلے کہہ چکے تھے پھر حضرت عمر نے فرمایا اگر اللہ مجھ سلامت
رکھیگا تو میں عراقیوں کی بیوہ عورتوں اور محتاجوں کو ایسے حال میں چھوڑونگا
کہ میرے بعد کسی شخص کی محتاج نہوں راوی کہتے ہیں اسکے بعد
حضرت عمر پر چوتھی رات پوری نہوئی تھی کہ آپ شہید کئے گئے
اور میں صبح کی نماز کے لئے صف میں منتظر کھڑا تھا اور جس صبح کو
آپ شہید ہوئے ہیں مجھ میں اور حضرت عمر میں صرف عبد اللہ بن
عباس حائل تھے (یعنی میں حضرت عمر کے بہت ہی قریب تھا)
حضرت عمر کا قاعدہ تھا کہ نماز کے وقت جب صفوں میں گذرتے تھے تو
فرماتے تھے صفیں سیدھی اور برابر کرو یہانتک کہ جب انمیں کسیطرح
کا خلل نہ دیکھتے تھے تو آگے بڑھکر تکبیر کہتے اور اکثر پہلی رکعت میں
سورہ یوسف یا سورہ نحل یا ان جیسی کوئی اور سورت پڑھتے یہانتک کہ
سب لوگ جماعت میں مجتمع ہوجاتے پس ابھی آپنے تکبیر ہی کہی تھی جو میں نے
یہ کہتے سنا کہ مجھے کتے نے مار ڈالا یا یوں کہا کہ مجھے کتا کھا گیا
اور یہ اسوقت آپنے فرمایا کہ جب اسکے (ابو لؤلؤ) نے زخم لگایا
پس وہ عجمی غلام تو اس تلوار کو لیئے ہوئے جسکے دونوں طرف دھار
تھیں اڑا اور داہنے بائیں جسپر گذرتا تھا اسے برابر زخمی کرتا
چلا جاتا تھا یہانتک کہ تیرہ آدمیوں کو زخمی کیا جنمیں سے سات
شخص جاں بحق ہوجاتے رہے سو جب مسلمانوں میں سے ایک شخص نے
یہ حال دیکھا تو اسپر چادر ڈال دی جب اس عجمی
غلام نے یہ خیال کیا

انه ماخوذ بخر نفسه وتناول
عمر يد عبد الرحمن بن عوف
فقدمه فمن يلي عمر فقد رأى
الذي ارى واما نواحي المسجد فانهم
لا يدرون غيرا نهم قد
فقدوا صوت عمر وهم
يقولون سبحان الله سبحان
الله فصلى بهم عبد الرحمن
بن عوف صلوة خفيفة فلما
انصرفوا قال يا ابن عباس انظر
من قتلني فجال ساعة
ثم جاء فقال غلام المغيرة
قال الصنع قال نعم قال
قاتله الله لقد امرت به
معروفا الحمد لله الذي لم يجعل
منيتي بيد رجل يدعي الاسلام
قد كنت انت وابوك تحبان
ان تكثر العلوج بالمدينة
وكان العباس اكثرهم
رقيقا فقال ان شئت فعلت
اي ان شئت قتلنا فقال
كذبت بعد ما تكلموا بلسانكم
وصلوا قبلتكم وحجوا حجكم

کہ مین پکڑا گیا تو خود کشی کی یہان حضرت عمر نے عبد الرحمن
بن عوف کا ہاتھ پکڑ کر اپنی جگہ مقدم کیا - جو لوگ حضرت
عمر کے پاس تھے اُنہین تو یہ حال معلوم تہا اور جیسا
مین دیکھتا تھا وہ بھی دیکھ رہے تھے لیکن جو لوگ مسجد کے
کونون اور پچھلی صف مین تھے اُنہین بجز اسکے اور کچھ خبر
نہ تھی کہ حضرت عمر کی آواز نہ سنتے تھے اور اس خیال سے
کہ حضرت عمر کو سہو ہو گیا ہے) سبحان اللہ سبحان اللہ
کہہ رہے تھے - عبد الرحمن بن عوف نے اُنہین بہت ہلکی
سی نماز پڑھائی - نماز سے فارغ ہونے کے بعد حضرت
عمر نے فرمایا اے ابن عباس دیکھو تو مجھے کسنے قتل کیا
ابن عباس تھوڑی دیر مین گشت کر کے آئے اور کہنے
لگے (ابو لؤلؤ) مغیرہ کے غلام نے فرمایا اُس کاریگر نے کہا
ہان فرمایا اللہ اُسے قتل کرے مین نے تو اچھی بات کا
حکم کیا تھا - خدا کا شکر ہے میری موت ایسے شخص کے
ہاتھ سے ہوئی جو اسلام کا مدعی نتھا اے ابن عباس تم
اور تمہارے والد ان عجمی غلاموں کا مدینہ مین آنا جانا بہت چاہتے
تھے اور ابن عباس غلامون پر بہت رحمدل تھے یہ سنکر ابن
عباس نے کہا اگر آپ چاہین تو مین کردون یعنی اگر تمہاری
اجازت ہو تو ہم اُنہین قتل کر ڈالین حضرت عمر نے فرمایا
بات تمہاری ٹھیک نہین اُنہون نے تمہاری زبانون
کے ساتھ کلام کیا (یعنی جیسے تم کلمہ پڑھتے ہو
اُنہون نے بھی پڑھا) تمہارے قبلہ کی طرف
نماز پڑھی اور تم جیسا حج کیا اسکے بعد اُنکا خون حلال نہین

فاحتمل الى بيته فانطلقنا معه
وكان الناس لم يصبهم مصيبة
قبل يومئذٍ فقائل يقول
لا بأس وقائل يقول اخاف
عليه وجاء الناس فأتي
بنبيذٍ فشرب فخرج من جوفه
ثم أُتي بلبنٍ فشرب فخرج
من جوفه فعرفوا انه ميتٌ
فدخلنا عليه وجاء الناس
فجعلوا يثنون عليه وجاء
رجلٌ شابٌ فقال ابشر يا
امير المؤمنين ببشرى الله
لك من صحبة رسول الله صلى
الله عليه وسلم وقدمٍ في
الاسلام ما قد علمت ثم
وُليت فعدلت ثم شهادةٌ
قال وددتُ ان ذلك كفافٌ
لا علي ولا لي فلما ادبر اذ
ازاره يمسُّ الارض قال
رُدُّوا علي الغلام فردُّوه
قال يا ابن اخي ارفع ثوبك
فانه انقى لثوبك واتقى لربك
يا عبد الله بن عمر انظر ما علي

اسکے بعد حضرت عمرؓ کو اونکے گھر لیگئے اور ہم بھی اونکے ساتھ چلے اور
اس دن سے پہلے لوگونکو کوئی ایسی مصیبت نہ پہونچی تھی بعضے
تو انمیں سے کہتے تھے کوئی خوف کی بات نہیں ہوا چہرہ ہو جائیگا
اور بعضے کہتے تھے ہمیں اونپر خوف معلوم ہوتا ہے اتنے میں آپکے
پاس نبیذ لائی گئی اوسے آپنے نوش کیا مگر وہ اُسیوقت
زخمونکی راہ سے نکل گئی پھر دودھ لایا گیا اُسے بھی پیتے ہی جوں کا
توں زخموں سے نکل گیا اس سے لوگ پہچان گئے کہ آپکے
انتقال کا وقت قریب ہے پس ہم حضرت عمر کے پاس گئے
اور لوگ بھی آئے سو آپکی تعریفیں اور بھلائیاں یاد کرنے لگے
اتنے میں ایک جوان مرد آکر کہنے لگا اے امیر المومنین تمہیں
اللہ کی طرف سے خوشخبری ہو ایک تو تم نے رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم کی صحبت برتی - دوسرے اسلام میں پیشقدمی
اور ہمیشگی کی جسے آپ بھی جانتے ہیں پھر آپنے خلیفہ
بنکر دادا اور انصاف کیا پھر سب کے بعد شہادت
نصیب ہوئی حضرت عمر نے فرمایا - میں اسبات کو دوست
رکھتا ہوں کہ یہ سب باتیں برابر سرابر ہوں نہ تو مجھپر
کوئی بوجھ رہے اور نہ میرا کسی پر - جب وہ شخص
پیٹھ موڑکر چلنے لگا تو اوسکا تہبند زمین کو لگتا تھا
آپنے فرمایا اس جوان کو میرے پاس پھیر لاؤ - جب
لوگ اوسے آپکے پاس لائے آپنے فرمایا اے میرے بھتیجے
اپنے کپڑے کو اوٹھا کیونکہ اس سے تیرا کپڑا بخاست سے آلودگی
سے بہت صاف رہیگا اور تیرے رب کے عذاب سے بہت بچا رہیگا
اسکے بعد فرمایا اے عبد اللہ بن عمر دیکھو مجھپر لوگونکا کتنا

من الدين فحسبوه فوجدوه
ستة وثمانين الفا ونحوه قال
ان وفى له مال آل عمر فأدِّه من
اموالهم والا فسل فى بنى عدىّ
بن كعب فان لم تف اموالهم فسل
فى قريش ولا تعدُهم الى غيرهم
فادِّ عنى هذا المال انطلق الى
عائشة ام المومنين فقل يقرء
عليك عمر السلام ولا تقل
امير المومنين فانى لست اليوم
للمومنين اميرًا وقل يستاذن عمر
بن الخطاب ان يُدفن مع صاحبيه
فسلم واستاذن ثم دخل عليها
فوجدها قاعدة تبكى فقال يقرأ
عليك عمر بن الخطاب السلام ثم
يستاذن ان يدفن مع صاحبيه
فقالت كنتُ اُريده لنفسى و
لاوثرنّ به اليوم على نفسى فلما اقبل
قيل هذا عبد الله بن عمر قد جاء
قال ارفعونى فاسندنى رجل اليه
فقال ما لديك قال الذى تحبُّ يا
امير المومنين اذنت قال الحمد لله
ما كان شىء اهمّ الىّ من ذلك فاذا

لوگوں کا کتنا قرضہ ہے شمار کرو جب معلوم ہوا کہ چھیاسی ہزار
درہم کے آپ قرضدار تھے حضرت عمر نے فرمایا اگر یہ قرضہ آل عمر کے
مال سے پورا ہو جائے تو اُنکے مال میں سے اس قرضہ کو ادا کیجیو ورنہ میرے
قوم بنی عدی بن کعب سے مانگیو اگر اُنکے مال سے بھی قرضہ پورا
نہو تو قریش سے سوال کیجیو اور اُنسے اُنکے غیر کی طرف تجاوز
نکر نا میری طرف سے اسی مال کو ادا کر دینا اب سب سے اہم کام
یہ ہے کہ تو حضرت عائشہ ام المؤمنین کے پاس جاکر کہیو عمر آپکو
سلام کہتا ہے اُنکے سامنے اب امیر المؤمنین کا لفظ نہ کہیو
کیونکہ آج میں مومنوں کا سردار نہیں میری حکومت مسلمانوں
سے آج منقطع ہو جاتی ہے میری طرف سے اُنسے کہو کہ عمر
ابن الخطاب اپنے دونوں صاحبوں کے پاس دفن ہونیکی
اجازت مانگتا ہے (سو عبد اللہ بن عمر حضرت عائشہ کے پاس آئے)
پھر سلام کرکے اندر آنیکی اجازت چاہی پھر حضرت عائشہ کے پاس
اکر کیا دیکھتے ہیں کہ وہ بیٹھیں زار و قطار رو رہی ہیں اُنہوں نے کہا آپکو
عمر بن الخطاب سلام کہتے ہیں اور اپنے دونوں رفیقوں کے پاس دفن
ہونیکی اجازت چاہتے ہیں حضرت عائشہ نے فرمایا گو وہ جگہ میں نے اپنی
قبر کے لئے رکھی تھی مگر آج میں اپنے نفس پر عمر بن الخطاب کو اختیار کرتی ہوں
اور برضا و رغبت یہاں مدفون ہونیکی اجازت دیتی ہوں) جب عبد اللہ
واپس آئے تو لوگوں نے کہا یہ عبد اللہ بن عمر آئے ہیں فرمایا مجھے اٹھاکر بٹھلاؤ
سو ایک شخص نے اپنے سہارے سے اُنہیں بٹھا دیا (آپنے عبد اللہ کی طرف اشارہ
کرکے فرمایا تیرے پاس کیا ہے (یعنی کیا خبر لایا ہے) کہا اے امیر المؤمنین جیسے
آپ دوست رکھتے تھے حضرت عائشہ نے اجازت دیدی فرمایا خدا کا شکر ہے
اس سے بہتر زیادہ کوئی امر مجھے نہ تھا سو جب میں

ان قبضت فاحملوني ثم سلم فقل
يستأذن عمر بن الخطاب فإن أذنت
لي فأدخلوني وإن ردتني فردوني
الى مقابر المسلمين وجاءت ام المؤمنين
حفصة والنساء تسير معها فلما رأيناها
قمنا فولجت عليه فبكت عنده ساعة
فاستأذن الرجال فولجت داخلا
بهم فسمعنا بكاءها من الداخل
فقالوا اوص يا امير المومنين
استخلف قال ما أجد احدا احق
بهذا الامر من هؤلاء النفر او الرهط
الذين توفي رسول الله صلى الله
عليه وسلم وهو عنهم راض فسمى
عليا وعثمان والزبير وطلحة وسعدا
وعبد الرحمن وقال يشهدكم
عبد الله بن عمر وليس له من الامر
شيء كهيئة التعزية له فان اصابت
الامرة سعدا فهو ذلك والا فليستعن
به ايكم ما امر فاني لم اعزله من
عجز ولا خيانة وقال اوصي الخليفة
من بعدي بالمهاجرين الاولين ان
يعرف لهم حقهم ويحفظ لهم حرمتهم
واوصيه بالانصار خيرا الذين

مرجاؤں تو میری لاش اٹھا کر لے عبداللہ دوبارہ حضرت عائشہ کو
سلام کہکر عرض کرنا کہ عمر بن الخطاب اجازت مانگتا ہے اگر اُسوقت بھی
وہ میرے لئے حکم دیدیں تو وہاں داخل کرنا اور اگر پھیر دیں تو مسلمانوں
کے مقبروں میں لیجانا (راوی کہتے ہیں) اتنے میں ام المؤمنین حضرت
حفصہ تشریف لائیں اور اُنکے ساتھ کئی عورتیں بھی تھیں ہمنے جب
اُنہیں آتے دیکھا تو حضرت عمر کے پاس سے کھڑے ہوگئے اور وہ حضرت
عمر کے پاس آئیں اور تھوڑی دیر وہاں رہیں پھر وہ دونوں گھر میں
اُنکی اجازت مانگی اور حضرت حفصہ اندر کے مکانمیں چلی گئیں
سو ہم اُنکے رونیکی اندر سے آواز سنتے تھے لوگوں نے کہا اے امیر المومنین
کچھ وصیت کیجئے اور کسیکو خلیفہ بنائیے فرمایا میں ان چھ شخصوں
کے علاوہ جنسے رسول خدا صلعم مرتے تک راضی تھے اس
خلافت کے لیئے کسی اور کو مستحق زائد نہیں پاتا پھر انہیں اُن
چھ شخصوں کے اس ترتیب سے نام لئے) علی عثمان زبیر
طلحہ سعد عبدالرحمن اور کہا عبداللہ بن عمر بھی تمہاری مجلس میں شریک
ہوگا مگر یہ خلافت کے لائق نہیں اُسکے لیئے یہ ہوسکے ہاں تمہاری
تقویت رائے اُس سے ہوسکتی ہے پس اگر سعد کو حکومت پہنچے
تو فبہا والا دوسرا جو تم میں سے امیر بنایا جاوے وہ سعد سے مدد
مدد چاہے کیونکہ میں نے اُسے عجز اور خیانت کی وجہ سے معزول
نہیں کیا تھا اور فرمایا جو میرے بعد خلیفہ ہوگا میں
اُسے وصیت کرتا ہوں کہ وہ مہاجرین اولین کے
حقوق پہچانے اُنکے تابعدوں کی حفاظت کرے
اسی طرح میں اُسے انصار کے ساتھ بھلائی کرنے
کی وصیت کرتا ہوں جنہوں نے جگہ پکڑی ہے

تبوّؤ الدار والايمان من قبلهم
أن يقبل من محسنهم وان يعفى
من مسيئهم واوصيه بالامصار
خيرًا فانهم ردء الاسلام وجباة
المال وغيظ العدوّ وان لا يؤخذ
منهم الا فضلهم عن رضاهم
واوصيه بالاعراب خيرًا فانهم
اصل العرب ومادّة الاسلام
أن يؤخذ من حواشي اموالهم
ويُرَدّ على فقرآئهم واوصيه
بذمّة الله وذمة رسوله أن
يوفى لهم بعهدهم وان يقاتل
من ورائهم ولا يكلفوا الا طاقتهم
فلما قبض خرجنا به فانطلقنا
نمشي فسلّم عبدُ الله بن عمر قال
يستاذن عمر بن الخطاب قالت
ادخلوه فأدخل فوضع هنالك
مع صاحبيه فلما فرغ من دفنه
اجتمع هؤلاء الرهط فقال عبد الرحمن
اجعلوا امركم الى ثلثة منكم قال
قال الزبير قد جعلت امري الى
علي فقال طلحة قد جعلت امري
الى عثمان وقال سعد قد جعلت

ہجرت گہرین یعنے مدینہ مین اور ایمان مین ان سے پہلے ہ
اور وصیت کا یہ مضمون ہے کہ اُنکے نیکون سے بھلائیان قبول
کرے اور اُنکے بدون کے گناہ معاف کرے نیز مین اُسے
شہر والون کے ساتھ بھلائی کی وصیت کرتا ہون کیونکہ وہ
اسلام کی قوت اور مدد کے بازو ہین اور مال کے جمع کرنے
والے اور دشمنون کو غصے مین ڈالنے والے ہین اور اس
امر کی بھی وصیت کرتا ہون کہ وہ اُنکی حاجت سے زائد مال
ہین اُنکی رضا سے لیوے اور مین اُس خلیفہ کو جنگلی لوگون
کے ساتھ بھلائی کی وصیت کرتا ہون کیونکہ وہ عرب کے
اصل اور اسلام کا مادہ ہین - نیز یہ کہ اُنکے وہ مال جو حاجت سے
زیادہ ہین لیکر اُنہین کے فقیرونکو دے اُس خلیفہ کو یہ بھی وصیت
کرتا ہون کہ اللہ اور اُسکے رسول نے جنکو امن اور پناہ دی ہے
اُنکا عہد اُنکے لئے پورا کرے اور اُنکے علاوہ اور لوگون سے جہاد
کرے اور اُنکو اُنکی طاقت کے موافق تکلیف دے راوی کہتے ہین
جب حضرت عمر فوت ہوگئے تو ہم وہان سے نکلکر چلے عبد اللہ بن عمر
نے حضرت عائشہ کو سلام کرکے کہا عمر بن الخطاب آپکا اذن چاہتے
ہین اُنہون نے فرمایا اُنہین اندر لے آؤ سو لوگ اندر لیگئے اور اُنکے
دونو یارون کے پاس وہین کھدا جب دفن سے فراغت پاچکے تو وہ قوم
جنہین خلافت دائر تھی جمع ہوئے عبد الرحمن نے کہا ہم چیدون آدمی
اپنی رائے کو اپنے ہی مین سے تین شخصون کو سونپ
دین زبیر بولے مینے اپنا اختیار علی رض کو سونپا طلحہ بولے
میرا کام عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف مفوض ہے
سعد نے کہا مین نے اپنا اختیار

امرا لی عبد الرحمن بن عوف
فقال عبد الرحمن ایکما تبرأ من
هذا الامر فنجعله الیه و الله
علیه و الاسلام لینظرن
افضلهم فی نفسه فاُسکت
الشیخان فقال عبد الرحمن
افتجعلونه الیّ و الله علیّ ان لا
آلو عن افضلکم قالا نعم و اخذ
بید احدهما فقال لك قرابة من
رسول الله صلی الله علیه وسلم
والقدم فی الاسلام ما قد علمت
فالله علیك لئن امّرتك لتعدلنّ
ولئن امّرت عثمان لتسمعن و
لتطیعنّ ثم خلا بالاخر فقال له
مثل ذلك فلما اخذ المیثاق
قال ارفع یدك یا عثمن فبایعه
و بایع له علیٌّ و وُلج اهل الدّار
فبایعوه رواه البخاریّ قال العلماء
ولا یُعرف احد تزوّج ابنتی غیره
ولذلك سمی ذو النورین فهو
من السابقین الاولین و اول
المهاجرین واحد العشرة المشهود
بالجنة واحد الستة الذین توفی

عبد الرحمن کہ سونپا پھر عبد الرحمن نے کہا تم دونوں (عثمان و
علی) میں جو شخص اس امر سے بریت ظاہر کرے ہم اس امر کو
دوسرے کی طرف مفوض کر دینگے اور اللہ اور اسلام اسپر شاہد ہے کہ اپنے اعتقاد
میں جو افضل شخص کو دیکھے اُس سے (یعنی جسکو) سو عثمان و علی دونوں خاموش
ہو گئے اُسوقت عبد الرحمن نے کہا تم مجھے اپنا اختیار دیتے ہو
اور خدا مجھپر شاہد ہے کہ میں تمہارے افضل شخص کے حق
میں قصور نکرونگا اُن دونو صاحبوں نے کہا ہاں ہمنے
اپنا اختیار تمہیں دیدیا - پس عبد الرحمن نے اُن دونوں
میں سے ایک کا ہاتھ (یعنی علی رضی اللہ عنہ) پکڑ کر کہا تم رسول خدا سے
قرابت رکھتے ہو اور اسلام میں تقدم جو جو تم جانتے ہو پس
خدا تعالی تمپر شاہد ہے کہ اگر میں تمہیں امیر بناؤں تو تم دل دینا
اور انصاف کرنا اور اگر میں عثمان کو امیر بناؤں تو تم اُسکی
سُننا اور اطاعت کرنا - پھر دوسرے (عثمان) سے خلوت
کر کے وہی باتیں ..... کہیں اور جب دونوں سے
عہد لے لیا تو کہا اے عثمان اپنا ہاتھ اُٹھاؤ سب سے پہلے
عبد الرحمن نے حضرت عثمان سے بیعت کی پھر حضرت علی نے پھر
گھر والے آئے اور سب نے بیعت کر لی - اہل علم فرماتے ہیں کہ بجز
حضرت عثمان کے کوئی دوسرا شخص ایسا معلوم نہیں ہوتا
جسنے پیغمبر کی دو صاحبزادیوں سے نکاح کیا ہو اسی وجہ سے
انہیں ذی النورین کہتے ہیں حضرت عثمان سابقین اولین
اور اول مہاجرین اور اُن دس شخصوں میں سے ایک
ہیں جنکے واسطے جنت کی بشارت دی گئی اور اُن چھہ
شخصوں میں سے ایک ہیں جنسے

رسول الله صلى الله عليه وسلم
وهو عنهم راض واحد الصحابة
الذين جمعوا القران وقال ابن
سعد استخلفه رسول الله صلى
الله عليه وسلم على المدينة
في غزوته ذات الرقاع والى
غطفان عن عبد الرحمن
قال ما رايت من اصحاب رسول
الله صلى الله عليه وسلم كان
اذا حدث اتم حديثا واحسن
من عثمان الا انه كان رجل يهاب
الحديث رواه ابن سعد عن محمد بن
سيرين قال كان اعلمهم
بالمناسك عثمان وبعده ابن عمر
رواه ابن سعد عن عبد الله
ابن عمران ابان الجعفي قال
ندري لم يسمى ذو النورين
قلت لا قال لم يجمع بين ابنتي
نبي منذ خلق الله ادم الحن تقوم
الساعة غير عثمان فلذلك سمي
ذو النورين رواه البيهقي عن
الحسن قال انما سمي عثمان
ذو النورين لانه لا نعلم احدا غلق

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مرتے تک راضی تھے اسی
طرح جنہوں نے قرآن جمع .....
کیا اُنہیں سے ایک ہیں۔ ابن سعد کہتے ہیں حضرت
اُنہیں غزوہ ذات الرقاع اور غطفان میں مدینہ پر اپنا خلیفہ
کرگئے تھے ابن سعد عبدالرحمن سے روایت کرتے ہیں
کہ عبدالرحمن نے کہا میں نے اصحاب رسول اللہ میں
سے کسیکو ایسا نہیں دیکھا کہ جب وہ حدیث کرے
تو اتم اور احسن الحدیث ہو مگر حضرت عثمان ایک ایسی
ہی شخص تھے اور وہ حدیث کرنے سے بہت ڈرتے
تھے محمد بن سیرین کہتے ہیں کہ حضرت عثمان تمام صحابہ
سے حج کے مناسک زیادہ جانتے تھے اور اُنکے بعد
ابن عمر۔
بیہقی عبداللہ بن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ ابان الجعفی
نے کہا تم جانتے ہو کہ عثمان کا نام ذوالنورین کیوں
رکھا گیا میں نے کہا نہیں کہا آدم علیہ السلام کی
پیدائش سے لیکر قیام قیامت تک حضرت عثمان
کے سوا کوئی ایسا شخص نہیں ہوا جسنے پیغمبر کی دو
بیٹیوں کو (ایکے بعد دیگرے) جمع کیا ہو اسیواسطے
اُنکا نام ذوالنورین رکھا گیا۔ ابونعیم حسن سے
روایت کرتے ہیں کہ حضرت عثمان کا نام ذوالنورین
اسوجہ سے رکھا گیا کہ اُنکے سوا کسیکو ہم ایسا نہیں جانتے
کہ پیغمبر کی دو بیٹیوں پر اپنا دروازہ بند کیا ہو
(یعنی نبی کی دو بیٹیوں سے نکاح کیا ہو)

بابه علی ابنتی بعیره رواه ابو
نعیم عن علی بن ابی طالب
انه سئل عن عثمان فقال ذلك
یدعی فی الملاء الاعلی ذو النورین
کان صهر رسول الله صلی الله
علیه وسلم فی بنتیه رواه ابن
عساکر قال ابن سعد کان عثمان
یکنی فی الجاهلیة ابا عمرو فلما کان
الاسلام ولدت له رقیة عبد الله فکنی
به وامه اروی بنت کریز ابن
حبیب بن عبد شمس بن عبد
المناف وامها حکیم البیضاء بنت
عبد المطلب بن هاشم توأمة
ابی رسول الله صلی الله علیه و
سلم فام عثمان بنت عمة النبی
صلی الله علیه وسلم قال ابن
اسحٰق وکان اول الناس اسلاما
بعد ابی بکر وعلی وزید وحارثة

فصل فی صفته اخرج ابن عساکر
من طرق ان عثمان کان رجلا
ربعة لیس بالقصیر ولا بالطویل
حسن الوجه ابیض مشربا حمرة
بوجهه نکتات جدری کبیر اللحیة

ابن عساکر کہتے ہین کہ مجھکو حضرت علی بن ابیطالب سے کسی نے
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا حال دریافت کیا فرمایا وہ
ایسا شخص تہا کہ فرشتون کی جماعت مین ذوالنورین کے
لقب سے پکارا جاتا اور وہ رسول خدا کا داماد تہا اُنکی دو بیٹیون
مین ۔

ابن سعد کہتے ہین کہ حضرت عثمان ایام جاہلیت مین
ابو عمرو کی کنیت سے مشہور تھے پھر جب اسلام لائے اور حضرت
رقیہ کے ہان عبداللہ پیدا ہوے تو اُنکی کنیت ابو عبداللہ
ہوئی اُنکی والدہ کا نام اروی بنت کریز ابن حبیب بن
عبد شمس بن عبد مناف ہی اور اُنکی مانی حکیم البیضا بنت
عبد المطلب بن ہاشم ہین اور یہ حکیم البیضا حضرت کے
والد عبداللہ کی جوڑوان بہن ہین اس سلسلے سے عثمان
کی والدہ حضرت کی پھوپی کی بیٹی ہوئین ۔ ابن اسحٰق
کہتے ہین کہ حضرت عثمان ابوبکر و علی زید و حارثہ رضی اللہ
عنہم کے بعد سب لوگون سے پہلے اسلام لائے

فصل حضرت عثمان کی صفت مین

ابن عساکر نے چند طرق سے روایت کیا ہے کہ حضرت
عثمان نہ تو بہت پست قد تھے نہ دراز قد میانہ قد
کے آدمی تھے اُنکا چہرہ بہت خوبصورت سفید
سرخی مایل تھا منہ پر چیچک کے دانے اور
ڈاڑھی بہت بڑی
تھی

عظیم الکراديس بعيد ما بين
المنكبين جدل الساقين طويل
الذراعين شعرة قد كساذراعيه
جعد الرأس اصلع احسن الناس
تغيرجمته اسفل من اذنيه يخضب
بالصفرة وكان قد شد اسنانه
بالذهب عن عبد الله ابن خزم
الما زني قال رايت عثمان بن
عفان فما رايت قط ذكرا ولا
انثى احسن وجها منه رواه
ابن عساكر عن موسى بن
طلحة قال كان عثمان اجمل الناس
عن اسامة بن زيد قال بعثني رسول
الله صلى الله عليه وسلم الى
منزل عثمان بصحفة فيها لحم فدخلت
فاذا رقية فجعلت مرة انظر الى
وجه رقية ومرة الى وجه عثمان
فلما رجعت سالني النبي صلى الله
عليه وسلم قال لي دخلت
عليهما قلت نعم قال هل رايت
وجها احسن منهما قلت لا يا رسول الله
رواهما ابن عساكر عن محمد بن ابراهيم بن الحرث
التيمي قال لما اسلم عثمان بن

مونڈھوں اور زانوؤں وغیرہ جوڑوں کی ہڈیاں بڑی بڑی
تھیں دونوں مونڈھوں میں بڑا فاصلہ تھا دونوں
پنڈلیاں گوشت سے پُر تھیں بائیں لمبی اُنپر اس
درجہ بال تھے کہ وہ اُنسے ڈھکی ہوئی نظر آتی تھیں
گھونگر والے گھنے بال اور دانت سب لوگوں سے
زائد خوبصورت تھے بالوں کے پٹھے کانوں سے نیچے رہا
کرتے تھے آپ زرد کا خضاب اکثر کرتے تھے آپنے دانت
سونے کے تاروں سے باندھ رکھے تھے ؛ ابن عساکر عبد اللہ
بن حزم مازنی سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت
عثمان کو دیکھا سو میں نے کوئی مرد و عورت اُنسے خوبصورت
زائد کبھی نہیں دیکھا - موسی بن طلحہ کہتے ہیں کہ عثمان
سب لوگوں سے زائد خوبصورت تھے - ابن عساکر
اسامہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت نے مجھے ایک کاسہ
گوشت دیکر عثمان کے گھر بھیجا جب میں گیا تو حضرت رقیہ
بیٹھی تھیں میں کبھی حضرت عثمان کے چہرے کی طرف
دیکھتا تھا اور کبھی رقیہ کی طرف نظر کرتا تھا جب میں
واپس آیا تو حضرت نے مجھ سے پوچھا تو دونوں پر داخل
ہوا تھا میں نے کہا جی ہاں - فرمایا کیا تو نے کسی
شوہر دو بی بی کو اُن دونوں سے خوبصورت زائد
دیکھا ہے میں نے کہا نہیں اے رسول خدا + ابن
سعد محمد بن ابراہیم بن الحرث سے روایت کرتے ہیں
کہ جب حضرت عثمان
اسلام لائے

عفان اخذه عمه الحكم ابن ابى
العاص بن امية فاوثقه رباطا
وقال نزعت عن ملة اباءك
الى دين محدث والله لا احلك
ابدا حتى تدع ما انت عليه فقال
عثمان والله لا ادعه ابدا ولا
افارقه فلما راى الحكم صلابته
فى دينه ترك رواه ابن سعد
عن انس قال اول من هاجر
من المسلمين الى الحبشة باهله
عثمان بن عفان فقال النبى صلى
الله عليه وسلم سبحان الله ان
عثمان لاول من هاجر الى الله
باهله بعد لوط رواه ابويعلى
الموصلى عن عائشة قالت
لما زوج النبى صلى الله عليه
وسلم ابنته ام كلثوم لعثمان
قال لها ان بعلك اشبه الناس
بجدك ابراهيم وابيك محمد
رواه ابن على عن ابن عدى عن ابن عمر قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
انا نشبه عثمان بابينا ابراهيم رواه
ابن عدى وابن عساكر عن

تو انکے چچا حکم ابن ابی العاص نے رسی سے مضبوط
باندھ دیا اور کہا تو اپنے ابائی دین سے مونہہ موڑ کر
نئے دین کی طرف جاتا ہے خدا کی قسم مین تجھے کبھی
نہ چھوڑونگا جب تک تو جس دین پر ہے اُسے ترک
نکرے - حضرت عثمان نے فرمایا بخدا مین اس دین
کو نہ چھوڑونگا اور نہ اُس سے کبھی جدائی اختیار
کرونگا چنانچہ جب حکم نے حضرت عثمان کی دین مین
وثوق اور مضبوطی دیکھی تو اُنہین چھوڑ دیا

ابو یعلی الموصلی انس سے روایت کرتے ہین کہ مسلمانون
مین سب سے پہلے اپنی اہل کے ساتھ حبشہ کی طرف
ہجرت کی وہ عثمان ہین اُسوقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا سبحان اللہ حضرت لوط کے بعد جن لوگون نے
اپنے اہل کے ساتھ اللہ کی طرف ہجرت کی اُن سب
مین اوّل عثمان ہین -

ابن عدی اور ابن عساکر حضرت عائشہ سے روایت
کرتے ہین کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی
ام کلثوم کا حضرت عثمان سے نکاح کیا تو اُنسے فرمایا کہ
تمہارا خاوند تمام لوگون مین سے تمہارے دادا حضرت ابراہیم اور
تمہارے والد محمد کے ساتھ بہت مشابہ ہین ؛

ابن عدی ابن عمر رضہ سے روایت کرتے ہین کہ
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم اپنے
والد حضرت ابراہیم کے ساتھ حضرت عثمان رضہ کو
مشابہ پاتے ہین

ابی العاص بن امیۃ فاوثقہ رباطا وقال
نزعت عن ملۃ اباءک الی دین محدث واللہ
لا احلک ابدا حتی تدع ما انت علیہ فقال
عثمان واللہ لا ادعہ ابدا ولا افارقہ فلما
رای الحکم صلابتہ فی دینہ ترکہ رواہ ابن
سعد عن انس قال اول من ھاجر من
المسلمین الی الحبشۃ باھلہ عثمان بن عفان
فقال النبی ص سبحان اللہ ان عثمان لاول
من ھاجر الی اللہ باھلہ بعد لوط رواہ ابو یعلی
الموصلی عن عائشۃ قالت لما زوج النبی ص بنتہ
ام کلثوم لعثمان قال لہا ان بعلک اشبہ الناس
بجدک ابراھیم وابیک محمد رواہ ابن عدی عن ابن عمر
قال قال رسول اللہ ص انا نشبہ عثمان بابینا
ابراھیم رواہ ابن عدی وابن عساکر عن ابی
عبد الرحمن السلمی ان عثمان حین حوصر اشرف علیھم
فقال انشدکم باللہ ولا انشد الا اصحاب النبی ص
الستم تعلمون ان رسول اللہ قال من جھز جیش
العسرۃ فلہ الجنۃ فجھزتھم الستم تعلمون ان
رسول اللہ ص قال من حفر بیر رومۃ فلہ الجنۃ فحفرتھا
فصلی فورہ رواہ البخاری عن ابی ھریرۃ قال
اشتری عثمان الجنۃ من النبی ص مرتین حیث
حفر بیر رومۃ وحیث جھز جیش العسرۃ رواہ ابن
عساکر عن ابی ھریرۃ ان النبی قال لعثمان انت اشبہ

تو اونکو چچا حکم بن ابی العاص نے رسی سے مضبوط باندھ دیا اور کہا تو اپنے باپ دادا کے دین سے منھ موڑ کر نئے دین کی طرف جاتا ہے خدا کی قسم میں تجھے کبھی کھولوں گا جبتک تو جس دین پر ہے اسے ترک نہ کرے حضرت عثمان نے فرمایا بخدا میں اس دین کو کبھی نہ چھوڑونگا اور نہ اس سے کبھی جدائی اختیار کرونگا چنانچہ جب حکم نے حضرت عثمان کے دین میں وثوق اور سختی دیکھی تو انہیں چھوڑ دیا ابو یعلی الموصلی انس سے روایت کرتے ہیں کہ مسلمانوں میں سب سے پہلے اپنی اہل کو ساتھ لیکر حبشہ کیطرف جسنے ہجرت کی وہ عثمان ہیں اور تو نبی صلعم نے فرمایا سبحان اللہ حضرت لوط کے بعد جس نے لوگوں سے اپنی اہل لیکر اللہ کیطرف ہجرت کی اونمیں اول عثمان ہیں ابن عدی اور ابن عساکر حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں جب نبی صلعم نے اپنی صاحبزادی ام کلثوم کا نکاح حضرت عثمان سے کیا تو اونسے فرمایا کہ تمہارا شوہر تمام لوگونسے تمہارے دادا حضرت ابراہیم اور تمہارے والد کے ساتھ بہت مشابہ ہے ابن عدی ابن عمر سے روایت کرتے ہیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم اپنے والد حضرت ابراہیم کے ساتھ عثمان کو بہت مشابہ پاتے ہیں بخاری میں ابو عبد الرحمن سلمی سے روایت ہے کہ حضرت عثمان جب گھیر لئے گئے تو لوگونسے یہانتک فرمایا میں تم سے خدا کا واسطہ دیکر سوال کرتا ہوں اور میرا سوال صحابہ رسول خدا سے ہے کیا تمہیں معلوم نہیں رسول خدا نے فرمایا تھا کہ جو شخص جنت کے لشکر کا سامان درست کردے اوسکے لئے جنت ہے سو میں نے اوکا سامان بنایا کیا تم نہیں جانتے کہ رسول خدا نے فرمایا تھا کہ جو شخص بیر رومہ کو (کنوئیں کا نام ہے) کھودوائے اوسکے لئے جنت ہے سو میں نے اوسے کھدوایا جو کہہ نہوں نے فرمایا لوگونے سب کی تصدیق کی ابن عساکر ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں حضرت عثمان نے رسول خدا سے دو دفعہ جنت خریدی ایک اوسوقت جب بیر رومہ کا کنواں کھدوایا دوسرے اوسوقت جب لشکر تبوک کا سامان درست کیا۔

ابن عساکر ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت نے فرمایا عثمان میرے سب یاروں میں میرے خلق کے ساتھ زیادہ مشابہ ہیں۔

اصحابی خلقا رواہ ابن عساکر عن عصمۃ بن مالک قال
لما ماتت بنت رسول اللہ ص تحت عثمان قال رسول
اللہ ص زوجوا عثمان لو کان لی ثالثۃ لزوجتہ وما
زوجتہ الا بالوحی من اللہ رواہ الطبرانی عن علی رض سمعت
رسول اللہ ص یقول لعثمان لولا ان لی اربعین ابنۃ
زوجتک واحدۃ بعد واحدۃ حتی لا یبقی منہن واحدۃ
رواہ ابن عساکر عن زید بن ثابت
سمعت رسول اللہ صلعم یقول اتانی
عثمان وعندی ملک من الملائکۃ
فقال شہید نقتلہ قوما نستحیی منہ
رواہ ابن عساکر عن ابن عمر
ان النبی صلعم قال ان الملائکۃ تستحیی من
عثمان کما تستحیی فی اللہ ورسولہ رواہ
ابو یعلی **فصل** فی خلافتہ ووفاتہ
علیہ السلام بویع بالخلافۃ بعد
دفن عمر بثلاث لیال فروی ان الناس
کانوا یجتمعون فی تلک الایام الی
عبد الرحمن بن عوف یشاورونہ
ویناجونہ فلا یخلوا بہ رجل ورأی
فیعدل بعثمان احدا فلما جلس
عبد الرحمن للمبایعۃ حمد اللہ واثنی علیہ
وقال فی کلامہ انی رایت الناس یابون
الا عثمان عن المسور بن مخرمۃ وفی روایۃ

طبرانی میں عصمہ بن مالک سے روایت ہے کہ رسول خدا کی دوسری
صاحبزادی جو حضرت عثمانؓ کی نکاح میں تھیں انتقال کر گئیں تو
حضرتؐ نے فرمایا عثمان کا نکاح کرو اگر میری تیسری بیٹی ہوتی تو انہیں
سے نکاح کرتا۔ یہ عثمان سے نکاح اللہ کی وحی کے سبب سے کیا
تھا ابن عساکر حضرت علی سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرتؐ سے عثمان کے
حق میں فرماتے سنا کہ اگر میری چالیس بیٹیاں ہوتیں تو یکے بعد
دیگرے عثمان سے سب کا نکاح کر دیتا۔ یہانتک کہ ایک بھی انمیں سے
باقی نہ رہتی۔ ابن عساکر زید بن ثابت سے روایت کرتے ہیں کہ
میں نے حضرت سے سنا فرماتے تھے میرے پاس عثمان ایسے وقت آئے کہ
فرشتوں میں سے ایک فرشتہ میرے پاس موجود تھا اوس فرشتہ نے کہا یہ
شخص شہید ہوگا ایک قوم اسے قتل کرے گی ہمیں اس شخص سے
شرم آتی ہے۔ ابو یعلی ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرتؐ نے
فرمایا بلاشبہ فرشتے عثمان سے ایسی شرم کرتے ہیں جیسے اللہ
اور اوسکے رسول کے حق میں شرماتے ہیں۔

حضرت عثمانؓ کی خلافت اور وفات کے بیان میں

حضرت عمرؓ کے دفن کے تین دن بعد آپکی خلافت پر لوگوں نے بیعت
کی منقول ہے کہ لوگ ان دنوں میں عبد الرحمن بن عوف کے پاس
آ آ کر جمع ہوتے اور اون سے مشورہ اور سرگوشی کرتے تھے کوئی
ایسا صاحب رائے اون سے خلوت نکرتا تھا کہ عثمانؓ کے مقابلہ میں کسی اور کو
برابری دیوے جب عبد الرحمن بیعت کرنے کے لئے بیٹھے تو
خدا کی حمد و ثنا کے بعد اپنے کلام میں فرمایا کہ میں نے لوگوں کو کہتے پایا کہ علاوہ
عثمان کے سب کی خلافت کا انکار کرتے ہیں ابن عساکر مسور بن مخرمہ سے
روایت کرتے ہیں اور ایک روایت میں یوں ہے کہ عبد الرحمن نے فرمایا

اما بعد یا علی فانی قد نظرت فی الناس
فلم ارهم یعدلون بعثمان فلا تجعلن
علی نفسک سبیلا ثم اخذ بید عثمان
وقال نبایعک علی سنة الله وسنة رسوله و
سنة الخلیفتین بعده فبایعه عبد الرحمن وبایعه
المهاجرون والانصار رواه ابن عساکر عن
انس قال ارسل عمر الی ابی طلحة الانصاری قبل ان
یموت بساعة فقال کن فی خمسین فی الانصار مع
هؤلاء النفر الذین سمّی الشوری فانهم فیما احسب سیجتمعون
فی بیت قم علی ذلک الباب باصحابک
فلا تترک احدا یدخل علیهم ولا تترکهم
یمضی الیوم الثالث حتی یولوا احدهم
رواه ابن سعد عن ابی وائل قال
قلت لعبد الرحمن بن عوف کیف
بایعتم عثمان وترکتم علیا فقال ما ذنبی
قد بدات بعلی فقلت ابایعک علی
کتاب الله وسنة رسول الله صلعم
وسیرة ابی بکر وعمر فقال فیما استطعت
ثم عرضت ذلک علی عثمان فقال نعم
رواه احمد ویروی ان عبد الرحمن
قال لعثمان خلوة ان لم ابایعک فمن
تشیر علیّ قال علیّ وقال لعلی ان لم
ابایعک فمن تشیر علی قال عثمان ثم

اما بعد اے علی میں نے لوگوں میں خوب غور کیا سو میں نے ان میں سے کسیکو
ایسا نہیں دیکھا کہ وہ کسیکو عثمان کے برابر کرے سو تم اپنے
جی میں غصے نہ ہونا پھر عثمان رضؓ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا ہم تم سے اللہ کے
طریقے اور اوسکے پیغمبر اور پیغمبر کے بعد دونوں خلیفوں کے طریقہ پر
بیعت کرتے ہیں سو اول تو عبد الرحمن نے بیعت کی پھر مہاجرین و
انصار نے۔ ابن سعد انس سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضؓ نے
وفات سے تھوڑی دیر پہلے کسیکو ابو طلحہ انصاری کے پاس بھیجا
اور فرمایا کہ تم پچاس انصاریوں کو لیکر ان چھ جماعت اصحاب شورہ
کے ساتھ ہو کیونکہ میں جانتا ہوں کہ وہ قریب ایک گھر میں جمع ہونگے
سو تم اپنے یاروں کے ساتھ ملکر اوس گھر کے دروازے پر کڑی رہنا
پھر کسیکو اندر جانے کی نہ چھوڑنا (یعنے کسیکو اصحاب شوریٰ کے
سوا گھر میں جانے دینا) اور جب تیسرا دن گذر جاوے تو جبتک کہ وہ
کسیکو اپنے میں سے خلیفہ نہ بنا لیں اونہیں بھی مت چھوڑنا
امام احمد ابو وائل سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عبد الرحمن
بن عوف سے کہا کہ تم نے عثمان سے کیوں بیعت کی اور علی رضؓ کو
چھوڑ دیا اونہوں نے کہا اسمیں میرا کیا قصور ہے میں نے تو علی ہی سے
ابتدا کی تھی اون سے کہا میں آپسے کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ
اور ابو بکر و عمر کی خصلت پر بیعت کرتا ہوں اونہوں نے جواب دیا
جس چیز میں مجھسے ہو سکیگا پھر میں نے یہی گفتگو عثمان پر پیش
کی اونہوں نے فرمایا۔ ہاں۔ منقول ہے کہ عبد الرحمن نے عثمان
سے خلوت میں کہا اگر میں تم سے بیعت نکروں تو پھر کسکا مجھے اشارہ
کروگے فرمایا علیؓ کا اور علیؓ سے کہا اگر میں تم سے بیعت نکروں
تو پھر مجھے کسکی طرف اشارہ کرتے ہو۔ فرمایا۔ عثمان ثم

سنت اور ابو بکر و عمر کی فعل پر علی نے فرمایا اللھم لا ولکن علی جھدی من ذالک و طاقتی۔ باقی بصفحہ آئندہ

دعا سعدا فقال من تشير علي فاما
انا وانت فلا نريد هذا فقال عثمان
ثم استشار عبد الرحمن الاعيان فراى
هؤلاء اكثرهم في عثمان فعن محمد بن شهاب
الزهري قال قلت لسعيد بن المسيب
هل انت مخبري كيف كان قتل عثمان
وما كان شأن القوم وشأنه ولم خذله
اصحاب محمد فقال قتل عثمان مظلوما
ومن قتله كان ظالما ومن خذله كان
معذورا قلت وكيف كان ذلك قال
ان عثمان لما ولي كره ولايته نفر من الصحابة
لان عثمان كان يحب قومه قولي الناس
اثني عشر سنة وكان كثير اما يولي بني أمية
ممن لم يكن له مع رسول الله صلعم
صحبة فكان يجيء من امرائه ما يكره
اصحاب محمد وكان عثمان يستعتب فيهم
فلا يعزلهم فلما كان في الستة الاواخر
استأمر بني عمه فولاهم وما اشرك
معهم في امرهم تتعوى الله وولى عبد الله
بن ابي سرح مصر فمكث عليها سنين
فجاء اهل مصر يشكونه ويتظلمون منه
وقد كان قبل ذلك من عثمان هنات
الى عبد الله بن مسعود وابي ذر وعمار

پھر سعد کو بلا کر یہ گفتگو بیان کی اونہوں نے فرمایا علی یا عثمان پھر عبد الرحمن
نے سعد کو بلا کر کہا تو مجھے کس کا مشورہ دیتا ہے کیونکہ میں اور تو تو اس حکومت
کی خواستگار ہی نہیں ہیں اونہوں نے عثمان کو فرمایا پھر عبد الرحمن نے
اشراف اور بزرگوں سے مشورہ لیا تو اونکے اکثر لوگوں کو عثمان ہی کی
طرف متوجہ دیکھا۔ ابن سعد اور ابن عساکر محمد بن شہاب زہری سے
روایت کرتے ہیں کہ میں نے سعید بن مسیب سے کہا کیا تو مجھے عثمان کے
قتل سے خبر دینے والا ہے کہ وہ واقعہ کیونکر ہوا اور اوسکا حال
اور قوم کا کیا کیفیت تھی اور محمد کے یاروں نے اونہیں کیوں سوا کیا
سعید نے جواب دیا کہ عثمان مظلوم مارے گئے اور اونکے قاتل ظالم تھے اور جنہوں نے
اونہیں فضیحت دی وہ معذور تھے میں نے کہا کیونکر کہا جب عثمان خلیفہ ہوئے
تو اونکی خلافت کو صحابہ کی ایک جماعت نے ناپسند جانا وجہ یہ تھی کہ عثمان
اپنی قوم کو محبوب رکھتے تھے وہ پورے بارہ برس لوگوں کے خلیفہ رہے اور
اکثر اوقات بنی امیہ میں سے دو لوگوں کو جنہیں رسول خدا کی صحبت
نہ ملی تھی عامل اور سردار بناتے تھے اونکی طرف سے وہ لوگ امیر
منکر کرتے تھے جنہیں اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم برا جانتے تھے اور عثمان
اونکے حق میں لجوئی اور رضامندی طلب کرتے تھے مگر اونہیں معزول
نہ کرتے تھے اور آخر خلافت کے چھ برس میں عثمان نے اپنے
چچیرے بھائیوں بنی حکومت کی لالچ سے اونہیں کو سردار بنایا
اور اونکے سوا کسی کو شریک نہ کیا اور اونہیں اللہ سے
ڈرنے کا حکم فرمایا اور عبد اللہ بن ابی سرح کو مصر کا والی
مقرر کیا وہ مصریوں پر کئی برس حاکم رہا یہاں تک کہ
مصری اوسکے ظلم کی شکایت اور فریاد لیکر آئے اور اس سے
پہلے عثمان کی طرف سے عبد اللہ بن مسعود اور ابو ذر اور عمار

بن یاسر فکانت بنو زهرة فی قلوبهم ما فیها لحال ابن مسعود
وکانت بنو غفار هم واحلافها من غضب
ابی ذر فی قلوبهم ما فیها وکانت بنو
مخزوم قد حنقت علی عثمان لحال
عمار بن یاسر وکان ابن مسعود
وابو ذر وعمار قد رضوا بعثمان بعد ما
اهل مصر یشکون ابن ابی سرح
فکتب الیه کتابا یتهدده فیه فابی ابن
ابی سرح تقبل ما فیها منه عثمان
وضرب بعض من اتاه من قبل عثمان
فقتله فخرج من اهل مصر سبعمائة
رجل فنزلوا المسجد وشکوا الی الصحابة
فی مواقیت الصلوة ما صنع ابن ابی
سرح بهم فقام طلحة بن عبید الله
فکلم عثمان بکلام شدید وارسلت
عائشة الیه فقالت تقدم الیک
اصحاب محمد وسالوک عزل هذا
الرجل فابیت فهذا قد قتل منهم
رجلا فانصفهم فی عاملک ودخل
علیه علی بن ابی طالب فقال انما
یسالونک رجلا مکان رجل
وقد ادعوا قتله دما فاعزله عنهم

بن یاسر کی نسبت کوئی مکروہ بات سرزد ہو چکی تھی پس عبداللہ
بن مسعود کے سبب سے قبیلہ بنو ہذیل اور بنو زہرہ کے دلوں میں
عثمان کی طرف سے کینہ اور عداوت تھی اور ابو ذر کسی کی وجہ سے
قبیلہ بنی غفار اور انکے ہم عہدوں کے دلوں میں غصہ تھا
اور عمار بن یاسر کے باعث سے بنی مخزوم غصہ میں تھے مگر ابن
مسعود اور ابو ذر اور عمار عثمانؓ سے راضی ہو چکے تھے غرضکہ
جب مصری ابن ابی سرح کی شکایت لائے تو آپنے اوسکو
ایک فرمان تہدیدی لکھا مگر جن چیزوں سے عثمانؓ نے اوسے منع کیا تھا
وہ اوسنے نہ قبول کیں اور جو لوگ عثمانؓ کیطرف آئے تھے اوسنے
سے بعض کو مارا اور ایک شخص کو ناحق قتل کر ڈالا سو مصریوں میں سے
سات سو آدمی آئے اور مسجد میں اوترے ابن ابی سرح کے ظلم
اور جو اوسنے اونکے ہمراہ کیا تھا نماز کے وقتوں میں صحابہ رضی اللہ
عنہم سے شکایتیں کیں یہ سنکر طلحہ بن عبید اللہ کہڑے
ہوئے اور عثمان سے زبردست گفتگو کی اور ہر سے حضرت
عائشہ نے عثمان کے پاس کسیکے ہاتھ کہلا بھیجا کہ تمہاری پاس
اصحاب محمد صلے اللہ علیہ وسلم آئے تھے اور اوس شخص کے
معزول کرنے کی خواستگاری کی آپنے انکار کیا سو اونہوں
اون میں سے ایک آدمی کو قتل کر ڈالا پس اپنے عامل
سے اونکا انصاف لو اتنے میں علی بن ابی طالبؓ آئے
اور فرمایا یہ لوگ ایک مرد کی عوض اور قصاص میں
ایک مرد چاہتے ہیں اور آپ کے پاس اوس کی طرف
سے خون کا دعوی لائے ہیں سو آپ اون میں فیصلہ
کیجے اور اوسے حکومت سے معزول کیجے۔

وافض بينهم فان وجب عليه حق
فانصفهم فيه فقال لهما اختارا رجلا
تولّيه عليكم مكانه فاشار الناس
عليه بمحمد بن ابی بکر فقالوا استعمل
علينا محمد بن ابی بکر فکتب عهده وولّاه
وخرج معه عدد من المهاجرين والانصار
ينظرون فيما بين اهل مصر وابن ابی
سرح فخرج محمد ومن معه فلما کان
علی مسيرة ثلاث من المدينة اذا هم
بغلام اسود يخيط البعير خبطا کانه يعجل
يطلب او يطلب فقال له اصحاب محمد
ما قصتك وما شانك هارب او طالب
فقال لهما انا غلام امير المومنين فبعثني
الی عامل مصر فقال لرجل هذا عامل
مصر قال ليس هذا اريد واخبروه امره
محمد بن ابی بکر فبعث في طلبه رجلا
فاخذه فجاء به اليه فقال غلام من انت
فاقبل مرة يقول انا غلام امير المومنين
ومرة يقول
انا غلام مروان حتی عرف فجاء به لعثمان فقال
محمد لمن ارسلت قال الی عامل مصر قال فاذا
قال برسالة قال کذاب قال لا
فتشوا فلم يجدوا کتابا وکانت معه

اگر دو اشخاص میں اور میرا انکا حق واجب ہے تو اوس سے انکا انصاف دلا
حضرت عثمان نے فرمایا تم ایک شخص کو پسند کرلو کہ میں اوسکی جگہ اوسے
عامل بناؤں سو لوگوں نے حضرت ابوبکر کے بیٹے محمد کیطرف اشارہ کیا
اور کہا محمد بن ابی بکر کو ہمپر والی مقرر کیجئے عثمان رض نے مصر کی ولایت
اوسے نہیں دیدی اور اونکے نام پر فرمان لکھدیا اوں کے ساتھ کئی
مہاجرین وانصار بھی اس غرض سے نکلے کہ اہل مصر اور ابن ابی سرح
کے درمیان جو معاملہ ہے نظر کریں ادہر محمد اور اونکے ساتھی نکلے
سو جب مدینہ سے تین منزل پرے نکل گئے تو ایک حبشی غلام
اونٹ بھگائے ہوئے آہو بچا گویا کہ وہ کسیکو ڈھونڈتا یا بھاگا ہوا
کہ اوسے کوئی ڈھونڈتا ہے سو اوس سے محمد کے ساتھیوں نے کہا
تیرا کیا حال ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تو بھاگا ہوا ہے یا کسیکو
ڈھونڈتا ہے اوسنے کہا میں امیر المومنین کا غلام ہوں اونہوں نے
مجھے مصر کے عامل کیطرف بھیجا ہے کسینے کہا مصر کے عامل یہیں ہیں
میں انہیں کو ڈھونڈتا محمد بن ابی بکر کو بھی لوگوں نے اسکی خبر دے
آپنے اوسکی طلب میں ایک شخص کو بھیجا اور وہ اوسے پکڑ کر محمد کے
پاس لے آیا اونہوں نے فرمایا تو کسکا غلام ہے سو کبھی تو اوسنے کہا
میں امیر المومنین عثمان کا غلام ہوں اور کبھی کہتا تھا کہ مروان
کا غلام ہوں یہانتک کہ ایک شخص نے پہچان لیا کہ یہ عثمان رض کا
غلام ہے محمد نے اوس سے پوچھا کہ تو کسکی طرف بھیجا گیا ہے کہا مصر کے
سردار کی طرف فرمایا کس چیز کے ساتھ کہا قاصدی کے ساتھ فرمایا تیرے
پاس کوئی خط ہے کہا نہیں میرے پاس کوئی خط نہیں راوی
کہتے ہیں پس لوگوں نے اوسکی تلاشی لی اور کوئی خط نہ پایا
اوسکے پاس نہ پایا۔ اور اوس کے پاس پانی کی ایک

اداوة فيها شئ يتقلقل تحركوه
ليخرج فسقوا الاداوة فاذا فيها كتاب من
عثمان الى ابن ابى سرح فجمع محمد من كان
عنده من المهاجرين والانصار وغيرهم
ثم فك الكتاب بمحضر تهم فاذا فيه اذا
اتاك محمد وفلان وفلان فاحتل فى قتلهم
وابطل كتابهم وقر على عملك حتى
يأتيك رأيى واحبس الى مدة من كان
يجوء الى يتظلم منك ليأتيك رأيى فى
ذلك ان شاء الله تعالى فلما قرأوا الكتاب
فزعوا ورعبوا ورجعوا الى المدينة وختم
محمد الكتاب بخواتيم نفر كانوا معه
ودفع الكتاب الى رجل منهم وقدموا
المدينة وجمع طلحة والزبير وعليا
وسعدا ومن كان من اصحاب محمد ثم
فضوا الكتاب بمحضر تهم واخبروهم
بقصة الغلام واقرأ وهم فلم يبق
احد من اهل المدينة الا حنق على
عثمان وزاد ذلك من كان غضب لابن
مسعود وابى ذر وعمار حنقا وغيظا
وقام اصحاب محمد فالحقوا بامتاذلهم
ما منهم احد الا وهو مغتم لما قرؤا
الكتاب فحاصر الناس عثمان واجلب

خشک چھاگل تھی جس میں کوئی چیز ہلتی ہوئی معلوم ہوتی تھی
ہرچند کہ لوگوں نے اوسے ہلایا تاکہ جو اوس میں ہے نکلے مگر کچھ نہ نکلا آخر
لوگوں نے اوس چھاگل کو پھاڑ ڈالا ناگہاں اوسمیں ایک خط
جو عثمانؓ کی طرف سے عبداللہ بن ابی سرح کو لکھا گیا تھا برآمد ہوا یہ دیکھکر
محمد نے اپنے ساتھیوں مہاجرین وانصار کو جمع کرکے اوسکے ساتھ
اوس خط کو کھولا لکھا تھا کہ جب تیرے پاس محمد اور فلاں فلاں شخص
پہونچیں تو اونکے قتل میں حیلہ کیجیو اور اوس خط کو جو اون کے
ہمراہ ہے باطل سمجھیو اور جبتک اور کوئی میری رائے تیری پاس نہ پہونچے
اپنے عمل پر ٹھہرا رہیو اور جو لوگ تیری فریاد میرے پاس لائیں اونہیں
روک رکھیو قید کرا سکے عقب میں انشاء اللہ تعالے میرا اور خط
تیرے پاس پہونچیگا۔ پس جب محمد نے خط پڑھا تو سبکے سب
گھبرا گئے اور رعب میں آکر مدینہ واپس آئے محمد نے اوس خط پر
اون لوگوں کی مہریں جو اونکے ہمراہ سفر میں تھے لگوالی تھیں اور
اونہیں میں سے ایک شخص کے وہ خط حوالہ کر دیا تھا اور مدینہ
میں آتے ہی طلحہ اور زبیر اور علی اور سعد اور جتنے اصحاب محمد
صلے اللہ علیہ وسلم تھے سبکو جمع کرکے اونکے سامنے خط کی مہریں توڑیں اور
غلام کے سارے قصہ اور اونکے خط پڑھنے کی خبر دی پس مدینہ
والوں میں سے کوئی بھی ایسا باقی نہ رہا کہ عثمان پر غصہ نہوا اور جو لوگ
عبداللہ بن مسعود اور ابوذر اور عمار بن یاسر کے سبب سے رنجیدہ
تھے اونکے واسطے یہ بات اور بھی غصہ کی زیادتی کا باعث ہوئی
اور وہ سبکے سب رسول خدا کے یار تھے اسکے بعد وہ اپنے اپنے
ٹھکانے پر چلے گئے اوس خط کے سننے اور پڑھنے سے ہر ایک
شخص مغموم تھا یہاں عثمان رضؓ پر لوگوں نے گھیرا ڈالا۔

عليهم محمد بن ابی بکر بنی یتیم
وغیرهم فلما رای ذلک علی بعث
الی طلحة والزبیر وسعد وعمار ونفر
من الصحابة کلهم بدری ثم دخل
علی عثمان ومعه الکتاب والغلام والبعیر فقال له
علی هذا الغلام غلامك قال نعم قال والبعیر بعیرك
قال نعم قال فانت کتبت هذا الکتاب
قال لا وحلف بالله ما کتبت هذا الکتاب
ولا امرت به ولا علم لی به قال له
علی فالخاتم خاتمك قال نعم قال کیف
تخرج غلامك ببعیرك بکتاب علیه
خاتمك لا تعلم به فحلف بالله ما کتبت
هذا الکتاب ولا امرت به ولا وجهت
هذا الغلام الی مصر قط واما الخط
فعرفوا انه خط مروان وشکوا فی
امر عثمان وسالوه ان یدفع الیهم
مروان فابی وکان مروان عنده
فی الدار فخرج اصحاب محمد من عنده
غضبانا وشکوا فی امره علموا ان
عثمان لا یحلف باطلا الا ان قوما قالوا
لزبیر ان عثمان لا یخرج من قلوبنا
الا ان یدفع الینا مروان حتی نقتله
ونعرف حال الکتاب وکیف یا مر

اور محمد بن ابی بکر بنی تیم وغیرہ کو عثمانؓ پر چڑھا لائے پس جب علیؓ
کو یہ بات معلوم ہوئی تو انہوں نے طلحہ اور زبیر اور سعد اور عمارؓ
اور ایک صحابہ کی جماعت کی طرف جو سب کے سب بدری تھے کسیکو
بھیجا پھر اوس خط اور غلام اور اونٹ کو اپنے ساتھ لیکر عثمانؓ
کے پاس آئے اور حضرت علی نے عثمانؓ سے کہا یہ غلام تمہارا
غلام ہے جواب دیا ہاں علیؓ نے فرمایا یہ اونٹ تمہارا اونٹ ہے
جواب دیا ہاں فرمایا کیا تمہیں نے یہ خط لکھا ہے عثمانؓ نے فرمایا نہیں
اور قسم کہا کر فرمایا نہ میں نے یہ خط لکھا نہ میں نے اسکا کسیکو حکم
کیا نہ مجھے اسکا کچھ علم ہے حضرت علیؓ نے فرمایا یہ مہر تو آپ ہی کی
ہے فرمایا ہاں مہر تو میری ہی ہے علیؓ نے فرمایا اچھا تمہارا غلام
اونٹ کو لیکر کیونکر نکلا اور یہ خط جسپر تمہاری مہر ہے اور جسکا
تمہیں علم نہیں کہاں سے آیا عثمان نے خدا کی قسم کہا کر کہا کہ میں نے
یہ خط لکھا اور نہ اسکے لکھنے کا حکم کیا اور نہ ہرگز اس غلام
کو مصر کی طرف میں نے بھیجا۔ لیکن جب لوگوں نے خط
پہچانا تو مروان کا خط معلوم ہوا لوگوں کو امر عثمان میں
شک سا پڑ گیا اور اون سے سوال کیا کہ مروان کو ہمیں
دیدیا جاوے مگر عثمانؓ نے انکار کیا اور اوسوقت
مروان عثمانؓ کے پاس گھر میں موجود رہتا سو اصحاب محمد
صلے اللہ علیہ وسلم غصہ میں بھرے ہوئے وہاں سے نکلے
اور عثمانؓ کی کلام میں شک کرنے لگے غرض عموماً لوگوں نے جان لیا
کہ عثمانؓ جھوٹی قسم کبھی نہ کھائینگے مگر ایک قوم نے کہا کہ عنقریب
عثمانؓ مروان کو ہمیں سونپ دینگے ہمارے دلوں سے کبھی بری ہونگے
ہم مروان سے اسکا حال معلوم کریں۔

بقتل رجل من اصحاب محمد بغيا حق
فان يكن عثمان كتب عزلناه وان يكن
مروان كتب على لسان عثمان نظرنا
فايكون منا في امر مروان ولزموا
بيوتهم وابى عثمان ان يخرج اليهم
مروان وحشي عليه القتل فحاصر الناس
عثمان ومنعوه الماء فاشرف على الناس
فقال افيكم علي فقالوا لا قال افيكم سعد
قالوا لا فسكت ثم قال الا احد يبلغ
فليسقينا ماء فبلغ ذلك عليا فبعث اليه
بثلاث قرب مملوة فما كادت تصل
اليه وجرح في سبيلها عدة من بني هاشم
وبني امية حتى وصل الماء اليه فبلغ عليا
ان عثمان يراد قتله فقال انما اردنا
منه مروان فاما قتل عثمان فلا وقال
للحسن والحسين اذهبا بسيفكما حتى
تقوما على باب عثمان فلا يدع احدا
يصل اليه وبعث الزبير ابنه وبعث
طلحة ابنه وبعث عدة من اصحاب
محمد ابناءهم يمنعون الناس ان يدخلوا
على عثمان ويسألونه اخراج مروان
فلما راى ذلك محمد بن ابي بكر عجل وحمي
الناس عثمان بالسهام حتى خضب

وہ محمد صلعم کے یاروں میں سے ایک مرد کو کیوں قتل کرتا اگر عثمان
نے خط لکھا ہو تو ہم اونہیں خلافت سے علیحدہ کر دینگے اور اگر مروان
نے عثمان کی معرفت لکھا ہو تو ہم اوسمیں نظر کرینگے پھر چند لوگوں
نے اونکے گھر کا پیچھا نہ چھوڑا اگر عثمان نے مروان کے نکالنے سے انکار
کیا اور اُسپر قتل کا خوف کر کے اونہیں سونپا پھر تو لوگوں نے سارے
گھر کا محاصرہ کر لیا اور پانی بالکل بند کر دیا۔ عثمان گھر کے
نا بدان سے لوگوں پر جھانک کر کہنے لگے کیا تم میں علی ہیں کہا
نہیں فرمایا کیا سعد ہیں لوگوں نے کہا نہیں پھر آپ چپکے ہو گئے پھر
تھوڑی دیر کے بعد فرمایا کیا کوئی ایسا نہیں ہے کہ یہ خبر علی کو پہنچا دے
پھر وہ ہمیں پانی پلا دیں سو جب علی کو یہ خبر پہونچی تو آپ نے
تین مشکیں پانی کی بھری ہوئیں اونکے پاس بھیجیں وہ نہ نزدیک
تھا کہ پانی اون تک پہونچ سکے اور اسوجہ سے بنی ہاشم اور
بنی امیہ کے چند آدمی زخمی ہوئے تھے کہ اونکے پاس پانی پہونچا
جب علی رض کو معلوم ہوا کہ لوگ عثمان رض کے قتل کا ارادہ کیے رہتے ہیں تو
آپنے فرمایا ہم تو عثمان سے مروان کو چاہتے تھے اور قتل عثمان
ہمیں منظور نہیں پھر حسن و حسین سے آپنے فرمایا کہ تم دونوں اپنی
تلواریں لیکر جاؤ اور عثمان رض کے دروازے پر کھڑے رہو اور کسیکو اون
تک پہونچنے نہ دو اور زبیر نے اپنے بیٹے کو اور
بہت سے اصحاب محمد صلعم علیہ وسلم نے اپنے اپنے فرزندوں کو بھیجا کہ عثمان رض
پر لوگوں کو داخل ہونے سے منع کریں اور مروان کا وہاں سے
نکالنے کا سوال کریں۔ پس جب محمد بن ابی بکر نے یہ واقعہ
دیکھا تو جلدی سے آئے اور لوگوں نے عثمان رض پر تیر برسانے
شروع کیے یہاں تک حسن دروازے پر خون میں لگین ہو گئے

الحسن بالدماء على بابه و اصاب
مروان سهم وهو في الدار وخضب
محمد بن طلحة وشج قنبر مولى علي
فحينئذ محمد بن ابي بكر ان يغضب بنو
هاشم لحال الحسن ولشج قنبر وتهاج
فتنة فاخذ بيد الرجلين فقال لهما
ان جاءت بنو هاشم فراوا الدماء
على وجه الحسن لشقوا الناس عن عثمان و
لبطل ما يريد ولكن مروا بنا حتى نتسور
عليه الدار فنقتله من غير ان يعلم
به احد فتسورهم وصاحباه من دار
رجل من الانصار حتى دخلوا على عثمان
ولا يعلم احد بمن كان معه لان
كل من كان معه كانوا فوق البيوت
ولم يكن معه الا امراته فقال لهما
هم مكانكما فان معه امراته حق
ابدأ كما بالدخول فاذا انا ضربته فادخلا
فتوخياه حتى نقتلاه فدخل محمد
فاخذ بلحيته فقال له عثمان والله لو رآك
ابوك لساءه مكانك مني فنزاخت
يده ودخل الرجلان عليه فتوخياه
حتى قتلاه وخرجوا هاربين من حيث
دخلوا ومرت امراته فلم يسمع

اور مروان کے بھی ایک تیر لگا اوس حال میں کہ وہ گھر ہی میں
تھا اور محمد طلحہ کے بیٹے کی خون بہنے لگا قنبر علی رضؓ کے
غلام کا سر پھوٹ گیا محمد بن ابی بکر کو خوف ہوا کہ مبادا حسن و
حسین کی وجہ سے بنو ہاشم غصہ میں آئیں اور ایک نیا
فتنہ پیدا ہو سو اونہوں نے دو آدمیوں کا ہاتھ پکڑ کر کہا
اگر بنو ہاشم آ کر حسنؓ کے منہ پر خون بہتا دیکھیں گے تو عثمانؓ سے
لوگو نکو بالکل علیحدہ کر دینگے اوسوقت ہمارا مقصود بالکل ملل
ہو جاوے گا ہاں تم میرے ساتھ چلو کہ ہم دیوار پر چڑھ کر اونکے گھر میں کود یں
اور بدون کسیکے جاننے کے ہم اونہیں قتل کر ڈالیں سو محمد اور اونکے
دونوں ہمراہی ایک انصاری مرد کے گھر میں سے کود کے اور
عثمانؓ کے پاس آئے یہاں عثمانؓ کے ساتھ بنو امیہ کے آنے کا
بالکل علم نہ ہوا کیونکہ وہ گھر کی چھت پر موجود تھے اور صرف اونکی بیوی
اونکے ساتھ تھیں محمد نے اپنے دونوں ہمراہیوں سے کہا تم یہیں
رہو جبتک کہ میں اندر آنے کی تمہیں اجازت دوں کیونکہ
اونکی بیوی اونکے پاس موجود ہے جب میں اونہیں پکڑ لوں گا تم چلے
آنا اور اُنپر لپکا جانا یہانتک کہ قتل کر ڈالنا یہ کہکر محمد آئے اور
عثمانؓ کی ڈاڑھی مضبوط پکڑ لی حضرت عثمانؓ نے محمد سے
فرمایا کہ خدا کی قسم اگر تیرے باپ (ابو بکرؓ) یہ حال دیکھتے
تو یہ تیری گستاخی اونہیں بہت بُری لگتی یہ سنتے ہی محمد کا
ہاتھ ڈھیلا پڑ گیا اور ڈاڑھی چھوڑ دی اتنے میں وہ دونوں
کمبخت آکر عثمانؓ پر پل پڑے یہانتک کہ اونہیں قتل کر ڈالا
اور جس راہ سے آئے تھے اوسی راہ سے بھاگ کر نکل گئے بہتیرا
اونکی بی بی چلائیں روئیں مگر اونکا چلانا کسنے نہیں سنا

صواحبها لما كان في الدار من الجلبة
وصعدت امراءته الى الناس فقالت
ان امير المومنين قد قتل فدخل الناس
فوجدوه مذبوحا وبلغ الخبر عليا
وطلحة والزبير وسعدا ومن كان
بالمدينة فخرجوا وقد ذهبت عقولهم
للخبر الذي اتاهم حتى دخلوا على عثمان
فوجدوه مقتولا فاسترجعوا وقال
علي لابنيه كيف قتل امير المومنين
وانتما على الباب ورفع يده فلطم الحسن
وضرب صدر الحسين وشتم محمد بن
طلحة وعبد الله بن الزبير وخرج وهو
غضبان حتى اتى منزله وجاء الناس
يهرعون اليه فقالوا ابنها يعلم فدبدك
من امير فقال علي ليس ذلك اليكم انما ذلك
لاهل بدر فمن رضي به اهل بدر فهو
خليفة فلم يبق احد من اهل بدر حتى
اتى عليا فقالوا ما نرى احدا احق بها
منك مد يدك نبايعك فبايعوه وهرب
مروان وولده وجاء علي الى امراءة
عثمان فقال لها من قتل عثمان قالت
لا ادري دخل عليه رجلان لا اعرفهما
ومعهما محمد بن ابي بكر واخبرت عليا

وجہ یہ کہ گھر میں ایک عجیب تلاطم اور شور ہو رہا تھا انجام کار عثمانؓ
کی بی بی کوٹھے پر چڑھ کے کہنے لگیں کہ امیر المومنین قتل کئے گئے سو لوگوں
نے آکر انکو مذبوح پایا جب یہ خبر حضرت علی اور طلحہ اور زبیر اور سعد اہل
مدینہ کو پہنچی تو بکے سب نکل کھڑے ہوئے اور اس قتل کی خبر نے
اونکی عقلیں کھو دیں یہانتک کہ جب عثمان کی پاس آئے تو انہیں مقتول
پایا پھر سینے پر مکا مارا انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور حضرت علیؓ نے اپنے دونوں
صاحبزادوں سے فرمایا امیر المومنین کیوں قتل کئے گئے حالانکہ دروازے
تمہارے اوپر اپنا نائنہ اوٹھا کر حسن کو ایک گھونسا مارا اور حسین کی چھاتی
پر روزے سے تھپڑ مارا اور محمد بن طلحہ اور عبد اللہ بن زبیر کو بہت برا
بھلا کہا اور وہاں سے نکلکر غصہ میں بھرے ہوئے اپنے مکان پر آئے
یہ لوگ دوڑے ہوئے حضرت علی کی پاس آکر کہنے لگے ہم آپ سے بیعت
کرتے ہیں کیونکہ کوئی امیر ضرور ہونا چاہیئے سو اپنا نائنہ دراز کیجئے حضرت
علیؓ نے فرمایا یہ (خلافت کسیکو سونپنا) تمہاری اختیار میں نہیں اور نہ
تمہارے کہنے سے میں بیعت کر سکتا ہوں یہ تو بدریونکے اختیار میں ہے
اہل بدر جس سے راضی ہونگے وہی خلیفہ ہوگا سو اہل بدر میں سے
کوئی شخص ایسا باقی نرہا کہ وہ علیؓ رضہ کے پاس نہ آیا ہو پھر سبنے
اونسے کہا آپ علی ہم کسی اور کو اس خلافت کا تم سے زائد مستحق نہیں
جانتے آپ اپنا نائنہ کہو لیئے کہ ہم بیعت کریں پس سبنے اونسے بیعت کر لی۔
مروان اور اوسکا بیٹا وہانسے بھاگ کر کسی طرف چلے گئے اور حضرت علی
عثمانؓ کی بی بی پاس آکر کہنے لگے ہمیں معلوم ہے عثمان کو کسنے قتل کیا
وہ بولیں مجھے معلوم نہیں اتنا جانتی ہوں کہ دو ایسے آدمی غصہ میں
واقف نہتی عثمانؓ کی پاس آئے اور انکے ساتھ محمد بن ابی بکر بھی تھے یہ جو کچھ
نے اور لوگوں نے اونکی بیٹا کیا تھا اونکی بی بی نے سب کی علیؓ کو اطلاع دی

والناس ماضم محمد فدعا علی محمد
فسأله عما ذکرت امرأة عثمان فقال
محمد لم تکذب قد والله دخلت علیه
وانا ارید قتله فذکرلی ابی فقمت
عنه وانا تائب الی الله والله ما قتلته
ولا امسکته فقالت امراته صدق
ولکنه ادخلهما عن مولی صفیة
وغیره قتل عثمان رجل من اهل
مصر یقال له حمار ازرق اشقر
رواه ابن عساکر عن المغیرة
بن شعبة انه دخل علی عثمان وهو
محصور فقال انك امام العامة وقد
نزل بك ما تری وانی اعرض علیك
خصالا ثلاثا اختر احدهن اما تخرج
فتقاتلهم فانك معك عددا وقوة
وانت علی الحق وهم علی الباطل واما
ان تخرج لك بابا سوی الباب الذی هم
علیه فتقعد علی راحلتك فتلحق
بمکة فانهم لن یستحلوك وانت بها
واما ان تلحق بالشام فانهم اهل الشام
وفیهم معاویة فقال عثمان اما ان
اخرج واقاتل فلن اکون اول من خلف
رسول الله ص فی امته بسفك الدماء

سو حضرت علی نے محمد کو بلا کر جو ماجرا عثمان کی بیوی نے ذکر کیا تھا اونسے
پوچھا محمد کہنے لگا وہ جھوٹ نہیں بولیں بیشک میں عثمان کے پاس گیا اور
اونہیں قتل کرنا چاہتا تھا سو اونھوں نے میرے باپکو مجھے یاد دلایا میں اسوقت
اونکے پاس سے کھڑا ہو گیا اور اللہ سے توبہ کی خدا کی قسم نہ میں نے
اونہیں قتل کیا اور نہ پکڑا عثمان رض کی بیوی نے کہا محمد سچ کہتا ہے مگر
وہ اُن دونوں شخصوں کے ہمراہ ضرور آیا تھا۔ ابن عساکر نے
صفیہ کے غلام وغیرہ سے روایت کرتے ہیں کہ عثمان رض کو مصریوں میں سے
ایک نیلی آنکھ سرخ رنگ والے شخص نے جسے حمار کہا جاتا تھا شہید کیا
احمد مغیرہ بن شعبہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ عثمان رض کے پاس اسوقت
گئے جب لوگوں نے اونکا محاصرہ کر لیا تھا گئے اور کہا آپ سب لوگونکے
امام ہیں اور مصیبتیں آپ پر اُتری ہیں اونہیں ملاحظہ فرما رہے
ہیں میں تین باتیں آپ پر پیش کرتا ہوں اون میں سے ایک کو
اختیار کر لیجئے یا تو آپ یہاں سے نکلئے اور اون سے مقاتلہ
کیجئے کیونکہ آپکے ساتھ بہت سے آدمی اور لڑائی کے اسباب ہیں
اور آپ حق پر اور وہ باطل پر ہیں دوسرے یہ کہ ہم آپکے لئے اوس
دروازہ کے علاوہ جسپر وہ موجود ہیں ایک اور دروازہ کھولدیں سو
آپ اپنی اونٹنی پر بیٹھکر مکہ چلے جاویں کیونکہ جبتک آپ مکہ میں ہینگے
وہ ہرگز آپ کے خون کو مباح نہ جانینگے تیسرے یہ بات کہ
آپ اہل شام میں چلے جاویں کیونکہ وہ شامی ہیں اور اونمیں معاویہ
بھی ہے عثمان رض نے فرمایا اگر میں یہاں سے نکلکر مقاتلہ کرتا
ہوں (تو مسلمانونکے خون بکھریں گے) سو میں اون لوگوں
میں سے جو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے اونکی
امت میں رہیں ہیں اول خونریزی کرنے والا ہرگز نہ بنوں گا

وان اخرج الی مکۃ فانی سمعت رسول
اللہ صلعم یلحد رجل بمکۃ من قریش
یکون علیہ نصف عذاب العالم فلن
اکون انا واما ان الحق بالشام فلن افارق
دار ھجرتی ومجاورۃ رسول اللہ صلعم
رواہ احمد عن ابی ثور الفہمی قال
دخلت علی عثمان وھو محصور فقال لقد
اختبأت عندی عشرا انی لرابع
اربعۃ فی الاسلام وانکحنی رسول
اللہ صلعم ابنتہ ثم توفیت فانکحنی
ابنتہ الاخری وما تغنیت ولا تمنیت
ولا وضعت یمینی علی فرجی منذ بایعت
بھا حی صلی اللہ علیہ وسلم ولا مرت بی
جمعۃ منذ اسلمت الا واعتق فیھا
رقبۃ الا ان لا یکون عندی فاعتقھا
بعد ذلک والعاشرۃ ان عثمان علیہ السلام
قد اشتری من رسول اللہ علیہ السلام
الجنۃ مرتین مرۃ علی بیر رومۃ ومرۃ
علی تجہیز جیش العسرۃ ولا زنیت فی
جاھلیۃ ولا اسلام ولا سرقت فی
جاھلیۃ ولا اسلام ولقد جمعت
القران علی عھد رسول اللہ صلعم
وکان قتل عثمان فی اوسط ایام التشریق

اور اگر یہاں سے نکلکر مکہ جاتا ہوں (تو بھی بن پین پڑتی) کیونکہ
میںنے رسول خدا کو فرماتے سنا ہے کہ قریش میں سے ایک شخص مکہ
کے حرم میں ستم کریگا اوسپر تمام جہان کی آدمیوں کا نصف عذاب
ہوگا سو میں ایسا شخص ہرگز نہ بنونگا اور اگر شام میں جاکر
ملتا ہوں (تو بھی اچھی بات نہیں) کیونکہ میں اپنے دار ہجرت
اور رسول خدا صلعم کے پڑوس سے کبھی جدا نہ ہوں گا۔ ابن عساکر
ابی ثور فہمی سے روایت کرتے ہیں کہ اونہوں نے کہا میں عثمان
کے پاس اُسوقت گیا کہ وہ گھرے ہوئے تھے سو اونہوں نے فرمایا
میںنے اپنے پروردگار کے پاس دس خصلتیں پوشیدہ رکھی ہیں
(۱) یہ کہ میں اسلام میں چار میں کا چوتھا ہوں (۲) رسول اللہ
صلعم نے اپنی بیٹی کا مجھسے نکاح کیا اور جب وہ فوت ہوگئیں تو دوسری
بیٹی مجھے بیاہ دی (۳) میں نے کبھی راگ کی خواہش نہ کی
(۴) کبھی برائی کی آرزو نکی (۵) جبسے اپنے محبوب رسول خدا سے
میںنے بیعت کی تو اپنا داہنا ہاتھ اپنی شرمگاہ پر کبھی نہ رکھا (۶)
اسلام لانیکے زمانہ سے اسوقت تک کوئی ایسا جمعہ نگذرا کہ میں نے
اوسمیں ایک بردہ آزاد نہ کیا ہو ہاں جب میرے پاس نہ ہوا تو
اوسکے بعد اوسکی عوض آزاد کیا (۷) میں نے اسلام میں
اور نہ جاہلیت میں کبھی زنا نہ کیا (۸) کسیکی کبھی چوری نکی
نہ اسلام اور نہ جاہلیت میں (۹) میںنے رسول اللہ صلعم کے زمانہ
میں قرآن جمع کیا اور دسویں خصلت حضرت عثمان کی یہ ہے کہ اونہوں
نے رسول خدا سے دو مرتبہ جنت خریدی ایک مرتبہ بیر رومہ پر اور دوسرے
مرتبہ لشکر تبوک کے سامان تیار کرنے پر حضرت عثمان کا قتل
سنہ ۵ - ایام تشریق کے اوسط میں ہوا۔

من سنة خمس وثلاثين وقيل قتل
يوم الجمعة لثمان عشر خلت من ذي
الحجة ودفن ليلة السبت بين المغرب و
العشاء في حشن كوكب بالبقيع وهو
اول من دفن به قيل كان قتله يوم
الاربعاء وقيل يوم الاثنين وقيل
قتل يوم الجمعة فان له يوم قتل
اثنان وثمانون سنة وقيل احدى
وثمانون سنة وقيل اربع وثمانون
وقيل ست او تسع وثمانون وقيل
تسعون قال قتادة صلى عليه الزبير
ودفنه وكان اوصى اليه عن يزيد
بن ابي حبيب قال بلغني ان عامة الركب
الذين سارو الى عثمان عامتهم حبشوا
رواه ابن عساكر عن حذيفة قال
اول الفتن قتل عثمان واخر الفتن خروج
الدجال والذي نفسي بيده لا يموت
رجل وفي قلبه مثقال حبة من
حب قتل عثمان الا تبع الدجال ان
ادركه وان لم يدركه امن به في قبره
عن ابن عباس قالوا لو لم يطلب الناس
بدم عثمان لرموا بالحجارة من السماء
عن الحسن قال قتل عثمان وعلى

اور بعض کہتے ہیں کہ اٹھارہویں ذی الحجہ جمعہ کے دن
آپ شہید ہوئے اور ہفتہ کی رات مغرب و عشا کے درمیان
حش کوکب (مدینہ میں ایک موضع ہے) بقیع میں دفن
ہوئے اور سب سے پہلے بقیع میں آپ ہی دفن کئے گئے
بعضے کہتے ہیں بدھ کے دن اور بعض پیر کے دن اور
بعض جمعہ کے دن عثمان رض شہید ہوئے آپکا سن شریف
شہادت کے دن پورا بیاسی سال کا تھا اور بعض کے
نزدیک اکیاسی اور بعض کے نزدیک چوراسی اور کسیکے
نزدیک چیاسی اور نواسی اور نوے بھی ہیں قتادہ فرماتے
ہیں کہ عثمان رض پر حضرت زبیر نے نماز پڑھی اور قبر میں آتارا
کیونکہ اونہوں نے نماز اور دفن کی وصیت زبیر کو کی
تھی ابن عساکر یزید بن حبیب سے روایت کرتے ہیں
کہ مجھے اطلاع ہوئی ہے کہ جو سوار عثمان رض کے
قتل کے لئے گئے تھے اون میں سے اکثر دیوانے اور
بادلے ہوگئے حذیفہ سے روایت ہے کہ سب سے پہلا فتنہ عثمان رض کا
شہید ہونا تھا اور سب سے پچھلا فتنہ دجال کا نکلنا ہوگا۔
مجھے اوس ذات کی قسم جسکی دست قدرت میں میری جان
ہے جس شخص کے دل میں عثمان رض کے قتل کی محبت رائی کے
دانے کی برابر بھی ہوگی وہ دجال کا تابع ہوکر مریگا اگر اپنی زندگی
میں اوسے پائیگا ورنہ قبر میں دجال پر ایمان لائیگا۔
ابن عباس فرماتے ہیں کہ اگر لوگ عثمان کے خون کا مطالبہ
نکرتے تو اوپر آسمان سے پتھر برستے حسن کہتے ہیں کہ
جب حضرت عثمان رض شہید ہوئے تو علی رضی اللہ عنہ

غائب فی ارض له فلما بلغه قال اللهم
انی لم ارض ولم أمر ولم اهما ابن
عساکر عن ابی خلدة الحنفی قال
سمعت علیا یقول ان بنی امیة یزعمون
انی قتلت عثمان لا والله الذی لا اله
الا هو ما قتلت ولم امالیت ولقد نهیت
فعصونی عن سمرة قال ان الاسلام
کان فی حصن حصین وانهم ثلموا فی
الاسلام بقتلهم عثمان ثلمة لا تسد
الی یوم القیمة وان اهل المدینة کانت
فیهم الخلافة فاخرجوها ولم تعد فیهم
عن محمد بن سیرین قال لم تفقد
الخیل البلق فی المغازی والجیوش
حتی قتل عثمان ولم یختلف فی اهلة
حتی قتل عثمان ولم تر هذه الحمرة
القی فی آفاق السماء حتی قتل الحسین
روی هذا الاحادیث ابن عساکر
عن محمد بن هلال قال
کان عبد الله بن سلام رض یدخل
علی محمد ومحاصری عثمان فیقول
لا تقتلوه فوالله لا یقتله رجل
منکم الا لقی الله اجزم لا یده وان
سیف الله لم یزل مصلوتا وانکم

اپنی زمین پر گئے ہوئے تھے سو جب اونہیں یہ خبر پہونچی تو
فرمایا بارخدایا میں نہ اونکے قتل سے راضی تھا اور نہ
اوسکے موافق ہوا۔ ابن عساکر ابو خلدہ حنفی سے روایت
کرتے ہیں کہ میںنے علی رض کو فرماتے سنا کہ بنی امیہ گمان
کرتے ہیں کہ میں عثمان رض کے قتل کا باعث ہوا
خدا کی قسم جسکے سوا کوئی معبود نہیں ہے
عثمان کو قتل کیا اور نہ قتل کے موافق ہوا
منع کیا مگر اونھوں نے میرا کہنا نہ مانا
اسلام ایک مضبوط قلعہ میں تھا اور لوگوں نے
کرکے اسلام میں ایک ایسا رخنہ پیدا کر دیا
نہ ہوگا اور مدینہ والوں میں خلافت تھی سو انہوں نے اوسے
خود نکالدیا اور اب وہ اون میں کبھی دوبارہ نہ آئے گی
محمد بن سیرین کہتے ہیں کہ عثمان رض کے قتل ہونے کے بعد
البلق گھوڑی جہادوں میں اور لشکر گم ہوگئے اور سرخ
اونکے قتل کے بعد چاندوں میں اختلاف واقع ہوا اس سے
پہلے کبھی اختلاف نہوا تھا اور یہ سرخی (شفق) جو آسمان کے
کنارونمیں دیکھی جاتی ہے حسین کے قتل کے پہلے نہ تھی اونکے
قتل کے بعد دیکھی گئی ان تینوں اثروں کو ابن عساکر نے روایت کیا
ہے عبدالرزاق اپنی مصنف میں محمد بن ہلال سے روایت کرتے ہیں
کہ عبداللہ بن سلام محمد بن ابوبکر اور عثمان کے گھر آنے والوں کے
پاس آکر فرمایا کرتے کہ اے لوگو تم عثمان کو قتل نکرنا خدا کی قسم جو شخص
جس نے اوسے قتل کر لیگا وہ اللہ کے پاس مجذوم ہوکر جائیگا یعنے وہ
ہاتھ نہ کہتا ہوگا بلا شبہہ اللہ کی تلوار ہمیشہ میان میں رہے اور خدا کی

والله لئن قتلتموه ليسلمنه الله ثم
لا يغمده عنكم ابدا وما قتل نبي قط
الا قتل به سبعون الفا ولا خليفة
الا قتل به خمسة وثلثون الفا قبل
ان يجتمعوا رواه عبد الرزاق في مصنفه
عن عبد الرحمن بن مهدي قال
خصلتان لعثمان ليستا لابي بكر ولا لعمر
صبره على نفسه حتى قتل وجمعه الناس
على المصحف رواه ابن عساكر عن
الشعبي قال سمعت مرثي عثمان
احسن من قول كعب بن مالك حيث
قال فكف يديه ثم اغلق بابه
وايقن ان الله ليس بغافل وقال لاهل
الدار لا تقتلوهم دعوا الله عن كل
امرء لم يقاتل فكيف رايت الله صب
عليهم العداوة والبغضاء بعد التواصل
وكيف رايت الخير ادبر بعده عن الناس
ادبار الرياح الحوائل رواه الحاكم
فصل اخرج ابن سعد عن موسى
بن طلحة قال رايت عثمان يخرج يوم
الجمعة عليه ثوبان اصفران فيجلس
على المنبر فيؤذن المؤذن وهو يتحدث
يسأل الناس من اسعارهم وعن

اگر تم لوگ اوسے قتل کروگے تو اللہ تعالی اپنی تلوار کو ایسا
میان سے کھینچیگا کہ پھر اوسے غلاف میں جانا نصیب نہ ہوگا اور
(یہ بھی یاد رکھو) کہ پہلے زمانہ میں جو نبی قتل کیا گیا اوسکے
فدیہ میں ستر ہزار آدمی قتل کیے گئے اور جب کسی خلیفہ کو لوگوں
نے قتل کیا تو اوسکی عوض پینتیس ہزار آدمی قتل کیے گئے
اس سے پہلے کہ آپس میں جمع ہو جاویں ابن عساکر عبد الرحمن
بن مہدی سے روایت کرتے ہیں کہ عثمان رض میں دو ایسی خصلتیں
تھیں جو حضرت ابوبکر رض و عمر رض میں نہ تھیں ایک تو اون کا اپنے
نفس پر صبر کرنا یہانتک کہ شہید ہو گئے دوسرے سب لوگوں کو
ایک مصحف پر جمع کرنا حاکم شعبی سے روایت کرتے ہیں کہ
میں نے عثمان رض کے مرثیوں میں سے کعب بن مالک کے مرثیہ سے اچھا زیادہ
کوئی مرثیہ نہیں سنا چنانچہ وہ کہتا ہے سو اوسنے (عثمان نے)
اپنے دونوں ہاتھ بند کر لیے اور اپنے گھر کا دروازہ بند کر لیا اور اس
بات کا یقین کر لیا کہ اللہ خبردار ہے اور اوسنے گھر والوں (اپنے
مددگاروں سے) کہا تم اے لوگو نہ لڑو جو شخص مقاتلہ نہ کرے خدا
اوسے معاف کرے سوائے دیکھنے والے تو نے دیکھا کہ اللہ تعالی
نے ملنے اور آپس میں محبت کے بعد اونمیں کیونکر عداوت اور دشمنی
ڈالدی اور تو نے دیکھا کہ اوسکے (عثمان) بعد بھلائی نے لوگوں
سے کیونکر منہ پھیرا انکی اوسنے ایسی جاتی رہی جیسے تیز چلنے والی ہوا
فصل ابن سعد موسی بن طلحہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عثمان
کو دیکھا کہ آپ جمعہ کے دن دو زرد کپڑے پہنے ہوئے تشریف لائے
اور منبر پر بیٹھ گئے مؤذن تو اذان دیتا تھا اور آپ باتیں کر رہے
تھے لوگوں سے اونکے نرخ کے باب میں اور اونکی خبروں

اخبارهم وعن مرضاهم واخرج
عبد الله عن ابی اروی قال کان
عثمان یلی وضوء اللیل بنفسه فقیل
له لو امرت بعض الخدم فکفوك فقال لا اللیل
لهم ینتهیون عن عمرو بن عثمان قال
کان نقش خاتم عثمان امنت بالذی
خلق فسوی رواه ابن عساکر عن عائشة
ان رسول الله صلعم قال ان عثمان رجل
حیی واخشیت ان اذنت له وانا علی
تلك الحالة ان لا یبلغ الی فی حاجته
عنها ان رسول الله صلعم قال الا استحی
من رجل تستحی منه الملائکة رواهما
احمد ومسلم عن ابن عمر ان رسول
الله صلعم قال عثمان احیی امتی واکرمی
رواه ابو نعیم عن ابی امامة ان
رسول الله صلعم قال ان اشد هذه
الامة بعد الانبیاء حیاء عثمان بن عفان
رواه ابو نعیم عن ام عیاش ان رسول
الله صلعم قال ما زوجت عثمان ام کلثوم
الا بوحی من الله رواه الطبرانی عن
ابی هریرة ان رسول الله صلعم قال لعثمان
یا عثمان هذا جبرئیل یخبرنی ان الله
قد زوجك ام کلثوم بمثل صداق رقیة

اور اونکے مریضوں کے احوال سے سوال کرتے عبد اللہ
بن اروی کہتے ہیں کہ عثمان رضی اللہ عنہ رات کو
خود اوٹھکر پانی لاتے اور وضو کرتے لوگوں نے کہا
اگر آپ اپنے خادموں کو حکم کریں تو وہ اس محنت کو آپ سے
کفایت کریں فرمایا نہیں رات اونکے لئے اسواسطے ہے کہ
اوسمیں آرام لیں عمر بن عثمان بن عفان کہتے ہیں کہ
حضرت عثمان کی انگوٹھی کا نقش آمنت بالذی
خلق فسوی رہا اوس ذات پر ایمان لایا جسنے پیدا کیا پھر ٹھیک کیا
تھا حضرت عائشہ رض فرماتی ہیں کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا
کہ بیشک عثمان ایک شرم والا آدمی ہے میں نے خوف کر کیا
کہ اگر میں انہیں اپنی اس حالت میں آنیکی اجازت دیتا
تو مجھ تک اپنی حاجت کو نہ پہونچ سکتے حضرت عائشہ ہی سے
روایت ہے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ میں اوس شخص سے
حیا نکروں جس سے فرشتے حیا کرتے ہیں ان دونوں روایتوں کو
احمد اور مسلم نے نقل کیا ہے ابن عمر کہتے ہیں کہ رسول خدا صلعم نے
فرمایا کہ عثمان میری امت میں سب سے شرم والا اور بزرگ زادہ ہے
ابو نعیم حضرت ابو امامہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا انبیاء
کے بعد اس امت میں سب سے زیادہ حیا میں عثمان بن عفان ہیں
طبرانی ام عیاش سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا میں نے
ام کلثوم کا عثمان سے نکاح نہیں کیا مگر اللہ تعالی کی وحی سے
ابن ماجہ ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلعم نے
عثمان سے فرمایا اے عثمان یہ جبرئیل مجھے خبر دے رہے ہیں
کہ میں تم سے ام کلثوم کا نکاح بعوض رقیہ کے مہر کے

وعلی مثل صحبتہا رواہ ابن ماجۃ
عن جابر ان النبی صلعم قال عثمان
بن عفان ولی فی الدنیا وولی فی
الآخرۃ رواہ ابو یعلی عن ابی ہریرۃ
ان رسول اللہ صلعم قال لکل نبی خلیل
فی امتہ وان خلیلی عثمان بن عفان
رواہ ابن عساکر عن طلحۃ ان النبی
صلعم قال لکل نبی رفیق ورفیقی فیہا عثمان
رواہ الترمذی وابن ماجۃ عن
ابی ہریرۃ عن ابن عباس قال
رسول اللہ صلعم لتدخلن بشفاعۃ
عثمان سبعون الفا کلہم قد استوجبوا
النار الجنۃ بغیر حساب رواہ ابن
عساکر عن ام المومنین عائشۃ
قالت قال رسول اللہ صلعم ادعوا لی
بعض اصحابی قلت ابا بکر قال لا قلت
عمر قال لا قلت ابن عمک قال لا قلت
عثمان قال نعم فلما جاء قال تنحی فجعل
یساررہ ولون عثمان یتغیر فلما کان
یوم الدار وحصر فیہا قال یا امیر المومنین
الا نقاتل قال لا ان رسول اللہ صلعم
عہد الی عہدا وانی صابر نفسی
علیہ رواہ احمد

اور اوس جیسی صحبت وملاپ پر تم سے کروں ابو یعلے
جابر سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلعم نے فرمایا عثمان بن عفان
دین ودنیا میں میرے دوست اور ولی ہیں ابن عساکر
ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا
ہر نبی کے لئے اوسکی امت میں ایک خاص دوست ہوتا ہے
اور میرا دوست عثمان بن عفان ہے۔ ترمذی میں
طلحہ سے روایت ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا ہر نبی کا ایک
رفیق ہوتا ہے اور میرا رفیق جنت میں عثمان ہے۔
ابن عساکر ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول
خدا نے فرمایا عثمان کی شفاعت کی وجہ سے ایسے
ستر ہزار آدمی جنہیں دوزخ واجب ہوگئی ہوگی جنت
میں بلا حساب داخل ہونگے امام احمد ام المومنین
حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ مجھسے رسول خدا
نے فرمایا میرے واسطے کسی میرے یار کو بلا لو مینے عرض
کیا ابو بکر رض کو فرمایا نہیں پھر مینے کہا عمر رض کو فرمایا نہیں
پھر مینے کہا حضرت علی کو فرمایا نہیں مینے عرض کیا
عثمان رض کو بلاؤں فرمایا ہاں پھر جب عثمان آئے
تو آپ اون سے ایک کونے میں ہوکر سرگوشی
کرنے لگے اور عثمان رض کا رنگ دگرگوں ہورہا
تھا سو جب وار کا دن ہوا اور عثمان محصور ہوگئے تو
لوگوں نے عرض کیا کیا ہم آپکی طرف سے نہ لڑیں فرمایا
ہرگز نہیں کیونکہ رسول خدا نے مجھسے ایک عہد لیا ہے اور
میں اپنے نفس کو اوسپر روکے ہوئے ہوں

عن

انس عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال ارحم امتی بامتی ابوبکر واشدھم فی امر اللہ عمر واصدقھم حیاءً عثمن بن عفان وافرضھم زید بن ثابت واعلمھم بالحلال والحرام معاذ بن جبل واقرأھم ابی بن کعب ولکل امۃ امین وامین ھذہ الامۃ ابو عبیدۃ بن الجراح رواہ احمد والترمذی وقال ھذا حدیث حسن صحیح وروی عن معمر عن قتادۃ مرسلا وفیہ واقضاھم علی رضی اللہ عنہ

فضل فی مناقب

ھولاء الثلاثۃ رضی اللہ عنھم عن انس بن مالک ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم صعد احدا وابوبکر وعمر وعثمان فرجف بھم فضربہ برجلہ فقال اثبت احد فانما علیک نبی وصدیق وشھید ان رواہ البخاری وابوداود ونحوہ عن عبد اللہ بن قیس ابی موسی الاشعری رضی اللہ عنہ انہ توضأ فی بیتہ ثم خرج فقلت لالزمن رسول اللہ صلے اللہ

ترمذی میں انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا میری امت پر سب سے زیادہ رحم کرنیوالی ابوبکر ہیں یعنے نرم دل اور اللہ کے کام بجالانے میں سب سے سخت زیادہ عمر ہیں اور سب سے سچے زائد عثمان بن عفان ہیں اور حلال وحرام میں سب سے زائد واقف معاذ بن جبل ہیں اور فرائض کے علم میں سب سے زائد زید بن ثابت اور قرات میں سب سے زائد عالم ابی بن کعب ہیں اور ہر امت میں ایک امین ہوا ہے اس امت کے امین ابو عبیدہ بن جراح ہیں ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ایک روایت میں معمر قتادہ سے روایت کرتے ہیں اور اس میں یہ لفظ ہیں کہ سب سے زائد قضا میں علی ہیں۔

فصل ان تینوں حضرات کی فضائل میں

بخاری اور ابوداؤد میں حضرت انس سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر وعمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کوہ احد (مکہ کا مشہور پہاڑ ہے) پر چڑھے پس پہاڑ ہلا (آنحضرت کی تشریف آوری کی خوشی کی وجہ سے) حضرت نے پاؤں سے ٹھوکر کر فرمایا کہ اے احد ٹھہر جا تجھ پر نبی اور صدیق (ابوبکر) اور دو شہید (عمر وعثمان) ہیں بخاری اور مسلم میں حضرت ابوموسی اشعری سے روایت ہے کہ وہ وضو کرکے اپنے گھر سے نکلے (پھر ابوموسے کہتے ہیں) میں نے اپنے دل میں کہا کہ میں رسول خدا صلعم کو ضرور ہولگا

علیہ وسلم ولاکونن معہ یومی
ھذا اقال فجاء المسجد فسأل عن النبی
صلے اللہ علیہ وسلم فقالوا خرج
ووجہ ھٰھنا فخرجت علی اثرہ
اسأل عنہ حتی دخل بئر اریس
فجلست عند الباب وبابھا من
جرید حتی قضی رسول اللہ صلے
اللہ علیہ حاجتہ فتوضأ فقمت الیہ
فاذا ھو جالس علی بئر اریس و
توسط قفھا وکشف عن ساقیہ ودلاھما
فی البئر فسلمت علیہ ثم انصرفت
فجلست عند الباب فقلت لاکونن
بوابا للنبی صلے اللہ علیہ وسلم
الیوم فجاء ابوبکر فدفع الباب فقلت
من ھذا فقال ابوبکر فقلت علی رسلک
ثم ذھبت فقلت یا رسول اللہ ھذا
ابوبکر یستأذن فقال ائذن لہ وبشرہ
بالجنۃ فاقبلت حتی قلت لابی بکر ادخل و
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یبشرک
بالجنۃ فدخل ابوبکر فجلس عن یمین
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم معہ
فی القف ودلی رجلیہ بالبئر کما صنع
النبی صلے اللہ علیہ وسلم وکشف

اور آج ساری دن اونکی ساتھ ہی ساتھ رہوں گا۔ سو
ابو موسیٰ مسجد میں آکر رسول خدا صلعم کو پوچھنے لگے
لوگوں نے کہا کہ وہ ابھی مسجد سے نکلکر ادہر تشریف لیگئے
ہیں (ابو موسیٰ کہتے ہیں) میں آپکو پوچھتا ہوا آپکے پیچھے
اور قدم بقدم چلا یہانتک کہ آپ بیر اریس (مدینہ کا مشہور باغ)
میں تشریف لائے اور میں باغکے دروازہ پر جو کھجور کی
ٹہنیوں وغیرہ سے بنا ہوا تھا بیٹھ گیا جب رسول خدا صلعم
قضاء حاجت کرکے وضو کرچکے تو میں آپکے پاس گیا اور
سو آپ کنوئیں پر بیٹھے ہوئے تھے اور اوسکی منڈیر کو بیچمیں
لیکر دونوں پنڈلیاں کھول کر دونوں پیر کنوئیں
میں لٹکائے بیٹھے رہے میں آپکو سلام کرکے چلا آیا اور
وہیں باغکے دروازہ پر آبیٹھا اور اپنے جی میں کہنے لگا
کہ آج رسول خدا صلعم کی دربانی کرونگا اتنے میں ایک شخص
آیا جسے میں نہ جانتا تھا) اور دروازہ کو کھٹ کھٹایا میں نے کہا
کون ہے کہا ابوبکر میں نے کہا ذرا یہیں ٹھہرے رہو پھر میں رسول اللہ
کے پاس آکر عرض کرنے لگا کہ اے رسول خدا ابوبکر
اندر آنیکی اجازت چاہتے ہیں فرمایا اونہیں آنے دو اور
جنت عالیہ کی خوشخبری دیدو میں آیا اور ابوبکر سے
کہا آیئے رسول خدا صلعم آپکو بہشت کی خوشخبری
دیتے ہیں پس ابوبکر آئے اور رسول خدا صلعم کی
داہنی طرف کنوئیں کی منڈیر پر بیٹھ گئے اور جسطرح
رسول خدا صلعم نے کیا تھا اونہوں نے بھی کنوئیں
میں پیر لٹکائے اور پنڈلیوں کو کھول دیا۔

عن ساقيه ثم رجعت وجلست
وقد تركت اخي يتوضأ ويلحقني
فقلت إن يرد الله بفلان بريد
اخاه خيرًا يأت به فاذا انسانٌ
يحرك الباب فقلتُ من هذا فقال
عمر بن الخطاب فقلتُ على رسلك
ثم جئت الى رسول الله صلى الله
عليه وسلم فسلمتُ عليه فقلتُ
هذا عمر بن الخطّاب يستاذن فقال
ائذن له وبشّره بالجنة فجئت فقلتُ
أدخل وبشرك رسول الله صلى الله
عليه وسلم بالجنة فدخل وجلس
مع رسول الله صلى الله عليه وسلم
في القُفّ عن يساره وَدَلّى رجليه
في البير ثم رجعتُ فجلستُ وقلت
إن يُرِدِ اللهُ بفلانٍ خيرًا يأت به
فجاء انسانٌ يُحرّك الباب فقلت
من هذا فقال عثمان بن عفّان فقلتُ
على رسلك وجئتُ الى النبي صلى
الله عليه وسلم فاخبرته فقال
ائذن له وبشّره بالجنة على بلوى
تصيبه فجئت فقلت ادخل وبشرك
رسول الله صلى الله عليه وسلم بالجنة

(ابوموسیٰ کہتے ہیں) پھر میں واپس آکر وہیں اپنی جگہ
بیٹھ گیا اور میں اپنے بھائی کو وضو کرتا چھوڑ آیا
تھا سو میں اپنے دل میں کہتا تھا اگر اللہ فلانے
کے ساتھ یعنے میرے بھائی کو بھلائی پہونچانا چاہیگا
تو اوسے بھی یہاں لے آئیگا۔ اتنے میں ایک شخص نے
دروازہ کی کنڈی ہلائی میں نے کہا کون کہا عمر بن الخطاب
میں نے کہا ذرا یہیں ٹہرے رہیئے پھر میں نے رسول خدا صلعم کے
پاس آکر سلام کیا اور کہا عمر بن الخطاب اندر آنیکی اجازت
مانگتے ہیں فرمایا اونہیں آنے دے اور جنت کی بشارت دیدے
سو میں نے آکر کہا آ جیئے۔ تشریف لایئے رسول خدا
صلعم آپکو جنت کی بشارت دیتے ہیں سو عمر رض آئے اور رسول اللہ
صلعم کے پاس بائیں طرف منڈیر پر بیٹھ گئے اور اپنے
پیروں کو کنوئیں میں لٹکا دیا پھر میں وہاں سے آکر دوسری
پر بیٹھ گیا اور اپنے دل میں کہنے لگا اگر اللہ فلاں شخص کے
ساتھ بھلائی کرنا چاہے گا تو اوسے یہاں لے آئے گا
اتنے میں ایک اور شخص نے آکر دروازہ ہلایا میں نے کہا
کون کہا عثمان بن عفان میں نے کہا یہیں ٹہرے رہیئے
اور میں نے رسول خدا صلعم کے پاس آکر عثمان رض کے
آنیکی خبر دی فرمایا اونہیں آنے دے اور جنت کی خوشخبری
اوس ایک بڑی مصیبت پر دے جو اونہیں پہنچیگی
پھر میں آکر کہنے لگا کہ آیئے اور رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم آپ کو جنت کی بشارت اوس بلائے
عظیم پر جو آپ کو پہونچے گی دیتے ہیں۔

على بلوى نصيبك فدخل فوجد
الفتق قد ملئ فجلس وجاهه من
الشق الآخر قال شريك قال سعيد
المسيب فاوتها قبورهم وفي رواية
فحمد الله ثم قال الله المستعان
رواه البخاري ومسلم عن زيد بن
ثابت رضي الله عنه قال ارسل الي
ابو بكر مقتل اهل اليمامة فاذا عمر بن
الخطاب عنده قال ابو بكر ان عمر اتاني
فقال ان القتل قد استحر يوم
اليمامة بقراء القرآن واني اخشى
ان استحر القتل بالقراء بالمواطن
فيذهب كثير من القرآن واني ارى
ان تامر بجمع القرآن قلت لعمر
كيف تفعل شيئا لم يفعله رسول الله
صلى الله عليه وسلم فقال عمر هذا
والله خير فلم يزل عمر يراجعني حتى
شرح الله صدري لذلك ورايت في
ذلك الذي راى عمر قال زيد قال
ابو بكر انك رجل شاب عاقل لا
نتهمك وقد كنت تكتب الوحي لرسول
الله صلعم فتتبع القرآن فاجمعه
فوالله لو كلفوني نقل جبل من الجبال

پس عثمان رضہ آئے اور میدہ کو بھرا ہوا پایا سو آپ اوسکی بغل
میں دوسری طرف بیٹھ گئے شریک (اوپر کا راوی) کہتا ہے
کہ سعید بن مسیب نے کہا میں اسکی تاویل اور تفسیر اونکی قبر میں
ہوں اور ایک روایت میں یوں ہی آیا ہے کہ عثمان رضہ نے
رسول خدا کے اس فرمانے پر خدا کا شکر کیا اور فرمایا اللہ سے مدد
طلب کیجاتی ہے کہ اس بلا کی تلخی اور مصیبتوں پر صبر عنایت
فرماوے امام بخاری زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت
کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ابوبکر رضہ نے کسی شخص کو اہل یمامہ
(معروف شہر ہے) کے ایام قتل میں جبکہ وہ پاس ہی جا جب بین گیا تھا
اونکے پاس عمر بن الخطاب بیٹھے تھے ابوبکر رضہ نے مجھسے فرمایا کہ
عمر رضہ میرے پاس آکر کہنے لگے کہ یمامہ کی دن قاریان قرآن کے
قتل کا بازار بہت گرم سوا یعنے اوس لڑائی میں بہت سے قاری
شہید ہوگئے اور مجھے خوف ہے کہ اگر اور موضع میں قاری لوگ
بکثرت قتل ہونگے تو قرآن کا ایک بہت بڑا حصہ جاتا رہے گا
میں اس میں مصلحت دیکھتا ہوں کہ آپ قرآن کے جمع کرنیکا حکم فرماویں اوپر
اونسے عمر سے کہا تم وہ چیز کیوں کرتے ہو جو رسول خدا نے نہیں کی عمر
نے جواب دیا کہ خدا کی قسم یہ کام بہتر ہے سو ہمیشہ عمر اسا میں مجھسے
کلام کرتے رہے یہانتک کہ اللہ نے قرآن کے جمع پر میرا سینہ کھولدیا اور مجھے
بھی اسمیں وہی مصلحت معلوم ہوئی ہے جو حضرت عمر کو معلوم ہوئی ہے
زید بن ثابت کہتے ہیں کہ (اس تقریر کے بعد) ابوبکر رضہ نے فرمایا کہ تو جوان اور
سمجھدار آدمی ہے ہم تجھے اسمیں جھوٹ کی تہمت نہیں لگا سکتے اور
تو رسول خدا کا کاتب وحی تھا سو تو قرآن کو تلاش کر اور اکٹھا کر
زید کہتے ہیں خدا کی قسم اگر وہ مجھے پہاڑوں میں سے کسی بڑے پہاڑ کی

ما کان اثقل علیّ مما امرنی بہ من جمع
القرآن قال قلت کیف تفعلون شیئاً
لم یفعلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قال ھو واللہ خیر فلم یزل
ابوبکر یراجعنی حتی شرح اللہ صدری
للذی شرح لہ صدر ابی بکر وعمر
فتتبعت القرآن اجمعہ من العسب
واللخاف وصدور الرجال حتی وجدت
آخر سورۃ التوبۃ مع ابی خزیمۃ
الانصاری لم اجدھا مع احدٍ
غیرہ لقد جاءکم رسول من انفسکم
حتی خاتمۃ برآءۃ فکانت الصحف
عند ابی بکرٍ حتی توفاہ اللہ ثم عند
عمر حیوتہ ثم عند حفصۃ بنت عمر
رواہ البخاری عن عبد اللہ بن
عمر رضی اللہ عنہما قال اتخذ رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خاتماً من
ورقٍ فکان فی یدہ ثم کان فی ید
ابی بکرٍ وعمر رضہ ثم کان فی ید
عثمان حتی وقع فی بیر اریس نقش
محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

فضیلۃ ابی بکر الصدیق بعد
النبی صلے اللہ علیہ وسلم ثم عمر

القل کی تکلیف دیتے تو اور سچ سے جو مجھے اونہوں نے
حکم کیا یعنے قرآن کے جمع کرنیکا مجھپر بھاری نہ ہوتا (زید
کہتے ہیں) مینے کہا تم لوگ وہ چیز کیوں کرتے ہو جو رسول
خدا نہیں کی حضرت صدیق نے فرمایا خدا کی قسم
یہ بہتر ہے پس ابوبکر رضہ ہمیشہ مجھ سے گفتگو کرتے
یہاں تک کہ جس چیز کی طرف ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما
کا سینہ اللہ نے کھولا تا اوسی چیز کی طرف اللہ نے میرا
سینہ کھولا پس مینے قرآن کو ڈھونڈا حال یہ کہ میں
اوسے جمع کرتا ہوں کھجور کی شاخوں اور پتھروں اور
حافظوں کے سینہ سے حتے کہ سورہ توبہ کی آخر آیتیں
مینے خزیمہ انصاری کے پاس پائی جو اونکے
سوا اور کسی کے پاس نہ پائی ہیں اور وہ لقد جاءکم
رسول من انفسکم سے آخر سورہ برات تک تھی سو وہ
لکھی ہوئی صحیفے حضرت ابوبکر کے پاس رہے یہانتک
کہ اللہ تعالی نے اونہیں وفات دی پھر حضرت عمر کے
پاس اونکی حیات تک رہے پھر حضرت حفصہ رضہ عمر رضہ کی صاحبزادی
کے پاس رہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی انگوٹھی بنائی
تھی اور وہ آپکے ہاتھ میں رہی پھر ابوبکر و عمر رضی اللہ
عنہما کے ہاتھ میں رہی پھر حضرت عثمان کے ہاتھ آئی
یہانتک کہ اونکے ہاتھ سے بیر اریس میں گر پڑی اوسکا نقش محمد رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تھا نبی صلے اللہ علیہ وسلم
کے بعد بزرگی حضرت ابوبکر کو ثابت ہے پھر عمر

ثم عثمان ثم علی علیہم الصلوٰۃ
والسلام عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ
عنہ قال کنا فی زمن النبی صلی اللہ
علیہ لا نعدل بابی بکر احدا ثم عمر
ثم عثمان ثم نترک اصحاب النبی
صلی اللہ علیہ وسلم لا نفاضل
بینھم رواہ البخاری ومسلم
وابوداود عن سالم بن عبد اللہ
بن عمر قال کنا نقول ورسول اللہ
صلعم بعد حی افضل امۃ النبی ص ابوبکر
ثم عمر ثم عثمان رواہ ابوداود وعن عبد خیر عن علی
قال الا اخبرکم بخیر ھذہ الامۃ
بعد نبیھا صلی اللہ علیہ وسلم
ابوبکر ثم خیرھا بعد ابی بکر عمر
ثم یجعل اللہ الخیر حیث احب رواہ
احمد عن محمد بن الحنفیۃ ابن
علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ
قال قلت لابی ای الناس خیر بعد
النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
ابوبکر قلت ثم من قال عمر فخشیت
ان یقول عثمان قلت ثم انت
قال ما انا الا رجل من المسلمین رواہ
البخاری ومثلہ ابوداود عن

پھر عثمان پھر علی علیہم الصلوٰۃ والسلام کو ثابت ہے۔
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول خدا
کی زمانہ میں ابوبکر رض کی برابر کسیکو نہ سمجھتے تھے پھر عمر پھر
عثمان کے برابر کسیکو نہ کرتے تھے پھر ہم اصحاب نبی صلے اللہ
علیہ وسلم کو چھوڑ دیتے اور اون میں ایک کو دوسرے
پر بزرگی نہ دیتے تھے اسی بخاری اور مسلم اور ابوداؤد نے
روایت کیا ہے ابوداؤد میں سالم بن عبد اللہ سے روایت
ہے کہ عبد اللہ بن عمر نے فرمایا کہ رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم زندہ تھے اور ہم کہا کرتے تھے کہ نبی صلے اللہ
علیہ وسلم کے پیچھے افضل امت ابوبکر ہیں پھر عمر
پھر عثمان رضی اللہ عنہم امام احمد عبد خیر سے روایت
کرتے ہیں کہ حضرت علی نے فرمایا کیا میں تم کو اپنے
نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد بہترین اس امت کے
خبر نہ دوں وہ ابوبکر رض ہیں پھر ابوبکر رض کے بعد
بہترین اس امت کے عمر ہیں پھر کہیگا اللہ بھلائی
کو جہاں دوست رکھے بخاری اور ابوداؤد میں
محمد بن الحنفیہ حضرت علی بن ابیطالب کے فرزند سے روایت ہے کہ
میں نے اپنے باپ سے پوچھا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد
تمام لوگوں میں کون شخص بہتر ہے فرمایا ابوبکر رض
میں نے کہا پھر کون فرمایا عمر اس کے بعد مجھے خوف
ہوا کہ مبادا آپ عثمان رض کا نام لے دیں میں نے کہا
عمر کے بعد پھر آپ ہیں فرمایا نہیں میں تو مسلمانوں
میں سے ایک مسلمان آدمی ہوں

عبد الله بن عمر رض قال كنا نخير بين
الناس فى زمن رسول الله صلى الله
عليه وسلم فنخير ابا بكر ثم عمر ثم
عثمان فيسمع النبى صلعم ذالك ولا
ينكره رواه الطبرانى عن ابى عبد الله عمرو
بن العاص رضى الله عنه قال كان
رسول الله صلى الله عليه وسلم
يقبل بوجهه وحديثه على اشرف القوم
يتألفهم بذلك فكان يقبل بوجهه
وحديثه على حتى ظننت انى خير القوم
فقلت يا رسول الله انا خير ابو بكر
قال ابو بكر فقلت اذا يا رسول الله
ام عمر فقال عمر فقلت يا رسول الله انا خير
ام عثمن فقال رسول الله عثمان فلما
سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم
فصدقنى فلوددت انى لم اكن سألت
رواه الترمذى عن عبد الله بن عمر
قال كنا نخير بين الناس فى زمان رسول
صلى الله عليه وسلم فنخير ابا بكر ثم
عمر ثم عثمان بن عفان رواه البخارى

مناقب امير المومنين امام المتقين
ابو الحسن على بن ابى طالب المرتضى
عليه الصلوة والسلام

عن سعد بن

طبرانی میں عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ ہم نبی صلعم کے زمانہ میں سب لوگوں میں سے ابو بکر رض کو اختیار کرتے تھے پھر عمر پھر عثمان کو نبی صلعم اسے سنتے اور انکار نہ کرتے ترمذی میں ابو عبد اللہ عمرو بن عاص سے ہے کہ رسول خدا صلعم بہترین قوم پر اپنی بات کرنے میں متوجہ ہوتے تھے (یعنی اوسکے ساتھ خوش کلامی سے پیش آتے تھے) تاکہ اس کلام کی وجہ سے اونسے الفت پکڑیں سو مجھ پر اکثر توجہ فرمایا کرتے تھے اس سے میں نے گمان کیا کہ ساری قوم میں میں ہی بہتر اور افضل ہوں پس میں نے عرض کیا اے رسول خدا میں بہتر ہوں یا ابو بکر فرمایا ابو بکر۔ پھر میں نے کہا میں بہتر ہوں یا عمر فرمایا عمر پھر میں نے کہا اے رسول خدا میں بہتر ہوں یا عثمان آپنے فرمایا عثمان سو جب میں نے رسول خدا سے پوچھا آپنے میرے سوال کا جواب بدون رعایت فرمایا سو میں دوست رکھتا تھا کہ کاش اسکا میں نے آپسے سوال ہی نکیا ہوتا۔ بخاری میں عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول خدا کے زمانہ میں ہم لوگوں میں سے ابو بکر کو اختیار کرتے تھے پھر عمر پھر عثمان رضی اللہ عنہم کو

امیر المومنین امام المتقین ابو الحسن علی بن ابی طالب مرتضی علیہ الصلوۃ والسلام کے فضائل

بخاری مسلم میں سعد بن ابی وقاص سے

ابی وقاص قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم لعلی انت منی بمنزلۃ
ھارون من موسی الا انہ لا نبی بعدی
رواہ البخاری ومسلم عن سعد بن
ابی وقاص رض قال خلف رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم علیا کرم اللہ
وجھہ فی غزاۃ تبوک فقال یا رسول
اللہ تخلفنی فی النساء والصبیان فقال
الا ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ھارون
من موسی غیر انہ لا نبی بعدی رواہ
احمد عن زر بن حبیش قال قال علی
رضی اللہ عنہ والذی فلق الحبۃ وبرأ
النسمۃ انہ لعھد النبی الامی صلے اللہ
علیہ وسلم الی ان لا یحبنی الا مومن ولا
یبغضنی الا منافق رواہ مسلم عن
سھل بن سعد الساعدی ان رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال یوم خیبر
لاعطین غدا ھذہ الرایۃ غدا رجلا
یفتح اللہ علی یدیہ یحب اللہ ورسولہ
ویحبہ اللہ ورسولہ فلما اصبح الناس غدوا
علی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
کلھم یرجون ان یعطاھا فقال این
علی بن ابی طالب فقالوا ھو یا رسول اللہ

روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے علی رض
سے فرمایا جیسے ہارون کہ موسی کے ساتھ خصوصیت تھی
اوسی مرتبہ میں تم میرے ساتھ ہو فرق اتنا ہے کہ میرے
بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ امام احمد سعد بن ابی وقاص سے
روایت کرتے ہیں کہ جنگ تبوک میں رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے علی کرم اللہ وجہہ کو اپنی پیچھے چھوڑا اونہوں نے
کہا اے رسول خدا آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑے
جاتے ہیں فرمایا کیا تم اس سے راضی نہیں ہو کہ تم ہارون
کو موسے سے قرب تھا اوس مرتبہ میں تم میرے ساتھ ہو مگر اتنی
بات ہے کہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں مسلم میں زر بن حبیش سے روایت
ہے کہ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اوس ذات کی قسم جسنے دانہ
کو پھاڑ کر اوگایا اور جس نے ذی روح کو پیدا کیا نبی امی
صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے اسبات کی وصیت کی اور حکم فرمایا کہ مجھے مومن
سوا اور کوئی دوست نہ رکھیگا اور منافق کے علاوہ کوئی دشمنی نہ رکھیگا
بخاری مسلم میں سہل بن سعد ساعدی سے روایت ہے کہ رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر کے دن فرمایا میں کل اس جھنڈے کو
(جو سرداری کی علامت تھی) ایک ایسے شخص کو دونگا جسکے ہاتھوں
سے اللہ تعالے قلعہ خیبر کو فتح کریگا وہ خدا اور رسول خدا کو دوست رکھیگا
اور اسے خدا اور رسول دوست رکھینگے سو جب لوگوں نے صبح کی تو
سب کے سب صحابہ علی الصباح رسول خدا صلعم کے پاس آئے
اور سب اوس جھنڈے ملنے کی امید رکھتے تھے۔ سو رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ علی بن ابی طالب کہاں
ہیں صحابہ نے عرض کیا اے رسول خدا اونکی

الله يشتكي عينيه قال فارسلوا اليه
فأتي به فبصق رسول الله صلى الله عليه
وسلم في عينيه فبراء كان لم يكن به
وجع فاعطاه الراية فقال علي يا رسول
الله أقاتلهم حتى يكونوا مثلنا فقال
انفذ على رسلك حتى تنزل بساحتهم
ثم ادعهم الى الاسلام واخبرهم
بما يجب عليهم من حق الله فوالله لان
يهدي الله بك رجلا واحدا خير لك
من ان يكون لك حمر النعم رواه البخاري
ومسلم وعن عمران بن حصين رضي
الله عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم
قال ان عليا مني وانا منه وهو ولي
كل مومن رواه الترمذي وعن زيد بن
ارقم ان النبي صلى الله عليه وسلم
قال من كنت مولاه فعلي مولاه رواه
احمد والترمذي وعن حبشي بن
جنادة قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم علي مني وانا من علي ولا
يؤدي عني الا انا او علي رواه الترمذي
ورواه احمد عن ابي جنادة وعن
عبد الله بن عمر رض قال اخى
رسول الله صلى الله عليه وسلم

آنکھیں دکھتی ہیں فرمایا ایہا اونہیں بلانے کے لئے
کسکو بھیجو پس جب لوگ علیؓ کو لائے تو رسول خدا نے
اپنا لعاب دہن اونکی دونوں آنکھوں میں ڈالدیا علی
خاصے بھلے چنگے ہوگئے گویا اونکی آنکھوں میں کبھی درد
ہی نہ تھا پھر آپ نے اونہیں جھنڈا دے دیا حضرت
علیؓ نے فرمایا اے رسول خدا میں اون سے یہاں تک لڑوں
کہ وہ ہم جیسے ہوجاویں (مسلمان) فرمایا تم اون پر
آہستگی اور نرمی کے ساتھ گذرو یہاں تک کہ جب
اونکی زمین میں اوترو تو پہلے اونہیں اسلام کی
دعوت کرو اور جو حقوق الٰہی اونپر واجب ہیں اونکی
خبر دو خدا کی قسم اگر تمہاری وجہ سے اللہ تعالیٰ ایک
شخصکو بھی ہدایت نصیب کرے تو وہ تمہارے لئے سرخ
اونٹوں سے بہتر ہے ترمذی میں عمران بن حصین سے
روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علی مجھسے
ہیں اور میں علی سے۔ اور علی تمام مومنوں کے دوست
ومددگار ہیں احمد اور ترمذی زید بن ارقم سے روایت
کرتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا جس کا میں دوست
ہوں اوسکا علی دوست ہے۔ ترمذی اور امام احمد
حبشی بن جنادہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا
نے فرمایا علی مجھ سے ہیں اور میں علی سے کوئی میری
طرف سے (بند عہد) ادا نکرے گا میں یا علی ترمذی میں
عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے اپنے یاروں میں ایک کا دوسرے سے بھائی چارہ کرایا

بين اصحابه فجاء علي تدمع عيناه
فقال اخيت بين اصحابك ولم تؤاخ
بيني وبين احد فقال رسول الله
صلى الله عليه وسلم انت اخي في
الدنيا والاخرة رواه الترمذي وقال
هذا حديث حسن غريب عن انس
بن مالك رضي الله عنه قال كان
عند النبي صلى الله عليه وسلم طير
فقال اللهم ائتني باحب خلقك اليك
ياكل معي هذا الطير فجاءه علي فاكل
رواه الترمذي وقال هذا حديث
غريب عن علي رضي الله عنه قال
كنت اذا سئلت رسول الله صلى الله
عليه وسلم اعطاني واذا سكت
ابتدا بي رواه الترمذي وقال هذا
حديث حسن غريب عن علي رضي
الله عنه قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم انا دار الحكمة وعلي
بابها رواه الترمذي وقال هذا حديث
غريب وقال روى بعضهم هذا الحديث
عن شريك ولم يذكر فيه عن الصنابحي
ولا نعرف هذا الحديث عن احد
من الثقات غير شريك ورواه احمد

پھر علی رضہ آئے اس حال میں کہ آپکی آنکھوں سے آنسو
بہتے تھے کہنے لگے (اے رسول خدا) آپ نے اپنے
یاروں میں سب کا بھائی چارہ کرا یا۔ مجھ میں
اور کسی میں دینی بہائی کی نسبت نہ کرائی آنحضرت
نے فرمایا (اے علی) تم دین و دنیا میں میرے
بھائی اور یار ہو۔ ترمذی میں انس بن مالک سے
روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے
پاس ایک بھنا ہوا یا پکا ہوا پرند جانور تھا آپنے
فرمایا بار خدایا تیری مخلوق میں سے جو تجھکو
محبوب ہو اوسے میرے پاس لا کہ وہ میرے ساتھ
اس پرند جانور کو کھائے۔ پس آپ کے پاس
علی آئے اور کھانا کھایا۔
ترمذی میں حضرت علی فرماتے ہیں کہ جب میں نے
رسول خدا سے کچھ مانگا تو آپ نے مجھے
دیا اور جب میں خاموش ہو رہا تو بھی بے
مانگے مجھے عنایت فرمایا۔ ترمذی کہتے ہیں کہ یہ
حدیث غریب ہے۔
ترمذی میں حضرت علی سے روایت ہے کہ
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں
حکمت کا گھر ہوں اور علی اوسکا دروازہ ہے۔
ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔ اور
بعض نے یہ ہی حدیث شریک تابعی سے
روایت کی ہے۔

عن الصنابحی عن جابر بن عبد الله
الانصاری رضی الله عنه قال دعا
رسول الله صلے الله علیه وسلم علیًا یوم
الطائف فانتجاه فقال الناس لقد طال
نجواه مع ابن عمه فقال رسول الله
صلے الله علیه وسلم ما انتجیته ولکن
الله انتجاه رواه الترمذی عن ام
سلمة قالت والذی یحلف به انکان
علی بن ابی طالب لاقرب الناس
عهدًا برسول الله مرض رسول الله
صلے الله علیه وسلم مرض موته
فلما کان الذی قبض فیه دعا علیًا فناجاه
طویلًا وساره کثیرًا ثم قبض فی یومه
ذلک فکان اقرب عهدًا برسول الله
رواه احمد عن ابی سعید الخدری
رضی الله عنه قال قال رسول الله صلے
الله علیه وسلم یا علی لا یحل
لاحد یجنب فی هذا المسجد غیری
وغیرک قال علی بن المنذر فقلت
لضرار بن حرد وما معنی هذا الحدیث
قال لا یحل لاحد یستطرقه جنبًا غیری
وغیرک رواه الترمذی وقال هذا حسن
غریب عن ام عطیة قالت بعث

اور اوس اسناد میں صنابحی مذکور نہیں ہے اور ہم اس حدیث
کو شریک کے سوا کسی ثقات سے نہیں پہچانتے اور اسی حدیث
کو امام احمد نے صنابحی سے روایت کیا ہے ترمذی میں جابر
بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے غزوۂ طائف کے دن حضرت علی کو بلا کر سرگوشی کی لوگوں
(منافقوں یا عوام صحابہ) نے کہا بلاشبہہ حضرت نے
اپنے چچا کے بیٹے سے بہت دیر تک کانا پھوسی کی آنحضرت نے
فرمایا میں نے اون سے سرگوشی نہیں کی بلکہ اللہ نے اون سے
سرگوشی کی امام احمد حضرت ام سلمہ سے روایت کرتے ہیں
کہ اُنہوں نے فرمایا خدا کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے آخر زمانہ میں آپکے نزدیک سب لوگوں سے زیادہ قریب
علی بن ابی طالب تھے۔ جس مرض موت میں آپ بیمار
ہوئے اور جسدن آپ کا انتقال ہوا آنحضرت علی کو بلا کر بہت
دیر تک اون سے سرگوشی کی اور ایک عرصہ تک چپکے چپکے
باتیں کیں پھر اوسیدن آپ کا انتقال ہوگیا سو اس اعتبار
سے حضرت علی رسول خدا کے آخر زمانہ میں سب سے زیادہ قریب
تھے۔ ترمذی میں ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ
رسول خدا نے علی رضہ سے فرمایا اے علی جسے جنابت پہونچے
اور نہانیکی حاجت ہو اوسے اس مسجد میں گذرنا جائز نہیں
بجز میرے اور تیرے علی بن منذر نے ضرار بن مرہ سے کہا اس
حدیث کے کیا معنے ہیں ضرار نے جواب دیا (اسکے یہ معنے ہیں) کہ میرے اور
تیرے سوا اور کسیکو حلال نہیں کہ مسجد کو راہگذر اور رستہ بنائے انہیں وہ
کہتا ہو ترمذی میں ام عطیہ سے روایت ہے کہ رسول خدا نے

رسول الله صلى الله عليه و سلم
جيشا فيهم علي قالت فسمعت رسول
الله صلى الله عليه وسلم وهو رافع
يديه يقول اللهم لا تمتني حتى تريني
عليا رواه الترمذي عن ام سلمة
قالت قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم لا يحب عليا منافق ولا يبغضه
مومن رواه احمد و الترمذي وقال
هذا حديث حسن غريب اسنادا عن
البراء بن عازب و زيد بن ارقم
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
نزل لغدير خم اخذ بيد علي فقال
الستم تعلمون اني اولى بالمومنين
من انفسهم قالوا بلى قال الستم تعلمون
اني اولى بكل مومن من نفسه قالوا
بلى فقال اللهم من كنت مولاه فعلي
مولاه اللهم وال من والاه وعاد من
عاداه فلقيه عمر بعد ذلك فقال هنيئا
يا ابن ابي طالب اصبحت و امسيت مولى
كل مومن و مومنة رواه احمد و في
رواية له اللهم فانصر من نصره و
اخذل من خذله و احب من احبه و
ابغض من ابغضه عن ام سلمة

ایک لشکر جس میں حضرت علی بھی تھے کسی طرف کو بھیجا میں نے رسول خدا
صلعم کو کہتے سنا کہ آپ دونوں ہاتھ اوٹھائے ہوئے فرما رہے تھے
بارخدایا جبتک مجھ علی کو نہ دکھائے موت نہ دیجو یہ آپ کا فرمانا لشکر کے
کوچ کیوقت تھا یا آنے کے وقت۔ ترمذی میں حضرت ام سلمہ سے
روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علی کو منافق دوست
نہیں رکھتا اور کامل مومن اونکی دشمنی نہیں رکھتا۔ ترمذی
کہتے ہیں یہ حدیث اسناد کی روسے غریب ہے۔ امام احمد براء بن
عازب سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب
غدیر خم (ایک بستی کا نام ہے) پر آنحضرت اوتر ہی تو علی رض کا
ہاتھ پکڑکر فرمایا ای لوگو کیا تم نہیں جانتے کہ میں مومنوں کو انکی
جانوں سے زائد مہربان اور دوست ہوں حاضرین
بولے جی ہاں ہم خوب جانتے ہیں پھر فرمایا کیا تمہیں معلوم نہیں کہ میں ہر
مومن کو اسکی جان سے زائد مہربان ہوں لوگوں نے کہا ہاں آپ ایسے
ہی ہیں اسکے بعد آنحضرت نے فرمایا خدا وندا جسے میں دوست رکھتا ہوں
علی اوسکا دوست ہو بارخدایا جو علی کو دوست رکھے تو اوسے
دوست رکھ اور جو اوس سے دشمنی کرے تو بھی اوسکو دشمن جان
اسکے بعد حضرت عمر رض نے علی رض سے ملاقات کرکے فرمایا اے
ابو طالب کے بیٹے تمہیں خوشی ہو تم ہر وقت صبح و شام ہر مومن
مرد اور مومن عورت کے دوست ہوا اور امام احمد کی ایک روایت
میں یوں آیا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا بارخدایا جو علی کی مدد کرے
تو اوسکی مدد کر اور جو اوسے رسوا کرنا چاہے تو اوسے ذلیل کر اور
جو اوسے دوست رکھے اوسکو دوست رکھ اور جو اوسکا دشمن ہو
تو اوسے دشمن رکھ۔ امام احمد ام سلمہ سے روایت

قالت قال رسول الله صلے الله عليه
وسلم من سبّ عليًا فقد سبني رواه
احمد عن بُريدة قال خطب ابوبكر
وعمر فاطمةؓ فقال رسول الله صلے
الله عليه وسلم انها صغيرة ثم
خطبها عليؓ فزوجها منه رواه
النسائي عن عبد الله بن عباس
ان رسول الله صلے الله عليه وسلم
امر بسدّ الابواب الا باب علے رواه
الترمذي وقال هذا حديث غريب
عن علي رضي الله عنه قال قال لي
النبي صلے الله عليه وسلم فيك
مثل من عيسى ابغضته اليهود حتے
بهتوا امه واحبته النصاري حتى
نزلوه المنزلة التي ليست له ثم قال
يهلك فيّ رجلان محبّ مفرط يقرظني
بما ليس فيّ ومبغض يحمله شنآني
علي ان يبهتني رواه احمد عن انس
قال قال رسول الله صلے الله عليه وسلم
لينتهين بنو وليعةؓ او لابعثنّ اليهم
رجلاً كنفسي يمضي فيهم امري يبتدل
المقاتلة ويسبي الذرّية قال ابوذرؓ
فما راعني الا برد كتف عمر من خلفي

کرتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا جس نے علی کو برا کہا اوس نے
مجھے برا کہا۔ نسائی بریدہ سے روایت کرتے ہیں کہ ابوبکر و عمر
نے حضرت فاطمہؓ سے نسبت کا پیغام بھیجا رسول خدا نے فرمایا کہ وہ
ابھی بچہ ہے پھر علیؓ نے منگنی کا پیغام بھیجا آپ نے اون کا نکاح
علی رضہ سے کر دیا۔ ترمذی میں عبداللہ بن عباس سے روایت
ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے علیؓ کے دروازے کے علاوہ
سب کے دروازے بند کرنیکا حکم فرمایا۔ مسند احمد میں حضرت علی سے
روایت ہے فرماتے ہیں مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
تجھ میں عیسے کی صفت پائی جاتی ہی کہ اوس سے یہود یہانتک
عداوت کی کہ اوسکی ماں کو تہمت زنا لگائی اور نصاری
نے اوسے یہانتک دوست رکھا کہ جو مرتبہ اوسکے لائق
نتھا وہانتک پہنچایا پھر علی نے فرمایا میرے باب میں دو آدمی ہلاک
ہونگے ایک محبت میں زیادتی کرنے والا کہ اوس چیز میں زیادتی
کرے جو مجھ میں نہو دوسرا دشمنی کرنے والا کہ اوسکی میری
عداوت یہانتک اوبھارے کہ مجھ پر بڑی تہمت لگاوے
امام احمد انس رضے اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی
صلعم نے فرمایا بنو ولیعہ (عرب کی ایک قوم ہے) باز
رہیں ورنہ میں اونکی طرف ایک ایسا شخص بھیجوں گا
جو مجھ جیسا ہوگا وہ اون میں میرا حکم پہلائے گا
اور لڑائی پر فتح پاکر اونکی اولاد و اہل کو قید
میں لائے گا۔ ابوذر کہتے ہیں مجھے حضرت عمر کے مونڈھے
کی ہنسلی کے علاوہ جو میری پیٹھ کے پیچھے سے آکر اُنہوں نے
رکھی تھی اور کسی چیز نے خوف میں نہ ڈالا۔

فقال من تراه یعنی قال فعلت ما
یعینك وانما یعنی خاصف النعل علی
بن ابی طالب وبنو ولیعۃ قوم من العرب
رواہ احمد عن ربعی بن حراش
قال حدثنا علی بن ابی طالب بالرحبۃ
فقال لما کان یوم الحدیبیۃ خرج الینا
سہیل بن عمرو فی جماعۃ من رؤساء
الکفار فقال یا محمد خرج الیك ناس من
ابنائنا واخواننا وارقائنا ولیس لہم
فقہ فی الدین وانما خرجوا فرارا من ضیاعنا
واموالنا فاوردہم فان لم یکن
لہم فقہ فی الدین سنفقہہم فقال
النبی صلی اللہ علیہ وسلم
یا معاشر قریش لتنتہین او لیبعثن
اللہ علیکم من یضرب رقابکم بالسیف
علی الذین قد امتحن اللہ قلبہ للایمان قالوا
من ہو یا رسول اللہ فقال لہ ابو بکر
من ہو یا رسول اللہ وقال عمر من ہو
یا رسول اللہ قال وہو خاصف النعل قال
علی وکنت جالسا اخصف نعل رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن علی
رضی اللہ عنہ قال کانت لی منزلۃ
من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اور انہوں نے فرمایا تو اوس شخص کو (جسے حضرت فرما رہے ہیں)
جانتا ہے کون ہے اوس سے مراد علی بن ابی طالب ہیں جوتی
جوتی درست کرنیوالی ہیں اور بنو ولیعۃ عرب کی ایک قوم ہے
ترمذی میں ربعی بن حراش علی بن ابی طالب سے روایت
کرتے ہیں کہ انہوں نے کوفہ کے رحبہ میں فرمایا کہ حدیبیہ کے
دن ہماری طرف کئی مشرک جن میں سہیل بن عمر
اور کئی سردار تھے آکر کہنے لگے اے رسول خدا
ہمارے بیٹوں اور بھائیوں اور غلاموں میں سے
کئی شخص آپ کے پاس آئے ہیں اور انہیں
دین کی مطلق سمجھ نہیں وہ ہمارے اسباب اور
اموال سے بھاگ آئے ہیں سو آپ انہیں ہم پر
واپس کر دیجئے تاکہ ہم انہیں دین کی سمجھ تعلیم کریں
حضرت نے فرمایا اے قریش کے گروہ تم اپنی نفسانیت
سے باز آؤ ورنہ خدا تعالیٰ تم پر ایسے شخص کو بھیجیگا
جو تمہاری گردنوں پر دین کی تلوار مارے گا
اور وہ وہ ہے جسکے دل کا ایمان اللہ نے آزمایا
ہے لوگوں نے عرض کیا اے رسول خدا وہ کون
ہے اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما نے بھی پوچھا کہ وہ
کون ہے فرمایا جوتی ٹانکنے والا علی ہے فرماتے ہیں کہ میں ہی
اوسوقت بیٹھا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جوتی
درست کر رہا تھا۔ نسائی حضرت علی سے روایت کرتے ہیں
وہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے نزدیک
میرا وہ رتبہ تھا جو مخلوق میں سے اور کسی کا نہ تھا

لم تكن لاحدٍ من الخلائق آيةٌ على
سحرها قول السلام عليك يا نبي الله
فان تنحنح انصرفت الى اهلي ولا ادخل
رواه النسائي عن سعيد بن المسيب
عن عمر عليه السلام انه سمع رجلاً
يذكر عليًّا بشرٍ فقال ويلك تعرف من
في هذا القبر واشار الى قبر رسول الله
صلى الله عليه وسلم فسكت الرجل
فقال عمر فيه محمد بن عبد الله بن عبد
المطلب اذا اذيت عليًّا فقد اذيته عن
علي رضي الله عنه قال كنت شاكيًا
فمر بي رسول الله صلى الله عليه وسلم
واذا اقول اللهم ان كان اجلي قد حضر
فاريحني وان كان متاخرًا فارفعني و
ان كان بلاء فصبرني فقال رسول الله
صلى الله عليه وسلم كيف قلت
فاعاد عليه ما قال فضربه برجله و
قال اللهم عافه او اشفه فما اشتكيت وجعي بعد
الراوي قال فما اشتكيت وجعي بعد
رواه الترمذي وقال هذا حديث
حسن صحيح عن عبد الله بن ابي
اوفى قال دخلت على رسول الله
صلى الله عليه وسلم في مسجد فقال

میں بہت سویرے آپکے پاس جاکر کہتا السلام علیک یا نبی
یعنے اے رسول خدا آپ پر سلام ہو (یہ سلام گھر میں
داخل ہونیکے لئے اجازت مانگنی تھی) پس اگر رسول خدا
انکار تے تو میں اپنے گھر واپس چلا آتا ورنہ آپکے پاس چلا
جاتا۔ سعید بن مسیب حضرت عمر سے روایت کرتے ہیں
کہ حضرت عمر نے ایک شخص کو دیکھا کہ حضرت علی کو برائی سے
یاد کرتا ہے آپ نے فرمایا تجھے خرابی ہو، یہ رسول خدا
کی قبر کی طرف اشارہ کرکے کہا تو اس قبر والے کو جانتا
ہے وہ شخص یہ سنکر خاموش ہو گیا عمر رضی اللہ عنہ نے
فرمایا اس قبر میں محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہیں
جب تو نے علی کو ستایا تو اس قبر والی کو ستایا ترمذی
میں علی رضہ سے روایت ہے کہ میں بیمار تھا میرے پاس رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم اس حال میں گذرے کہ میں کہہ رہا تھا بار خدایا
اگر میری موت قریب آگئی ہے تو مجھے راحت دے اور اگر میری موت
میں ڈھیل ہے تو میری زندگی فراخ کر اور اگر یہ بیماری میری
لئے آزمائش ہے تو مجھے صبر کی توفیق دے رسول خدا نے فرمایا
پھر تو کہو کیا کہا سو علی نے جو کچھ کہا تھا آپ کے سامنے دوہرا دیا
آنحضرت نے اپنا پاؤں مبارک سے ٹھوکر کر فرمایا خداوندا اسے
صحت یا شفا دے راوی کو ان دونوں کلموں میں سے
ایک کی تعیین میں شک ہے حضرت علی فرماتے ہیں
سو اسکے بعد میں نے اپنی بیماری کی کبھی شکایت نہیں کی ترمذی
کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام احمد عبد اللہ بن ابی
اوفی سے روایت کرتے ہیں کہ ایکدن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

ابن فلان واين فلان فجعل ينظر في
وجوه اصحابه ويتفقدهم ويبعث
اليهم حتى توافوا عنده فحمد الله
واثنى عليه واخى بينهم فقال لـ
علي بن ابي طالب لقد ذهبت روحي
يا رسول الله حين رايتك فعلت
باصحابك ما فعلت غيري فالكان
هذا من الله فلك العتبى والكرامة
فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
والذي بعثني بالحق نبيا ما اخرتك
الا لنفسي وانت مني بمنزلة هارون
من موسى وانت اخي ووارثي فقال
يا رسول الله وما ارث منك قال
ما ورث الانبياء قبلي قال وما ورثوا
قال كتاب الله وسنة انبيائهم وانت
معي في قصري في الجنة مع فاطمة
ابنتي والحسن والحسين ابني وانت
رفيقي ثم تلا رسول الله صلى الله عليه
وسلم اخوانا على سرر متقابلين
رواه احمد عن ابن بريدة قال
حاصرنا خيبر فاخذ اللواء ابو بكر
رضي الله عنه فلم يفتح له ثم اخذ من الغد فرجع ولم يفتح له واصاب

اس کے پاس گیا جسے فرمایا۔ فلاں شخص کہاں ہے اور فلاں آدمی
کہاں ہے پھر اپنے یاروں میں اونہیں دیکھنے اور ڈھونڈھنے لگے
اور جنہیں گم پایا تھا اونکے پاس آدمی بلانیکے لئے بھیجنے لگے
یہانتک کہ سب لوگ آپکے پاس جمع ہوگئے پھر آپنے اسکی حمد
وثنا کے بعد اونمیں بھائی چارہ کرادیا حضرت علی بن ابیطالب
نے فرمایا اے رسول خدا میری جان نکل گئی جسوقت میںنے آپ کو
دیکھا کہ اپنے یاروں کے ساتھ وہ کام کیا جو میرے ساتھ نہیں کیا
(یعنے بجز میرے اور سب میں بھائی چارہ کرایا) تو اگر اللہ کیطرف
سے ہو تو آپکے لئے رضا اور کرامت ہو رسول خدا صلعم نے فرمایا
اوس ذات کی قسم جسنے مجھے برحق نبی بنا کر بھیجا ہے میںنے تمہیں
محض اپنے لئے پیچھے رکھا ہے اور تمہارا میرے پاس وہ مرتبہ
ہے جو ہارون کو موسی کے پاس تھا تم میرے بھائی اور
میرے وارث ہو حضرت علی نے عرض کیا اے رسول خدا
میں آپسے کس چیز کی میراث لونگا فرمایا مجھ سے پہلے انبیا
نے جس چیز کی میراث لی ہے علی رض نے کہا اونہوں نے کس
چیز کی میراث لی ہے فرمایا اللہ کی کتاب اور اوسکے پیغمبروں
کے طریقوں کی اور تم میرے ساتھ میری بیٹی فاطمہ میرے دونوں بیٹے
حسن حسین کے ساتھ جنت میں میرے محل میں ہوگے اور تم میرے
رفیق ہو پھر آپنے یہ آیت اخوانا علی سرر متقابلین پڑھی
امام احمد ابن بریدہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم خیبر کی جنگ
میں حاضر ہوئے سو اول دن ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جھنڈا
لیا مگر اونکے ہاتھ پر خیبر فتح نہ ہوا دوسری صبح کو حضرت عمر
نے لیا اور بے نیل مرام واپس آئے اور فتح نہ ہوا

الناس شدة وجهد فقال رسول
الله صلے الله علیه وسلم انی دافع
اللواء غدا الی رجل یحبه الله ورسوله
لا یرجع حتی یفتح او یفتح الله علے
یدیه قال فبتنا طیبة انفسنا
ان یفتح غدا فلما صلے رسول الله
صلے الله علیه وسلم الفجر قام قائما
فدعا باللواء والناس علے مصافهم
ثم دعا علیا فاخذ رسول الله صلے
الله علیه وسلم الرایة فهزها ثم
قال من یاخذها بحقها فقال فلان
انا فقال امط فجاء اخر فقال انا فقال
امط ففعل ذلك مرارا یجاء ثم
قال رسول الله صلے الله علیه وسلم
والذی کرم وجه محمد لاعطینها
رجلا لم یفر هاربا علی فاطلق بها
ففتح الله خیبر علے یدیه قال فبرز
الیه من خیبر مرحب وهو یرتجز و
یقول قد علمت خیبر انی مرحب
شاکی السلاح بطل مجرب
اذا اللیوث اقبلت تلهب عن اطعر
احیانا وحینا اضرب فاجابه علی
وقال انا الذی سمتنی امی حیدرة

لوگوں کو شدت اور مشقت ہوچکی تب رسول خدا نے فرمایا میں
کل صبح کو جھنڈا ایسے شخص کو دوں گا جسے خدا اور خدا کا رسول
دوست رکھتا ہے اور وہ بدون فتح کیئے واپس آئیگا یا آپنے یوں فرمایا
کہ اللہ اوسکے ہاتھوں پر فتح دیگا (ابن بریدہ کہتے ہیں) کہ ہم نے
ساری رات خوشی میں گذاری کہ صبح فتح نصیب ہوگی سو جب رسول
خدا فجر کی نماز پڑھ چکے تو کھڑے ہو کر جھنڈا مانگا لوگ لڑائی کی
صفوں میں تھے پہر آنحضرت نے علی رضہ کو بلایا اور اپنے دست مبارک میں
جھنڈے کو لیکر خوب ہلا کر فرمایا اسکو حق کے ساتھ کون شخص لیتا
ہے کوئی شخص نہ لایا میں لیتا ہوں آپنے فرمایا پھر ہو پھر کوئی اور
آیا اوسکو بھی حضرت نے ویسا ہی فرمایا چنانچہ ایک جماعت کے ساتھ
کئی مرتبہ آپنے ایسا ہی کیا اسکے بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا اوس ذات کی قسم جسنے محمد کے مونہ کو بزرگی دی ہے
میں یہ جھنڈا ایسے شخص کو دونگا جو لڑائی سے نہ بھاگے گا اے
علی تم اس جھنڈے کو لو حضرت علی اوس جھنڈے کو لیکر چلے سو
اللہ تعالی نے اونکے ہاتھوں پر خیبر فتح کرا دیا راوی کہتا ہے
کہ اہل خیبر میں سے ایک شخص مرحب نام یہودی علی کیطرف رجز
پڑھتا ہوا ظاہر ہوا اور وہ یہ کہتا تھا اہل خیبر جانتے ہیں کہ
میں مرحب ہوں ہتیار سے مسلح اور لڑائی کے واقعات میں نہایت
آزمودہ کار جب شیر لڑائی کی آگ روشن کرنے آتے ہیں تو
میں کبھی نیزہ کا گھاؤ لگاتا ہوں اور کبھی تلوار سے
مارتا ہوں۔
حضرت علی نے اوسکے جواب میں فرمایا۔ میں وہ ہوں
کہ میری ماں نے میرا نام حیدر رکھا ہے۔

عَبْلُ الذراعين شديد القصورة
اضربُ بالسيفِ وجوهَ الكفرة ثم ضرب
بالسيف راس مرحب ففلقه ثم قال
علي وجئت براس مرحب الى بين يدي
رسول الله صلى الله عليه وسلم فسر
بذلك وده على رواه احمد وذكر احمد
في الفضائل ايضاً انهم سمعوا تكبيرا
من السماء في ذلك اليوم وقائلاً يقول
لا سيف الا ذوالفقار ولا فتى الا علي
فاستاذن حسان بن ثابت رسول الله
صلى الله عليه وسلم ان ينشد شعرا
فاذن له فقال جبريلُ نادى
معلناً والنقم ليس بمنجٍ والمسلمون قد احفوا
حول النبي المرسل لا سيف الا ذو
الفقار ولا فتى الا علي عن ابي
مريم عن علي رضي الله عنه قال
انطلقتُ انا والنبي صلى الله
عليه وسلم حتى اتينا الكعبة فقال لي
رسولُ الله صلى الله عليه وسلم اجلس
فجلستُ فصعد على كتفي فذهبت
لانهض به فلم اطق فرأى مني ضعفاً
فنزل وجلس لي رسول الله صلى الله

میں صحرائی شیر خوفناک صورت کے مانند ہوں میری مار
مضبوط اور کلائی سخت ہیں میں تلوار سے کافروں کے منہ کاٹتا
کرتا ہوں یعنے انکے مونہوں پر تلواریں مارتا ہوں
پھر علی رضہ نے مرحب کے سر پر ایسی تلوار ماری کہ
اوسکا سر الگ کردیا علی رضہ فرماتے ہیں کہ میں نے مرحب
کے سر کو لاکر رسول خدا کے آگے رکھدیا آپ اس سے
بہت خوش ہوئے اور میرے لئے دعائے خیر فرمائی امام احمد نے
فضائل میں یہ بھی ذکر کیا ہے کہ اوسدن لوگوں
نے آسمان سے تکبیر کی آواز سنی کسیکو یہ کہتے سنا
کہ ذوالفقار کے سوا کوئی تلوار نہیں اور علی کے
برابر کوئی جوان نہیں سو حسان بن ثابت نے رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے شعر پڑہنے کی اجازت
مانگی آپنے اونہیں پروانگی دی اونہوں نے اوسوقت
فرمایا۔ جبرئیل نے ظاہر ہوکر پکارا بلند آواز
سے جو پوشیدہ نہ تھی اور مسلمان نبی مرسل کے گرداگرد
کھڑے دیکھہ رہے تھے کہ ذوالفقار کے برابر کوئی تلوار
نہیں اور علی کے مقابل اور کوئی جوان نہیں۔
امام احمد ابومریم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ
نے فرمایا کہ میں اور رسول خدا صلعم چلے یہانتک کہ کعبہ میں
آئے پھر رسول خدا نے مجھہ سے فرمایا کہ بیٹھہ جاؤ میں بیٹھہ گیا
سو آپ میرے مونڈھوں پر چڑھہ گئے میں آپکو لیکر کھڑا ہونیلگا
مگر اوٹھنے کی طاقت نہ تہی آنحضرت صلعم مجھہ میں
کمزوری کے آثار دیکھکر نیچے اوترآئے اور مسکرکر فرمانے لگے

علیه وسلم وقال لی اصعد علی منکبی
فصعدت علی منکبیه فنهض بی وانی
لاخیل الی انی لو شئت ان انال افق
السماء لنلته حتی صعدت وعلیه تمثال
صفر او نحاس فجعلت اُزاوله عن یمینه
وشماله وبین یدیه ومن خلفه حتی اذا
استمکنت منه قال لی رسول الله صلی
الله علیه وسلم اقذف به فقذفته
فتکسر کما تکسر القواریر ثم نزلت
فانطلقنا نستبق حتی توارینا بالبیوت
خشیة ان یلقانا احد من الناس رواه
احمد عن المطلب بن عبد الله بن
حنطب عن ابیه قال قال رسول الله
صلی الله علیه وسلم فی خطبته اُوصیکم
بحب ذی اقربها انی وابن عمی علی بن
ابی طالب فانه لا یحبه الا مومن ولا
یبغضه الا منافق وفی روایة فمن
احبه فقد احبنی ومن ابغضه فقد ابغضنی
ومن احبنی ادخله الله الجنة ومن ابغضنی
ادخله الله النار رواه احمد عن عمرو
بن میمون قال انی لجالس الی ابن عباس
اذ اتاه رهط یقعون فی علی بن ابی طالب
فرد علیهم ابن عباس وقال اما اها جر

آمیر کی کندھوں پر چڑھ سو میں اپنے کندھوں پر چڑھ گیا
آپ مجھے لے اوٹھے اور میں خیال کرتا تھا کہ اگر میں آسمان
کے کنارے پہونچنا چاہوں تو اوس تک پہونچ سکتا ہوں۔
غرضکہ میں کعبہ پر چڑھا اور اوسپر پیتل اور تانبے کے
بُت رکھے ہیں اونکو اپنے دائیں بائیں آگے پیچھے سے
اکھاڑنے لگا جب میں اونپر قادر ہو گیا تو مجھ سے رسول خدا
نے فرمایا انہیں نیچے ڈالدے میں نے اونہیں نیچے پھینکدیا سو وہ شیشہ
جیسا ٹوٹ گئے پھر میں اوتر آیا اور رسول خدا اور میں آگے
پیچھے دوڑتے ہوئے چلے آئے اور اس خوف کیوجہ سے کہ کہیں لوگوں
میں سے کوئی ہمیں ملجاوے گھروں میں چھپ گئے۔ امام احمد
مطلب بن عبد اللہ بن حنطب سے روایت کرتے ہیں کہ اوسکے
باپ نے کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک خطبہ
میں فرمایا اے لوگو میں تمہیں اپنے بھائی اور چچا کے بیٹے علی بن
ابی طالب کے ساتھ محبت کرنیکی وصیت کرتا ہوں جو کہ تم
میں سب سے زائد قریب ہے کیونکہ اوسے کوئی دوست نہیں رکھتا مگر
کامل مومن اور دشمنی نہیں رکھتا مگر منافق اور ایک روایت میں ہے
کہ جسنے اوسے دوست رکھا اوسنے مجھے دوست رکھا اور جسنے اوس سے
دشمنی کی اوسنے مجھ سے دشمنی کی اور جو مجھے دوست رکھیگا اوسے اللہ
جنت میں داخل کریگا اور جو مجھ سے عداوت کریگا اوسے خدا تعالے
دوزخ میں داخل کریگا۔ امام احمد عمرو بن میمون سے روایت کرتے ہیں
کہ میں ابن عباس کے پاس بیٹھا تھا اتنے میں اونکے پاس ایک
قوم آئی جو علی بن ابیطالب کے باب میں طعن کرتے تھے سو ابن عباس
نے اونپر رد کیا اور فرمایا جب رسول خدا صلعم نے ہجرت کی تو

رسول الله صلى الله عليه وسلم لبس
علي ثوبه ونام على فراشه وكان
المشركون يؤذون رسول الله صلى
الله عليه وسلم فجاء ابو بكر وهو نائم
فحسبه رسول الله صلى الله عليه وسلم
فضاح يا نبي الله فقال له علي ان رسول
الله صلى الله عليه وسلم قد انطلق
نحو بئر ميمون فادركه فانطلق
ابو بكر رضي الله عنه حتى دخل مع رسول
الله صلى الله عليه وسلم وبات
الكفار يرمون عليا بالحجارة وهو يتضور
قد لف راسه في الثوب الى الصباح رواه
احمد عن علي قال لما حضرني رسول الله صلى
الله عليه وسلم ان اضحي عنه ابدا
فكان يضحي عنه الى ان استشهد
يكبشين املحين قال محمد بن شهاب
الزهري انما خص عليا بذلك دون
اقاربه واهله لقربه منه فكانه صلى الله
عليه وسلم فعل ذلك بنفسه رواه احمد
عن جابر بن عبد الله الانصاري
قال كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم
فقال يطلع عليكم رجل من اهل الجنة
او قال يدخل عليكم فدخل علي قال

علی رضؓ آپ کے کپڑے پہنیں اور آپ کے بچھونے پر
سو رہے اور مشرک رسول خدا کو ایذا دیتے تھے سو
ابوبکر اس حال میں آئے کہ علی سوتے تھے انہوں
نے علی کو رسول خدا گمان کر کے ایک چیخ ماری اور
کہا ای نبی اللہ حضرت علیؓ نے ابوبکر رضؓ سے فرمایا
رسول خدا تو بیر میموں کی طرف تشریف لیگئے۔
آپ اونسے جائیے سو ابوبکر چلے یہانتک کہ رسول خدا سے
ملگئے یہاں تمام رات کفار نے حضرت علی پر پتھر کنکر
کی بوچھاڑ رکھی اور وہ کپڑے میں سر لپیٹے ہوئے صبح
تک سوتے رہے۔ مسند امام احمد میں حضرت علی سے
روایت ہے کہ مجھے رسول خدا نے حکم فرمایا ہے کہ آپکی
طرف سے ہمیشہ قربانی کیا کروں (راوی کہتے ہیں) سو
حضرت علی شہید ہونے کے وقت تک دو ابلق مینڈھے
رسول خدا کی طرف سے قربانی کرتے رہے محمد بن شہاب
زہری کہتے ہیں کہ رسول خدا نے اپنے اور اقارب
اور کنبے کو چھوڑ کر قربانی کے ساتھ حضرت علی
کو خاص کیا اسواسطے کہ علی آپسے بہت قریب تھے
گویا کہ اوس قربانی (جیسے علی کرتے تھے) کو رسول خدا
بنفسہ کرتے تھے۔ امام احمد جابر بن عبد اللہ سے
روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ تھے آپ نے فرمایا کہ جنتیوں میں سے
تم پر ایک آدمی طلوع کرتا ہے یا فرمایا کہ داخل
ہوتا ہے سو علی رضؓ تشریف لائے جابر کہتے ہیں

جابر فهنيئاً له بعد ذلك رواه احمد عن
عمران بن الحصين قال بعث رسول
الله صلى الله عليه وسلم جيشاً
واستعمل عليهم علي بن ابي طالب كرم
الله وجهه فمضى في السرية فاصاب
جارية فانكروا عليه فتعاقد اربعة
منهم اذا قدموا على رسول الله صلى
الله عليه وسلم اخبروه فلما قدموا
عليه قام الاول فقال يا رسول الله
الا ترى الى علي بن ابي طالب فعل كذا
وكذا فاعرض عنه ثم قام الثاني فقال
كذلك فاعرض عنه وقام الثالث و
الرابع فقال كذلك فاعرض عنهما
ثم اقبل عليهم صلى الله عليه وسلم
والغضب يعرف في وجهه وقال ما
تريدون من علي قالها ثلاثاً علي مني
وانا منه ولا يؤدي عني الا علي رواه
الترمذي وقال الترمذي هذا حديث
حسن غريب ولاحمد لا يقضي ديني
الا علي عن ابي سعيد نا الخدري
ان علياً لما قرأ صدر براءة الايات التي
اخذها من ابي بكر في الطريق الا لا تدخل
الجنة الا نفس مسلمة ولا يقرب المسجد

اسکے بعد ہم نے اونہیں مبارکی دی۔ ترمذی اور مسند
امام احمد میں عمران بن حصین سے روایت ہے کہ رسول
خدا نے ایک لشکر کو بھیجا اور اُنپر علی بن ابی طالب کو امیر
بنایا اور وہ لشکر میں گئے پھر غنیمت کے مال میں سے
اونہوں نے ایک لونڈی لے لی لوگوں نے اوسے بُرا جانا
اور چار صحابیوں نے آپس میں معاہدہ کیا کہ جب رسول خدا
کے پاس جائینگے تو اسکی خبر کرینگے پھر جب وہ آپکے پاس آئے تو
اون چار شخصوں میں سے پہلے نے کھڑے ہو کر کہا اے
رسول خدا دیکھئے علی بن ابیطالب نے ایسا ایسا کیا آنحضرت
نے اوس سے منہ پھیر لیا پھر دوسرے نے کھڑے ہو
اوسیطرح کہا آپنے اوس سے بھی منہ پھیر لیا تیسرا اور چوتھا
کھڑا ہوا اور اسیطرح کہنے لگا آپنے دونوں سے بھی اعراض کیا پھر
خدا صلے اللہ علیہ وسلم اُنکی طرف متوجہ ہوئے اور غصہ کے آثار آپکے
چہرۂ مبارک میں پہچانے جاتے تھے پھر فرمانے لگے تم علی سے کیا
چاہتے ہو اور یہ کلمہ تین مرتبہ فرما کر کہا علی مجھسے ہے اور میں علی
سے اور علی کے سوا کوئی مجھسے ادا نکرے۔ ترمذی کہتے ہیں یہ
حدیث حسن اور غریب ہے اور امام احمد کی روایت میں یوں ہے
کہ میرا قرض علی کے سوا اور کوئی ادا نکرے۔ ابو سعید خدری
کہتے ہیں کہ حضرت علی نے جب سورۂ برارت کے اول کی
وہ آیتیں جو حضرت ابو بکر سے رستہ ہی میں لی تھیں
حج کے دن پڑھیں تو فرمایا آگاہ ہو جاؤ جنت میں بجز مسلمان
شخصکے اور کوئی نہ داخل ہوگا اور اس سال کے بعد کوئی
مشرک مسجد حرام کے پاس نہ پھٹکے۔

بعد هذا العام مشرك ولا يطوف
بالبيت عريان ومن كان بينه وبين
رسول الله صلى الله عليه وسلم عهد
فاجله مدته فقال بعض الكفار لبعض
نرى من عهدك وعهد ابن عمك
فقال علي لولا ان رسول الله صلى
الله عليه وسلم امرني ان لا احلت
امرا حتى اتيه لقتلتك قال الزهري
انما امر النبي صلى الله عليه وسلم
عليا ان يقرأ براءة دون غيره لان
عادة العرب ان لا يتولى العهود
الا سيد القبيلة او رجل
من اهل بيته يقوم مقامه كالاخ او العم
او ابن عم فاجرى على عادتهم عن
انس قال قلنا لسلمان الفارسي سل
رسول الله صلعم من وصيه فسأل سلمان رسول الله فقال
من كان وصي موسى بن عمران فقال
يوشع بن نون فقال ان وصيي و
وارثي ومنجز وعدي علي بن ابي
طالب يعني وارث علمي رواه احمد
عن عمرو بن شاريش قال خرجت
مع علي الى اليمن فجفاني جفوة فلما قدمت
المدينة اظهرت شكايته في المسجد

اور خانہ کعبہ کا کوئی شخص ننگا طواف نکرے اور جس کافر اور رسول
صلے اللہ علیہ وسلم کے مابین عہد ہے اوسکا وقت اوسکی مدت
ہے (یعنے جتنی مدت کا عہد ہے اوس مدت تک ہم اوس سے
متعرض نہ ہونگے) سو بعض کافر کہنے لگے ہم تیرے اور تیرے چچا کے
بیٹے کے عہد سے بیزار ہیں حضرت علی نے فرمایا اگر رسول خدا صلعم مجھے
اسبات کا حکم نکرتے کہ میں جبتک آپکو پاس آؤں اپنی طرف سے
کوئی بھی نیا کام نکروں تو تجھے ضرور قتل کی سزا کو پہونچاتا
زہری کہتے ہیں کہ رسول خدا صلعم نے حضرت علی کو سورۂ برات
پڑھنے کا حکم فرمایا اور اونکے غیر کو نفرمایا وجہ یہ کہ عرب کی عادت ہے
کہ عہدوں اور پیمانوں کا وہی شخص مالک ہوتا ہے جو قبیلہ کا سردار
اور اوسکا بزرگ ہو یا اوسکی اہلبیت میں سے کوئی ایسا شخص ہو
جو اوسکے قائم مقام ہو جیسے چچا یا چچا کا بیٹا سو رسول خدا
نے اہل عرب کی عادت پر اسکام کو رہنے دیا۔ امام احمد انس
بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ ہم نے سلمان فارسی سے کہا
کہ رسول خدا سے پوچھ کہ اونکا وصی کون شخص ہے پس
سلمان نے رسول خدا سے پوچھا حضرت نے فرمایا کہ موسے
بن عمران کا کون وصی تھا سلمان نے جواب دیا کہ یوشع
بن نون فرمایا میرا وصی میرا وارث میرے وعدہ کا پورا کرنے
والا علی بن ابی طالب ہے یعنے میرے علم کی میراث اوسے
پہونچیگی امام احمد عمرو بن شارش سے روایت کرتے
ہیں کہ میں حضرت علی کے ساتھ یمن کی طرف گیا اونہوں نے
مجھ کچھ زیادتی کی بات کی جب میں مدینہ میں آیا تو علی کی
شکایت مسجد میں لوگوں سے کی۔

فبلغ ذلك رسول الله صلى الله عليه
وسلم فدخلت يوما الى المسجد وهو
جالس فى جماعة من اصحابه فجعل
يحل فى النظر شم قال يا عمر واما والله
لقد اذيتنى فقلت اعوذ بالله ان
اوذيك يا رسول الله فقال ما علمت ان
من اذى عليا فقد اذانى رواه احمد
عن ابو البختري حدثنا على قال
بعثنى رسول الله صلى الله عليه وسلم
الى اليمن وانا شاب فقلت يا رسول
الله تبعثنى الى قوم لا قضى بينهم
وانا شاب لا علم لى بالقضاء فقال
ادن منى فدنوت منه فضرب فى صدرى
وقال اللهم اهد قلبه وثبت لسانه
قال فما شككت بعدها فى قضاء اثنين
وفى رواية اذا جلس بين يديك
خصمان فلا تقض بينهما حتى تسمع
من الاخر مثل ما سمعت من الاول فانك
اذا فعلت ذلك تبين لك القضاء رواه
احمد ورواه ابو داود والترمذى و
ابن ماجة نحوه عن على رضى قال
بعثنى رسول الله صلى الله عليه وسلم
الى اليمن فانتهينا الى قوم حفروا

اور اس شکایت کی خبر رسول اللہ کو ہو چکی اسکے بعد میں
ایکدن مسجد میں گیا اور رسول خدا مسجد میں اپنے یاروں کی
جماعت کے ساتھ تشریف رکھتے تھے مجھے آپ کہو نے لگے
اور فرمایا ای عمر خدا کی قسم تو نے مجھے ایذا دی میں نے کہا
اے رسول خدا میں آپکو ایذا دینے سے خدا سے پناہ
مانگتا ہوں فرمایا کیا تجھے معلوم نہیں کہ جس نے علی کو ایذا
دی اوسنے مجھے ایذا دی۔ ترمذی اور ابو داؤد اور
ابن ماجہ میں ابو البختری سے روایت ہے کہ ہم سے
علی رضہ نے بیان کیا کہ مجھے رسول خدا نے یمن
کی طرف بھیجا اور میں جوان تھا عرض کیا اے
رسول خدا آپ مجھے ایک قوم پر واسطے بھیجتے ہیں
کہ میں اون میں قضا کروں۔ میں جوان آدمی
ہوں قضا کو جانتا نہیں حضرت نے فرمایا آؤ میرے
پاس آؤ میں آپ کے قریب ہوا آپنے میرے سینہ پر
ہاتھ پھیر کر فرمایا۔ یا رب خدا یا علی کے سینہ کو ہدایت کر
اور اوسکی زبان کو ثابت رکھ علی فرماتے ہیں اسکے بعد
پھر میں نے دو شخصوں کے فیصلہ میں کبھی شک نہیں کیا
ایک روایت میں ہے کہ اے علی جب تمہارے سامنے
مدعی اور مدعا علیہ بیٹھے تو جبتک مدعا علیہ سے بھی
جیسے بات نہ سن لو انمیں فیصلہ نہ کرو جب تم ایسا کرو گے
تو تمہارے لیئے قضا ظاہر ہو جاویگی امام احمد حضرت علی سے
روایت کرتے ہیں کہ مجھے رسول خدا نے یمن کی طرف بھیجا میں ایک
قوم کے پاس آیا جنہوں نے شیر کو پکڑنے کے لیئے گڑھے کھود رکھے

زبية الى الاسد فبيناهم يتدافعون
اذ سقط رجل منهم فى الزبية فتعلق
بآخر ثم تعلق آخر بآخر حتى صاروا
فيه اربعة وكان فيها اسد فجرح
الكل فابتدر اليه رجل بحربة
فقتله ومات الاربعة من جراحته
فقام اولياء الاول الى اولياء الثانى
بالسلاح لتقتتلوا مع اولياء الثانى
فقال علىؓ على باولياء الاول فجاءوه
فقال اتريدون ان تقتتلوا ورسول
الله صلى الله عليه وسلم بين اظهركم
انى اقضى بينكم بقضاء فان رضيتموه
والا فتحاجزوا حتى تذهبوا الى
رسول الله صلى الله عليه وسلم فيقضى
بينكم فقالوا نعم فقال اجمعوا من
قبائل حافر البير ربع الدية وثلث
الدية ونصف الدية فلاولياء الاول
الربع لانه اهلك من فوقه ولاولياء
الثانى الثلث ولاولياء الثالث النصف
ولاولياء الرابع الدية الكاملة فلم
يرضوا بذلك فاتوا رسول الله صلى
الله عليه وسلم واخبروه بالقصة فقال
قال سأقضى بينكم فقال رجل منهم

ایک وقت وہ آپس میں مدافعت کر رہے تھے کہ یکایک ایک
آدمی اون میں کا اوس گڑھی میں جا پڑا اور اوسکے ساتھ دوسرا
اور دوسرے کے ساتھ میسرا لپٹا ہوا گڑھی میں جا پڑا یہانتک
کہ چار آدمی اوس گڑھے میں گر پڑے اور اوسمیں شیر موجود
تہا اوسنے سبکو زخمی کر ڈالا۔ سو ایک مرد برچھا لیکر
اوسپر دوڑا اور شیر کو مار ڈالا اور وہ چاروں کے چاروں
اوسکے زخم سے مر گئے۔ سو جو شخص سب سے پہلے اوس
گڑھی میں گرا تھا اوسکے ولی وارث دوسری شخص کے
وارثوں کے ساتھ ہتیار لیکر کھڑے ہوئے تاکہ اونسے لڑائی
کریں پس حضرت علی نے فرمایا پہلے شخص کے وارثونکو میرے پاس
لاؤ اور جب وہ آئے تو آپنے فرمایا کیا تم آپس میں لڑنا چاہتے ہو۔
حالانکہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تم میں موجود ہیں میں
تمہارے لئے اسباب میں فیصلہ کرتا ہوں اگر تم اوسے پسند کرو
فہو المراد ورنہ نماز جمعہ تک رسول خدا کے پاس جا کر داد چاہو وہ تم میں
صاف فیصلہ کر دینگے اونہوں نے کہا ہاں پہلے آپ فرمایئے علی
نے فرمایا جسنے وہ کنواں کہودا ہے اوسکے قبائل سے دیت کا
چوتھا اور میسرا اور نصف حصہ جمع کرو اور پہلے شخص کے وارثوں
کو چوتھا حصہ دو کیونکہ اوسنے اپنے اوپر والے کو ہلاک کیا ہے
اور دوسرے شخص کے وارثوں کو میسرا حصہ اور تیسرے شخص کے ولیوں کو
نصف دیت اور چوتھے شخص کے وارثوں کو پوری دیت دو مگر
وہ اس فیصلہ سے راضی نہوئے اور رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم کے پاس آکر اس قصہ کی خبر دی آپنے فرمایا میں
قریب تم میں فیصلہ کرونگا پہر ایک مرد نے اون میں سے کہا

یا رسول اللہ ان علی بن ابی طالب
قضی بکذا وکذا فاجاز قضاءہ علی رواہ
احمد عن انس قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لعلی توتی یوم
القیٰمۃ بناقۃ من نوق الجنۃ فترکبہا
ورکبتک مع رکبتی حتی تدخل الجنۃ
جمیعًا رواہ احمد فی کتاب الفضائل
عن علی قال کنت امشی مع رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بعض
طرق المدینۃ فمررنا علی حدیقۃ
فقلت یا رسول اللہ ما احسن ھذہ
فقال لک مثلہا فی الجنۃ حتی اتینا علی بستان
حدائق رواہ احمد فی الفضائل عن
زید بن ارقم قال سمعت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یقول من احب
ان یتمسک بالقضیب الاحمر الذی
غرسہ اللہ بیمینہ فی جنۃ عدن فلیتمسک
بحب علی بن ابی طالب رواہ احمد
فی کتاب الفضائل عن عبد اللہ بن
عباس قال بعثنی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم الی علی بن ابی طالب فقال
قل لہ انت سیدی فی الدنیا سیدی فی
الاخرۃ من احبک فقد احبنی ومن

اے رسول خدا علی بن ابی طالب نے اس مقدمہ
میں ایسا ایسا فیصلہ کیا ہے سو رسول خدا نے علی رضہ کا
فیصلہ جائز رکھا۔ امام احمد فضائل میں انس سے روایت
کرتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے علی سے فرمایا
کہ قیامت کے دن جنت کی اونٹنیوں میں سے ایک اونٹنی پر تم
تم سوار ہو کر لائے جاؤ گے اور ہم تم اکٹھے ملکر جنت
میں داخل ہونگے مسند امام احمد میں حضرت علی فرماتے ہیں
کہ میں رسول خدا صلعم کے ساتھ مدینہ کے بعض
راہوں میں چلا جاتا تھا سو ہم ایک باغ پر گذرے
میں نے کہا اے رسول خدا یہ کیا اچھا باغ ہے۔
فرمایا تمہارے لئے اس جیسا جنت میں ہے۔
(علی فرماتے ہیں) کہ ہم سیطرح ساتھ باغوں کے
گذرے اور آپنے وہی فرمایا۔ زید بن ارقم
کہتے ہیں کہ رسول خدا صلعم سے میں نے سنا فرماتے تھے کہ
جو شخص اوس سرخ شاخ کو جسے اللہ نے اپنے
ہاتھ سے جنت عدن میں بویا ہے لینا محبوب رکھے
اوسے چاہیئے کہ علی بن ابی طالب کی محبت
میں قیام کرے۔ عبد اللہ بن عباس کہتے ہیں کہ
مجھے رسول خدا صلعم نے علی بن ابی طالب
کے پاس بھیجا اور فرمایا کہ اوس سے جاکر
کہو تو دنیا اور آخرت میں سردار ہے۔ جسنے
تجھے دوست رکھا اوس نے مجھے دوست
رکھا اور

ابغضك فقد ابغضني **عن علي** رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا علي اني احب لك ما احب لنفسي واكره لك ما اكره لنفسي لا تقع بين السجدتين رواه الترمذي عن علي رضي الله عنه قال لما كانت ليلة بدر قال رسول الله صلعم من يستقي لنا من الماء فاجم الناس قال فقمت فاحتضنت قربة فانتبت قليبا بعيد القعر مظلما فانحدرت فيه فاوحى الله الى جبرئيل وميكائيل ان اهبطوا النصرة محمد صلى الله عليه وسلم وحزبه فهبطوا من السماء لهم دوي يذهل من سمعه فلما حاذوا القليب وقفوا وسلموا علي من عند اخرهم اكراما وتبجيلا وتعظيما رواهما احمد في الفضائل

عن عبد الله بن عمر بن الخطاب رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا علي انت معي في الجنة ثلاثا رواه ابو احمد محمد بن احمد الغطريف الجرجاني

جسنے تجھے دشمن جانا اور سنے مجھ سے دشمنی کی ترمذی میں حضرت علی سے روایت ہے کہ رسول خدا نے فرمایا اے علی جو چیز میں اپنے لئے دوست رکھتا ہوں وہی تمہارے لئے چاہتا ہوں اور جو چیز میں اپنے لئے بُری جانتا ہوں وہی تمہارے واسطے بھی ناپسند رکھتا ہوں۔ تم دونوں سجدوں کے درمیان اوقعا نکرو۔ امام احمد حضرت علی سے روایت کرتے ہیں اونہوں نے فرمایا جب بدر کی رات ہوئی تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارے لیئے پانی کون شخص لاتا ہے یہ سنکر لوگ حیران کھڑے رہگئے میں اوٹھا اور مشک بغل میں دبا کر ایک بہت گہری اور تاریک کنوئیں پر آیا آوس میں اوترا اور سوقت اللہ تعالے نے جبرئیل اور میکائیل علیہما السلام کو حکم فرمایا کہ تم محمد صلعم اور اونکی گروہ کی مدد کے لیئے آمادہ اور تیار ہوجاؤ سو وہ آسمان سے اوترے اونکی ایسی بھن بھنی آواز تھی کہ جو سنتا تھا بے ہوش ہوجاتا تھا پس جب وہ کنوئیں کے مقابل ہوئے تو وہاں ٹھہر کر بزرگی اور تعظیم کے لئے سب نے مجھے سلام کیا۔

ابو محمد احمد الغطریف الجرجانی الصوفی عبد اللہ بن عمر بن الخطاب رض سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا کہ اے علی تم جنت میں میرے ساتھ ہوگے۔

امام احمد ابو طیبان سے روایت کرتے ہیں

الصوفی عن ابی ظبیان ان عمر
رضی اللہ عنہ اُتِیَ بامراءۃٍ قد زنت
فامر برجمھا فذھبوا الیرجموھا فراھم
علی فی الطریق فقال ماشان ھذہ
فاخبروہ فخلا سبیلھا ثم جاء الی
عمر فقال لہ لم رددتھا فقال لانھا
معتوھۃ وقد قال رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم رُفع القلم عن ثلاثۃ
عن النائم حتی یستیقظ والصبی حتی
یحتلم والمجنون حتی یفیق فقال عمر
لولا علی لھلک عمر رواہ احمد فی الفضائل

عن علی رضی اللہ عنہ قال یاایھا
الناس اقیموا علی ارقائکم الحد من
احصن منھم ومن لم یحصن فان
امۃً لرسول اللہ صلے اللہ علیہ و
سلم زنت فامرنی ان اجلدھا فاذا ھی
حدیث عھد بنفاس فخشیت ان
انا جلدتھا ان اقتلھا فذکرت ذلک
للنبی صلے اللہ علیہ وسلم فقال
احسنت رواہ مسلم وفی روایۃ
ابی داود قال دعھا حتی یذقطع
دمھا ثم اقم علیھا الحد واقیموا
الحدود علی ما ملکت ایمانکم

کہ عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عورت جسنے زنا کیا تھا لائی گئی
آپنے اوسے رجم کرنیکا حکم فرمایا لوگ اوسے رجم کرنیکے
واسطے لیئے جاتے تھے کہ علی رضی اللہ عنہ نے اونہیں رستہ میں دیکھکر
فرمایا اس عورت کی کیا کیفیت ہے لوگوں نے اسکے حال سے
آپکو خبر دی آپنے اوسے چھوڑ دیا پھر حضرت عمر کے پاس آئے
اونہوں نے فرمایا ای علی تم نے اوس عورت کو کیوں پھیر دیا
کہا وہ دیوانی تھی اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
فرما گئے ہیں کہ تین شخصوں سے قلم مرفوع ہے (یعنے وہ محل
تکلیف نہیں) (۱) سویا ہوا جبتک کہ جاگے۔ (۲) بچہ جبتک
کہ بالغ ہو جاوے (۳) مجنون جبتک کہ ہوش میں آئے فقط
عمر نے فرمایا اگر علی نہ ہوتے تو عمر ہلاک ہو لیا تھا۔

مسلم میں حضرت علی سے روایت ہے کہ اونہوں نے
فرمایا اے لوگو اپنے غلام لونڈیوں پر حد قائم کرو خواہ
بیاہی ہوں یا کنوارے کیونکہ رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم کی ایک لونڈی نے زنا کیا تھا سو آپ نے
مجھے حکم فرمایا کہ میں اوسے حد لگاؤں اتفاق سے
وہ بچہ جننے کے قریب ہی تھی پس میں ڈرا
کہ مبادا اگر میں اوسے حد لگاؤں تو میرے ہاتھ سے
مر جاوے چنانچہ میں نے اوسے حد نہ ماری اور رسول خدا
سے یہ قصہ بیان کیا آپ نے فرمایا تم نے خوب کیا اور
ابوداؤد کی ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ اوسے
چھوڑ دو یہانتک کہ اوسکا خون تھم جاوے پھر حد قائم
کرو اور اپنی لونڈی غلاموں پر حد لگایا کرو۔

فصل فی سیرۃ امیر المومنین امام المتقین علی بن ابی طالب ابی الحسن کرم اللہ وجہہ علیہ الصلوٰۃ والسلام

عن ابن شہاب قال کان عمر بن عبد العزیز یقول ما علمنا ان احدا من ھذہ الامۃ بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ازھد من علی بن ابی طالب ما وضع لبنۃ علی لبنۃ ولا قصبۃ علی قصبۃ رواہ احمد عن علی بن ربیعۃ الوالی قال جاء ابن التیاح الی امیر المومنین کرم اللہ وجہہ فقال یا امیر المومنین امتلاء بیت المال من صفراء وبیضاء فقال علی اللہ اکبر ثم قام متوکئا علی ید ابن التیاح فدخل بیت المال ثم قال علی یا اشیاع الکوفۃ فنودی فی الناس فاعطی جمیع ما فی بیت المال وھو یقول یا بیضاء یا صفراء غری غیری حتی لم یبق فیہ درھم ولا دینار ثم امر بنضحہ فصلے فیہ رکعتین رواہ احمد عن

حضرت امیر المومنین امام المتقین علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کی سیرت وخصلت میں

امام احمد ابن شہاب سے نقل کرتے ہیں کہ عمر بن عبد العزیز کہا کرتے تھے ہم نے اس امت میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد علی بن ابی طالب سے زائد کسی اور کو زاہد نہیں جانا اونہوں نے کہی ایک اینٹ پر دوسری اینٹ نہ کہی پھر کے ایک سرکنڈے پر دوسرا سرکنڈہ نہ رکھا امام احمد علی بن ربیعہ سے روایت کرتے ہیں کہ ابن التیاح امیر المومنین حضرت علی کے پاس آکر کہنے لگا اے امیر المومنین بیت المال سونے چاندی سے بھر گیا ہے حضرت علی نے (تعجب کی رو سے) اللہ اکبر کا نعرہ مارا پھر ابن التیاح کے ہاتھ پر سہارا لگا کر کھڑے ہوئے اور بیت المال میں تشریف لائے پھر فرمایا کوفہ کے شیعوں (دوستوں قبیلہ کے لوگوں) کو میرے پاس لاؤ۔ لوگوں میں ندا کی گئی (جب سب جمع ہوگئے) تو آپنے سارا بیت المال کا مال اونہیں دے دیا۔ اور اوسوقت وہ فرماتے تھے اے چاندی اے سونے تم میرے غیر کو فریب دینا میں تمہاری فریب دہی میں نہ آؤں گا۔ اور آپ نے یہاں تک تقسیم کیا کہ ایک درہم نہ ایک دینار باقی رکھا۔

پھر وہاں پانی چھڑکنے کا حکم فرمایا اور اوس جگہ دو رکعت نماز پڑھی۔

عکرمۃ قال اتی علی بن ابی طالب بزنادقۃ فحرقھم
فبلغ ذلک ابن عباس فقالو لو کنت
انا لم احرقھم لنھی رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم لا تعذبوا بعذاب
اللہ ولقتلتھم لقول رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم من بدل دینہ
فاقتلوہ رواہ البخاری عن علی رض
قال اھدیت لرسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم بغلۃ فرکبھا فقال علی
لو حملنا الحمیر علی الخیل فکانت لنا
مثل ھذہ فقال رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم انما یفعل ذلک الذین
لا یعلمون رواہ ابوداود والنسائی عن علی رض
قال اھدیت لرسول اللہ صلعم حلۃ
سیراء فبعثت بھا الی فلبستھا فعرفت
الغضب فی وجھہ فقال انی لم ابعث
بھا الیک لتلبسھا انما بعثت بھا الیک
لتشققھا خمرا بین النساء رواہ
البخاری ومسلم عن عبد اللہ بن
زرین قال دخلت علی علی یوم
اضحی فقربت الی خزیرۃ فقلت یا
امیر المومنین قد اکثر اللہ الخیر فقال
یا ابن زرین سمعت رسول اللہ

کرلا کہ وہ زمین قیامت کے دن گواہی دی کہ حضرت علی نے مسلمانوں سے
ایک ہم تک نہ روکا) امام بخاری عکرمہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت
علی کو جب ایک دین قوم ملی گئی آپنے اونہیں آگ سے جلا دیا۔
ابن عباس کو جب یہ خبر پہونچی تو اُنہوں نے کہا اگر میں ہوتا تو اونہیں
کبھی جلاتا کیونکہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا
ہے اور ارشاد کیا ہے کہ لوگوں کو عذاب الٰہی کے ساتھ تکلیف نہ
البتہ میں اونکو قتل کر ڈالتا کیونکہ رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے
جو اپنا دین بدل دے اوسے قتل کر ڈالو۔ ابوداؤد اور نسائی
حضرت علی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم کے پاس ایک خچر تحفۃً بھیجا گیا آپ اوسپر سوار
ہوئے علی رض نے کہا اگر ہم بھی گدھوں کو گھوڑیوں پر چھوڑیں
تو اس جیسے خچر پیدا ہوں۔ رسول خدا صلعم نے
فرمایا یہ کام جاہلوں کا ہے بخاری اور مسلم میں علی رض سے
روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کیواسطے ایک ریشمی
خط دار جوڑا بھیجا گیا آپنے اوسے میرے پاس بھیجدیا میں نے اوسے
پہن لیا اوسکے پہننے سے آپکے چہرۂ مبارک میں غصہ کے آثار
مجھے معلوم ہوئے پھر فرمانے لگے۔ میں نے اوسے تمہارے پہننے
کے لئے نہیں بھیجا۔ بھیجا تو اسواسطے تھا کہ اوسکی اوڑھنیاں
بنا کر عورتوں کو تقسیم کردو۔ عبداللہ بن زرین کہتے ہیں
میں حضرت علی کے پاس عید الضحے کے دن حاضر ہوا
آپنے میرے طرف گوشت کا حلیم نزدیک کیا میں نے کہا اے
امیرالمومنین اللہ تعالی نے بہت سا مال متاع آپکو عنایت فرمایا ہے
علی نے فرمایا اے ابا زرین میں نے رسول خدا سے سنا ہے

صلے اللہ علیہ وسلم یقول لا یحل
للخلیفۃ من مال اللہ الا قصعتان
قصعۃ یاکلھا ھو واھلہ وعیالہ و
قصعۃ یضعھا بین یدی الناس عن
سوید بن غفلۃ قال دخلت علی علی
فی ھذا القصر یعنی قصر الامارۃ وبین
یدیہ رغیف من شعیر وقدح من لبن
واللبن غیف یابس تارۃً یکسرہ بیدیہ
وتارۃً برکبتیہ فشق علی ذلک فقلت
لجاریۃ لہ یقال لھا فضۃ الا ترحمین
ھذا الشیخ وتخلین لہ ھذا الشعیر
اما ترین ننا رتہ علی وجھہ وما یعالج
منہ فقالت لای شیء یوجر ھو ونائم
نحن وانہ عھد الینا ان لا نتحل لہ
طعاما قط فالتفت الیّ وقال ما تقول
لھا یا ابن غفلۃ فاخبرتہ وقلت یا
امیر المومنین ارفق بنفسک فقال لی
ویحک یا سوید ما شبع رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم واھلہ من خبز
بُرٍّ ثلاثا حتی لقی اللہ تعالی ولا نخل لہ
طعاما مرقط ولقد بعت مرۃً بالمدینۃ
جوعا شدیدا فخرجت اطلب العمل فاذا
بامراۃٍ قد جمعت مدرا یرید ان تبلہ

فرماتے تھے اسکے مال میں سے خلیفہ کے لیئے
دو پیالوں کے سوا کہ ایک تو وہ اور اوسکے اہل وعیال
کھائے اور دوسرا پیالہ مہمانوں کے آگے رکھے
اور کچھ حلال نہیں۔

مسند امام احمد میں سوید بن غفلہ سے روایت ہے کہ میں حضرت علی کے
پاس اس محل یعنے دار الامارۃ میں آیا اوسوقت آپکے پاس ایک
جو کی روٹی اور ایک دودھ کا پیالہ رکھا تھا روٹی ایسی خشک تھی
کہ کبھی تو اوسے آپ ہاتھوں سے توڑتے اور کبھی گھٹنوں پر مار کر
توڑتے تھے اونکی یہ حالت مجھپر بہت گراں گذری آپکی ایک
لونڈی تھی جسکا فضہ نام تھا میںنے اوس سے کہا کیا تو اس شیخ پر
رحم نہیں کرتی اور انکے لئے جو چھانکر روٹی نہیں پکاتی کیا تو
اونکی مشقت اور جس چیز سے اونہیں رنج ہوتا ہے اوسکو نہیں
نہیں دیکھتی لونڈی نے جواب دیا کہ علی رضی اللہ عنہ کو اسمیں
اجر ملتا ہے اور ہم گنہگار رہتے ہیں کیونکہ اونہوں نے ہم سے عہد لیا ہے
کہ اونکا کہانا چھانکر کبھی نہ پکاویں اتنے میں حضرت علی نے
میری طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ اے ابن غفلہ تو اس لونڈی سے کیا
کہہ رہا ہے میںنے اپنی گفتگو کی خبر دیکر عرض کیا کہ اے امیر المومنین
اپنے نفس پر رحم فرمایئے اور اوسے اتنی مشقت میں نہ ڈالیئے آپنے
فرمایا اے سوید تجھے خرابی ہو رسول خدا صلعم اور انکے اہل نے تین دن تک برابر
گیہوں کی روٹی سے پیٹ نہ بھرا یہانتک کہ اللہ سے ملاقات کی اور کبھی
آپکے واسطے کہانا چھن پھٹکر نہ پکایا گیا ایکدفعہ مدینہ میں مجھے
سخت بھوک لگی میں مزدوری ڈھونڈھنے نکلا ناگاہ
ایک عورت مٹی کے ڈھیلے جمع کرکے اونہیں گیلا کرنا چاہتی تھی

فقطعتها على دلو بتمرة فمددت
ستة عشر دلوا حتى مجلت يداى وفى
رواية فمتحت ثم اخذت التمر واتيت
رسول الله صلى الله عليه وسلم فاخبرته
فاكل منه رواه احمد فى الفضائل
عن هرون بن عنترة عن ابيه
قال دخلت على على وهو بالخورنق
وهو يرعد فى يوم بارد وعليه شملة
فقلت يا امير المومنين ان الله قد
جعل لك ولاهلك نصيبا فى هذا المال
وانت تصنع بنفسك ما تصنع فقال والله
ما ارضاكم من اموالكم اوما لكم شيئا والله
انها لقطيفة التى خرجت بها من المدينة
عن ابى المطرف قال رايت على بن ابى
طالب كرم الله وجهه مؤتزرا بازار
متردّيا ببرد آء ومعه درّة كانه اعرابى
يدور الاسواق حتى بلغ سوق الكرابيس
فوقف على شيخ فقال يا شيخ
احسن بيعتى فى قميص بثلاثة
دراهم فعرفه الشيخ فقال نعم فعلم
انه قد عرفه فترك ومضى ولم
يشتر منه شيئا فاتى غلاما حدثا
فاشترى منه قميصا بثلاثة دراهم ثم جاء

بیٹھے اوس سے ایک ڈول پر ایک کھجور چکائی اور سولہ ڈول
کھینچکر اوس مٹی کو تر کر دیا یہاں تک کہ میرے ہاتھوں میں چھالے پڑ گئے
پھر کھجوریں لیں اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس
آکر اس امر کی خبر دی آنحضرت نے بھی اوسمیں سے کچھ تناول
فرمائی ھرون بن عنترہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں
کہ میں علی کے پاس گیا اور وہ خورنق (ایک معروف
محل کا نام ہے) جاڑے کے موسم میں کانپ رہے تھے اور اوپر ایک
پرانی چادر پڑی تھی میں نے کہا اے امیر المومنین آپکے اور آپکی اہل
واسطے اس بیت المال سے ایک حصہ اللہ نے مقرر فرمایا ہے اور آپ
اپنے ساتھ ایسے کیے کرتے ہیں جو کر رہے ہیں۔ علی رضی
فرمایا خدا کی قسم میں تمہاری مالوں سے کچھ نہیں لیتا ہوں اپنے لیے کچھ بھی
نہیں کیا والا یہ میری وہی چادر ہے جسے میں مدینہ سے لیکر اپنے
ساتھ نکلا تھا۔ امام احمد ابو المطرف سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے
علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کو دیکھا کہ ایک لنگی کا تہبند
اور ایک چادر اوڑھے ہوئے اور ایک درہ اپنے پاس لیے ہوئے بازار
اور اعرابی کی طرح بازاروں میں پھر رہے تھے اور ٹہلتے ٹہلتے
بزازی کے بازار میں پہونچے پھر ایک بوڑھے شخص کے پاس کپڑے
ہو کر فرمایا اے شیخ تو تین درہم کی عوض اس کرتے میں مجھسے
بیع کرنا چاہتا ہے۔ اوسنے آپکو پہچان کر کہا جی ہاں آپ
مجھے پہنچنا منظور ہے حضرت علی کو معلوم ہو گیا کہ اوسنے مجھے
پہچان لیا ہے آپ اوسے چھوڑ کر آگے تشریف لے گئے
اور اوس سے کچھ نہ خریدا پھر ایک جوان لڑکے کے پاس آکر تین
درہم کا اوس سے ایک کرتا خرید لیا۔

ابو الغلام فاخبره وقال اشتريت
منی رجل قمیصا بثلاثة دراهم من
صفته کذا وکذا فاخذ درهما وجاء
الیه فقال یا امیر المومنین هذا الدرهم
فاضل عن ثمن القمیص فخذه فان
ابی غلط انما ثمنه درهمان فقال
یا شیخ اذهب بدرهمك فانه یاعنی
علی رضائی واخذ رضاه رواه احمد
عن عمرو بن قیس الملائی قال
رأی علی علیا کرم الله وجهه ازارا
مرقوعا فعوب فی ذلك فقال یخشع
له القلب ویقتدی به المؤمن رواه
سفیان الثوری قال سفیان وکان
یقطع الثوب الی اطراف اصابعه
یعنی الکم عن ابی مطر انه رای
علی علیا قمیصا بثلاثة دراهم وفی
روایة انه اشتری قمیصا ولبسه
ففضل عن الرسغین والکعبین
فقطعه وقال الحمد لله الذی رزقنی
من الریاش ما اتجمل به بین الناس
واواری به عورتی فقیل له اهذا
شیء تراه عن نفسك او عن رسول
الله صلی الله علیه وسلم فقال بل

اوس لڑکے کا باپ آیا تو اوسنے اوسکی خبر دی کہ ایک شخص نے
مجھسے تین درہم کا ایک کرتا خریدا ہے اور اوسکی ایسی ایسی
صورت ہے وہ شخص ایک درہم لیکر حضرت علی کے پاس آکر کہنے لگا
اے امیر المومنین یہ درہم اوس کرتے کی قیمت سے زائد ہے آپ
اسے لیجیے کیونکہ میرے لڑکے نے قیمت میں غلطی کی اوسکی قیمت
تو دو ہی درہم ہے آپنے فرمایا اے شیخ اس درہم کو تو ہی لیجا کیونکہ
اوسنے میری خوشی ہی سے مجھسے بیع کی ہے اور مجھسے اوسکی خوشی
سے یہ کرتا لیا ہے عمرو بن قیس کہتے ہیں علی بن ابی طالب
کرم اللہ وجہہ پر ایک پیوند دار تہ بند دیکھکر لوگوں نے اس
باب میں عتاب کیا۔ آپ نے فرمایا اس میں قلب عاجزی
سے رہتا اور اس کے سامنے مومن اقتدا کرتا ہے۔ اسے
سفیان ثوری نے نقل کیا وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی اوس
کپڑے کو جو اونگلیوں کی طرف ہوتا ہے۔ یعنے آستینوں کو
پہاڑ ڈالا کرتے تھے۔ امام احمد ابو مطر سے روایت کرتے
ہیں کہ حضرت علی پر ایک کرتا تین درہم کی قیمت کا اوس
نے دیکھا اور ایک روایت میں ہے کہ اونہوں نے
کرتا خرید کر پہنا اور پہونچوں اور ٹخنوں سے جو زائد تھا
اوسے کتر ڈالا اور فرمایا۔ سب تعریف اوس خدا کے
لئے ہے جس نے ایسا لباس زینت مجھے عطا فرمایا
جس سے لوگوں میں تجمل کرتا اور اپنی شرم گاہ کو ڈھانکتا
ہوں۔ لوگوں نے یہ بات سنکر آپ سے پوچھا
کیا تم اپنی طرف سے روایت کرتے ہو یا رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم سے فرمایا میں اپنی طرف سے نہیں کہتا

سمعته من رسول الله صلى الله
عليه وسلم عن علي بن الاقمر
عن ابيه قال رايت عليا كرم الله
وجهه وهو يبيع سيفا له في السوق
ويقول من يشتري هذا السيف
فوالذي فلق الحبة وبرا النسمة لطالما
كشفت به الكرب عن وجه رسول
الله صلى الله عليه وسلم ولو كان
عندي ثمن ازاره لما بعته رواه ابو
نعيم عن عمرو بن يحيى عن ابيه
قال اهدى لعلي كرم الله وجهه زقاق
من عسل وسمن فراها قد نقصت
فسال عنها فقيل له بعثت ام كلثوم
فاخذت منه فبعث اليها بعد ان قوم
العسل بخمسة دراهم فاخذها منها
وقال هذا للمسلمين عن عمرو بن يحيى
عن قبيز قال جاء الى بيت المال بزقاق
من عسل فقال الحسن بن علي
يا قنبر اذهب وأتني من الزقاق
بمقدار نصيبي من بيت المال فقد نزل
بي ضيف وما عندي ما اطعمه واذا
قسم امير المومنين العسل فخذ بقدر
نصيبي ورده في بيت المال فجاء قنبر

بلکہ رسول خدا صلعم سے سنا ہے علی بن الاقمر اپنے
باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے علی کرم اللہ وجہہ کو بازار
میں تلوار بیچتے ہوئے دیکھا آپ کہہ رہے تھے اس تلوار کو
کون خریدتا ہے اس ذات کی قسم جس نے دانہ پہاڑ کو
اوگایا اور جان کو پیدا کیا میں نے اس تلوار سے بہت زمانہ تک
رسول خدا صلعم کے چہرہ مبارک سے رنج و فکر دور کیا ہے
اگر میرے پاس ایک ازار کی قیمت ہوتی تو میں اسے نہ بیچتا
عمرو بن یحیی اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت
علی کرم اللہ وجہہ کیواسطے شہد اور روغن کی کئی مشکیں
بھیجی گئی تھیں سو ایک دو دن کے بعد جو آپ نے انہیں
دیکھا تو ان میں سے کچھ کم ہو گیا تھا آپنے دریافت کیا
کہ یہ مشک کم کیوں ہوئی گھر والوں نے عرض کی کہ ام
سے کچھ لیکر ام کلثوم آپ کی صاحبزادی کو بھیجدیا
ہے۔ آپنے شہد کی قیمت پانچ درہم لگا کر انکے پاس
اسکو بھیجا اور قیمت لیکر فرمایا کہ یہ تمام مسلمانوں کا
حق ہے۔ عمرو بن یحیی قنبر سے روایت کرتے ہیں کہ بیت المال
میں شہد کی مشکیں آئیں سو حسن حضرت علی کے بڑے
صاحبزادے نے فرمایا اے قنبر جا اور بیت المال کے شہد میں سے
میرے حصہ کی مقدار میرے پاس لے آ کیونکہ میرے پاس ایک
مہمان آیا ہے اور اسکے کھلانے کو میرے پاس کچھ بھی نہیں
ہے۔ جب امیر المومنین شہد تقسیم کرینگے تو میرے حصہ
کی مقدار میں سے لیکر بیت المال کا حق ادا کر دیجیو
قنبر اون مشکوں میں سے ایک مشک کے پاس آیا

الی زق منها فاخذ منه مقدار رطل
ثم جاء علی کرم الله وجهه الی
الزق فراٰه قد نقص فقال یا قنبر
یا ایلحت ماهذا فاخذ یتعلل علیه
فقال والله لتصدقنی الحدیث
فصدقه فغضب غضبًا شدیدا
وقال علیّ بالحسن فجاء فوقع علی
قدمیه فقال یا بنی عمی جعفر وکان اذا
سُئِلَ بحق جعفر سکن غضبه فقال
له ما حملك علی ان تاخذ من عسل
المسلمین قبل القسمة فقال امالی فیه
حقٌّ فقال فکیف تنتفع به قبل المسلمین
والله لولا انی رایت رسول الله صلی الله
علیه وسلم یُقبِّلُ ثنایاك لاوجعتك
ضربًا ثم واشتر عوضه وصبه فی
الزق ففعل وقسمه بین المسلمین
وبکی ثم قال اللهم اغفر للحسن
فانه لم یعلم ولقد کنا نحن مع رسول
الله صلعم نقتل اخواننا وابنائنا
واعمامنا واهلنا ما نرید بذلك الا وجه
الله تعالی ولقد کان الرجل منا یختار
الله ورسوله علی نفسه فلما رای صدقنا
انزل بعدوّنا الکبت والذل

اور اوس میں سے ایک رطل کے مقدار لے لیا اسکے بعد علی کرم اللہ
وجہہ بیت المال میں آئے اور اوس مشک کو دیکھکر فرمایا اے قنبر
تجھے خرابی ہو یہ کیا ہوا وہ آپ سے حیلہ اور بہانہ کرنے لگا آپنے فرمایا
خدا کی قسم سچ بات کہو کہ کیا ہے اوسنے سچ سچ آپکو بتا دیا آپکو
سخت غصہ آیا اور فرمایا میرے پاس حسن کو لاؤ وہ آئے اور آتے
ہی آپکے قدموں میں گر پڑے اور فرمانے لگے بطفیل میرے چچا
جعفر کے آپ مجھے معاف کیجیے اور حضرت علی کا قاعدہ تھا کہ
جب جعفر کا واسطہ دیجاتے تو آپکا غصہ ٹھنڈا ہوجاتا پھر آپنے
فرمایا مسلمانوں کے شہد لینے پر تجھے کس چیز نے برانگیختہ
کیا حالانکہ وہ ابھی تقسیم نہ ہوا تھا حسن نے عرض کیا کیا میرا
اوسمیں کوئی حق نہ تھا فرمایا مسلمانوں سے پہلے ہی تو اوس سے کیوں
نفع حاصل کرنے لگا خدا کی قسم اگر میں رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم کو تیرے دانتوں کا بوسہ لیتے نہ دیکھتا تو تجھے
ضرور دردناک مار مارتا۔ جا کھڑا ہو اور اسکے عوض
شہد خرید کر مشک میں ڈال۔ حسن نے ایسا ہی کیا۔
علی مرتضی نے اوسے مسلمانوں کو بانٹا اور رو کر
فرمایا خداوند حسن کو بخش دے کیونکہ وہ اسے نہ جانتا
تھا بیشک ہم رسول خدا کے ساتھ ہو کر اپنے بھائیوں
اپنے بیٹوں - اپنے چچاؤں اپنے اہل کو قتل
کرتے تھے اور اس سے صرف خدا کی رضامندی چاہتے
تھے اور ہم میں ایک مرد ہوتا تھا کہ وہ خدا اور رسول کو
اپنی جان پر اختیار کرتا تھا سو جب خدا تعالی نے ہمارا ایسا
سچا اعتقاد دیکھا تو ہمارے دشمنوں پر ہلاکت اور ذلت اور

وانزل علينا النصر حتى استقر الاسلام
ملقيا جرانه مبوءً اوطانه والله لو
انينا اليوم ما تاتون ما قام للدين
عمود ولا اخضر للايمان عود
رواه القرشي عن سويد بن غفلة
قال دخلت على علي كرم الله وجهه
يومًا وليس في داره سوى حصير
رث وهو جالس عليه فقلت يا امير
المومنين انت ملك المسلمين والحاكم
عليهم وعلى بيت المال وناتيك الوفود
وليس في بيتك سوى هذا الحصير
فقال ايا سويد ان اللبيب لا يتاثث في دار
النقلة وانما منا دار المقامة قد نقلنا
اليها متاعنا ونحن منقلبون اليها
عن قريب قال فابكاني والله كلامه
رواه القرشي عن ابي خير عن شيخ
لهم قال رايت عليا كرم الله وجهه و
عليه ازار غليظ فقلت ما هذا قال اشتريته
بخمسة دراهم فمن ارجني فيه درهما
بعته اياه قال وكان يأتزر بعباءة وبينا
وسطه بعقال ويمنا بعيره وهو يومئذ
خليفة رواه احمد في الفضائل عن
عبد الله بن عباس قال دخلت عليه

اور ہم پر مدد و نصرت یہاں تک کہ اسلام نے راحت پائی
اور اپنے مواضع میں ساکن ہوا۔ خدا کی قسم اگر ہم بھی
وہ کام کرتے جو تم آج کر رہے ہو تو دین کا ستون کبھی قائم
نہوتا اور ایمان کی شاخ کبھی سبز نہ ہوتی۔
امام قرشی سوید بن غفلہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں
ایکدن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پاس گیا اور اونکے
گھر میں ایک پرانے بوریئے کے سوا جسپر وہ لیٹتے تھے اور
کچھ نہ تھا میںنے عرض کیا اے امیر المومنین آپ مسلمانوں کے سردار
ہیں اور نیز حکومت کرتے ہیں بیت المال کے مختار ہیں آپکے پاس
بادشاہوں اور قبائل کے ایلچی اور صدقے آتے ہیں اور آپکے گھر میں اس
پرانے بوریئے کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے فرمایا اے سوید بلاشبہ عقلمند وہ نقل
میں اقامت پسند نہیں کرتا ہے اور ہمارے سامنے دار مقامہ (ہمیشگی کا
گھر) ہے ہم اپنے سرمایہ اور پونجی اوس گھر کیطرف نقل کر چکے
ہیں اور اب ہم بھی اوسکی طرف عنقریب پھرنوالے ہیں سوید کہتے ہیں خدا
کی قسم اونکے اس کلام نے مجھے رولادیا امام احمد ابوالخیر سے روایت کرتے
ہیں کہ اونکے شیخ نے اونسے کہا کہ میںنے علی کرم اللہ وجہہ کو ایک
موٹا کاڑھا تہ بند دیکھا سو میںنے عرض کیا یہ کیا ہے فرمایا میںنے
درہم کو اسے خریدا ہے اب جو کوئی ایک درہم نفع دیکر مجھسے خرید
لے تو اوسے بیچتا ہوں راوی کہتے ہیں کہ حضرت علی ایک چادر کا
تہ بند باندھتے اور اوسکے بیچ میں ایک رسی سے سخت
مضبوط کرکے کستے اور اپنے اونٹ کو آپ کھڑے ہوکر ملتے اور وہ
اوس زمانہ میں خلیفہ تھے۔ امام احمد عبد اللہ بن عباس سے روایت
کرتے ہیں کہ میں ایکدن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی ماس گیا

يوما وهو يخصف نعله فقلت له ما قيمة
هذا النعل التي تخصف فقال هي والله
احب الي من دنياكم او امرتكم هذه
الا ان اقيم حقا او ادفع باطلا ثم قال
كان رسول الله صلى الله عليه وسلم
يخصف نعله ويرقع ثوبه ويركب
الحمار ويردف خلفه قال ابن عباس
وما كان ياكل الا من شئ ياتيه من
المدينة قال وقدم اليه فالوذ فلم
ياكله فقلت احرام هو قال لا ولكني
اكره ان اعود نفسي ما لم تعود
ما اكل منه رسول الله صلى الله عليه
وسلم رواه احمد عن ابي النوار
بايع الكرابيس قال اشتري علي كرم
الله وجهه تمرا بدرهم فحملته في ملحفة
فقال له رجل انا احمله عنك فقال
لا ابو العيال احق ان يحمل حاجته
قال وهو يومئذ خليفة وكان يلبس
الكرابيس السنبلانية وهي ثياب
غلاظ يساوي الثوب درهمين او ثلاثة
دراهم ويقول الحمد لله الذي كساني
ما التواري به واتجمل به بين خلقه
عن الحسن بن حرموز المرادي

اور وہ جوتیاں سی رہے تھے میں نے کہا اس جوتی کی کیا قیمت ہے
کہ آپ اسے اوسی رہے ہیں فرمایا خدا کی قسم یہ جوتیاں مجھ کو تمہاری دنیا
سے مجھے بہت محبوب ہیں۔ یا یوں فرمایا کہ تمہاری اس خلافت سے زیادہ
محبوب ہے مگر میں اس سے حق ادا کرتا اور باطل کو دفع کرتا ہوں پھر فرمایا
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جوتیاں سیتے اور اپنے کپڑے پیوند لگاتے
اور گدھے پر سوار ہوتے اپنے پیچھے اور شخص کو بٹھا لیتے تھے۔ ابن عباس
کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کوئی چیز نہ کھاتے تھے مگر وہ چیز جو آپ کے
پاس مدینہ سے آتی تھی ایکدن آپ کے آگے فالودہ کہا گیا سو آپ نے کھایا
میں نے عرض کیا کیا وہ حرام ہے فرمایا حرام تو نہیں مگر میں اپنے نفس کو
ایسی چیز کے سامنے خوگر کرنا مکروہ جانتا ہوں جسکا وہ معتاد نہیں رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے اسے نہ کھایا ابو النوار براز (یا گڈریئے) سے روایت
ہے کہ علی کرم اللہ وجہہ نے ایکدرہم کی کھجوریں خریدیں اور اپنی
چادر میں لپیٹ کر اوٹھائے ہوئے چلے جاتے تھے ایک شخص نے عرض
کیا میں اسے اوٹھا کر پہونچا دوں فرمایا کچھ ضرور نہیں۔ ابو العیال
(حضرت علی کی دختر نیک اختر یا مراد ہے) اپنی حاجت کا بوجھ اوٹھانے کا
زائد مستحق ہے راوی کہتا ہے اور اوس زمانہ میں حضرت علی
خلیفہ تھے آپ سنبلانیہ کپڑے پہنا کرتے تھے اور وہ
ایک قسم کے موٹے اور سخت کپڑے ہوتے تھے جو آپ دو درہم
یا تین درہموں کو خرید کر کے پہنتے اور فرماتے تھے
سب تعریفیں اوس خدا کو ہے جسنے مجھے ایسا کپڑا پہنایا
کہ جس سے میں شرم گاہ ڈھانکتا اور اوسکی
مخلوق کے آگے اوس سے زینت کرتا ہوں۔
حسن بن حرموز المرادی کہتے ہیں کہ

عن ابیہ قال رایت علیا کرم اللہ وجھہ
یخرج من ھذا القصر یعنی قصر الکوفۃ
وعلیہ ازار الی انصاف ساقیہ ورداء
مشمر قریبا منہ ومعہ الدرۃ یمشی
بھا فی الاسواق ویقول یا قوم اتقوا اللہ
وفی روایۃ یامرھم بحسن البیع و
یقول اوفوا الکیل والمیزان ولا
تنفخوا اللحم وفی روایۃ ویرشد
الضالۃ ویعین الحمال علی الحمولۃ
ویقرأ تلک الدار الاخرۃ نجعلھا الذین
لا یریدون علوا فی الارض الآیۃ و
یقول ھذہ الایات نزلت فی الولاۃ
وذوی القدرۃ من الناس عن ابی
النوار قال رایت علیا کرم اللہ وجھہ
وقف علی خیاط فقال لہ یا خیاط
صلب الخیط ودقق الدرز وقارب
الغرز فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یقول یوتی یوم القیامۃ
الخیاط الخائن وعلیہ قمیص ورداء
مخاخاطہ وخان فیہ فیفتضح علی رؤس
الاشھاد ثم قال یا خیاط ایاک والفضلات
والسقطات فان صاحب الثوب احق بھا
فمن تجد عندہ بدا یطلب بھا الجازات

کہ مینے علی کرم اللہ وجہہ کو اس محل یعنے کوفہ کے محل سے نکلتے
دیکھا کہ وہ ایک بند آدھی پنڈلیوں تک باندھے ہوئے اور ایک
چادر اسکے قریب قریب اوڑھے تھے اور آپکے پاس ایک
درہ تھا جسے بازار میں لیکر پھرتے چلتے تھے اور فرماتے تھے اے میری
قوم اللہ سے ڈرو اور ایک روایت میں ہے کہ اونہیں حسن بیع کے
ساتھ حکم فرماتے اور کہتے میزان اور تول کو پورا کرو گوشت کو
پھلا کر نہ رکھو۔ اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت علی گم ہوئی چیز
یا بھٹکے ہوئے شخص کو راہ پر لگا دیتے تھے اور مزدوروں کی بوجھ
اوٹھانے میں مدد کرتے اور یہ آیت تلک الدار الاخرۃ نجعلھا
للذین لا یریدون علوا فی الارض ولا فسادا پڑھکر فرماتے
یہ آیت سرداروں اور قدرت والوں کے حق میں اتری
ہے۔ ابو النوار کہتے ہیں کہ مینے علی کرم اللہ وجہہ کو ایک
درزی کے پاس کھڑا دیکھا آپنے اوس سے فرمایا اے درزی
تانکا مضبوط بٹ اور درز باریک کر سوئی قریب قریب
نکال کیونکہ مینے رسول خدا کو فرماتے سنا ہے کہ قیامت کے
دن خیانت کرنے والا درزی اس حال میں لایا جاویگا
کہ جو کرتا اور چادر اوسنے سیا ہے اوس میں خیانت
کی ہے اوسپر پڑا ہوگا۔ پھر تمام مخلوق کے سامنے
رسوا ہوگا اسکے بعد علی رضہ نے فرمایا اے درزی بچے
ہوئے کپڑوں اور گری ہوئی کترنوں سے اپنے لئے
کچھ مت بچا کیونکہ کپڑے کا مالک اوسکا بہت حق دار ہے
اوس شخص سے کہ اوسے قیمت سے لیتا ہے جسکے
سوا دنیا میں مکافات طلب کی جاتی ہے

في الدنيا رواه احمد بن عبد الرزاق
عن ابي اراكة قال جاء سائل
الى علي فقال لبعض ولده اذهب
الى امك وقل لها هات ذاك الدرهم
الذي عندك فمضى ثم عاد وقال قد
قالت خبأناه للدقيق فقال اذهب
وأتني به فذهب وعاد وهو معه
فاخذه ورفعه الى السائل وقال
لا يصدق ايمان عبد حتى يكون بما في يد
الله اوثق منه بما في يديه فبينا هو
يتحدث اذ مر به رجل يبيع جملا
فاشتراه منه بمائة درهم ثم باعه
بمائتين فدفع المائة الى ولده وقال
اذهب بها الى امك وقل لها هذا ما
وعدنا على لسان نبيه صلى الله عليه
وسلم اخبارا عن ربه سبحانه
وتعالى من جاء بالحسنة فله عشر
امثالها قال ابو اراكة وكان علي
يمشي يوم العيد الى المصلى ولا يركب
عن حصين بن المنذر بن الحارث
بن وعلة قال لما قال علي للحسن قم
فاجلده قال فيم انت وذاك فقال علي
بل عجزت ووهنت قم يا عبد الله

اس اثر کو احمد بن عبد الرزاق نے روایت کیا ہے۔
ابو اراکہ کہتے ہیں کہ حضرت علی کے پاس ایک سائل آیا آپ نے
کسی صاحبزادے کو فرمایا کہ اپنی ماں کے پاس جاکر کہو کہ وہ درہم جو ہمارے
پاس ہے دیدو وہ لڑکا گیا اور اوسیوقت واپس آکر کہنے لگا
وہ فرماتی ہیں کہ ہم نے اوسے آٹے کے لیئے اٹہا رکہا ہے فرمایا
نہیں جاو اور وہ درہم لے آپ گیا اور واپس درہم لیکر آیا
آپنے اوس سے وہ درہم لیکر فقیر کو دیدیا اور فرمایا بندہ
کا کبھی سچا اعتقاد نہیں ہوتا تاوقتیکہ جو چیز اللہ کے پاس
ہے وہ اوسچیز سے جو اوسکے پاس ہے زائد بہروسہ کی
نہو۔ راوی کہتا ہے کہ اسی اثنا میں کہ حضرت علی
یہ باتیں کر رہے تہے آپکے پاس ایک شخص گذرا جو اونٹ
بیچتا تہا علیؓ نے سو درہم کو ایک اونٹ اوس سے خرید کر دوسو کو
بیچڈالا اور سو درہم اپنے فرزند کو دیکر فرمایا لو یہ اپنی والدہ
کے پاس لیجاؤ اور اوس سے کہو یہ وہ چیز ہے جسکا وعدہ اپنے
رسول خدا کی معرفت ہم دئے گئے ہیں۔ چنانچہ
آنحضرت اپنے پاک اور بزرگ پروردگار کی طرف سے
خبر دیتے ہیں۔ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ اَمْثَالِهَا۔
ابو اراکہ کہتے ہیں کہ حضرت علی عید کے دن عیدگاہ پیدل
جاتے تہے اور کسی سواری پر سوار نہ ہوتے تہے۔ امام احمد
اپنی مسند میں حصین بن منذر بن حارث سے روایت کرتے
ہیں کہ حضرت علی رضؓ نے فرمایا اے حسن کہڑے ہو اور ولید
کو حد مارو انہوں نے کہا آپکو اوس سے کیا علاقہ ہے علیؓ نے
فرمایا بلکہ تم عاجز اور کاہل ہو گئے۔ عبد اللہ بن جعفر

بن جعفر فاجلده فقام فجلده وعد علی حتی
بلغ اربعین قال امسك ثم قال جلد رسول الله
صلعم اربعین وجلد ابوبکر بعض اربعین وجلد عمر
الله عنه اربعین صدرا من خلافته
ثم اتمها ثمانین وکل سنة رواه احمد
فی المسند عن ابی حازم قال جاء
رجل الی سهل بن سعد فقال هذا
فلان یذکر علیا عند المنبر
فقال ما یقول قال یقول ابو تراب
او یلعن ابا تراب فغضب سهل وقال
والله ما کناه الا رسول الله صلے الله
علیه وسلم وما کان اسم احب الیه
منه دخل علی رضی الله عنه علی فاطمة
رضی الله عنها فاغضبته فخرج الی المسجد
فاضطجع علی التراب وفی لفظ فسقط
رداءه علی التراب وخلص التراب
علی ظهره فجاء رسول الله صلے الله علیه
وسلم فمسح التراب عن ظهره وقال
اجلس ابا تراب اجلس ابا تراب و
قال الزهری والذی سبب علیا فی تلك
الحالة مروان بن الحکم لانه کان حاکما
علی المدینة من قبل معویة رواه احمد
فی المسند عن علی رضی الله عنه

تم اوٹھکا اسے حد لگاؤ وہ اوٹھی اور اوسپر حد لگائی حضرت
علی ثما کرتے چلے جاتے تھے عبداللہ بن جعفر جب چالیس تک
پہونچے تو آپنے فرمایا بس کرو پھر کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
نے چالیس ہی کوڑے اس کے حد لگائی ہے اسیطرح چالیس
ہی درے حضرت ابوبکر نے معین رکھے اور حضرت عمر نے ابتدا
خلافت میں تو چالیس کوڑے لگائے مگر پھر اوسنمیں پورا اسّی کر دیا
اور سبکی سب سنت برحق ہے امام احمد ابوحازم سے روایت
کرتے ہیں کہ ایک شخص نے سہل بن ساعد کے پاس آکر کہا کہ
فلان شخص (اس سے مروان مراد ہے) منبر پر بیٹھکر علی بن ابیطالب
کو برائی سے یاد کرتا ہے کہا وہ کیا کہتا ہے کہا ابوتراب (حضرت
سے کہتا ہے یا (راوی نے کہا) کہا ابوتراب پر لعن وطعن کرتا
ہے یہ سنکر سہل غصہ میں بھرآیا اور کہنے لگا خدا کی قسم انکی
کنیت خاص رسول خدا صلعم نے رکھی ہے اور اس نام سے زیادہ
پیارا انکو کوئی نام نہ تھا اس کنیت کی وجہ یہ ہوئی) کہ
انکبار حضرت علی رضی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی حضرت
فاطمہ سے کسی قسم کا آپکو رنج پہونچا سو آپ مسجد میں آکر خاک پر لیٹ گئے
اور ایک روایت میں ہے کہ علی رضی کی چادر زمین میں گر پڑی ہی
جس سے کچھ مٹی آپکی پیٹھ مبارک کو لگ گئی تھی آنحضرت رسول
خدا صلعم تشریف لائے اور آپکی پیٹھ سے مٹی پوچھ کر فرمایا اے ابوتراب
اوٹھو ابوتراب کی پیٹھ زہری کہتے ہیں جس شخص نے حضرت علی کی اس
حالت میں عیب لگایا وہ مروان بن حکم ہی تھا۔ کیونکہ
وہ معاویہ رضہ کی طرف سے مدینہ کا حاکم تھا۔ مسند
امام احمد اور نسائی میں ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ

قال قال لی رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم ان لك فی جنة قصرا و انك
ذو قرنیها رواہ احمد فی المسند ورواہ
النسائی مسندا عن ابی حازم ان
رجلا جاء الی سهل بن سعد فقال
ما هذا فلان لامیر المدینة یدعو علیا
عند المنبر قال فیقول ماذا قال قال
یومر له ابو تراب فضحك فقال والله
ما سماه الا النبی صلے اللہ علیہ وسلم
وما كان له اسم احب الیه منه
فاستطعمت الحدیث سهلا فقلت یا ابا
عباس کیف ذلك قال دخل
علی علی فاطمة
ثم خرج فاضطجع فی المسجد فقال
النبی صلے اللہ علیہ وسلم این ابن عمك
قالت فی المسجد فخرج الیه فوجد رداءه
قد سقط عن ظهره وخلص التراب
الی ظهره وجعل یمسح التراب من
ظهره فیقول اجلس یا ابا تراب مرتین
رواہ البخاری عن الضحاك بن مزاحم
عن علی قال قال لی رسول صلے اللہ
علیہ وسلم یا علی الا ادری من اشقی
الاولین قلت اللہ ورسوله اعلم

فرمائے نہیں مجھ سے رسول خدا صلعم نے فرمایا ای علی سیرہی صحبت
میں ایک بڑا محل ہے اور تو اسکا مالک اور حاکم ہے
صحیح بخاری میں ابو حازم سے روایت ہے کہ ایک شخص نے
سہل بن ساعدسے آکر کہا۔ اس مدینہ کے امیر کو کیا
ہوا ہے کہ وہ منبر پر چڑھ چڑھ کر حضرت علی پر لعن وطعن کرتا ہے
سہل نے پوچھا کہ وہ کیا کہتا ہے کہا ابو تراب کہتا
ہے یہ سنکر سہل ہنسے پھر کہا بخدا یہ اون کا نام
تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے رکھا ہے اور آنحضرت کو
اس سے زیادہ اور کوئی نام محبوب نہیں تھا (ابو حازم
کہتے ہیں) کہ میں نے سہل سے اس حدیث کی تفسیر طلب
کی اور کہا اے ابو العباس یہ کیونکر ہے جواب دیا کہ آمدن
حضرت علی حضرت فاطمہ کے پاس آئی پھر وہاں سے خفا ہو کر
مسجد میں آکر لیٹ رہے اتنے میں رسول خدا صلعم تشریف
لائے اور حضرت فاطمہ سے فرمایا تمہارے چچا کا بیٹا کہاں
ہے حضرت فاطمہ بولیں کہ مسجد میں ہیں آنحضرت اونکے
پاس آکر کیا دیکھتے ہیں کہ پیٹھ پر سے چادر گری پڑی ہے
اور پیٹھ کو مٹی لگی ہوئی ہے۔ آنحضرت اونکی پیٹھ سے
مٹی پونچھتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے اے ابو تراب
اوٹھو دو مرتبہ یہی فرمایا ضحاک بن مزاحم کہتے ہیں کہ حضرت
علی رض نے فرمایا کہ مجھسے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
نے ارشاد فرمایا کہ اے علی تم جانتے ہو پہلے لوگوں
میں سب سے زائد بدبخت کون تھا۔ میں نے
کہا خدا اور خدا کا رسول تبا خوب جانتے ہیں

قال عاقر الناقة ثم قال اتدری من
اشقی الاخرین قلت الله و رسوله
اعلم فقال من یخضب هذه من هذه
یعنی لحیته من هامته عن زید بن
وهب قال قدم علی علی وفد من الخوارج
من اهل البصرة فیهم رجل یقال له
الجعد بن نعجة فقال له یا علی اتق الله
فانک میت فقال بل انا مقتول ربی
علی هذا تخضب هذه یعنی لحیته من
راسه عهد معهود و قضاء مقضی و
قد خاب من افتری وعائبه ابو نعجة
فی لباسه فقال هو ابعد من الکبر و اجدر
ان یقتدی به المسلم رواه احمد عن
فضالة بن ابی فضالة الانصاری وکان
ابو فضالة من اهل بدر قال خرجت
مع ابی عائذ العلی بن ابی طالب من
مرض اصابه قبل مقتله فقال له ایی
ما یقیمک ها هنا بین اعراب تحمل الی
المدینة فان اصابک اجلک ولیک
اصحابک وصلوا علیک فقال علی ان
رسول الله صلی الله علیه وسلم عهد
الی ان لا اموت حتی تخضب هذه من
هذه ای لحیته من دم هامته قتل

فرمایا وہ صالح علیہ السلام کی اونٹنی کی کوچیں کاٹنے والا ہے (جبکا
نام قدار بن سالف تھا) پھر فرمایا تم جانتے ہو کہ پچھلوں میں سے زیادہ بدبخت
کون ہے کہا خدا اور خدا کا رسول بہتر جانتے ہیں فرمایا وہ شخص ہے
جو اس داڑھی کو اس سر کے خون سے رنگین کریگا (یعنے ابن ملجم قاتل
علی رضؓ) امام احمد بن وہب سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضؓ
کے پاس بصرہ میں خوارج کا ایک قافلہ آیا انمیں سے ایک شخص نے
جسکا نام جعد بن نعجہ تھا حضرت علی سے کہا ای علی اللہ سے ڈرو کیونکہ
تم مرنیوالے ہو آپنے فرمایا بلکہ میں اللہ کی راہ میں شہید ہونگا اس
کے سر کے خون سے رنگین ہونے پر مقرر عہد اور جاری کی ہوئی قضا
معین ہے اور مفتری تو نے اور نقصان میں ہے اور ابو نعجہ نے
جب آپکے لباس میں طعنہ مارا تو آپنے جواب دیا یہ لباس تکبر
سے دور اور اس امر کے بہت لائق ہے کہ اسکے ساتھ مسلمان
اقتدا کری۔ فضالہ بن ابی فضالہ انصاری سے روایت ہے
اور ابو فضالہ بدریوں میں سے ہے کہ میں اپنے باپ کے
ہمراہ علی بن ابی طالب کے اوس مرض میں جو شہادت
سے پہلے اونہیں لاحق تھا۔ عیادت کے واسطے گیا
میرے باپ نے اونسے عرض کیا اس جگہ جنگلیوں میں
آپ کو کس چیز نے ٹھہرا رکھا ہے اگر آپ کو موت
کی آثار ہونگے تو مدینہ میں اوٹھائے جائینگے۔
آپکے یار آپ کے پاس ہونگے اور وہ آپ پر نماز
پڑھیں حضرت علی نے فرمایا کہ رسول خدا نے مجھ سے
اسپر عہد لیا ہے کہ تاوقتیکہ یہ داڑھی اس سر کے
خون سے رنگین نہ ہوگی مجھے موت نہ آئے گی۔

ابو فضالہ یہی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ شہید ہوئے

ابو مجلز کہتے ہیں کہ ایک آدمی مراد سے (ایک شہر کا نام ہے) حضرت علی کے پاس آکر کہنے لگا حالانکہ وہ مسجد میں نماز پڑھ رہے تھے اے امیر المومنین اپنی حفاظت کیجئے کیونکہ مراد کے بہت سے لوگ آپکو قتل کرنا چاہتے ہیں فرمایا ہر آدمی کے ساتھ دو فرشتے ہیں وہ دونوں اوسے خبر سے اوسکی حفاظت کرتے ہیں جو تقدیر الٰہی میں مقدر نہیں ہوئے ہیں اور جب اجل کی قدر سامنے آتی ہے تو وہ دونوں فرشتے اوس سے اور قدر الٰہی سے علیحدہ ہو جاتے ہیں اور بلاشبہ اجل ایک مضبوط ڈھال ہے

ابو الفرج بن جوزی ابی الطفیل عامر بن واثلہ بن الاسقع سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت امیر المومنین نے لوگوں کو بیعت کیلئے بلایا پس آپکے پاس عبد الرحمن بن ملجم مرادی کا رہنے والا آیا آپنے اوسے دو دفعہ پھیر دیا پھر وہ آپکے پاس آیا آپنے فرمایا اس امت کے بدبخت آدمی کو کس نے روک رکھا ہے ضرور اس ڈاڑھی کو اس سر کے خون سے یہ شخص رنگین کریگا۔

ام جعفر حضرت علی کی لونڈی سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ میں حضرت علی کے ہاتھ پر پانی ڈال رہی تھی کہ یکایک آپنے اپنا سر اوٹھایا اور اپنی ڈاڑھی پکڑ کر ناک کی طرف اوٹھا کر فرمایا کہ تجھے خوشی ہو کہ میرے خون سے رنگین ہوگی۔ ام جعفر کہتی ہیں حضرت علی جمعے کے دن شہید ہوئے۔

ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا علی کی محبت ایک قسم کی عبادت ہے۔

ابو فضالہ مع علی علیہ السلام عن ابی مجلز قال جاء رجل من مراد الی علی و ھو یصلی فی المسجد فقال لہ احترس فان ناسا من مراد یریدون قتلک فقال ان مع کل رجل ملکین یحفظانہ مما لم یقدر فاذا جاء القدر خلیا بینہ وبینہ وان الاجل جنۃ حصینۃ عن ابی الطفیل عامر بن واثلۃ بن الاسقع قال دعا امیر المومنین الناس الی البیعۃ فجاءہ عبد الرحمن بن ملجم المرادی فردہ مرتین ثم اتاہ فقال ما یحبس اشقاھا لیخضبن او لیصبغن ھذہ من ھذہ رواہ ابو الفرج بن الجوزی۔

عن ام جعفر سریۃ علی قالت انی لاصب الماء علی یدیہ اذ رفع راسہ فاخذ بلحیتہ ورفعھا الی انفہ وقال واھا لک لتخضبن بدمی قالت فاصیب یوم الجمعۃ عن ام المومنین عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حب علی عبادۃ

رواه الديلمي وروى الشعبي وابن
المسيب قالا جاء حبر من احبار اليهود
الى علي فناظره فقطعه فقال له انتم
ما دفنتم نبيكم حتى اختلفتم فيه فقال
علي كذبت ويلك نحن ما اختلفنا فيه و
انما اختلفنا عنه وانتم ما جفت ارجلكم
من ماء البحر حتى قلتم يا موسى اجعل لنا
الها كما لهم فاسلم روى عكرمة عن ابن
عباس والشعبي عن ابي اراكة قال
لما انصرف امير المومنين من الانبار
او من الكوفة لقتال الخوارج بالنهروان
كان معه سافر ابن عوف بن الاحمر وكان ينظر
في النجوم فقال له يا امير المومنين لا
تسر في هذه الساعة وسر في ثلاث
ساعات من النهار قال ولم قال
لانك ان سرت الساعة اصابك
ومن معك بلاء وشدة وان سرت
في الساعة الثالثة ظفرت فقال
الله لا اله الا هو وعلى الله فليتوكل المومنون
قال الله تعالى لنبيه صلى الله عليه وسلم
قل لا املك لنفسي نفعا ولا ضرا الا
ما شاء الله ولو كنت اعلم الغيب
لاستكثرت من الخير وما مسني السوء

امام شعبی اور ابن مسیب کہتے ہیں کہ یہود کے عالموں سے ایک بڑا عالم
حضرت علی کے پاس آکر مناظرہ کرنے لگا سو انہوں نے بند کر دیا اور
علی رضہ سے کہا تم وہ ہو کہ اپنے پیغمبر کے دفن کرنے میں بھی اختلاف کیا
حضرت علی نے اوسکے جواب میں فرمایا تو جھوٹا ہے تجھے خرابی ہو ہم
آنحضرت کے دفن کرنے میں مختلف نہ ہوئے ہاں موضع دفن میں
کچھ اختلاف کیا اور تم تو وہ قوم ہو کہ ابھی دریائے قلزم کے پانی سے
پاؤں تک خشک نہ ہوئے تھے جو کہنے لگے اے موسے جیسے
ان لوگوں کے لئے پتھر کے معبود ہیں تو ہی ہمارے لئے کئی معبود بنا دے
یہودی یہ سنکر مسلمان ہو گیا۔ عکرمہ ابن عباس سے اور شعبی
ابو اراکہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب امیر المومنین حضرت علی شہر
انبار یا کوفہ سے خوارج سے جہاد کرنے کے لئے شہر
نہروان میں رجوع کرنے لگے تو اون کے ساتھ ابن عوف
بن احمر نے بھی سفر کیا اور شخص تاروں میں خوب غور کرتا
تھا (یعنے علم نجوم میں کامل استعداد رکھتا تھا) حضرت علی
سے کہنے لگا اے امیر المومنین آپ اسوقت سفر نہ کریں جب
تین ساعتیں دنیں باقی رہیں تب تشریف لے چلیں
حضرت علی نے فرمایا کیوں۔ کہا اگر آپ اس ساعت میں
سفر کرینگے تو آپکو اور آپکے ساتھیوں کو بلا اور سختی پہونچیگی
اور اگر تیسری ساعت میں سفر کرینگے تو فتحیاب ہونگے حضرت
علی نے فرمایا۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ ہی پر
مسلمانوں کو بھروسہ کرنا چاہیئے۔ حق سبحانہ وتعالی نے اپنے
نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو فرمایا کہ اے محمد انسے کہدو میں اپنی
جان کے نفع اور نقصان کا اختیار نہیں رکھتا۔

وسمعت رسول الله صلى الله عليه و
سلم يقول من صدق منجما او كاهنا
فانما كذب بما انزل على محمد وفي رواية
فقد كفر وسمعته يقول انما اخاف
على امتي اشتين التصديق بالنجوم
والتكذيب بالقدر ثم قال ما كان لمحمد
صلى الله عليه وسلم منجم ولا للخلفاء
بعده ثم قال هل تعلم ما في بطن فرسي
هذه فقال ان حسبت علمت فقال من
صدقك لهذا القول كذب بالقرآن
قال الله تعالى ان الله عنده علم الساعة
الآية وما كان محمد صلى الله عليه وسلم
يدعي ما ادعيت علمه فمن صدقك
في قولك كمن كان اتخذ من دون الله
انداداً اللهم لا طائر الا طائرك ولا خير الا من
عندك ولا الٰه غيرك ثم قال يا ابن الاحمر
نكذبك ونخالفك ونسير في الساعة
التي نهيت عنها ثم اقبل على الناس
وقال اياكم وتعلم النجوم الا ما تهتدون
به في ظلمات البر والبحر المنجر كاهن والكاهن
في النار يا ابن الاحمر لقد بلغني انك بعد
تنظر في النجوم وتعمل بها لاجلدنك
جلد المفتري ولاخلدنك في الحبس

مگر جو خدا چاہے اور اگر میں غیب کی بات جانتا تو بہت سی بھلائیاں
جمع کر لیتا اور مجھے کبھی برائی نہ پہونچتی اور میں نے خود رسول خدا صلعم سے
سنا فرماتے تھے جو شخص یا کاہن کی تصدیق کرے تو جو محمدؐ پر اوتارا گیا
ہے اوسنے اوسے جھٹلایا اور ایک روایت میں ہو کہ وہ کافر ہو گیا
نیز رسول خدا کو میں نے فرماتے سنا کہ میں اپنی امت پر دو چیز سے خوف
کرتا ہوں ایک نجوم کی تصدیق اور دوسرے قدر کی تکذیب سے
پھر فرمایا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اور نہ اونکے پیچھے خلفا کے لئے کوئی
نجومی تھا پھر اوس نجومی سے فرمایا کیا تو جانتا ہے کہ میرے اس گھوڑی کے
کیا ہے اوسنے کہا اگر میں حساب لگاؤں تو معلوم کر لوں فرمایا تجھ پر تیرے
اس قول کو سچا جانے اوسنے قرآن کو جھٹلایا حق تعالی تو یوں فرماتا ہے
کہ اللہ ہی کے پاس قیامت کا علم ہے اور وہی مینھ برساتا اور جو ماؤں کے رحم میں
ہے اوسی کو وہی جانتا ہے جس چیز کے علم کا تو نے دعوی کیا ہے اوسکا دعوی
کبھی محمد صلعم نے بھی نہیں کیا سو جو شخص تیرے قول کی تصدیق کریگا
گویا اوسنے خدا کے سوا اور شریک ٹھہرائے اے اللہ تیرے فال کی سوا کوئی اور
فال نہیں اور تیرے ہی پاس بھلائی ہے اور تیرے سوا اور کوئی معبود نہیں
پھر فرمایا اے ابن احمر ہم تیری تکذیب کرتے اور تیری مخالفت کر کے جس ساعت
میں تو نے منع کیا ہے اوسی میں ہم سفر کرتے ہیں پھر لوگوں پر متوجہ ہو کر
فرمایا اے لوگو نجوم کے سیکھنے سے بچو ہاں اوس قدر جس سے دریا اور جنگل کی
راہ معلوم کر سکو کیونکہ منجم کاہن کا مآل کفر ہے اور کاہن کا
ٹھکانہ دوزخ ہے اے ابن الاحمر اسکے بعد اگر مجھے خبر ہوئی کہ
تو نجوم میں غور و فکر کرتا اور اوسپر عمل درآمد کرتا ہے تو تجھے مفتری
جیسی مار مارونگا اور تجھے قید میں رکھوں گا اور تو زندہ اور باقی رہیگا
ہمیشہ قید میں رکھوں گا۔

ما بقیت وبقیت ولا حرمنک العطاء ما
عشت وکان لی سلطان فسر سار
امیر المومنین فی الساعۃ التی نهاه عن
السیر فیها فظفر بالخوارج وایاده هم
ثم قال فتحنا بلاد کسرے وقیصر وتبع
وحمیر وجمیع البلدان بغیر قول منجم
ایها الناس توکلوا علی الله واتقوه و
اعتمدوا علیه لواناسرنا فی الساعۃ التی
اشار الیها المنجم لقال الناس انما ظفرنا
بقول المنجم فتقوا بالله واعلموا ان
هذه النجوم مصابیح جعلت زینۃ وّرجوما
للشیاطین ویهتدی بها فی ظلمات البر
والبحر والمنجمون اضداد الرسل یکذبون
بما جاء وبه من عند الله تعالی الا یرجعون
الی قرآن ولا شرع انما یستنترون بالاسلام
ظاهرا واولیتهم یزعمون بالنبیین باطنا فهم
الذین قال الله تعالی فیهم وما یؤمن
اکثرهم بالله الا وهم مشرکون وفی
روایۃ ان ابن الاحمر قال له یا امیر المومنین
لا تسر فی هذه الساعۃ قال ولم قال
لان القمر فی العقرب فقال قمرنا اوقمرهم
وهذا من احسن الاجوبۃ عن شریح
بن عبید قال ذکر اهل الشام عند علی

اور جبتک میں زندہ رہونگا اور میرے لئے حکومت رہے گی تو تجھ
اپنے عطیے اور صلے حرام رکھونگا اسکے بعد حضرت علی امیر المومنین
اوسی ساعت جسمیں اونسے چلنے منع کیا تھا نکل کر ہموی اور خارجیوں
اور اونکے یاروں پر فتحیابی ہوئی پھر علی رضہ نے فرمایا ہم نے کسری قیصر
تبع حمیر کے شہر اور انکے علاوہ اور بہت سے ملک دون قول منجم
کے فتح کئے اے لوگو اللہ پر توکل کرو اور اوسی سے ڈرو اور اوسی پر
بھروسہ کرو اگر ہم اوس ساعت میں جسکی طرف نجومی نے اشارہ کیا تھا چلتے
تو لوگ کہنے لگتے ہمین نجومی کے قول سے فتح ہوئی سو اللہ پر بھروسہ
کرو اور جانو کہ یہ تارے آسمان کی چراغ ہیں جو آسمان کی زینت اور
شیطانوں کی رجم کیلئے بنائی گئی ہیں اور انکی سبب سے دریا اور جنگل
کے اندھیریوں میں لوگ رستہ پاتے ہیں اور نجومی پیغمبر کے مخالف ہوتے
ہیں جو کچھ خدا تعالی کی پاس سے وہ لاتے ہیں یہ اوسکی تکذیب کرتے
اور قرآن و شرع کی طرف رجوع نہیں کرتے ہیں۔ بظاہر اسلام
کا اظہار کرتے اور در پردہ پیغمبروں سے تمسخر اور ٹھٹھا کرتے
ہیں اونہیں لوگوں کے حق میں اللہ تعالے نے فرمایا
ہے کہ اون میں سے اکثر اللہ پر ایمان نہیں لاتے مگر شرک
پر مٹے مرتے ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ ابن احمر نے
حضرت علی رضہ سے کہا اے امیر المومنین اس ساعت میں سفر
نکیجے فرمایا کیوں کہا اسوقت قمر برج عقرب میں ہے فرمایا ہمارا
قمر یا اون کا اور یہ بہت عمدہ جواب ہے
امام احمد شریح بن عبید سے روایت کرتے ہیں کہ
حضرت علی رضہ کے پاس جب وہ عراق میں تھے۔
شامیونکا ذکر ہوا۔

وهو بالعراق فقبل الا نلعنهم فقال
لا سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم
يقول الابدال بالشام وهم اربعون
رجلاً كلما مات منهم رجل بدل الله
مكانه رجلاً يسقى بهم الغيث وينتصر بهم
على الاعداء ويصرف عن اهل الشام بهم
العذاب رواه احمد فى المسند عن
قتادة رضى الله عنه قال كنا مع امير
المومنين فى قتال اهل النهروان وكنا
ستين او سبعين من الانصار وكنت
على الرجالة فلما رجعنا دخلنا
على عائشة فسألتنا عن مقدمنا
فاخبرناها يقتل الخوارج فقالت
ما كانوا يقولون قلنا يسبون امير المومنين
عليا وعثمان بن عفان وانت ويكفرونكم
فلم نزل نقاتلهم وعلى بين ايدينا
وتحت بغلة رسول الله صلى الله عليه
وسلم اذ وقفت على بعض القتلى
فقال على اقلبوهم فقلبناهم فاذا رجل
اسود على كتفه مثل حلمة الثدى فقال
على الله اكبر والله ما كذبت وما كذبت
كنت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم
وهو يقسم غنائم حنين فجاء هذا فقال

بالدعاء فاويوجل
كان من جملة
فيه شفى ثم
ينظر الى فتح
الخوارج و
فاويوجل
من لم يجهر
فيه شفى ثم
الى تضييع
الفرقة
فاويوجل فيه
شفى ثم ينظر
الاثرى انه
الى قوله وقال من
يجهر فيه شفى ثم
يوجل فيه شفى ثم
سبق القلم على
٣٣٤
ايجاد
اجلى عضلة
مثل ثلثى
المرأة افضل
البضعة على
على خير فرقة
من الناس وقاتلهم
عروة على
حنين فرقة
١٢ ١٢ ١٢

اون سے کہا گیا کیا ہم اوسپر لعنت نکریں فرمایا نہیں میں نے
رسول خدا صلعم کو فرماتے سنا ہے کہ ابدال شام میں ہیں اور وہ
چالیس شخص ہیں جب اونمیں کا ایک آدمی مرجاتا ہے تو اوسکی
جگہ ایک اور شخص معین ہوتا ہے اونکے طفیل سے مینہہ برستا ہے
اور دشمنوں پر مدد و نصرت کیجاتی ہے اور اونہیں کی وجہ
سے اہل شام سے عذاب دفع کیا جاتا ہے مسند بزار میں
ابو قتادہ سے روایت ہے کہ ہم اہل نہروان کی لڑائی میں
حضرت علی امیر المومنین کے ساتھ تھے ہم انصاری ساٹھ یا ستر
آدمی تھے اور میں پیادوں پر سردار تھا جب ہم مدینہ میں واپس
آئے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اونہوں نے
ہمارے آنے سے سوال کیا۔ ہم نے اونہیں خوارج کے قتل
کی خبر دی حضرت عائشہ نے فرمایا وہ لوگ کیا کہتے تھے جو ہم
اونسے لڑے تھے ہم کہا امیر المومنین حضرت علی عثمان بن عفان
اور آپکو برا کہتے اور کافر بتاتے تھے سو ہم اون سے لڑتے
رہے اور حضرت علی ہمارے آگے رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم کے خچر پر سوار تھے اتفاق سے میں خارجیوں کے بعض مقتولوں پر
گذرا تھا کہ حضرت علی نے فرمایا ان لوگوں کو پلٹو سو ہم نے
اونہیں اوندھا ڈال دیا اون میں ایک کالا آدمی تھا
جسکے ایک مونڈھے پر جہاں گلٹی نکلتی ہے جیسی ایک
گوشت کی بوٹی تھی اوسے دیکھکر حضرت علی نے فرمایا اللہ اکبر خدا کی
قسم میں کبھی جھوٹ نہیں بولا اور نہ مجھے کسینے جھٹلایا میں اسکدن
رسول خدا صلعم کے ساتھ تھا اور آپ حنین کی غنیمتیں تقسیم کر رہے
تھے یہ کالا آدمی جو مرا پڑا ہے آکر کہنے لگا۔

یا محمد اعدل فوالله ما عدلت
منذ الیوم فقال رسول الله صلے
الله علیه وسلم ثکلتك امك
ومن یعدل اذا لم اعدل فقال عمر
بن الخطاب دعنی اضرب عنق هذا
المنافق فقال رسول الله صلے الله
علیه وسلم دعه فان له من یقتله
سیخرج من ضیضئ هذا اقوام یقرءون
القران لا یجاوز تراقیهم یمرقون
من الدین کما یمرق السهم من الرمیة
فقالت عائشة انت رایت هذا قال
نعم قالت ما یمنعنی ما کان بینی
وبین علی بن ابی طالب ان اقول
الحق سمعت رسول الله صلے الله
علیه وسلم یقول ستفترق امتی
فرقتین یمرق بینهما فرقة محلقة
رؤسهم محفوفة شوارب هم اذرهم
الی انصاف سوقهم یقرءون القران
لا یجاوز تراقیهم یقتلهم احب الخلق
الی الله ورسوله قال ابو قتادة قلت فقد
علمت هذا فلم کان منك الیه ما کان
فقالت وکان امر الله قدرا مقدورا
رواه ابو محمد البزار وقد ذکره ابو

اے محمد انصاف کرو خدا کی قسم آج آپ نے انصاف
نہیں کیا رسول خدا صلعم نے فرمایا تیری ماں تجھے
روے اگر میں انصاف نکروں گا تو اور کون کریگا۔
ابن الخطاب نے فرمایا آپ مجھے چھوڑ دیجے کہ اس منافق
کی گردن ماروں رسول خدا نے فرمایا جانے دو اوسکا
قاتل ایک مخصوص شخص ہے۔ اسکی نسل سے عنقریب
ایسے لوگ پیدا ہونگے جو قرآن پڑھینگے اور اون کی
ہنسلیوں سے نیچے نہ اوترلیگا جیسا تیر شکار جانور سے
ہوجاتا اور نکلجاتا ہے پھر اوسمیں کچھ باقی نہیں رہتا اسیطرح وہ لوگ
بھی دین سے نکل جاوینگے۔ عائشہ نے فرمایا
تو نے اپنی آنکھ سے اوس شخص کو دیکھا ہے بینے کہا
ہاں فرمایا مجھ میں اور علی میں جو رنجیدگی تھی وہ
حق کہنے سے مانع نہیں ہے۔ بینے خود رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے میری امت
میں قریب دو فرقے مختلف ہونگے اون میں ایک
فرقہ نکلیگا جنکے سر منڈے ہوئے ہونگے اور اونکی
مونچھیں بالکل صاف ہونگی اونکی ازار نصف
پنڈلیوں تک ہونگی قرآن پڑھیں گے مگر اون کی
ہنسلیوں سے نیچے نہ اوترے گا۔ تمام خلق میں سے
زائد خدا اور رسول کے نزدیک جو شخص محبوب ہے وہ
اونہیں قتل کریگا۔ ابو قتادہ کہتے ہیں بینے عائشہ
سے کہا جب آپ اسکو جانتی تھیں تو جو کچھ اونکی نسبت آپ سے
صادر ہوا کیوں تھا۔ فرمایا وہ اللہ کا ایک حکم مقدر تھا

الفرج الاصبهانی فی کتاب مرج البحرین

وقال فیہ بعد قولها وکان امر الله قدرا مقدورا یا ابا قتادة والمقدر سبب وهو ان الناس خاضوا فی حدیث الافک وکان عامة المهاجرین یقولون لرسول الله صلی الله علیه وسلم امسک علیک زوجک حتی یاتی امر ربک وکان علی رضی الله عنه یقول لنساء کثیر ومضیق الله علیک وفی نساء قریش من هی اجل نسبا منها واکبها وما الومه فانه کان کلما رای قلق رسول الله صلی الله علیه وسلم وحزنه ومایحصل له من کلام المنافقین یقول له ذلک فوجد علیه وکان لی من رسول الله صلی الله علیه وسلم حظ فخفت علیه فکان منی ما کان وانا الآن فاستغفر الله مما فعلت عن ابی سعید الخدری رض قال بینما نحن عند رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو یقسم قسما اتاه ذو الخویصرة وهو رجل من بنی تمیم فقال یا رسول الله اعدل فقال ویلک فمن یعدل

ابو الفرج اصفہانی کتاب مرج البحرین میں اسکے بعد یہ مضمون بھی زائد کرتے ہیں کہ ای ابو قتادہ اور قدر الٰہی کے لئے ظاہر میں ایک سبب بھی ہوتا ہے وہ سبب یہ تھا کہ جب لوگوں نے تہمت کے باب میں بحثیں کیں تو اوسوقت عام مہاجرین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کرتے تھے کہ جب تک وحی الٰہی نہ آئے آپ اپنی بی بی کو گھر میں رکھیے اور اوسوقت علی رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ رسول خدا عورتیں بکثرت ہیں اللہ تعالیٰ کبھی آپ پر تنگی نہ کرے گا قریش کی عورتوں میں اور بہت سی ایسی عورتیں ہیں جو عائشہ سے نسب میں زیادہ بزرگ اور خوبصورت ہیں (عائشہ فرماتی ہیں) میں اس سے اعلی کہ کوئی ملامت نہیں کرسکتی کیونکہ جب اونہوں نے رسول خدا کے اضطراب و قلق رنج و الم اور منافقوں کی باتوں سے جو اونہیں صدمہ حاصل ہوا تھا دیکھا تو یہ لفظ فرمائے اسلیے مجکو اونپر غصہ آیا کیونکہ میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے ایک مخصوص حصہ تھا سو میں نے اوسکے فوت ہونے پر خوف کیا پھر جو کچھ مجھ سے ہوا یہ ہوا اور اب میں اپنی کرتوت پر اللہ سے بخشش مانگتی ہوں بخاری مسلم میں ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ ہم ایکوقت رسول خدا کے پاس بیٹھے تھے اور آپ غنیمت کا مال تقسیم کر رہے تھے اتنے میں ذو الخویصرہ (خرقوص بن حرب تمیمی خارجی کا نام ہے) آیا اور وہ بنی تمیم سے ایک شخص تھا کہنے لگا اے رسول خدا آپ انصاف کیجیے فرمایا تجھے خرابی ہو اگر میں عدل نکروں گا تو اور کون کریگا

اذا لم اعدل قد خبت وخسرت
ان لم اكن اعدل فقال عمر ائذن لي
اضرب عنقه فقال دعه فان له اصحابا
يحقر احدكم صلاته مع صلاتهم و
صيامه مع صيامهم يقرؤن القرآن لا يجاوز
تراقيهم يمرقون من الاسلام كما
يمرق السهم من الرمية ينظر الى
نصله فلا يوجد شيء فيه ثم ينظر الى
رصافه فلا يوجد فيه شيء ثم ينظر
الى نضيه فلا يوجد فيه شيء ثم ينظر
الى قذذه فلا يوجد فيه
شيء قد سبق الفرث والدم آيتهم
رجل اسود احدى عضديه مثل
ثدي المرأة او مثل البضعة تتردد
يخرجون على خير فرقة من الناس
قال ابو سعيد اشهد اني سمعت
هذا من رسول الله صلى الله عليه
وسلم واشهد ان علي بن ابي
طالب قاتلهم وانا معه فامر بذلك
الرجل فالتمس فأتي به حتى نظرت
الى نعت النبي صلى الله عليه وسلم
الذي نعته رواه البخاري ومسلم
عن علي رض قال بعثت رسول الله ص

اگر میں انصاف نکروں تو تو ٹوٹے اور نقصان میں پڑجاؤں
یہ سنکر حضرت عمر رض نے فرمایا آپ مجھے حکم فرماویں کہ
اسکی گردن ماروں آنحضرت نے فرمایا جانے دو اسکا
قاتل اور شخص ہے اسکے چند ساتھی ہوں گے کہ تم میں سے
ہر ایک شخص اپنی نماز کو اوسکی نماز کے سامنے اور
اپنی روزے کو اوسکی روزی کے سامنے حقیر جانیگا وہ قرآن
پڑہیں گے اور اونکی گلے کی ہنسلیوں سے نیچے نہ اوتریگا
(یعنے دلمیں کچھ قرآن کا اثر نہ ہوگا) وہ لوگ اسلام سے
ایسا نکل بھاگے گیں جیسے جانور کے تیر پار ہوجاتا ہے اوسکے
پیکان کو دیکھے تو کچھ اثر نپاوے پھر اوسکے باڑھ کو دیکھے
تو کچھ اثر نپاوے پھر اوس تیر کی لکڑی کو دیکھے تو بھی کچھ اثر نپاوے
تیر پار ہوگیا پٹ کے گوبر اور خون سے (مطلب یہ ہے کہ
جیسے تیر میں جانور کا کچھ اثر نہیں رہتا اسیطرح اوس قوم
میں اسلام کا کچھ اثر نہیں رہیگا) اوس گروہ کی پہچان یہ ہے کہ
اونمیں ایک کالا مرد ہوگا اوسکے ایک بازو پر عورت کی چھاتی
جیسا گوشت یا لوتھڑا ہوگا جو ہر وقت جنبش کیا کریگا وہ
آدمیوں کے بہتر فرقے پر خروج کرینگے (یعنے علی مرتضی سے باغی ہونگے)
ابو سعید کہتے ہیں میں اسبات کی گواہی دیتا ہوں کہ یہ حدیث میں نے
رسول خدا سے سنی ہے اور اسکی بھی گواہی دیتا ہوں کہ علی بن
ابیطالب نے اونسے جہاد کیا اور میں اونکے ساتھ تھا حضرت علی
نے اوس مرد کی تلاش کرنیکا حکم دیا سو وہ لایا گیا حتی کہ جو اوسکے
صفت رسول خدا نے بیان فرمائی تھی وہ میں نے اوسمیں دیکھی
حضرت علی فرماتے ہیں کہ رسول خدا پر کو مبعوث ہوئے

یوم الاثنین واسلمت یوم الثلثاء
وکان عمرہ حین اسلم عشر سنین وقیل
تسع وقیل ثمان وقیل دون ذلک قال
الحسن بن زید بن الحسن ولم یعبد
الاصنام قط لصغرہ واخرج ابن سعد
ولما ھاجر رسول اللہ ص الی المدینۃ امرہ
ان یقیم بعدہ بمکۃ ایاما حتی یؤدی عنہ
امانتہ والودایع والوصایا التی کانت
عند النبی ص ثم یلحق باھلہ ففعل ذلک وشھد
مع رسول اللہ ص بدرا واحدا وسائر
المشاھد الا تبوک فان النبی ص استخلفہ
علی المدینۃ ولہ فی جمیع المشاھد اثار
مشھودۃ واعطاہ النبی ص اللواء فی مواطن
کثیرۃ وقال سعید بن المسیب اصاب
علیا یوم احد ست عشرۃ ضربۃ وثبت
فی الصحیحین انہ ص اعطاہ الرایۃ یوم
خیبر واخبر ان الفتح یکون علی یدیہ
واحوالہ فی الشجاعۃ واثارہ فی الحروب
مشھورۃ وکان علی ثنیتہ اصلع کثیر
الشعر بعیدا الی القصر اقرب عظیم
البطن عظیم اللحیۃ جدا قد مالئت فاہ
منکبیہ بیضاء کانما قطن ادم شدید
الادمۃ قال جابر بن عبد اللہ حمل

اور میں کل کو اسلام لایا اسلام لانے کے وقت اونکے دس برس
یا نو آٹھ برس کی عمر کی تھی اور بعض اسکے علاوہ بھی کہتے ہیں۔
حسن بن زید بن حسن کہتے ہیں کہ علی نے کبھی بتوں کی پرستش
نہ کی کیونکہ چھٹ پنے ہی میں اسلام لے آئے تھے
ابن سعد کہتے ہیں کہ جب رسول خدا نے مدینہ میں ہجرت کی
تو علی کو حکم فرمایا کہ آپکے پیچھے چند روز مکہ میں مقیم رہیں تاکہ
کہ جب آپ کی طرف سے امانتیں اور ودائع اور وصیتیں جو
رسول خدا کے پاس ہیں ادا کریں تو پھر اپنے لوگوں میں آملیں
علی رضنے ایسا ہی کیا اور وہ رسول خدا کے ساتھ بدر اور
احد اور کل مشاہد میں حاضر ہوئے مگر تبوک میں اسوجہ سے غیر حاضر
رہے کہ نبی صلعم نے مدینہ میں اونہیں اپنے پیچھے چھوڑا تھا اور
اون کے لئے تمام مشاہد میں آثار جمیلہ تھے اور نبی صلے اللہ
علیہ وسلم نے اونہیں بہت جگہ نشان دیا سعید بن المسیب
کہتے ہیں کہ احد کے دن حضرت علی کے سولہ زخم لگے اور صحیحین
میں ثابت ہو چکا ہے کہ آنحضرت نے اونہیں خیبر کے دن
نشان دیا اور اونکے ہاتھ پر فتح کی خبر دی آپکی شجاعت
و احوال اور جنگوں کے آثار مشہور ہیں حضرت علی ایک
شیخ اصلع ہے سر کے بال بکثرت رکھتے تھے میانہ قد۔ مگر
کوتاہی کی طرف زائد مائل تھی پیٹ ذرا بڑھا تھا داڑھی
بہت بڑی تھی اونسے دونوں کندھوں کے مابین کو پر کر لیتا
تھا اور بہت سفید روئی کے مانند تھی آپ سخت گندم
گوں تھی۔ جابر کہتے ہیں کہ حضرت علی نے خیبر کے دن قلعہ
کے دروازے کو اپنے پیٹ پر لے لیا۔

علی الباب علی ظهره یوم خیبر حتی
صعد المسلمون علیه فقتحوها وانهم
جرّوه بعده ذلک فلم یحملہ الا اربعون
رجلا اخرجہ ابن عساکر وخرّج ابن اسحاق
فی المغازی عن ابی رافع عن علیا تناول
بابا عند الحصن حصن خیبر فتترس بہ عن
نفسہ فلم یزل فی یدہ وھو قاتل حتی فتح اللہ
تعالی علیہ ثم القاہ فلقد رایتنا ثمانیۃ نفر نجھد
ان نقلب ذلک الباب فما استطعنا ان
نقلب فصل فی الاحادیث ابی ارویۃ فی فضلہ قال
احمد بن حنبل ما ورد لاحد من اصحاب
رسول اللہ ص من الفضائل ما ورد لعلی
رضی اللہ عنہ اخرجہ الحاکم عن ابی
الطفیل قال جمع علی الناس فی الرحبۃ
فقال انشد باللہ کل امرء مسلم سمع
رسول اللہ ص یقول یوم غدیر خم ما قال
لما قام فقام الیہ ثلاثون من الناس
فشھدوا ان رسول اللہ ص قال من کنت
مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ
وعاد من عاداہ رواہ احمد عن زید بن
ارقم عن النبی ص قال من کنت مولاہ فعلی
مولاہ رواہ الترمذی عن حبشی بن جنادہ
قال قال رسول اللہ ص علی منی وانا من علی

حتی کہ مسلمانوں نے اوسپر سے چڑھکر قلعہ فتح کرلیا اور اسکے بعد صحابہ
نے اوس دروازہ کو کھینچا تو چالیس آدمیوں سے کم اوسے نہ اوٹھا سکے۔
ابن عساکر اور ابن اسحٰق رافع بن خدیج سے روایت کرتے ہیں کہ
حضرت علی نے خیبر کے قلعہ کا ایک کواڑ اوکھیڑا اوسے بجائے ڈھال
رکھا تاکہ اپنے نفس سے لوگوں کو دفع کریں پس وہ کواڑ اپنے ہاتھ میں لیکر
مقاتلہ کرتے رہے یہانتک کہ اللہ تعالیٰ نے خیبر کو فتح کردیا پھر
اوسے ڈالدیا ہم آٹھ آدمی کہ سرلے اوس دروازہ کو پلٹ رہے
تھے لیکن پلٹ نہ سکے۔ یہ فصل اُن احادیث میں ہے
جو حضرت علی کی فضیلت میں آئی ہیں۔
امام احمد بن حنبل کہتے ہیں کہ اصحاب رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم میں سے کسی کے اسقدر فضائل نہیں جس قدر علی
رضی اللہ عنہ کے ہیں۔ ابوالطفیل سے روایت ہے کہ
حضرت علی نے لوگوں کو کوفہ کے رحبہ میں جمع کرکے فرمایا میں
ہر ایک مسلمان مرد کو خدا کی قسم دلاتا ہوں کہ رسول خدا صلعم
نے جو کچھ غدیر خم کے دن کھڑے ہوکر فرمایا تھا بیان
کرے سو لوگوں میں سے تیس آدمی کھڑے ہوئے اور گواہی
دی کہ ہم نے رسول خدا سے سنا فرماتے تھے جبکا میں دوست
ہوں اوسکا علی دوست ہے۔ خداوندا جو علی کو دوست رکھے تو
اوسے دوست رکھ اور جو اوس سے دشمنی کرے تو اوسکا دشمن
ہو ترمذی میں زید بن ارقم سے روایت ہے کہ رسول خدا نے
فرمایا جسکا میں دوست ہوں اوسکا علی دوست ہے ترمذی اور
نسائی اور ابن ماجہ میں حبشی بن جنادہ سے روایت
ہے کہ رسول خدا نے فرمایا علی مجھسے ہے اور میں علی سے ہوں

رواہ ۔ ت ۔ الترمذی والنسائی وابن
عن ابی سعید الخدری قال کنا نعرف
المنافقین ببغضہم علیا رواہ الترمذی
واخرج البزار والطبرانی فی الاوسط عن
جابر عن علی قال قال رسول اللہ صلعم
انا مدینۃ العلم وعلی بابہا ھذا حدیث حسن
علی الصواب لا صحیح کما قال الحاکم ولا
موضوع کما قال جماعۃ منہم ابن الجوزی
والنووی آخرجہ ابن سعد عن علی انہ
قیل لہ مالک انت اکثر اصحاب رسول اللہ صلعم
حدیثا قال انی کنت اذا سالتہ نبانی
واذا سکت ابتدانی واخرج عن ابی
ھریرۃ قال قال عمر بن الخطاب علی اقضانا
واخرج ابن مسعود قال اقضی اھل المدینۃ
علی واخرج عن ابن عباس قال ما حدثنا
ثقۃ عن علی فکنا لا نعدوھا واخرج
عن سعید بن المسیب قال کان عمر بن
الخطاب یتعوذ من معضلۃ لیس لہا
ابو الحسن واخرج عن سعید بن المسیب
قال لم یکن من الصحابۃ احد یقول سلونی
الا علی اخرج عن ابن عساکر عن ابن
مسعود قال فرض اھل المدینۃ واقضاھم
علی بن ابی طالب واخرج عن عائشۃ

ترمذی میں ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ ہم منافقوں کو
حضرت علی کی دشمنی سے پہچانتے تھے (یعنے نفاق کی علامت علی
کی عداوت تھی) بزار اور طبرانی اوسط میں جابر سے بیان کرتے ہیں
کہ حضرت علی نے کہا رسول خدا صلعم نے فرمایا میں علم کا شہر ہوں
اور علی اوسکا دروازہ ہے۔ یہ حدیث بقول صواب حسن ہے نہ تو
صحیح ہے جیسا کہ حسن کہتے ہیں اور نہ موضوع ہے جیسا کہ ایک
جماعت نے کہا ہے اون میں سے ابن جوزی اور نووی بھی
ہیں۔ ابن سعد کہتے ہیں کہ کسیںے حضرت علی سے کہا آپ کو
کیا ہوا کہ رسول خدا صلعم کے سب یاروں میں آپ حدیث بیان
بہت زائد میں جواب دیا کہ جب میں رسول خدا سے پوچھتا
تھا تو بھی مجھے خبر دیتے تھے اور جب خاموش رہتا تھا تو بھی
مجھ سے ابتدا کرتے تھے۔ ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ عمر بن الخطاب
فرمایا کرتے تھے کہ علی رضہم سب میں سے قاضی ہیں۔ ابن
مسعود کہتے ہیں کہ تمام مدینہ والوں سے زائد قاضی حضرت
علی تھے۔ ابن عباس فرماتے ہیں کہ جب ہم سے کوئی ثقہ
حضرت علی سے حدیث کرتا تو ہم اوس سے تجاوز نہ کرتے
تھے۔ سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ عمر بن الخطاب اوس مشکل
قضیہ میں جس میں ابو الحسن (حضرت علی) کی رائے نہ ہوتی اوس
سے پناہ مانگتے تھے۔ سعید بن المسیب کہتے ہیں کہ حضرت علی کے سوا
صحابہ میں اور کوئی ایسا نہ تھا جو سلونی (مجھسے پوچھو) کہتا ہو
ابن عساکر ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ مدینہ
والوں میں سے علم فرائض میں دانا تر اور قاضی زیادہ علی
بن ابی طالب تھے۔ حضرت عائشہ کے پاس

ان علیا ذکر عندها فقالت اما انه اعلم
من بقی بالسنة وقال مسروق انتهی
علم اصحاب رسول الله ص الی عمر و علی
وعبد الله وقال عبد الله بن عباش بن
ابی ربیعة کان لعلی ما شئت من خرس
فاطم فی العلم وکان له البسطة فی
العشیرة والقدم فی الاسلام والصهر
من رسول الله ص والفقه فی السنة و
النجدة فی الحرب والجود فی المال عن ابن
عباس قال ما انزل الله یا ایها الذین اٰمنوا
الا وعلی امیرها وشریفها ولقد عاتب الله
اصحاب محمد فی غیر موضع وما ذکر علیا
الا بخیر رواه الطبرانی وابن ابی حاتم
عن ابن عباس قال ما نزل فی احد
من کتاب الله تعالی ما نزل فی علی عن
ابن عباس قال نزل علی علی بن ابی
طالب ثلاثمائة آیة عن سعد قال قال
رسول الله لعلی لا یحل لاحد ان یجنب
فی هذا المسجد غیری وغیرک رواه البزار
عن ام سلمة قالت کان رسول الله ص
اذا اغضب لم یجترئ احد یکلمه
الا علی رواه الطبرانی والحاکم وصححه عن
ابن عباس قال کانت لعلی ثمانیة عشر

جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ذکر ہوا تو فرمایا کہ
وہ سنت کو خوب جانتے ہیں اون لوگوں سے جو اب
باقی ہیں۔ مسروق کہتے ہیں رسول خدا صلعم کے
تمام صحابیوں کا علم حضرت عمر و علی و عبد اللہ کی طرف
منتہی ہوا عبد اللہ بن عباش بن ابی ربیعہ کہتے ہیں کہ علی
رضی اللہ عنہ میں وہ خصلتیں ہیں جو تم چاہو علم میں مضبوطی
اور اتقان سارے کنبے میں فضیلت اسلام میں قدامت
رسول خدا کی دامادی۔ سنت میں فقاہت اور
لڑائی میں دلیری مال میں سخاوت حاصل تھی۔ ابن عباس سے
روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو کوئی آیہ یا ایہا الذین آمنوا نازل کی
حضرت علی اوسکے امیر اور شریف تھے اللہ تعالیٰ نے رسول خدا
صلعم کے یاروں کو کئی جگہ عتاب فرمایا اور علی رضی اللہ عنہ
بھلائی کے سوا اور کسی خبر میں یاد نہیں فرمایا۔ ابن عباس سے
روایت ہے کہ جسقدر علی رضہ کی حق میں کتاب اللہ اوتری ہے
اوتنی کسیکے باب میں نہیں اوتری۔ ابن عباس کہتے ہیں
کہ علی رضہ کے باب میں تین سو آیتیں اوتری ہیں۔
بزار سعد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے علی سے
فرمایا کہ میرے اور تیرے سوا کسیکو حلال نہیں کہ اس مسجد میں
جنبی ہووے طبرانی اور حاکم ام سلمہ سے روایت کرتے
ہیں کہ جب رسول خدا کسی پر غصہ ہوتے تو علی کے سوا
کسی اور کو یہ جرأت نہوتی کہ آپ سے کلام کرے۔ طبرانی
اوسط میں ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ
حضرت علی میں اٹھارہ ایسی خصلتیں تھیں

منقبۃ ما کانت لاحد من ھذہ الامۃ رواہ
الطبرانی فی الاوسط عن ابی ھریرۃ قال
قال عمر بن الخطاب لقد اعطی علی ثلاث
خصال لان یکون لی خصلۃ منھا احب
الی من ان اعطی حمر النعم قیل وما ھی
قال تزوجہ ابنۃ وسکناہ المسجد یحل
فیہ ما یحل لہ والرایۃ یوم خیبر رواہ
ابو یعلی عن علی قال ما رمدت ولا
صدعت منذ مسح رسول اللہ ص وجھی
ونفل فی عینی یوم خیبر واعطانی الرایۃ
رواہ احمد وابو یعلی بسند صحیح عن سعد بن
ابی وقاص قال قال رسول اللہ ص من
اذی علیا فقد اذانی رواہ ابو یعلی والبزار
عن ام سلمۃ عن رسول اللہ ص من احب
علیا فقد احبنی ومن احبنی فقد احب
اللہ ومن ابغض علیا فقد ابغضنی ومن
ابغضنی فقد ابغض اللہ رواہ الطبرانی
بسند صحیح عن ام سلمۃ سمعت رسول
اللہ ص یقول من سب علیا فقد سبنی
رواہ احمد والحاکم وصححہ عن ابی سعید
الخدری ان رسول اللہ ص قال لعلی انک
تقاتل علی تاویل القرآن کما قاتلت علی
تنزیلہ رواہ احمد والحاکم بسند صحیح

جو اس امت میں اور کسیکے لئے نہیں۔ ابو یعلی ابو ہریرہ سے روایت
کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب نے فرمایا علی تین ایسی
خصلتیں دی گئی ہیں کہ انمیں سے میرے لئے ایک خصلت
کا ہونا سرخ اونٹوں کے دئے جانے سے بہت محبوب ہے۔
لوگوں نے پوچھا وہ کیا خصلتیں ہیں فرمایا رسول خدا کا اپنی
بیٹی فاطمہ کا اون سے نکاح کرنا اور مسجد میں اونہیں بسانا جہاں
اونکے لئے وہ چیز حلال تھی جو سیکے لئے حلال نہیں ہے
اور خیبر کے دن اونہیں جھنڈا دینا ابو یعلی صحیح سند کے ساتھ
علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ خیبر کے دن
حبیب مجھے رسول خدا نے نشان دیا اور میرے موتھ کو چھوا اور
میری دونوں آنکھوں میں لعاب دہن ڈالا اوسوقت
سے نہ تو میری آنکھوں میں کبھی درد ہوا نہ سر میں چیک ہوئی۔
ابو یعلی اور بزار سعد بن ابی وقاص سے روایت کرتے
ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا جسنے علی کو ایذا دی اوسنے مجھے ایذا
پہونچائی طبرانی صحیح سند کے ساتھ ام سلمہ سے روایت کرتی ہیں
کہ رسول خدا نے فرمایا جسنے علی کو دوست رکھا اوسنے مجھے دوست رکھا اور
جسنے مجھے دوست رکھا اوسنے خدا کو دوست رکھا اور جسنے علی کو دشمن
جانا اوسنے مجھسے دشمنی کی اور میری دشمنی خدا کی دشمنی ہے
امام احمد اور حاکم ام سلمہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے
رسول خدا سے سنا کہ جسنے علی کو برا کہا اوسنے مجھے برا کہا
امام احمد اور حاکم ابو سعید خدری سے روایت کرتے ہیں
کہ رسول خدا نے علی سے فرمایا تو قرآن کی تاویل پر لوگوں سے
مقاتلہ کرے گا جیسا کہ اوسکی تنزیل میں مقاتلہ کر چکا ہے

عن ام سلمة قالت سمعت رسول الله يقول
علي مع القرآن والقرآن مع علي يفترقان
يردا علي الحوض رواه الطبراني في الاوسط
عن عمار بن ياسر ان النبي قال لعلي
اشقى الناس رجلان احمر ثمود الذي
عقر الناقة والذي يضربك يا علي على
هذه يعني قرنه حتى يبتل منه هذه يعني
لحيته رواه احمد والحاكم بسند صحيح
عن ابي سعيد الخدري قال
اشتكى الناس عليا فقال رسول الله ص
فينا خطيبا فقال لا تشكوا عليا فوالله انه
لاخشن في ذات الله او في سبيل الله
قال ابن سعد بويع علي بالخلافة الغد
من قتل عثمان بالمدينة فبايعه جميع
من كان بها من الصحابة ويقال ان طلحة
والزبير عليهما السلام بايعا كارهين غير
طائعين ثم خرجا الى مكة وعائشة بها
فاخذا وخرجا البصرة يطلبون بدم
عثمان فبلغ ذلك عليا فخرج الى العراق
فلقي بالبصرة طلحة والزبير وعائشة
ومن معهم وهي وقعة الجمل وكانت في
جمادى الاخيرة سنة ست وثلاثين
وقتل بها طلحة والزبير وغيرهما و

طبرانی اوسط میں ام سلمہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے علی قرآن کے ساتھ ہے اور
قرآن علی کے ہمراہ یہ دونوں آپس میں ایک دوسرے سے
جدا نہ ہونگے یہاں تک کہ میرے پاس حوض کوثر پر آویں حاکم
عمار بن یاسر سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے علی رضہ سے فرمایا کہ تمام لوگوں سے زیادہ بدبخت دو
آدمی ہیں قوم ثمود میں سرخ مرد جسکا نام قدار تھا اور
جسنے اونٹنی کی کونچیں کاٹی تھیں اور اس قوم میں وہ
شخص جو تمہارے کپڑے کے مقام پر مارے گا یہاں تک کہ خون سے داڑھی
تر ہو جائے گی حاکم ابو سعید خدری سے روایت کرتے ہیں
کہ لوگوں نے علی رضہ کی شکایت کی سو رسول خدا صلعم نے
ہم میں کھڑے ہو کر خطبہ پڑھا اور فرمایا اے لوگو علی کی
شکایت نہ کرو خدا کی قسم وہ اللہ کی راہ میں یا اوسکی ذات
میں بہت سختی کرنیوالا ہے۔ ابن سعد کہتے ہیں کہ عثمان کے
قتل کے دوسرے دن مدینہ میں خلافت علی پر لوگوں نے بیعت
کی جتنے صحابہ اوسجگہ موجود تھے سب نے بیعت کی طلحہ
اور زبیر کی بیعت ناخوشی سے ہوئی اسلئے یہ دونوں مکہ
پہونچے اور مکہ سے عائشہ کو لیکر عثمان کا خون طلب کرنیکو
بصرہ میں ہوئے علی رضہ کو جب یہ خبر پہونچی تو عراق
کی طرف سفر کیا اور بصرہ جا کر طلحہ اور زبیر اور عائشہ کی
ساتھیوں سے ملاقات کی یہ واقع جمل ہے جو جمادی
الاخری ۳۶ھ سنہ میں ہوا۔ اس لڑائی میں طلحہ اور
زبیر وغیرہما مارے گئے

بلغت القتلى ثلاث عشر الفا واقام
على البصرة عشر ليلة ثم انصرف الى
الكوفة ثم خرج عليه معاوية بن ابى
سفيان ومن معه بالشام فبلغ عليا
فصار اليه فالتقوا بصفين فى صفر سنة
سبع وثلاثين ودام القتال بينهما اياما
فرفع اهل الشام المصاحف يدعون
الى ما فيها مكيدة من عمرو بن العاص
فكره الناس الحرب وتداعوا الى الصلح
وحكموا الحكمين فحكم على ابا موسى
الاشعرى وحكم معوية عمرو بن العاص
وكتب بينهم كتابا على ان يوافوا راس
الحول باذرح فينظروا فى امر الامة
فافترق الناس ورجع معوية الى
الشام وعلى الى الكوفة فخرجت عليه
الخوارج من اصحابه ومن كان معه
وقالوا لا حكم الا لله وعسكروا بحروراء
فبعث اليهم ابن عباس فخاصمهم و
رجعهم فرجع منهم كثير وثبت قوم
وساروا الى النهروان فتعرضوا للسبيل
فسار اليهم على فقتلهم بالنهروان وقتل
منهم فالندية وذلك سنة ثمان وثلثين
واجتمع الناس باذرح فى شعبان من

اور مقتولوں کی تعداد تیرہ ہزار تک پہونچی علی رضی اللہ عنہ تین روز
شب بصرہ میں مقیم رہکر کوفہ میں آئے پھر معاویہ بن ابی سفیان اور
اونکے ساتھیوں نے جو شام میں تھے حضرت علی رضہ پر خروج کیا
جب علی کو یہ خبر پہونچی تو وہ بھی اوس طرف چل نکلے اور صفر کے مہینے
سنہ ۳۷ھ میں آمنا سامنا ہوا اور اوسجگہ مدت تک لڑائی رہی آخر
شامیوں نے قرآنوں کو نیزہ پر اوٹھایا اور قرآن کے حکمونکی طرف
اونہیں بلایا اور درحقیقت عمرو بن العاص کی طرف سے ایک
مکر تھا اسوقت لوگوں نے لڑائی کو برا جانا اور صلح کے خواہاں
ہوئی اور آپس میں دو حکم مقرر ہوئے علی رضہ نے تو ابو
اشعری کو اپنا حکم بنایا اور معاویہ نے عمرو بن العاص کو اور
اس بات پر تحریر لکھی کہ شروع سال میں موضع اذرح
میں سب لوگ جمع ہوکر امامت میں نظر کریں اسکے بعد لوگ
متفرق ہوگئے اور معاویہ شام میں اور علی رضہ کوفہ میں چلے
آئے یہاں اصحاب میں سے خارجیوں اور اونکے ساتھیوں نے علی رضہ
پر خروج کیا اور کہا بجز خدا کے کسیکا حکم ماننے کے قابل نہیں
اور حروراء میں اونہوں نے لشکر جمع کیا حضرت علی نے اونکے
پاس ابن عباس کو بھیجا اونہوں نے اونسے مخاصمت اور
حجت کی ایک بہت سی قوم نے رجوع کر لیا مگر کچھ لوگ اپنے
قول پر جمے رہے اور موضع نہروان میں چلے گئے اور راستہ لوگوں سے
قتل و غارت کرتے رہے یعنے اونہیں ایذا پہنچائی حضرت علی ذاونکی طرف
روانہ ہوکر نہروان میں انہیں تیغ کیا اور ذوالثدیہ کو (جسکے قتل کی
خبر رسول خدا نے دی تھی) ماہ ذالحجہ سنہ ۳۸ھ کو ہوا اوسی سال
میں شعبان کے مہینے میں لوگ مقام اذرح میں جمع ہوئے

هذه السنة وحضرها سعد بن ابی
وقاص وابن عمر وغیرهما من الصحابة
فقدمه عمرو ابا موسی الاشعری مکیدة
منه فتکلم فخلع علیا وتکلم عمرو فاقر
معاویة وبایعه وتفرق الناس علی هذا
وصار علی فی خلاف من الصحابة حتی
صار یعض علی اصبعه ویقول اُعصی ویطاع
معویة وانتدب ثلاثة نفر من الخوارج
عبد الرحمن بن ملجم المرادی والبرک بن
عبد الله وعمرو بن بکیر التمیمی فاجتمعوا
بمکة وتعاهدوا وتعاقدوا لیقتلن هؤلاء
الثلاثة علی بن ابی طالب ومعویة بن ابی
سفیان وعمرو بن العاص ویُریحوا العباد
منهم فقال ابن ملجم انا لکم بعلی وقال البرک
انا لکم بمعویة وقال عمرو بن بکیر انا
اکفیکم عمرو بن العاص فتعاهدوا علی
ذلک ونفروا لیلة سبع عشرة من رمضان
ثم توجه کل منهم الی المصر الذی فیه صاحبه
فقدم ابن ملجم الکوفة فیلقی اصحابه من
الخوارج فکاتمهم امره یریدون الی لیلة
الجمعة سابع عشر رمضان سنة اربعین
فاستیقظ علی سحر او قال لابنه الحسن
رایت رسول الله ص فقلت یا رسول

اور سعد بن ابی وقاص اور ابن عمر وغیرہ بہت سے صحابہ حاضر
تھے عمرو بن العاص نے براہ فریب ابو موسی اشعری کو مقدم کیا
ابو موسی نے فریب میں آکر علی رضہ کو خلافت سے معطل
کیا اور عمرو بن العاص نے حسب کلامی کیموجب معاویہ کو مقرر کیا
اور اون سب کی اس پر لوگ متفرق ہو گئے اور علی رضی اللہ عنہ سے
اصحاب سے ورطۂ خلافت میں پڑ گئے تھے کہ اونگلی دانتوں میں لیکر
فرمایا افسوس کی بات ہے کہ لوگ میری نافرمانی کریں اور معاویہ
کی اطاعت پھر خوارج میں سے تین آدمی عبد الرحمن بن
ملجم مرادی اور برک بن عبد اللہ اور عمرو بن بکیر تمیمی اسکے
فضیل ہوئے اور مکہ میں جمع ہو کر باہم عہد و پیمان کیا اور
علی بن ابی طالب اور معاویہ بن ابی سفیان اور عمرو بن
العاص کے قتل کے لئے بیڑا اوٹھایا کہ انہیں قتل کرنا
چاہیئے تاکہ لوگ انسے راحت پائیں ابن ملجم بولا میں علی
سے سمجھ لوں گا اور برک بولا میں معاویہ کو کافی ہوں
ابن بکیر نے کہا میں عمرو بن عاص کو لے ڈالوں گا
رمضان کی سترہویں شب میں یہ عہد قائم ہو کر اونمیں
سے ہر ایک شخص اوس شہر کی طرف چل نکلا جس میں اوسکا
صاحب تھا ابن ملجم کوفہ میں آیا اور اپنے اصحاب خوارج سے
ملا رمضان کی سترہ تاریخ شب جمعہ سنہ ۴۰ میں اون
خارجیوں نے اس امر میں مشورہ کیا اسی رات کو صبح کیوقت
حضرت علی جاگے اور اپنے بڑے صاحبزادے حسن سے
فرمایا۔ میں نے آج کی رات رسول خدا کو خواب میں
دیکھا ہے میں نے کہا اے رسول خدا میں آپکی

الله ما لقيت من امتك من الاود والكره
فقال ادع الله عليهم فقلت اللهم ابدلني
بهم خيرا لي منهم وابدلهم بي شرا لهم
مني ودخل ابن النباح المؤذن على ذلك
فقال الصلوة فخرج من الباب ينادي
الصلوة فاعترضه ابن ملجم فضربه
بالسيف فاصاب جبهته الى قرنه ووصل
الى دماغه فشد عليه من كل جانب و
اوثق واقام علي الجمعة والسبت ونوفي
ليلة الاحد وغسل الحسن والحسين
وعبد الله بن جعفر وصلى عليه الحسن
ودفن بدار الامارة بالكوفة ليلا ثم
قطعت اطراف ابن ملجم وجعل في قوصرة
واحرقوه بالنار هذا كلام ابن سعد
وقد احسن في تلخيصه هذه الوقايع
ولم يوسع فيها الكلام كما صنع غيره الا ان
هذا هو اللائق بهذا المقام وفي المستدرك
عن السدي قال كان عبد الرحمن بن
ملجم المرادي عشق امرأة من الخوارج
يقال لها قطام ثم تزوجها واخذ فيها
ثلاثة الاف درهم وقتل علي وفي ذلك
يقول الفرزدق شعر فلو انها مهر اساق
ذوو سماحة كمهر قطام بين عرب وأعجم

امت سے سخت جھگڑے اور کجی میں پہونچا فرمایا اونپر
اللہ سے بددعا کر میں نے کہا خداوندا مجھ لوگ اون سے بہتر
ہیں اونہیں میرے لیئے بدل دے اور اونکے لیئے مجھ سے
بدتر جو لوگ ہیں اونہیں بدل دے اتنے میں ابن
النباح موذن نے آکر کہا نماز طیار ہے پس حضرت علی
دروازہ سے نکلے در الصلاۃ الصلوۃ کی ندا کرتے
تھے۔ ابن ملجم نے آپکے پاس آکر تلوار ماری سو پیشانی
سے کے گیسو تک پہونچے اور دماغ تک کہل گیا لوگ اوسپر
ہر طرف سے دوڑ پڑے اور پکڑ کر مشکیں باندہیں حضرت
علی جمعہ اور ہفتہ تک زندہ رہے اور اتوار کی رات کو
انتقال فرمایا حسن وحسین اور عبداللہ بن جعفر نے
آپکو غسل دیا اور حسن نے نماز پڑہکر دار الامارہ کوفہ میں آپکو دفن
کردیا پہر ابن ملجم کے ہاتہ پاؤں کاٹ کر ایک بڑی توکری
میں رکہدیا اور آگ سے جلا کر خاکستر کردیا یہ ہمارا کلام
ابن سعد کا ہے اور اسنے اس واقع کی اختصار میں اچہا طریقہ برتا ہے
اور جیسے کہ اوسکے غیر نے لمبی چوڑی تقریر لکہی ہے اوسنے
اسمیں فراخی نہیں کی کیونکہ ہمقام میں اسقدر لائق اور کافی
ہے مستدرک میں سدی سے روایت ہے کہ عبدالرحمن بن ملجم مرادی
خوارج کی عورتوں میں سے ایک عورت قطام نام پر عاشق ہوگیا
تہا پہر اوس سے نکاح کیا اوسنے تین ہزار درہم اور علی رضی اللہ
عنہ کے قتل کو مہر مقرر کیا چنانچہ فرزدق شاعر نے اسکو
یوں لکہا ہے۔ ہمنے کسی مہر کو قطام کی مہر جیسا عرب و عجم میں نہیں دیکہا
کہ کسی صاحب سخا جوان مرد نے اوسے مقرر کیا ہو

ثلاثة آلاف وعبد وقينة وضرب علي
بالحسام المصمم فلا مهر اغلى من علي
وان غلا ولا قتل الا دون قتل ابن ملجم
قال ابو بكر بن عياش عجبي قبر علي لئلا ينبشه
الخوارج وقال شريك نقل الحسن ابنه
الى المدينة وقيل المبرد عن محمد بن حبيب
اول من حول من قبر الى قبر علي رضي
الله عنه واخرج ابن عساكر عن ابن
عبد العزيز قال لما قتل علي بن ابي طالب
حملوه ليدفنوه مع رسول الله ص فبينما هم
في مسيرهم ليلا اذ ند الجمل الذي هو
عليه فلم يدروا ابن ذهب ولم يقدروا
عليه قال فلذلك يقول اهل العراق
هو في السحاب وقال غيره ان البعير
وقع في بلاد طي فاخذوه ودفنوه و
قيل في النجف وكان لعلي حين قتل ثلاث
وستون سنة وكان له تسع عشرة سنة
ذكره مولانا جلال الدين السيوطي في
تاريخ الخلفاء في مناقب امير المومنين
علي عليه السلام فصل من بندر
اخباره وقضاياه وكلماته عن حجاج
عن شيخ من فزارة قال سمعت عليا
يقول الحمد لله الذي جعل عدونا ليسالنا

وہ مہر تین سو درہم اور ایک غلام اور ایک گا نیوالی
لونڈی اور حضرت علی کا قتل بران شمشیر سے رسول کے قتل
سے کوئی مہر گراں زائد نہیں اگرچہ گراں ہی ہو اور کوئی
قتل ابن ملجم کے قتل سے سوا ناگہانی کا قتل نہیں ابو بکر
بن عیاش کہتے ہیں کہ حضرت علی کے قبر ناپید ہو گئی تاکہ خارجی
وسے نہ اکھیڑیں۔ شریک کہتے ہیں کہ امام حسن بن علی اپنے
والد کی لاش کو مدینہ لے آئے۔ مبرد محمد بن حبیب سے روایت کرتے ہیں کہ
سب سے پہلے ایک قبر سے دوسری قبر کی طرف جو شخص منتقل ہوئے
وہ علی ہیں ابن عساکر ابن عبد العزیز سے روایت کرتے ہیں کہ جب علی کرم اللہ
وجہہ شہید ہوئے تو اونکے جنازہ کو اونٹ پر لاد کر لیچلے تاکہ
اونہیں حضرت کے پاس دفن کریں پس وہ رات کو چل
ہی رہے تھے کہ جس اونٹ پر اوں کا جنازہ تھا وہ
بچلا اور ایسا بہاگا کہ کسکو معلوم نہوا کہ کدہر گیا اور کوئی تعجب
اوسکے پکڑنے پر قادر نہیں ہوا اسیوجہ سے عراقی کہتے ہیں کہ
حضرت علی ابر میں ہیں بعضے کہتے ہیں کہ وہ اونٹ طی کے
شہروں میں جا پڑا سو لوگوں نے اوسے پکڑ کر علی رضہ کو دفن
کیا اور بعضے کہتے ہیں کہ وہ نجف میں مدفون ہوئے حضرت علی
کی عمر قتل کے وقت ترسٹھ برس کی تھی اور اونکی اولاد نرینہ
لونڈیاں نہیں **فصل حضرت علی کے اخبار اور بعض
قضایا اور کلمات میں**۔ حجاج ایک شیخ سے روایت
کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی کو فرماتے سنا سب تعریف اوس
خدا کو جسنے ہمارے دشمن کو اس لائق کیا کہ وہ ہم سے
اوس قضیہ کو پوچھتا ہے

عما نزل به من امر دينه ان معاوية كتب
الي يسألني عن الخنثى المشكل فكتبت
ان يوارث من قبل مباله عن الحميدي
رض قال لما قدم علي البصرة قام اليه
ابن الكواء وقيس بن عُبادة فقالا له
الا تخبرنا عن مسيرك هذا الذي سرت
فيه تأتولي على الامة فتضرب بعضها
ببعض عهد من رسول الله صلعم عهده
اليك فحدثنا فانت الموثق المأمون
ما سمعت فقال وان يكون عندي عهد
من النبي صلعم فلا والله ان كنت اول
من صدق به فلا اكون اول من
كذب عليه ولو كان عهدي من النبي
صلعم عهد في ذلك ما تركت اخا تيم بن مرة
وعمر بن الخطاب يقومان على منبره
ولقاتلتهما بيدي ولكن رسول الله صلعم
لم يقتل قتلا ولم يمت فجاءة في مرضه
اياما وليالي يأتيه المؤذن فيؤذنه
بالصلوة فيأمر ابا بكر فيصلي بالناس و
يرى مكاني ولقد ارادت امراءة من
نسائهن ان يصرفوه عن ابي بكر فأبي
وغضب وقال انتن صواحب يوسف
مروا ابا بكر يصلي بالناس فلما قبض

جو الحرمین ہے اوپر اور تراجم معاویہ نے لکھا ہے اور وہ ایک شخص
کا جو مشتبہ ہو حال دریافت کرتا ہے یعنے اوسے لکھ بھیجا کہ وہ اپنے پیشاب
کی طرف سے اوسکا وارث ہوگا یعنے اگر اوسکی پیشاب گاہ مرد کی مانند ہے
تو مرد کی میراث لیگا اور زنہ عورت جیسی - ابن عساکر حسن سے روایت
کرتے ہیں کہ جب علی رض بصرہ میں تشریف لائے تو ابن کوا اور قیس بن
عبادہ نے آپکے پاس آکر عرض کی کہ آپ کس راہ سے تشریف لائے ہیں اس راہ سے جسپر چلتے ہو
(یعنی خلافت) کی خبر کیوں نہیں دیتے آپ ایسے امت پر والی ہیں کہ
کہ اونمیں کا اکثر دیکھ آئے ہیں یا یہ آپکا یار رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا
کوئی عہد آپ سے اور خلافت میں کیا ہو آپ ہمیں جان کیجیے کیونکہ آپ جو
کچھ کہتے ہیں اوسپر معتمد علیہ اور امانت دار ہو علی رض نے فرمایا اگر میرے پاس
اسباب میں کوئی عہد ہوتا تو خدا کی قسم میں اول اون لوگوں کا
ہوں جنہوں نے حضرت کی تصدیق کی ہو تو میں کبھی اول اون لوگوں کا
نہ ہوں گا جو حضرت پر جھوٹ بولیں اگر میرے پاس رسول خدا صلعم کا
خلافت میں کوئی عہد ہوتا تو میں بنی تیم بن مرہ کے قبیلہ اور عمر بن
الخطاب کو کبھی نہ چھوڑتا کہ آنحضرت کے منبر پر کھڑے ہو کر خطبہ پڑھتے ہیں
اون دونوں سے سخت لڑائیاں لڑتا ہاں رسول خدا نے تو ناگہاں قتل
کسی کے نہ کیا کہ وہ نہیں موت آئی جس مرض میں آپنے وفات پائی تو
چند راتیں بستر علالت پر پڑے رہے مؤذن آکر پاس آتا اور نماز کی
اطلاع دیتا سو آپ ابوبکر رض کو نماز پڑھانے کا حکم فرماتے اور میرا مرتبہ
آپ پر پوشیدہ نہ تھا ہر چند حضرت کی بیبیوں میں سے کئی نے (یعنی عائشہ)
نے ابوبکر رض سے امامت پھیرنی چاہی مگر رسول خدا نے انکار کیا اور غصہ
ہو کر فرمایا تم یوسف علیہ السلام کی صاحبیں ہو ابوبکر کو ہی نماز پڑھانا
حکم کرو پھر جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالی نے اوٹھا لیا

اللہ بہ فنظرنا فی امورنا فاخترنا للدنیا
من رضیہ لدیننا وکانت الصلوٰۃ اصل
الاسلام وھی میزان الدین وقوام الدین فبایعنا
ابابکر وکان لذلک اھلا لم یختلف علیہ
منا اثنان ولم یشھد بعضنا علی بعض ولم نقطع
منہ البرأۃ فأدیت الی ابی بکر حقہ و
عرفت طاعتہ وغزوت معہ فی جیوشہ
وکنت اخذ اذا اعطانی واغزو اذا اغزانی و
اضرب بین یدیہ الحد وبسوطی فلما
قبض ولّاھا عمر فاخذ بسنۃ صاحبہ
وما یعرف من امرہ فبایعنا عمر ولم
یختلف علیہ منا اثنان ولم یشھد بعضنا علی
بعض ولم نقطع منہ البراءۃ
فأدیت الی عمر حقہ وعرفت طاعتہ و
غزوت معہ فی جیوشہ وکنت اخذ
اذا اعطانی واغزو اذا اغزانی واضرب
بین یدیہ الحد وبسوطی فلما قبض
تذکرت فی نفسی قرابتی وسابقتی و
فضلی وانا اظن ان لا یعدل لی ولکن
خشی ان لا یعمل الخلیفۃ بعدہ ذنبا
الا الحقہ فی قبرہ فاخرج منہا نفسہ
وولدہ ولو کانت محاباۃ منہ لاثرھما
ولدہ فبرئ منہا الی رھط من قریش

تو ہم نے اپنے کاموں میں غور کیا سو جو رسول خدا صلعم نے ہمارے دین کے لئے پسند
ہم نے اسے اپنی دنیا پر اختیار کر لیا اور ظاہر ہے کہ نماز اسلام کی جڑ ہے
اس اعتبار سے ابوبکر رضی دین کے سردار اور اصل میں ہو ہم نے ابوبکر سے
بیعت کر لی اور وہ اور اسکے اہل بھی تھے ہم میں سے دو شخصوں نے کبھی اوپر
اختلاف نہیں کیا اور نہ ہم میں سے کسی نے کسی کے ضرر پر گواہی دی اور
یقین نہیں کیا گیا کہ کسی نے اوسسے بیزاری چاہی ہو سو میں نے ابوبکر کا حق
اوسکی طرف ادا کر دیا اور اوسکی فرمانبرداری پہچان کر اوسکے ساتھ
اوسکے لشکر میں ہو کر جہاد کیا سو جب وہ مجھے کچھ دیتے تھے تو
میں لیتا تھا اور جب جہاد کا حکم فرماتے تھے تو جہاد کرتا تھا اور اوسکے
آگے اپنے کوڑے سے حد قائم کرتا تھا پس جب ابوبکر کا انتقال ہو گیا
تو خلافت کا والی حضرت عمر کو بنایا اور انہوں نے اپنے یار کے طریق پر عمل کیا اور
جو اوسکا حکم سمجھا نہیں گیا اور نہ اوسکے طریق پر عمل کیا اور ہم میں سے
دو آدمیوں نے بھی اوسپر کبھی اختلاف نہیں کیا اور ہماری ایک نے دوسرے کی
ضرر پر کبھی گواہی نہیں دی اور یقین نہیں کیا گیا کہ کسی نے عمر سے بیزاری چاہی ہو
اور میں نے عمر کا حق ادا کر دیا اور اوسکی فرمانبرداری پہچان کر اوسکے
لشکر میں ہو کر اوسکے ساتھ جہاد کیا وہ مجھے جب دیتے تھے تو میں لیتا تھا اور
جب جہاد کا حکم کیا تو جہاد کرتا تھا اور اوسکے سامنے اپنے کوڑے سے لوگوں پر
حد قائم کرتا رہا اور جب وہ فوت ہو گئے تو میں نے اپنے جی میں اپنی قرابت اور
بزرگی اور اعمال اسلام میں پیشقدمی اور اپنا قدیم الاسلام ہونا یاد کیا اور میں
گمان کرتا تھا کہ حضرت عمر خلیفہ کے بعد میرے ساتھ نیکی کریں گے مگر اونہوں نے
اسبات کو خوف کیا کہ خلیفہ اپنے بعد کوئی گناہ عمل میں نہ لاتا مگر وہ اوسکی قبر میں
لاحق ہو سو اونہوں نے خلافت اپنے آپکو اور اپنے فرزند کو نکال کیا اگر
حضرت عمر کی طرف سے بخشش اور عطا ہوتی تو وہ اپنے فرزند کو خلافت کے ساتھ

ستة انا احدهم فلما اجتمع الرهط
تذكرت في نفسي قرابتي وسابقتي
وفضلي وانا اظن ان لا يعدلوا بي فاخذ
عبد الرحمن مواثيقنا على ان نسمع ونطيع
لمن ولاه الله امرنا ثم اخذ بيدي - ابن
عفان فضرب بيده على يده فنظرت
امري فاذا طاعتي قد سبقت بيعتي
واذا ميثاقي قد اخذ لغيري فبايعنا عثمان
وادبت له حقه وعرفت طاعته و
غزوت معه في جيوشه وكنت اخذ
اذا اعطاني واغزو اذا اغزاني واضرب
بين يديه الحدود بسوطي فلما اصيب
نظرت في امري فاذا الخليفتان اللذان
اخذا لها بعهد رسول الله صلى الله عليهما
بالصلوة قد مضيا وهذا الذي قد اخذ لي
الميثاق قد اصيب فبايعنا اهل الحرمين
واهل هذين المصرين فوثب فيها من
ليس مثلي ولا قرابته كقرابتي ولا علمه
كعلمي ولا سابقته كسابقتي وكنت
احق لها منه - رواه ابن عساكر بسند
صحيح حسن عن جعفر بن محمد عن ابيه
قال عرض لعلي رجلان في خصومة
فجلس في اصل جدار فقال له رجل

اون کے دفن کے بعد جب وہ جماعت اکٹھی ہوئی تو میں نے
گمان کیا کہ یہ لوگ مجھ سے تجاوز نکریں گے (یعنے مجھے ہی
خلیفہ بنائینگے) عبد الرحمن بن عوف نے ہم سے اسبات پر
عہد لیا کہ جسکو خدا تعالی خلیفہ بناوے ہم اوسکی اطاعت
کریں اور سنیں پھر اونہوں نے عثمان بن عفان کا ہاتھ
پکڑ کر اپنا ہاتھ اونکے ہاتھ پر مارا پھر جبنے اپنے کام میں غور
کیا تو ناگہاں میری فرمانبرداری میری بیعت پر سبقت
لیگئے ہے اور میرا عہد و پیمان میرے غیر کیلئے لیا گیا ہا اوسوقت
ہم نے عثمان سے بیعت کی اور اونکا حق اطاعت ادا
کردیا اور اونکی فرمانبرداری پہچانکر اون کے ساتھ لشکر میں
میں ہوکر جہاد کیا وہ جب مجھے دیتے لے لیتا اور جب جہاد
کو فرماتے کرتا اور اپنے کوڑے سے اونکے سامنے لوگونکو حد میں
مارتا حضرت عثمان کے شہید ہونے کے پیچھے جو میں نے غور کیا تو
معلوم ہوا وہ دونوں خلیفہ جنہوں نے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے عہد سے خلافت کو لیا ہا گذر گئے اور یہ خلیفہ جسکے
لئے پیمان ہوا ہا شہید ہوگئے اوسوقت حرمین اور ان دونوں
شہروں کے لوگوں نے میرے ہاتھ پر بیعت کی پھر اس
خلافت میں ایک ایسا شخص بیچ میں آکودا جو میری مانند
نہ ہا اور اوسکی قرابت مجھ جیسے قرابت اور اوسکا علم میرا سا
علم اور اوسکا - قدیم الاسلام ہونا مجھ جیسا نہا اور اوس لئے
ہر طرح خلافت کا میں مستحق ہا - ابو نعیم جعفر بن محمد اور وہ اپنے
باپ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی کے ساتھ دو شخص کسی
جھگڑے میں آئے آپ دیوار کے جڑ میں بیٹھ گئے ایک آدمی نے عرض کیا

الجدار یقع فقال علی امض کفی باللہ
حاکما فقضیٰ بینھما فقام ثم سقط الجدار رواہ
ابونعیم فی الدلائل عن حجر بن
المدری قال قال علی بن ابی طالب
کیف بک اذا امرت (ان تلعنی) قلت او کائن ذلک
قال نعم قلت کیف اصنع قال العفی ولا
تبرأ منی فامرنی محمد بن یوسف اخو
الحجاج وکان امیرا علی الیمن ان العن
علیاً فقلت امرنی محمد بن یوسف ان
العن علیاً فالعنوہ لعنہ اللہ فما فطن
لھا الا رجل رواہ عبد الرزاق فی مصنفہ
عن عطاء قال اتی علی برجل شھد علیہ
رجلان انہ سرق فاخذ فی شیٔ من امور
الناس وھلد شھود الزور قال لا اوتی
بشاھد زور الا فعلت بہ کذا وکذا اشھر
طلب الشاھدین فلم یجدھما فخلا سبیلہ
رواہ ابن ابی شیبۃ فی المصنف عن
جعفر بن محمد عن ابیہ ان خاتم علی بن
ابی طالب نعم القادر اللہ رواہ ابن
عساکر عن عمرو بن عثمان قال کان
نقش خاتم علی الملک للہ رواہ ابن
عساکر عن زر بن جیش قال جلس
رجلان یتغدیان مع احدھما

اسی خلیفہ دیوار گرتی ہے فرمایا تو اپنا کام کر اللہ حفاظت کیلئے
کافی ہے پھر وہیں بیٹھے بیٹھے آپنے اون دونوں میں فیصلہ کیا اور
جب کھڑے ہوئی تو وہ دیوار آپڑی عبدالرزاق حجر المدری سے
روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے علی بن ابی طالب نے فرمایا تو کیا کریگا
جب مجھ پر لعنت کرنے کا حکم کیا جاویگا - میں نے کہا اور کیا
ایسا زمانہ آئیگا فرمایا ہاں میں نے عرض کیا پھر میں کیا کروں
فرمایا مجھ پر تبرا مت کیجیو اور جان بچانے کے واسطے
تعریضاً لعنت کیجیو چنانچہ مجھے محمد بن یوسف حجاج کے
بھائی نے جو یمن کا حاکم تھا حضرت علی پر لعنت کا حکم
کیا میں نے لوگوں سے کہا امیر نے مجھے علی کرم اللہ وجہہ پر
لعنت کرنے کا حکم کیا ہے سو تم اوس پر (یعنی میرے پر) لعنت
کرو خدا اوس پر لعنت کرے کا سو اس روز کو بجز ایک شخص
اور کوئی نہ سمجھا - ابن ابی شیبہ عطا سے روایت کرتے ہیں
کہ حضرت علی کے پاس ایسا آدمی جس پر دو شخصوں نے چوری
کی گواہی دی تھی لایا گیا آپنے لوگوں کے عیوب اور اونکے
احوال میں تجسس کی اور جھوٹے گواہوں کے باب میں بہت کچھ
تہدید بیان کی اور فرمایا جب جھوٹے گواہ میرے پاس لائے جائینگے
تو میں اونہیں ایسی ایسی سزا دی پھر آپنے اون دونوں
گواہوں کو بلایا اور اونہوں نے شہادت نہ دی سو آپنے
اوس شخص کو چھوڑ دیا - ابن عساکر جعفر بن محمد اور وہ اپنے
والد سے روایت کرتے ہیں کہ علی بن ابی طالب کی انگوٹھی کا
نقش نعم القادر اللہ تھا زر بن جیش کہتے ہیں کہ دو شخص
صبح کا کھانا کھانے بیٹھے - اون دونوں میں سے ایک کے پاس پانچ

خمسة ارغفة ومع احدهما ثلاثة ارغفة
فلما وضع الغلامين بين ايديهما مر بهما
رجل فسلم فقالا اجليل للغذاء
فجلس واكل معهما واستوفى اكلهم
الارغفة الثمانية فقام الرجل وطرح
اليهما ثمانية دراهم وقال خذا هذا عوضا
عما اكلتما ونلته من طعامكما فتنازعا
فقال صاحب خمسة الارغفة لى
خمسة دراهم ولك ثلاثة وقال
صاحب الارغفة الثلاثة لا ارضى
الا ان تكون الدراهم بيننا نصفين
فارتفعا الى امير المومنين على فقص
عليه قصتهما فقال لصاحب الثلاثة
قد عرض عليك صاحبك ما عرض
وخبزه اكثر من خبزك فارض بالثلاثة
فقال لا والله لا ارضيت عنه الا بامر الحق
فقال على ليس لك فى امر الحق الا درهم
واحد وله سبع دراهم فقال رجل
سبحان الله قال هو ذلك قال فعرفنى
الوجه فيما هو الحق حتى اقبله فقال
على اليس الثمانية ارغفة اربعة و
عشرون ثلثا اكلتموها وانتم ثلثة
انفس ولا يعلم الاكثر منكم اكلا ولا

دوسرے کے پاس تین روٹیاں تھیں اون دونوں کے پا
ایک اور شخص نے آکر سلام کیا وہ بولے آ بیٹھ جا
کھانا کھالے - وہ بیٹھکر کھانے لگا اور آٹھوں
روٹیوں میں سب برابر کھایا جب کھاچکے تیسرا آدمی کھڑا ہوگیا
اور آٹھ درہم ڈالکر کہنے لگا لو جو میرے تمہارا کھانا کھایا ہے اوسکی
عوض یہ درہم لے لو سو وہ آپس میں جھگڑنے لگے پانچ
روٹیوں والے نے کہا میں پانچ درہم لوں گا اور تو تین درہم
کا مالک ہے - تین روٹیوں والے نے کہا میں کبھی راضی نہونگا
تاوقتیکہ آدھی آدھی درہم تقسیم نہوں پس اون دونوں
نے امیر المومنین حضرت علی کے پاس مرافعہ کرکے اون سے
اپنا قصہ بیان کیا علی رضہ نے تین روٹیوں والے سے
فرمایا تیرے یار نے جو کچھ تجویز پیش کیا وہ تیرے حق
میں بہتر ہے کیونکہ اوسکی روٹیاں تیری روٹیوں سے
زائد تھیں تو تین درہموں پر راضی ہوجا اوسنے کہا
نجدا میں اس سے کبھی راضی نہوں گا تاوقتیکہ حق فیصلہ
نہو علی رضہ نے فرمایا حق کی رو سے تو تجھے ایک ہی درہم
ملنا چاہیئے اور دوسرے کو سات دینے چاہیئں اوسنے
تعجب کی راہ سے کہا سبحان اللہ (یہ عجیب بات
ہے) فرمایا جلیسا میں نے کہا ایسا ہی ہے اوس شخص نے
کہا آپ مجھے حق بات سمجھایئے کہ میں اوسے قبول کرلوں
فرمایا کیا آٹھ روٹیوں کے چوبیس ثلث (تیسرا حصہ)
نہیں ہوتے تم تینوں نے اونہیں برابر برابر کیا یا کہا تھیں
کسیکی زیادتی اور کمی معلوم نہیں ہوئی اور تینوں برابر کھایا کر اوٹھے

اقل فتهلون فی اکلهم علی السوا فقال
فاکلت امه ثمانیة اثلاث واکل ثلث تسعة اثلاث فاکل
ثمانیة ثمانیة وبقی له سبعة واکل لك
واحداً من تسعة فلك واحد بواحد لك
وله سبعة فقال الرجل رضیت الآن
رواه الطبرانی عن ابی الاسود الدئلی قال
دخلت علی امیر المومنین علی بن ابی طالب
فرایته مطرقا مفکرا فقلت فیم تتفکر یا
امیر المومنین فقال انی سمعت ببلدکم
هذا لحنا فاردت ان اضع کتابا فی اصول
العربیه فقلت ان فعلت هذا احییناه
وبقیت فینا هذه اللغة ثم اتیتنی بعد
ثلاث فالقی الی صحیفة فیها بسم الله
الرحمن الرحیم الکلام کله اسم وفعل
وحرف فالاسم ما انبأ عن المسمی والفعل
ما انبأ عن حرکة المسمی والحرف
ما انبأ عن معنی لیس باسم ولا
فعل ثم قال لی تتبعه وزد فیه
کما وقع لك واعلم یا ابا الاسود
ان الاشیاء ثلاثة ظاهر و
مضمر وشی لیس بظاهر
ولا مضمر قال ابو الاسود فجمعت
منها شیئا وعرضتها علیه

سو تونے آٹھ ثلث کہائی اور تیسری میں روٹیوں کی نوثلث ہوئے ہیں ہر ایک
یار نے بھی آٹھ ثلث کہائی اور اوسکا پندرہ ثلث کا حصہ تھا
جس میں اوسنے آٹھ کہائے اور سات باقی رہے جسے درہم والی
نے کہالیا اور تیسری نو حصوں میں سے ایک ہی حصہ اوسنے کہا
سو تیرے ایک حصہ کے عوض ایک درہم ہو سکتا ہے اور اوسکے
لئے سات حصہ کے عوض سات درہم ہونے چاہئیں وہ بولا
بیشک اب میں راضی ہو گیا ابو الاسود دیلی کہتے ہیں
کہ میں امیر المومنین حضرت علی کے پاس گیا جا کر کیا دیکھتا
ہوں کہ آپ سر جھکائے فکرمندوں کی طرح بیٹھے ہیں
میں نے عرض کیا آپ کس فکر میں ہیں فرمایا میں نے تمہارے
اس شہر میں تغیر لغات سنا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ
اصول عربیہ میں ایک کتاب بنا جاؤں میں نے عرض کیا
اگر آپ نے ایسا کیا تو ہمیں زندہ کر دیا اور ان لغات کی
بقا ہم میں رہے گی پھر میں تین دن بعد انکے پاس حاضر
ہوا آپنے میری طرف ایک کتاب ڈالدی جس میں لکھا تھا
بسم اللہ الرحمن الرحیم کلام کل کا کل اسم ہے یا فعل ہے یا
اسم اوسے کہتے ہیں جو اپنے مسمے سے خبر دی اور فعل وہ ہے
جو مسمے کی حرکت سے آگاہی بخشے اور حرف اوسے کہتے ہیں جسمیں
نہ تو فعل کے معنے ہوں نہ اسم کے پھر مجھے ارشاد کیا تو جستجو کر اور جو
معلوم ہوتا جائے اسمیں زیادہ کر دیجیو اے ابو الاسود معلوم کر کہ
جتنی چیزیں ہیں تین حال سے خالی نہیں ایک ظاہر دوسرے
مضمر تیسرے جو نہ ظاہر ہو نہ مضمر ابو الاسود کہتے ہیں پھر میں نے
بہت سی چیزیں جمع کیں اور اونکو حضرت علی کی پیش کیا

فكان من ذلك حروف النصب فذكرت منها
ان وان وليت ولعل وكان ولم اذكر لكن فقال
لم تركتها فقلت لم احسبها منها فقال بل هي منها
فردها اليها رواه ابو القاسم الزجاجي في امالیه
عن الحارث قال جاء رجل الى علی فقال اخبرني عن القدر
قال طريق مظلم لا تسلكه قال اخبرني عن القدر قال
بحر عميق لا تلجه قال فاخبرني عن القدر قال سر
الله قد خفي عليك فلا تقتحمه قال فاخبرني عن
القدر قال يا ايها السائل ان الله خلقك لما يشاء
لو ما شئت قال بل لما شاء قال فيستعملك فيما شاء
رواه ابن عساكر وقد اخرج ابن سعد وغيره عن الطفيل
عن علی قال والله ما نزلت الآية
الا وقد علمت فيما نزلت واين نزلت
وعلى من نزلت ان ربي وهب لي قلبا
عقولا ولسانا ناطقا واخرج ابن
سعد وغيره عن ابي الطفيل عن علی
قال سلوني عن كتاب الله فانه ليس من
اية الا وقد عرفت بليل نزلت ام نهار ام
في سهل ام في جبل واخرج ابن ابي
داود عن محمد بن سيرين قال لما توفي
رسول الله صلعم ابطأ علی عن بيعة ابي
بكر فلقيها ابو بكر فقال اكرهت امارتي
فقال لا ولكن اليت لا ارتدي بردائي

اور جن سے بعض حروف نصب جانتے تھے اور اون ناصبہ جزو میں سے ہیں
ان اور ان اور لیت اور لعل اور کان کو ذکر کیا اور لفظ لکن کو ذکر
نکیا آپنے فرمایا تو لکن کو کیوں نہیں ذکر کیا اوسے کیوں چھوڑ دیا آپنے
ضرور کہا لکن کو حروف ناصبہ میں سے تم نہیں سمجھتے فرمایا نہیں وہ تو اون ہی
میں سے ہے اور سے بھی انمیں زیادہ کر۔ حارث کہتے ہیں کہ ایک شخص علے
رضی اللہ عنہ کے پاس آکر کہنے لگا مجھے قدر سے خبر دیجے فرمایا وہ
ایک تاریک رستہ ہے تو اوسمیں مت چل پھر اوسنے کہا مجھے تقدیر الٰہی سے خبر
دیجے فرمایا ایک گہرا دریا ہے اوسمیں مت داخل ہو کہا نہیں مجھے قدر سے
خبر دیجے فرمایا وہ اللہ کا ایک سر ہے جو تجھپر پوشیدہ ہوا ہے تو
اوس میں جستجو نکر پھر فرمایا اے سائل بتا تجھے اللہ نے اوس چیز کیلئے
پیدا کیا ہے جو وہ چاہتا ہے یا اوس شے کے لئے جو تو چاہتا ہے کہا نہیں بلکہ
جس چیز کیلئے خدا نے چاہا فرمایا تو جسطرح تجھمیں چاہے وہ تصرف کر کے
ابن سعد کہتے ہیں کہ حضرت علی نے فرمایا بخدا جو آیت قرآن مجید
کی اور تمہیں اوسے جانتا ہوں کہ کس بارے میں اور تری اور کہاں
اور تری اور کس شخص پر اور تری مجھے میرے رب نے قلب سلیم اور
زبان گویا عطا فرمائی ہے ابن سعد ابو الطفیل سے روایت کرتے
ہیں کہ حضرت علی نے فرمایا مجھ سے کتاب اللہ کی تفسیر پوچھو کیونکہ کوئی
آیت ایسی نہیں جسکے میں نہ پہچانتا ہوں خواہ وہ دن میں اور تری
یا رات میں نرم زمین میں اور تری ہو یا پہاڑ میں محمد بن سیرین کہتے
ہیں کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے تو علی رضی اللہ
ابو بکر رضی اللہ عنہ سے بیعت کرنیمیں تاخیر کی پس ابو بکر نے اون سے ملاقات کر کے کہا
کیا تم میری حکومت کو مکروہ جانتے ہو فرمایا نہیں اصل بات یہ ہے کہ
میں قسم کھا چکا ہوں کہ بجز نماز کے اپنی چادر نہ اوڑھوں

الا الی الصلوٰۃ حتی اجمع القرآن فرجعوا
انہ کتبہ علی تنزیلہ وقال یاتی علی الناس
زمان المومن فیہ اذل من الامۃ اخرجہ
سعید بن منصور ولابی الاسود الدیلی
یرثی علیا رضی اللہ عنہ الا یا عین
ویحک تسعدینا الا تبکی امیر المومنینا
وتبکی ام کلثوم علیہ بعبرتہا وقد رأت
الیقینا الا قل للخوارج حیث کانوا افلا
قرت عیون الحاسدینا فی الشہر
الصیام فجعتمونا بخیر الناس طرا
اجمعینا قتلتم خیر من رکب المطایا
وذللہا ومن رکب السفینا ولبس
النعال ومن حذاہا ومن قرأ المثانی
والمبینا وکل مناقب الخیرات فیہ
وجب رسول رب العالمینا لقد علمت
قریش حیث کانوا بانک خیرہم حسبا ودینا
انا استقبلت وجہ ابی حسین رایت
البدر فوق الناظرینا وکنا قبل مقتلہ
نجیرہ یری مولی رسول اللہ فینا
یقیم الحق لا یرتاب فیہ ویعدل فی
العدی والاقربینا ولیس بکاتم علما
لدیہ ولو یخلق من المتجبرینا وکان
الناس ان فقدوا علیا نعام حار فی بلد سنین

ناوقتیکہ قرآن جمع نکرلوں سولوگوں کو اعتقاد تہا کہ علی رض
نے قرآن اوسکے نزول کے موافق لکہا علی فرماتے ہیں کہ لوگو پر
ایک ایسا زمانہ آئے گا جس میں مومن مرد لونڈی سے زیادہ ذلیل
وخوار ہوگا۔ ابو الاسود دیلی نے حضرت علی کا مرثیہ اسطرح لکہا ہے
اے آنکہ تجہے خرابی ہو ہمیں سعادت کا حصہ دے کہ تو امیر المومنین پر
کیوں نہیں روتی حضرت ام کلثوم اونپر اپنے آنسو نکی ندی بہاکر
روتی ہیں کیونکہ اونہوں نے یقین کو دیکہا۔ خارجی جہاں کہیں اونسے
حاسدوں کی آنکہیں کبہی ٹھنڈی نہوں کیا تم نے رمضان جیسے
مہینے میں ہمیں مصیبت پہونچائی کہ سب لوگوں سے بہتر شخص کو ہم سے
جدا کردیا تم نے ایسے آدمی کو جو اونٹنیوں پر سوار ہوتا اور انہیں
مسخر کرتا اور کشتیوں پر بیٹہتا تہا قتل کیا اور جو جوتیاں پہنتا اور اونہیں
سیتا تہا اور جو مینڈہے اور مہین پر بیٹہتا اوسے نا حق الاتمام بہلائی کی
حضیتیں اسمیں موجود تہیں وہ رسول رب العالمین کا محبوب تہا قریش ایسا
کو خوب جانتے ہیں کہ وہ اونمیں حسب اور دین کی رو سے بہتر تہا۔ اگر
الوالحسین کے چہرہ کے مقابل تو آئے تو اوسکے چہرہ کو چودہویں رات کا
چاند دیکہنے والوں کے اوپر دیکہے اوسکی شہید ہونے سے پہلے ہم بڑی
بہلائی اور بہبودی میں تہے ہم اپنے درمیان رسول خدا کا دوست
دیکہتے تہے وہ ایسی حق بات قائم کرتا تہا جس میں کسیکو شک نہوتا تہا اور
وہ دشمنوں اور اپنے عزیزوں میں انصاف کرتا تہا جو علم اوسکے
پاس تہا اوسے کبہی چہپایا نہیں اور وہ متکبر مغروروں
میں سے نہ تہا یعنے اوسکے عادت متکبروں جیسی نہتی جیسے لوگوں
نے حضرت علی کو گم کیا تو گویا وہ ایسے شتر مرغ کے مانند ہوگئے جو
قحط زدہ شہر میں حیران و پریشان پہرتا ہو

سیناء: فلا شتمت معویة بن صخر: فان بقیة الخلفاء فینا:
عن ابراهیم بن حسن بن حسن
علی بن ابی طالب عن ابیه عن جده
قال قال علی بن ابی طالب قال رسول
الله صلعم یظهر فی اخر الزمان
قوم یسمون الرافضة یرفضون
الاسلام رواه احمد عن زاذان ان علیا
قیل له ان قاتل الزبیر علی الباب فقال
علی لیدخلن قاتل ابن صفیه النار
سمعت رسول الله صلعم یقول لکل نبی
حواری وان حواری الزبیر بن العوام
رواه احمد فی مسنده عن ابن عمر قال
وضع عمر بن الخطاب بین المنبر والقبر
فجاء علی حتی قام بین یدی الصفوف
فقال هو هذا ثلاث مرات ثم قال رحمة
الله علیک ما علی خلق الله تعالی احد احب
الی من ان القاه بعد صحیفة النبی من
هذا المسجی علیه ثوبه عن ابی تحیفة
قال کنت عند عمر وهو مسجی ثوبه فقضا
نحبه فجاء علی فکشف الثوب عن وجهه
ثم قال رحمة الله علیک ابا حفص فو
الله ما بقی بعد رسول الله احد احب

اب تو معاویہ بن صخر کو برا کہہ کیونکہ بقیہ خلفا ہم میں موجود ہے
امام احمد اپنی مسند میں ابراہیم بن حسن بن حسن بن علی بن
ابی طالب سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا
کہ رسول خدا نے ارشاد کیا ہے کہ آخر زمانہ میں ایک قوم
جسے رافضے کہتے ہیں پیدا ہوگی اور وہ اسلام کو چھوڑ بیٹھے
اور ترک کر دینگی۔ زاذان کہتے ہیں کہ حضرت علی سے کہا گیا
کہ زبیر کا قاتل دروازہ پر ہے۔ فرمایا صفیہ کے بیٹے کا
قاتل دوزخ میں داخل ہوگا۔ میں نے اپنے کانوں
سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ ہر پیغمبر کے
لئے ایک حواری ہوا کرتا ہے اور میرا حواری زبیر
بن العوام ہے۔ ابن عمر کہتے ہیں کہ جب حضرت عمر
بن الخطاب کا جنازہ منبر اور قبر کے مابین رکھا گیا تو حضرت
علی آئے اور سب صفوں کے آگے کھڑے ہو کر فرمانے
لگے۔ یہ وہی شخص ہے تین مرتبہ کہکر فرمایا تم پر اللہ
رحم کرے اللہ تعالے کی مخلوق میں سے کوئی ایسا
شخص نہیں کہ رسول خدا صلعم کے اعمالنامہ کے علاوہ
میں اوسکے صحیفہ اعمال کے ساتھ خدا سے ملاقات
کروں بجز اس شخص کے جسپر کپڑا ڈالا ہوا ہے۔
پھر فرمایا۔ اے ابوحفص اللہ تم پر رحم کرے
خدا کی قسم رسول خدا صلعم کے بعد کوئی ایسا
نہیں جو مجھے تم سے زائد محبوب ہو اس امر میں
کہ میں اوسکے صحیفہ اعمال کے ساتھ اللہ سے
ملاقات کروں۔

الی ان القاه تعالی بصحیفة منك رواه
احمد عن ریاح بن الحارث قال جاء رهط
الی امیر المومنین علی فقالوا السلام
علیك یا مولانا وکان بالرحبة فقال کیف
اکون مولاکم وانتم قوم عرب قالوا
سمعنا رسول الله صلعم یقول یوم غدیر خم
من کنت مولاه فعلی مولاه قال ریاح فقلت من
هؤلاء فقیل نفر من الانصار فیهم
ابو ایوب الانصاری صاحب رسول
الله صلعم رواه احمد فی الفضائل قال
هشام بن محمد لما دخل علی الکوفة
اعتزلت عنه الخوارج وکانوا اثنی عشر
الفا وانهزموا وتنزلوا بارض دونها قریة
بالعراق بارض النهروان ثم وتقصر
ونادی منادیهم ان امیر القتال شبث
بن ربعی التمیمی وامیر الصلوة عبد الله
الکوا الیشکری وناد وا لا حکم الا لله
فقال علی کلمة حق اریدبها باطل فقال لعلی
عبد الله بن عباس لا تعجل الی قتالهم
حتی اخرج الیهم واعود فمضی الیهم
فقالوا ما الذی جاء بك یا ابن عباس
قال جئتکم من عند المهاجرین والانصار
وابن عم رسول الله صلعم وصهره والقرآن

امام احمد فضائل میں ریاح بن حارث سے نقل کرتے ہیں کہ
حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پاس ایک جماعت نے آکر السلام
علیک یا مولانا کہا اور آپ حجرے میں تھے فرمایا میں تمہارا
مولی کیونکر ہوں تم تو عرب کی قوم ہو انہوں نے عرض کیا
کہ ہم نے رسول خدا کو غدیر خم کے دن فرماتے سنا کہ جسکا میں مولی
ہوں اوسکا علی مولی ہے۔ ریاح کہتے ہیں کہ میں نے کہا
وہ کون لوگ تھے تو کسینے مجھے جواب دیا کہ وہ انصار کی
ایک جماعت تھی جس میں ابو ایوب انصاری رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے یار بھی تھے۔ ہشام بن محمد
کہتے ہیں کہ جب علی کوفہ میں آئے تو خوارج اون سے
علحدہ ہوگئے اور وہ بارہ ہزار آدمی تھے جنہوں نے حرورا
(عراق کی سرحد اور زمین نہروان میں ایک بستی
کا نام ہے اسے بالمد اور بالقصر دونوں طرح کہتے ہیں)
میں اوترکر قیام کیا اور اونمیں سے ایک منادی نے ندا کی کہ امیر
القتال شبث بن ربعی التمیمی اور نماز پڑھانیکا امام عبد اللہ
بن کوا الیشکری ہے اور اسباب کا بھی اشتہار دیدیا کہ اللہ کے سوا
کسیکی حکومت نہیں یہ سنکر حضرت علی نے فرمایا یہ تو حق بات ہے
جسکے ساتھ باطل کا ارادہ کیا گیا اوسوقت عبد اللہ بن عباس نے
آپسے کہا تم اون سے لڑنے میں جلدی نکرو جبتک میں اونکے پاس
جاؤں اور پھر آؤں تم توقف کرو پس ابن عباس خوارج کے
پاس گئے وہ بولے ای ابن عباس یہاں تمہارے آنیکا کیا باعث فرماؤ میں تمہارے
پاس مہاجرین اور انصار اور رسول خدا کے داماد اور اونکے ابن عم
پاس سے آیا ہوں تم جانتے ہو کہ اون لوگوں پر قرآن اوترا

علیہم نزل وھم اعلم منکم بتاویلہ فما
الذی نقمتم علینا قالوا ثلاث خصال
احدھا انکم حکمتم الرجال فی دین وقد
قال اللہ ان الحکم الا للہ والثانیۃ قاتل
ولم یسب ولم یغنم فما الذی اباح
دماءھم وحرم اموالھم والثالثۃ
انہ محی اسمہ فی امرۃ المومنین فھو
امیر الکافرین فقال ابن عباس انا
انقض قولکم بالقران العظیم اما قولکم
فانہ حکم فی دین اللہ الستم تعلمون
ان اللہ حکم الرجال فی قیمۃ ارنب
ربع درھم فقال یحکم بہ ذوی عدل
منکم وقال فی المراۃ وزوجھا فابعثوا
حکما من اھلہ وحکما من اھلھا ان یریدا
اصلاحا یوفق اللہ بینھما واما قولکم لم
یسب ولم یغنم فان قلتم ان عائشۃ
لیست بامکم خرجتم من الاسلام و
ان قلتم ھی امکم فکیف تسبون امکم
وکذا الجواب فی اھل صفین فانما قوتلوا
لیرجعوا الی الحق لا لتحل اموالھم قالوا
صدقت واما قولکم محی نفسہ فی امرۃ
فقد فعل رسول اللہ صلعم فی غزاۃ
الحدیبیۃ فھل خرج بذلک من النبوۃ

اور وہ اوسکی تفصیل سے اچھے جانتے ہیں تمنے ہم لوگوں میں کیا عیب
پایا کہ ہمکو خوارج بولا تین خصلتیں تم میں معیوب ہیں (۱) یہ کہ تمنے
اللہ کے دین میں آدمیونکو حاکم ٹہرایا حالانکہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ
اللہ کے سوا کسیکا حکم نہیں (۲) یہ کہ علی رضؓ نے مقاتلہ کیا اور اونکی
عورتونکو نہ تو لونڈی بنایا نہ غنیمت لوٹی پس اونکا خون مباح ہونے کی
کیا وجہ اور اونکے مال حرام رہنے کا کیا باعث (۳) یہ کہ علی رضؓ
نے اپنے نفس کو مومنوں کی حکومت سے علیحدہ کرلیا وہ کافروں کا
سردار ہوگیا - ابن عباس رضؓ نے جواب دیا کہ یہ تمہارے تینوں قول
قرآن مجید سے لوٹ جاتے ہیں ہمارا کہنا کہ وہ اللہ کے دین کا حاکم
بن بیٹہا کیا تمہیں معلوم نہیں اگر کوئی شخص احرام میں خرگوش کا شکار کرے تو اوسکے
قیمت چار درہم کو مقرر کرنے میں خدا تعالے نے مردونکو حاکم بنا جیسا کہ فرمایا
یحکم بہ ذوی عدل منکم اور جب بی بی خاوند میں نا اتفاقی کی صورت
پیدا ہو تو اونکے باب میں فرمایا فابعثوا حکما من اہلہ وحکما
من اہلہا ان یریدا اصلاحا یوفق اللہ بینہما - اور تمہارا یہ کہنا کہ
اوسنے غنیمت کا مال نہ لوٹا عورتونکو لونڈی نہ بنایا اوسکا جواب یہ ہے کہ اگر تم
کہتے ہو کہ حضرت عائشہؓ ہماری ما نہیں ہے تو تم اسلام سے خارج ہوئے اور
اگر کہتے ہو کہ وہ ہماری ما ہیں تو تم اپنی ما کو کسطرح لونڈی بنا سکتے
ہو اور یہی جواب اہل صفین کیطرف سے ہے کہ اون سے ہوا سطے
مقاتلہ کیا گیا کہ وہ حق کیطرف رجوع کریں کوئی اونکے مال
حلال کرنیکو جہاد نہ ہوا تہا خوارج بولے یہ تو تم سچ کہتے ہو پہر ابن
عباس نے فرمایا اور تمہارا یہ کہنا کہ اوسنے اپنے نفس کو حکومت سے
علیحدہ کرلیا اسکا کیا مضائقہ ہوا رسول خدا صلعم نے تو یہی جنگ
حدیبیہ میں الیسا ہی کیا تہا سو کیا وہ اسوجہ سے نبوت سے نکل گئے

قالوا صدقت فرجع منهم الفان وخرج
الباقون فقتلوا بالنهروان قال علماء
اهل السير لما انتهى الاجل اجتمع عمرو بن
العاص وابو موسى الاشعري بدومة
الجندل وبعث على شريح بن هانى فى
اربعمائة ومعهم ابن عباس وكان
مع عمرو بن العاص اربعمائة من وجوه
الشام وذلك بدومة الجندل وقيل
بادرح وحضر ذلك الجمع سعد بن ابى
وقاص وعبد الله بن عمر وبن العاص
وعبد الله بن الزبير وعبد الرحمن بن
الحارث بن هشام المخزومى والمغيرة
بن شعبة وقيل ان سعدا لم يشهدهم
وفى عبد الله بن عمر خلاف قال الواقدى
فلما اجتمعوا قال عمرو لابى موسى
اليست تعلم ان عثمان قتل مظلوما قال
بلى قال الست تعلم ان معوية ولى اثاره
والله تعالى يقول ومن قتل مظلوما فقد
جعلنا لوليه سلطانا فما يمنعك من
معاوية وشيعته فى قريش كما علمت وهو
كاتب رسول الله صلعم واخوام حبيبة
زوج رسول الله صلعم فان اخترته
اكرمك اكراما لم يكرمك هو غيره فقال له

اوہوں نے کہا یہ بات بھی تم نے سچی کہی مواہیں سے دو ہزار آدمی حضرت علی کے پاس
پھر آئے اور باقی دین سے نکل بھاگے چنانچہ وہ نہروان میں قتل
کیے گئے۔ علماء اہل تواریخ کہتے ہیں کہ جب وقت گذر چکی تو عمرو
بن العاص اور ابو موسیٰ اشعری دومۃ جندل ایک مقام
نام ہی میں جمع ہوئے ادہر سے علیؓ نے چار سو آدمیوں کے
ساتھ شریح بن ہانی کو بھیجا اور ابن عباس کو بھی اونکے
ساتھ کر دیا عمرو بن العاص کے ساتھ چار سو شام کے ذی عزت
آدمی ساتھی اور اجتماع دومۃ جندل یا ازرح میں ہوا اور
اس مجمع میں سعد بن ابی وقاص اور عبد اللہ بن عمر
بن العاص اور عبد اللہ بن زبیر اور عبد الرحمن بن الحارث
بن ہشام المخزومی اور مغیرہ بن شعبہ وغیرہ وغیرہ شریک
تھے۔ بعضے کہتے ہیں کہ سعد وہاں موجود ہی نہ تھے اور
عبد اللہ بن عمر میں لوگوں کا اختلاف ہے۔
واقدی کہتے ہیں جب سب لوگ جمع ہوئے تو عمرو بن العاص نے
ابو موسیٰ اشعری سے کہا کیا تمہیں معلوم نہیں کہ عثمان مظلوم
شہید ہوئے ابو موسیٰ نے کہا ہاں معلوم ہے کہا کیا تم نہیں
جانتے کہ معاویہ اونکے چچے اون کے وارث ہیں اور خدا
تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو شخص مظلوم قتل کیا جاتا ہے اوسکے
وارثوں کو ہم غلبہ دیتے ہیں سو تم کو کیسے معاویہ کی بیعت کرنے
سے منع کیا اون کا نسب قریش سے ملتا ہے چنانچہ تم
جانتے ہو اور وہ رسول خدا کا منشی اور ام حبیبہ رسول خدا کی
بی بی کا بھائی ہے اگر تم اوسے خلیفہ کرو گے تو وہ تمہاری ایسی عزت
کریگا کہ ویسی عزت کسی اور سے ممکن ہے ابو موسیٰ نے اوسے جواب دیا

ابو موسی اتق الله یا عمرو فان هذا
الامر انما هو بالدین ولو کان
بالشرف لکان علی اولی به وکیف
وانا تعریضک باکرامک ایای فوالله
لو خرج من سلطانه ودفعه الیّ
ما ولیته وما کنت لارتشی فی دین الله
وحکمه ولکن ان شئت اجیبنا اسم عمر بن الخطاب
وکان فی عزم ابی موسی تولیة عبد الله بن عمر وان کنت
یرید الفضل والصلاح فما یمنعک عن ابنه وقد عرفت
فضله وصلاحه فقال انک رجل صدق ولکنک
لم تسلم فی هذه الفتنة فقال عمرو قد
اردتک ان تبایع معاویة فابیت فهلم
بنا نخلع علیا ومعویة ونجعل الامر
شوری یختار المسلمون من شاءوا وقیل
ان الذی ابتدا بذلک ابو موسی فقال
عمرو نعم ما رایت فاخبر الناس انا
اتفقنا علی امر فیه صلاح هذه الامة
فقال عمرو صدق شرقال یا ابا موسی
قم فتکلم فقال ابو موسی قوموا انت
فقال انت صاحب رسول الله صلعم
ولا یسعنی الکلام قبلک فقال ابن عباس
ویحک یا عبد الله بن قیس والله انی

کہ اے عمرو بن العاص خدا سے ڈر و یہ امر خلافت دین کی بنا پر
ہے اگر شرف و بزرگی کی وجہ سے ہوتے تو بھی اسکے سزا علی رضی ہی تھے
ہیں اور میں مہاجرین و انصار کو چھوڑ کر معاویہ کو کیونکر خلیفہ
بناؤں اور تمہارا میری تعظیم و توقیر کے لئے اشارہ کرنا اگر یہ
بات ہے تو خدا کی قسم اگر وہ اپنی حکومت سے دست بردار ہو کر
ساری حکومت مجھے دیدی تو بھی میں اوسے اپنا خلیفہ نہ بناؤں
اور میں اللہ کے دین اور اوسکے حکم میں رشوت خور نہیں ہوں
ہاں اگر تم چاہتے ہو تو ہم عمر بن الخطاب کا نام زندہ کر دیں (گویا
ابو موسی کا ارادہ میں عبد اللہ بن عمر کو خلافت کے لئے تجویز
کرنا تھا) اور اگر تم فضل و صلاح کا ارادہ رکھتے ہو تو میرے بیٹے
کی بیعت کر لو میں سے بیعت کو جو تم کو اوسکا فضل و صلاح معلوم ہے
تو عمرو بن العاص نے کہا بیشک تیرا بیٹا سچا آدمی ہے لیکن تو نے اوسے
اپنے ساتھ اس فتنہ میں متہم کر دیا ہے تو یہ چاہتا ہے کہ تو معاویہ
سے بیعت کرے سو تو نے انکار کیا تو اب آؤ ہم علی اور معاویہ دونوں سے
بیعت کا خلع کر لیں (یعنے بیعت توڑ دیں) اور خلافت کو مشورہ سے طے
کر لیں مسلمان جسے چاہیں اختیار کر لیں بعضے لوگ کہتے ہیں اس خلع کی
ابتدا ابو موسی نے کی تھی اوسپر عمرو بن العاص نے کہا جو تم نے اپنی رائے سے بیان
کی ہے وہ بہت ہی اچھی ہے اب تم لوگوں کو خبر کر دو کہ ہم نے ایک ایسے امر پر اتفاق
کر لیا ہے جس میں اس امت کی خاطر خواہ صلاحیت متصور ہے عمرو بن العاص تو بولا
یہ بات ٹھیک ہے پھر کہا اے ابو موسی تم کھڑے ہو کر لوگوں میں کلام کرو ابو موسی
نے جواب دیا تم ہی کھڑے ہو کیونکہ تم رسول خدا صلعم کے بڑے دوست
مجھے تم سے پہلے بولنے کی مجال نہیں ابن عباس نے کہا وائے ہو تجھ پر اے عبد اللہ
بن قیس (ابو موسی کا نام ہے) تجھے خرابی ہو بخدا میں گمان کرتا ہوں

اظن ابن النابغة قد خدعك وكان ابو
موسى رجلا مغفلا فقال انا قد اتفقنا
فقال يا ايها الناس انا نظرنا في هذا
الامر فلم نر اصلاح الامة الا ان يخلع علي و
معوية ونستقبل الامة بهذا الامر فيولوا
عليهم من احبوا وانى قد خلعت صاحبي كما
فقام عمرو فقال ان هذا خلع صاحبه
وقد خلعته ايضا واثبت صاحبي معوية
فقال له ابو موسى مالك لا وفقك الله
اولعنك الله غدرت وفجرت انما مثلك
كمثل الحمار يحمل اسفارا وحمل شريح
بن هانى على عمرو فقنعه بالسوط وكان
شريح يقول ما ندمت على شئ كندمتي
على اني لم اضرب عمرا بالسيف
وتفرق الناس وركب ابو موسى
راحلته ومضى الى مكة فقال ابن عباس
قبحك الله يا ابن قيس لقد حذرتك
عذرة الفاسق الخبيث فقال ابو موسى
ظننت انه يتصح الامة وما ظننت ان
يبيع الاخرة بالدنيا ثم عاد عمرو الى منبره
وسلم على معوية بالخلافة وهو اول
يوم سلم عليه فيه بها ورجع ابن عباس
وشريح بن هانى الى علي فاخبراه بما جرى

کہ تجھے ابن النابغہ نے فریب کی جال میں پھنسا لیا اور ابو موسیٰ
ہر شخص کے فریب میں آجاتے تھے وہ ایسے محتاط اور زیرک تھے ابو موسیٰ
نے جواب دیا کہ اب ہم اتفاق کر چکے اور کھڑے ہو کر کہا اے لوگو ہم نے امر خلافت
میں خود سے دیکھا تو امت کی اصلاح حضرت علی اور معاویہ خلع بیعت میں
دیکھی ہے امت اس خلافت کو سا بطور خود مستقل رہیگی آپنے اوپر جسے دوست
رکھینگی والی بنائینگی اور میں تمہارے دونوں سے خلع بیعت کرتی کہکر کھڑا
کھڑی ہوگئی اسکے بعد عمرو بن العاص کھڑے ہو کر کہا اس شخص نے اپنے صاحب
(علیؓ) سے خلع بیعت کی ہے اور میں بھی اوس سے خلع کیا اور اپنے دوست
معاویہ سے خلع بیعت نہیں کرتا بلکہ اوسے ثابت اور برقرار رکھتا ہوں
اسکو سنکر ابو موسیٰ کو کہنے لگا ہوا اللہ تجھے نیکی کی توفیق نہ دی یا کہا خدا تجھ
لعنت کرے تو نے بیمان توڑ کر گناہ کیا تیری مثال اوس گدہے کی
مانند ہے جو کتابوں کو پیٹھ پر لادے ہوئے ہو (یعنے عمل اور تعمیل حکم الٰہی میں
نہیں ہے) اسمیں شریح نے جسے علیؓ نے بھیجا تھا عمرو بن العاص پر حملہ
کیا اور زور سے کوڑا مارا اس واقعہ کے بعد شریح کہتے تھے میں مجھے جسقدر
اسکا پر ندامت ہوئی کہ میں نے عمرو بن العاص کو تلوار سے کیوں نہ مارا اور کسی
چیز پر شرمندگی نہ ہوئی پھر لوگ وہاں سے متفرق ہو گئے اور ابو موسیٰ اپنی اونٹنی
پر سوار ہو کر مکہ چلے آئے ابن عباس نے کہا اے ابن قیس تیرے حال پر خدا تعالیٰ
عذرت پیدا کرے تجھے فاسق خبیث کے فریب دینے سے ڈرایا تھا تو اوسکے
مکر پر فریفتہ ہو گیا ابو موسیٰ نے جواب دیا میں گمان کیا تھا کہ وہ امت
کی خیر خواہی کرتا ہے یہ خبر نہ تھی کہ وہ آخرت کو دنیا کے بدلے بیچتا ہے
اسکے بعد عمرو بن العاص دمشق میں پہونچا اور معاویہ کو خلافت تسلیم کی اور
یہ پہلا دن ہے کہ جس میں معاویہ پر تسلیم خلافت ہوئی ادھر ابن عباس اور شریح
بن ہانی علیؓ خدمت میں واپس آئے اور سارا ماجرے کی خبر دی۔

فكان اذا صلى الغداة قنت ودعا على
معوية وعمرا وابا الاعور السلمي
وعبد الرحمن بن خالد والضحاك بن
قيس والوليد بن عقبة فبلغ ذلك
معوية فكان اذا قنت دعا عليه والحسن
وابن عباس وشريح بن هانئ والحسن
والحسين ومحمد بن الحنفية عن عامر
بن سعد بن ابي وقاص قال امر
معوية بن ابي سفيان سعدا وقال له
ما منعك ان تسب ابا تراب فقال سعد
اما ما ذكرت ثلاثا سمعت رسول الله صلعم
قالهن له فلن اسبه ابدا لان يكون
لي واحدة منهن احب الي من حمر النعم
وذكر منها حديث الراية الثانية لما نزلت
قوله تعالى قل تعالوا ندع ابناءنا و
ابناءكم الاية دعا رسول الله صلعم عليا
وفاطمة والحسن والحسين وقال
اللهم هؤلاء اهل بيتي الثالثة سمعت
رسول الله صلعم وقد خلفه في بعض مغازيه
فقال يا رسول الله تركتني مع النساء
والصبيان فقال الا ترضى ان تكون
بمنزلة هارون من موسى غير انه
لا نبي بعدي رواه المسلم ثم قال معوية

اوسوقت سے جب علی رضؓ صبح کی نماز پڑھتے تو قنوت کرتے
اور معاویہ عمرو بن العاص ابوالاعور سلمی عبدالرحمن بن
خالد ضحاک بن قیس ولید بن عقبہ کے حق میں بددعا کرتے تھے جب
اسکی خبر معاویہ کو پہونچی تو وہ بھی قنوت کرنیلگا اور حضرت علی
اور اشتر اور ابن عباس اور شریح بن ہانی اور حسن وحسین اور
محمد بن الحنفیہ پر بددعا کرتا تھا عامر بن سعد بن ابی وقاص
کہتے ہیں کہ معاویہ نے سعد کو حکم کیا اور کہا تجھے ابوتراب کو برا
کہنے سے کسنے منع کیا سعد نے اوسکے جواب میں کہا اونہیں
برائی سے یاد کرنے کی تین وجہ ہیں کہ اون تینوں کو رسول
خدا صلعم سے حضرت علی کے حق میں فرماتے سنا ہے سو
میں اونہیں کبھی برا نہ کہوں گا۔ اگر اون تین خصلتوں
میں سے مجھے میں ایک بھی ہوتی۔ تو عرب کے سرخ اونٹ
سے بھی مجھے زائد محبوب ہوتی۔ اسکے بعد سعد نے
اون تینوں باتوں کا ذکر کیا (۱) رسول خدا کا اونکو خیبر میں نشان
دیکر فتح کا طالب ہونا (۲) جب آیہ قل تعالوا ندع ابناءنا
وابناءکم نازل ہوئی تو رسول خدا صلعم نے حضرت علی اور
فاطمہ اور حسن وحسین کو بلا کر فرمایا یا رب خدایا یہ میری اہلبیت
ہیں (۳) جب رسول خدا نے بعض جہادوں میں حضرت
علی کو اپنے پیچھے چھوڑا تو اونہوں نے کہا اے رسول خدا
آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑ کر جاتے ہیں تب
رسول اللہ صلعم نے فرمایا کیا تم اسبات سے راضی نہیں
ہو کہ جو مرتبہ ہارون کو موسیٰ سے تھا وہی مرتبہ تمہارا مجھ سے
نسبت ہو مگر اتنا فرق ہے کہ میرے پیچھے کوئی نبی نہیں ہے اسکے بعد جانے دیجئے

اما انی سمعت من رسول اللہ ص ما سمعت
فی علی بن ابی طالب لکنت لہ خادما
ما عشت عن السلولی قد کان شہد
حجۃ الوداع قال سمعت رسول اللہ ص
یقول وہو فی ذلک الیوم علی منی وانا منہ
ولا یقضی دینی سواہ رواہ احمد فی
الفضائل عن المقدام بن شریح قال
سالت عائشۃ فقلت اخبرینی برجل
من اصحاب النبی صلے اللہ علیہ وسلم
اسالہ المسح علی الخفین فقالت ایت علیا
فسلہ فانہ کان یلزم النبی صلے اللہ
علیہ وسلم قال فاتیت علیا فسالتہ
فقال امرنا رسول اللہ ص بالمسح علی
خفافنا اذا سافرنا رواہ احمد عن علی
رضی اللہ عنہ قال اخذ رسول اللہ ص
بید الحسن والحسین فقال من احبنی
واحب ہذین واباہما وامہما کان
معی فی درجتی یوم القیمۃ رواہ احمد
فی مسندہ عن انس قال قال رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان الجنۃ
لتشتاق الی ثلثۃ علی وعمار وسلمان رواہ
الترمذی عن علی رضی اللہ عنہ قال
قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

کہ اگر میں نے رسول خدا سے علی بن ابی طالب کے
حق میں وہ حدیث سنتا جو تو نے سنی ہے تو جبتک زندہ
رہتا اون کی خدمت کرتا - امام احمد فضائل میں
سلولی سے روایت کرتے ہیں کہ میں حجۃ الوداع کے دن حاضر
تھا میں نے اپنے کانوں سے اوسدن رسول خدا کو فرماتے سنا
کہ علی مجھ سے ہیں اور میں علی سے اور اونکے سوا اور کوئی
میرا قرض ادا نکرے امام احمد مقدام بن شریح سے روایت
کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ سے پوچھا کہ مجھے پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وسلم میں سے کسی ایسے شخص کو بتلائیے
جس سے موزوں کے مسح کو دریافت کروں فرمایا تو علی
کے پاس جا کر پوچھ کیونکہ نبی صلعم کو ہر وقت چمٹے رہتے
تھے پس میں نے علی کے پاس آکر اس مسئلہ کو دریافت کیا
آپ نے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو اپنے موزوں
پر مسح کرنے کا ارشاد کیا جب ہم سفر کریں - امام احمد
مسند میں حضرت علی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حسن وحسین کا ہاتھ پکڑ کر
فرمایا جو شخص مجھے اور ان دونوں کو اور ان کی
ماں باپ کو دوست رکھیگا وہ قیامت کے دن میرے درجہ
میں میرے ساتھ ہوگا - ترمذی میں حضرت انس
سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ جنت تین شخصوں کی مشتاق ہے علی
اور عمار اور سلمان کی - ترمذی میں حضرت
علی سے روایت ہے کہ رسول خدا نے فرمایا

ان لکل نبی سبعۃ نجباء ونقباء و
اعطیت انا اربعۃ عشر قالوا قلنا منھم
قال انا وابنای وجعفر وحمزۃ وابو بکر وعمر
ومصعب بن عمیر وبلال وسلمان وعمار
وعبداللہ بن مسعود وابوذر والمقداد
رواہ الترمذی فضل فی ھولاء الاربعۃ عن
انس بن مالک ان رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم قال اربعۃ لا تجتمع جمیعھم فی
قلب منافق ولا یجمعھم الا مومن ابو بکر
وعمر وعثمان وعلی رواہ ابن عساکر
باسناد حسن صحیح عن القاسم بن محمد بن ابی
بکر الصدیق قال کان ابو بکر وعمر وعثمان وعلی
یفتون علی عھد رسول اللہ رواہ السعید فی
کما بروی الشافعی باسناد صحیح انہ قال کنت انا و
ابو بکر وعمر وعثمان وعلی انوار علی یمین
العرش قبل ان یخلق اٰدم بالف عام
فلما خلق اٰدم اسکنا ظھرہ ولم نزل ننقل
فی الاصلاب الطاھرۃ حتی نقلنی اللہ
تعالی الی صلب عبداللہ ونقل ابا بکر
الی صلب ابی قحافۃ ونقل عمر الی صلب
خطاب ونقل عثمان الی صلب عفان
ونقل علیا الی صلب ابی طالب ثم اختار لی
اصحابا فجعل ابا بکر صدیقا وعمر فاروقا

کہ ہر نبی کے ساتھ نقیب اور حفاظت کرنیوالے ہوتے تھے اور میرے لئے چودہ نقیب
ہیں۔ لوگوں نے پوچھا وہ کون ہیں فرمایا میں دو نواسے جعفر حمزہ ابوبکر عمر مصعب

ان چاروں حضرات کے فضائل

ابن عساکر حسن سند کے ساتھ انس بن مالک سے روایت
کرتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
چار شخص ایسے ہیں جنکی محبت منافق کے دل میں جمع نہیں
ہوتی اور انہیں بجز مومن کے اور کوئی دوست نہیں
رکھتا وہ ابوبکر و عمر و عثمان و علی رضی اللہ عنہم
ہیں۔ سعید اپنی کتاب میں قاسم بن محمد بن ابی بکر
سے روایت کرتے ہیں کہ ابوبکر و عمر و عثمان و علی حضرت
کے زمانہ میں فتوی دیتے تھے۔ امام شافعی صحیح سند
کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا۔
میں اور ابوبکر اور عمر اور عثمان و علی آدم علیہ السلام
کے پیدا ہونے سے ایک ہزار برس پہلے عرش کے
دائیں طرف نور تھی پس جب آدمؑ پیدا ہوئے تو ہم
انکی پیٹھ میں آ بسے اور اوسوقت سے ہمیشہ پاک
پیٹھوں میں منتقل ہوتے رہے یہانتک کہ خدا تعالی
نے مجھے عبداللہ کی پیٹھ میں منتقل کر دیا اور ابوبکر کو
ابو قحافہ کی پیٹھ میں اور عمر کو خطاب کی پشت میں
اور عثمان کو عفان کی پیٹھ میں اور علی کو ابوطالب
کی پشت میں نقل کیا پھر اللہ تعالی نے اونہیں میرے
لئے یار اور دوست بنا دیا۔ پھر ابوبکر کو صدیق
اور عمر کو فاروق

وعثمان ذا النورين وعليا وصيا فمن سب
اصحابي فقد سبني ومن سبني فقد سب
الله ومن سب الله اكبه الله تعالى في النار
على ضخ به وروى الطبراني في كتابيه
رياضه وعمدته انه صلى الله عليه وسلم
قال اخبرني جبرئيل ان الله لما خلق آدم
وادخل الروح في جسده امرني ان اخذ
تفاحة من الجنة فاعصرها في حلقه
فعصرتها في فيه فخلق الله تعالى من الاولى
انت ومن الثانية ابا بكر ومن الثالثة ومن الرابعة
عثمان ومن الخامسة عليا فقال ادم
يا رب من هؤلاء الذين اكرمتهم
فقال الله تعالى هؤلاء خمسة اشباح
من ذاتك وهم اكرم عندي من جميع
خلقي انت اكرم الانبياء والرسل وهم
اكرم اتباع الرسل فلما عصى ادم
ربه قال يا رب بحرمة اولئك اشباح
الخمسة التي اكرمتهم وفضلتهم تب علي
فصل في الخلفاء عن سفينة مولى رسول
الله صلى الله عليه وسلم قال لما بنى رسول
الله صلى الله عليه وسلم المسجد وضع
في البناء حجرا وقال لابي بكر ضع حجرك
الى جنب حجري ثم قال لعمر ضع حجرك

اور عثمان کو ذی النورین اور علی کو وصی بنایا سو جسنے
میرے یاروں کو برا کہا اوسنے مجھے برا کہا اور جس نے
مجھے برا کہا اوسنے خدا کو برا کہا اور جسنے خدا کو برا کہا
اوسے خدا تعالی دونوں نتھنوں کے بل اوندھا
آگ میں ڈالیگا۔ طبرانی اپنی دونوں کتابوں ریاض
اور عمدہ میں کہتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا کہ مجھے جبرئیل
نے خبر دی کہ جب اللہ تعالی نے آدم کو پیدا کیا اور اونکے
جسم میں اونکی روح داخل کی تو مجھے حکم ہوا کہ جنت کا ایک سیب لیکر
میں نچوڑوں چنانچہ حسب الارشاد میں نے ایک سیب لیکر اونکی حلق میں نچوڑا
پس خدا تعالی نے اوس پہلے سیب سے آپکو اور دوسرے سے ابوبکر کو اور
تیسرے سے عمر کو اور چوتھے سے عثمان کو اور پانچویں سے علی کو پیدا کیا
اوسوقت آدم نے فرمایا اے میرے رب جن لوگوں پر تو نے اپنی
ایسی بزرگی کی ہے یہ کون ہیں حق سبحانہ نے جواب دیا کہ یہ تیری نسل میں
پانچ شبیح ہونگے اور وہ میرے نزدیک تمام مخلوق سے زائد
بزرگ ہیں پھر جبرئیل نے کہا اے محمد صلعم آپ تمام پیغمبروں اور رسولوں سے
افضل و اکرم ہیں اور یہ چاروں صحابہ تمام پیغمبروں کے تابعداروں
سے زائد بزرگ ہیں پھر جب آدم نے اپنے پروردگار کی نافرمانی
کی تو کہا اے میرے رب ان پانچوں شبیحوں کے طفیل سے جنکو تو نے بزرگی اور
فضیلت دی ہے میری توبہ قبول کر **خلفاء کی بابت جو حدیثیں**
آئی ہیں اونکا بیان سفینہ رسول خدا کے مولی سے
روایت ہے کہ جب رسول خدا نے مسجد بنائی تو نیو میں آپنے
ایک پتھر رکھا اور ابوبکر رضہ سے فرمایا تم میرے پتھر کے پہلو میں اپنا پتھر رکھو
پھر عمر سے فرمایا کہ ابوبکر کے پتھر کے پہلو میں تم اپنا پتھر رکھو۔

الی جنب حجرۃ ابی بکر ثم قال لعثمان
ضع حجرتک الی جنب حجرتی ثم قال
ھؤلاء الخلفاء بعدی رواہ ابن حبان
باسناد صحیح جید عن محمد بن الفریابی
قال سمعت سفیان یقول من زعم ان
علیا کان احق بالولایۃ منھما فقد خطأ
ابا بکر وعمر والمھاجرین والانصار وما
اراہ یرتفع لہ مع ھذا عمل الی السماء
رواہ ابوداود عن عباد بن العوام قال
سمعت سفیان یقول الخلفاء خمسۃ
ابوبکر وعمر وعثمان وعلی وعمر بن
عبد العزیز رواہ ابوداود عن عبد
اللہ بن عباس قال کان ابوھریرۃ
یحدث ان رجلا اتی الی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فقال انی اری اللیلۃ
ظلۃ ینطف منھا السمن والعسل فاری
الناس یتکففون بایدیھم فالمستکثر
والمستقل واری سببا واصلا من
السماء الی الارض فاراک یا رسول اللہ
اخذت بہ فعلوت ثم اخذ بہ رجل
اخر فعلا بہ ثم اخذ بہ رجل اخر فعلا بہ
ثم اخذ بہ رجل اخر فانقطع ثم وصل
فعلا بہ قال ابوبکر بابی وامی لتدعنی

اسیطرح عثمان سے فرمایا کہ عمر کے حجرہ کے پہلو میں اپنا حجرہ کردو
پھر فرمایا یہ لوگ میرے پیچھے خلیفہ ہونگے اس حدیث کو ابن حبان نے صحیح
اور جید سند کے ساتھ روایت کیا ہے ابوداؤد میں محمد فریابی سے
روایت ہے کہ میں نے سفیان کو کہتے سنا کہ جو شخص یہ گمان کرے
کہ علیؓ ابوبکر و عمر سے خلافت کے زیادہ حقدار تھے تو اوسنے ابوبکر
و عمر اور مہاجرین و انصار کی خطا کی اور میں ایسے شخص کو گمان نہیں
کرتا کہ باوجود اس اعتقاد کے اوسکا عمل آسمان کی طرف چڑھے
ابوداؤد میں عباد بن عوام سے روایت ہے کہ میں نے سفیان
کو کہتے سنا خلفا پانچ شخص ہیں ابوبکر و عمر و عثمان و علی اور عمر بن
عبدالعزیز ابوداؤد میں عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ
ابوہریرہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سے آکر بیان کیا کہ میںنے آجکی رات خواب میں ایک
ایسا سایہ دیکھا ہے کہ جس سے گھی اور شہد ٹپکتا ہے اور
میںنے لوگوں کو دیکھا کہ وہ اپنے ہاتھوں میں لے لیکر اوسمیں
سے پیتے ہیں پھر اونمیں بہت پینے والے رہے ہیں اور
تھوڑے رہے اور میں نے ایک رسی آسمان سے زمین تک لٹکتے
ہوئے دیکھی سو میںنے اے رسول خدا آپکو دیکھا کہ اوس
رسی کو پکڑکر چڑھ گئے پھر آپکے بعد ایک اور آدمی نے اوسے
پکڑا اور وہ بھی چڑھ گیا پھر اوسکے بعد اوس رسی کو ایک اور
شخص نے پکڑا اور وہ بھی چڑھ گیا۔
اوسکے بعد اور ایک شخص نے پکڑا اور وہ بھی ٹوٹ گئی پھر جوڑ دیگئی
اور وہ شخص بھی اوسپر چڑھ گیا ابوبکرؓ نے عرض کیا کہ اے رسول
خدا میرے ماں باپ آپ پر سے قربان ہوں مجھے چھوڑ دیجے

فلا عبرها فقال اعبرها فقال ما الظلة
فظلة الاسلام واما ما ينطف من السمن
والعسل فهو القران لينه وحلاوته و
اما المستكثر والمستقل فهو المستكثر من
القران والمستقل منه واما السبب الواصل
من السماء الى الارض فهو الحق الذي انت
عليه تأخذ به فيعليك الله ثم يأخذ به
بعدك رجل فيعلو به ثم يأخذ به رجل
آخر فيعلو به ثم يأخذ به رجل آخر فينقطع
ثم يوصل له فيعلو به اى رسول الله
لتحدثني اصبت ام اخطأت فقال اصبت
بعضا واخطأت بعضا قال اقسمت يا رسول
الله لتحدثني ما الذي اخطأت فقال لا تقسم رواه ابو داود
ونحوه للبخاري عن ابي بكرة ان
النبي صلى الله عليه وسلم قال ذات يوم
من رأى منكم رؤيا قال رجل انا رأيت
كان ميزانا نزل من السماء فوزنت انت
وابو بكر فرجحت انت بابي بكر ووزن
عمر وابو بكر فرجح ابو بكر ووزن عثمان وعمر فرجح
عمر ثم رفع الميزان قال فاستاء لها رسول
الله صلى الله عليه وسلم يعني مساء ذلك
فقال خلافة نبوة ثم يؤتي الله الملك من يشاء

کہ اس خواب کی تعبیر بیان کروں حضرت نے فرمایا اچھا تم ہی تعبیر کہو
ابوبکرؓ وہ سائبان اور جنہ تو اسلام ہے اور اوس سے جو گھی اور شہد ٹپکتا
ہے وہ قرآن ہے کہ اوسکی نرمی اور شیرینی گھی اور شہد سے مشابہت
رکھتی ہے اور بہت سے پینے والے اور تھوڑے پینے والے سے مراد قرآن
بہت سیکھنے والے اور تھوڑے سیکھنے والے ہیں اور جو رسی آسمان سے
زمین تک لٹک رہی ہے وہ حق ہے جسپر آپ ہیں اور جس حق کو آپنے
پکڑا ہے اور آپکو حق تعالیٰ چڑھا دیگا یعنے آپ مقبوض ہونگے
پھر آپکے بعد اوس رسی کو ایک اور شخص لیگا (یعنے آپکا خلیفہ
ہوگا) اور وہ بھی اوسپر چڑھ جاویگا یعنے فوت ہوگا پھر اوس رسی
اوس حق کو ایک اور دوسرا آدمی لیگا اور وہ بھی چڑھ جائیگا پھر
اوسکے بعد ایک اور شخص آئے لیگا اور وہ ٹوٹ جائے گا یعنے
اوسکی خلافت میں کچھ رخنہ پیدا ہوگا پھر وہ اوسکے لئے جوڑ
دیا جائیگا یعنے رخنہ کی مکافات ہوگی پھر وہ شخص بھی اوسپر چڑھ جاویگا
اسکے بعد حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا اے رسول خدا مجھے ماں باپ پر قربان
تعبیر میں ٹھیک کہی یا خطا کی فرمایا تم نے کچھ ٹھیک کہا اور کچھ خطا ابوبکرؓ
نے عرض کیا اے رسول خدا میں آپکو قسم دیتا ہوں فرمایئے میں نے کیا خطا کی
فرمایا تم قسم نہ کھاؤ ابوداؤد میں ابوبکرہ سے روایت ہے کہ رسول خدا
نے ایکدن فرمایا کیا تم میں سے کوئی خواب دیکھتا ہے ایک شخص بولا کہ میں
خواب دیکھتا ہے کہ گویا آسمان سے ایک ترازو اتری ہے اور اوسمیں آپ اور ابوبکرؓ کو تولے
گئے اور آپ بھاری اور ابوبکرؓ سے پھر ابوبکرؓ و عمرؓ تولے گئے تو حضرت ابوبکرؓ بھاری
اور پھر عمرؓ و عثمانؓ تولے گئے تو عمرؓ بھاری اور ترازو اتنے میں
ترازو اوٹھا لی گئی راوی کہتے ہیں کہ رسول خدا صلعم کو یہ خواب برا معلوم ہوا یعنے
آپنے اوسکا کچھ جواب نہ دیا پھر آپنے فرمایا یہ خلافت نبوت ہے اسکے بعد اللہ جسے چاہیگا اپنا ملک دیگا

رواه ابوداود عن جابر بن عبد الله ان اضغاث
الله كان يحدث ان رسول الله صلى الله
عليه وسلم قال اري الليلة رجل صالح
ان ابا بكر نيط برسول الله صلى الله عليه
وسلم ونيط عمر بابي بكر ونيط عثمان
بعمر قال جابر فلما قمنا من عند رسول
الله صلى الله عليه وسلم قلنا اما الرجل
الصالح فرسول الله صلى الله عليه وسلم
اما نوط بعضهم ببعض فهو ولاية هذا الامر
الذي بعث الله به نبيه صلى الله عليه
وسلم رواه ابوداود عن عمرة بن
جندب ان رجلا قال يا رسول الله
رايت كان دلوا دلي من السماء فجاء
ابو بكر فاخذ بعراقيها فشرب
شربا ضعيفا ثم جاء عمر فاخذ عراقيها
فشرب حتى تضلع ثم جاء عثمان فاخذ
بعراقيها فشرب حتى تضلع ثم جاء علي
فاخذ بعراقيها فانتشطت وانتضح عليه
منها شئ رواه ابوداود عن سعيد عن سفينة
مولى ام سلمة رضي الله عنها قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم خلافة
النبوة ثلثون سنة ثم يوتي الله ملكه
من يشاء وقال سعيد قال لي سفينة

ابوداؤد میں جابر سے روایت ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ آج کی رات ایک صالح مرد خواب میں دکھایا گیا کہ گویا ابوبکر رسول
خدا صلعم کے ساتھ لٹکائے گئے اور عمر ابوبکر کے ساتھ لٹکائے گئے اور عثمان
عمر کے ساتھ لٹکائے گئے۔ جابر کہتے ہیں جب ہم رسول
خدا کے پاس سے اٹھے تو اپنے اجتہاد یا ظن غالب میں ہم نے
کہا کہ رجل صالح سے مراد رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہیں
اور اس میں ایک دوسرے کا تعلق و اتصال یہ ہے کہ یہ لوگ اس
کام کے والی ہوں گے جسکے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر صلے اللہ علیہ
وسلم کو بھیجا ہے۔ ابوداؤد میں عمرہ بن جندب سے روایت ہے
کہ ایک مرد نے کہا اے رسول خدا میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ
گویا ایک ڈول پانی کا بھرا ہوا آسمان سے نیچے اترا۔ آپ
میں ابوبکر آئے اور اوسکے دونوں کنے پکڑ کے پانی پیا۔
مگر جیسے ضعیف لوگ پیتے ہیں۔ پھر عمر آئے اور انہوں نے
بھی اوس میں سے پانی پیا یہاں تک کہ خوب سیراب
ہو گئے۔ پھر عثمان نے آکر اوسکے دونوں کنے پکڑے اور
اسی طرح سیراب ہو کر پیا پھر علی آئے اور انہوں نے
اوسکے دونوں کنے پکڑے ہی تھے کہ وہ ڈول ہلنے
لگا اور علی پر اوس میں سے کچھ پانی بکھر گیا۔
ابوداؤد میں سعید سفینہ حضرت ام سلمہ کے غلام سے
روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ خلافت نبوت یعنے سنت کے موافق کامل
تیس برس تک رہے گی پھر اللہ تعالیٰ اپنا ملک جسے
چاہیگا دیدیگا۔ سعید کہتے ہیں مجھ سے سفینہ نے کہا

امسك عليك ابا بكر سنتين وعمر عشرا
وعثمن اثنتي عشرة وعلي كذا قال
سعيد قلت لسفينة ان هؤلاء يزعمون
ان عليا عليه السلام لم يكن بخليفة قال
كذب استاه بني الزرقاء يعني بني مروان
رواه ابوداود عن ابي عبيدة ومعاذ بن
جبل عن رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال ان هذا الامر بدا بنبوة ورحمة ثم
يكون خلافة ورحمة ثم ملكا عضوضا
ثم كائن جبرية وعتوا وفسادا في
الارض يستحلون الحرير والفروج
والخمور يرزقون على ذلك وينصرون
حتى يلقوا الله رواه البيهقي في شعب
الايمان عن النعمان بن بشير عن
حذيفة بن اليمان قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم تكون النبوة فيكم ماشاء
الله ان تكون ثم يرفعها الله تعالى ثم
تكون خلافة على منهاج النبوة ماشاء
الله ان تكون ثم يرفعها الله تعالى ثم
- - - - - -
- - - - - -
تكون ملكا عاضا فيكون ماشاء الله ان
تكون ثم يرفعها الله تعالى ثم تكون

تو حساب کر۔ اور یاد رکھ کہ ابوبکرؓ کی خلافت دو برس رہی
اور عمرؓ کی دس برس اور عثمانؓ کی بارہ برس اور علیؓ
کی چھ برس سعید کہتے ہیں میں نے سفینہ سے کہا یہ لوگ گمان
کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ خلیفہ نہ تھے کہا بنی زرقاء
یعنی بنی مروان کے سر میں سے جھوٹ بات نکلتی ہے
بیہقی شعب الایمان میں ابوعبیدہ اور معاذ بن جبلؓ سے
روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
اس امر دین نے نبوۃ اور رحمت کے ساتھ ابتدا کی ہے
اسکے بعد خلافت حق اور رحمت برحق ہوگی پھر ظالم اور
ناحق ایذا دینے والے بادشاہ پیدا ہونگے پھر اون میں سے
قہر و غلبہ اور سرکشی و فساد پیدا ہوں گے لوگ ریشمی کپڑا
اور شراب کو حلال کرلینگے اور وہ اسپر رزق اور
دئے جاوینگے حتے کہ اللہ تعالی سے ملاقات کریں۔ امام احمد
اور بیہقی نعمان بن بشیر سے بواسطہ حذیفہ بن یمان کے
روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبتک
خدا چاہیگا تم میں نبوت رہیگی پھر خدا تعالی اوسے اپنی طرف
اوٹھا لیگا پھر اسکے بعد نبوت کے طریقہ پر جبتک اللہ چاہیگا
خلافت رہے گی اور اوسے بھی اللہ تعالی اپنی طرف اٹھا لیگا پھر
اسکے بعد ذہنی بادشاہ ہونگے اور جبتک خدا چاہیگا تم میں رہینگے
پھر اونکو بھی خدا تعالی اٹھا لیگا پھر غالب اور قاہر بادشاہ ہونگے
اور جبتک اللہ اونکو تم میں رکھنا چاہیگا رہینگے اور پھر مدت
بعد اونکو بھی خدا تعالی اٹھا لیگا پھر ایک خانہ آئیگا جس میں سنت
کے موافق اور نبوت کے طریقہ پر خلافت ہو جاویگی

ملکا جبریۃ فیکون ماشاء اللہ ان
تکون ثم یرفعہا اللہ تعالی ثم تکون
خلافۃ علی منہاج النبوۃ ثم سکت قال
حبیب فلما قام عمر بن عبد العزیز
کتبت الیہ بہذا الحدیث اذکرہ ایاہ و
قلت ارجو ان تکون امیر المومنین
بعد الملک العاض والجبریۃ فسر بہ
واعجبہ یعنی عمر بن عبد العزیز رواہ
احمد والبیہقی فی دلائل النبوۃ وفی
روایۃ الخلافۃ بعدی ثلثون سنۃ
ثم یصیر بعدہا ملک عضوضا وفی
روایۃ ثم ملک واماراۃ عن علی
بن ابی طالب رض قال قیل یا رسول
اللہ من نؤمر بعدک قال ان تؤمروا
ابا بکر تجدوہ امینا زاہدا فی الدنیا
راغبا فی الاخرۃ وان تؤمروا عمر تجدوہ
قویا امینا لا یخاف فی اللہ لومۃ لائم
وان تؤمروا علیا ولا اراکم فاعلین
تجدوہ ہادیا مہدیا یاخذ بکم الطریق
المستقیم رواہ احمد عن ابن ابی
ملیکۃ قال سمعت عائشۃ وسئلت
من کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مستخلفا لو استخلفہ قالت ابو بکر

اسکے بعد رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم خاموش ہوگئے
حبیب کہتے ہیں کہ جب عمر بن عبد العزیز قائم
بالخلافت ہوئے تو میں نے یہ حدیث اونہیں یاد
دلانے کے لیئے لکھی اور میں نے کہا مجھے امید ہے
کہ موذی بادشاہ اور قاہر حاکم کے بعد تم امیر المومنین
ہو۔ عمر بن عبد العزیز اس سے بہت خوش ہوئے
اور یہ کہنا اونہیں بہت بھلا معلوم ہوا۔ اور ایک روایت
میں یوں ہے کہ میرے پیچھے خلافت کا زمانہ کل تیس
برس رہے گا پھر اسکے بعد ایذا دینے والے حاکم اور
ہوجاوینگے۔ امام احمد حضرت علی سے روایت کرتے
ہیں کہ لوگوں نے عرض کیا اے رسول خدا ہم آپکے بعد
کسے امیر بناویں فرمایا اگر تم ابو بکر کو خلیفہ بناؤ گے تو اوسے
امانت دار پاؤ گے وہ دنیا کی لذات سے بے رغبت اور
آخرت کی نعمتوں میں رغبت کرنیوالا ہے اور اگر تم عمر کو امیر
بناؤ گے تو اوسے زبردست امانت دار پاؤ گے وہ اللہ کے
دین جاری کرنے میں کسی ملامت کرنیوالے کی ملامت سے
خوف نکرے گا۔ اور اگر تم علی کو امیر بناؤ گے۔ مگر میں گمان
نہیں کرتا کہ تم اوسے خلیفہ بناؤ گے تو اوسے سیدھی
راہ دکھانے والا پاؤ گے۔ تم کو وہ سیدھے رستہ پر
لیجاویگا۔ مسلم میں ابن ابی ملیکہ سے روایت
ہے کہ میں نے حضرت عائشہ سے سنا اور دریافت
کیا اگر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کسیکو اپنے سامنے
خلیفہ بناتے تو کس شخصکو بناتے فرمایا۔ ابو بکر۔

فقيل ثم من بعد ابى بكر قالت عمر ثم قيل من بعد عمر
قالت ابو عبيدة بن الجراح رواه مسلم
عن ابى هريرة قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم من اطاعنى
فقد اطاع الله ومن عصانى فقد عصى
الله ومن يطع الامير فقد اطاعنى و
من يعص الامير فقد عصانى وانما
الامام جنة يقاتل من ورائه ويتقى به
فان امر بتقوى الله وعدل فان له بذلك
اجرا وان قال بغيره فان عليه منه
وزرا رواه البخارى ومسلم عن
العرباض بن سارية قال صلى بنا
رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات
يوم ثم اقبل علينا بوجهه فوعظنا
موعظة بليغة ذرفت منها العيون و
وجلت منها القلوب فقال رجل يا
رسول الله كان هذه موعظة مودع
فاوصنا فقال اوصيكم بتقوى الله و
السمع والطاعة وان كان عبدا حبشيا
فانه من يعش منكم بعدى فسيرى اختلافا
فعليكم بسنتى وسنة الخلفاء الراشدين
المهديين تمسكوا بها وعضوا عليها بالنواجذ
واياكم ومحدثات الامور

کو کہا گیا ابو بکر کے بعد کسے خلیفہ بناتے فرمایا عمر کو کہا
عمر کے بعد فرمایا ابو عبیدہ بن جراح کو۔ بخاری مسلم میں
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جسنے میری اطاعت کی اوسنے خدا کی اطاعت کی
اور جسنے میری نافرمانی کی اوسنے خدا کی نافرمانی کی اور جو شخص
امیر کی اطاعت کریگا وہ میری اطاعت کریگا اور جو امیر کی نافرمانی
کریگا وہ میری نافرمانی کریگا اور امام بمنزلہ ڈھال کے ہے کہ
اوسکے پیچھے سے مقاتلہ کیا جاتا ہے اور اوسکی وجہ سے بچاؤ ہوتا
ہے پھر اگر وہ امیر اللہ سے ڈرنے اور انصاف کرنے کا
حکم کرے تو اوسکے لیئے اوسکے سبب سے ثواب ہوگا اور اگر اوسکے
مخالف حکم کرے تو اس وجہ سے اوسپر گناہ ہوگا۔ امام احمد
اور ابو داؤد عرباض بن ساریہ سے روایت کرتے ہیں ایکدن
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑھکر ہمارے سامنے موضع
کرکے کھڑے ہوئے پھر ہمیں ایسی موثر نصیحتیں کیں جنسے
ہماری آنکھیں بہ نکلیں اور دل ڈر گئے سو ایک شخص نے
کہا اے رسول خدا گویا یہ آپکی نصیحت آخری ہے سو ہم کو کچھ
وصیت کیجیے فرمایا میں تمہیں اللہ سے ڈرنے اور امیر کی سننے اور
سننے کی وصیت کرتا ہوں اگرچہ امیر حبشی غلام ہو
کیونکہ تم میں سے جو شخص میرے پیچھے زندہ رہیگا وہ عنقریب
بڑے بڑے اختلاف دیکھیگا سو تم میرے طریقہ اور میرے
خلفاء راشدین راہ یافتہ کے طریقہ کو لازم پکڑو اور اوسکو
سانہ تمسک کرو اور کچلیوں سے خوب مضبوط پکڑ لو۔
اور دین میں نئے نئے کاموں سے بچاؤ۔

کل محدثۃ بدعۃ وکل بدعۃ ضلالۃ
رواہ احمد وابو داود فضیلۃ ابی محمد طلحۃ
بن عبید اللہ القرشی رضی اللہ عنہ
عن قیس بن ابی حازم قال رایت
ید طلحۃ شلاء وقی بھا النبی صلے اللہ
علیہ وسلم یوم احد رواہ البخاری عن
ابی عبد اللہ الزبیر بن العوام رضی اللہ
عنہ قال کان علی النبی صلے اللہ علیہ
وسلم یوم احد درعان فنھض الی
الصخرۃ فلم یستطع فقعد طلحۃ تحتہ حتی استوی
علی الصخرۃ فسمعت رسول
صلے اللہ علیہ وسلم یقول اوجب
طلحۃ رواہ الترمذی عن موسی بن
طلحۃ قال بینا عائشۃ بنت طلحۃ تقول
لامھا ام کلثوم بنت ابی بکر ان ابی خیر
من ابیک فقالت عائشۃ ام المومنین لا
اقضی بینکما ان ابا بکر دخل النبی صلعم
فقال یا ابا بکر انت عتیق اللہ من النار
قالت فیومئذ سمی عتیقا ودخل طلحۃ علی
النبی صلعم فقال انت یا طلحۃ ممن
قضی نحبہ عن جابر بن عبد اللہ الانصاری
قال نظر رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم الی طلحۃ بن عبید اللہ قال

کیونکہ ہر نئے کام بدعت ہیں اور ہر بدعت گمراہی ہے

ابو محمد طلحہ بن عبید اللہ قرشی رضے اللہ عنہ کے مناقب

بخاری میں قیس بن ابو حازم سے روایت ہے کہ میں نے طلحہ کا ہاتھ شل دیکھا کہ اونہوں نے اوس ہاتھ سے احد کے دن نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو بچایا۔ ترمذی میں ابو عبد اللہ زبیر بن عوام رضے اللہ عنہ سے روایت ہے کہ احد کے دن نبی صلے اللہ پر دو زرہیں تھیں اور آپ نے پتھر پر چڑھنے کا ارادہ کیا مگر زرہوں کے بوجھ سے چڑھ نہ سکے یہ دیکھکر حضرت طلحہ آپ کے نیچے بیٹھ گئے یہاں تک کہ آپ اوس پتھر پر چڑھ گئے اوسوقت میں نے رسول خدا صلعم کو فرماتے سنا کہ طلحہ نے جنت واجب کرلی۔

حاکم موسے بن طلحہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ عائشہ بنت طلحہ اپنی ماں ام کلثوم بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ سے کہتی تھیں کہ میرا باپ تمہارے باپ سے بہتر ہے حضرت عائشہ رضہ ام المومنین نے فرمایا۔ میں کبھی تم میں فیصلہ نکرونگی ایکدن ابو بکر حضرت کے پاس آئے آپنے فرمایا اے ابو بکر تم دوزخ سے آزاد کیئے گئے ہو۔ اوسروز سے اونکا لقب عتیق ہوگیا۔ اور طلحہ بھی ایکدن نبی صلعم کے پاس آئے۔ حضرت نے فرمایا۔ اے طلحہ تم اون لوگوں میں سے ہو جو اپنی مذکر چکے ہو (یعنی شہید ہو چکے ہو) ترمذی میں جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت ہے کہ حضرت

من احب ان ینظر الی رجل یمشی علی
وجه الارض وقد قضی نحبه فلینظر
الی هذا وفی روایة من سرّه ان ینظر
الی شهید یمشی علی وجه الارض
فلینظر الی طلحة بن عبید الله رواه
الترمذی فضیلة ابی عبد الله الزبیر
بن العوام بن خویلد بن عمّة
رسول الله صلی الله وسلم عن
جابر بن عبد الله الانصاری
رضی الله عنه قال قال النبی صلی
الله علیه وسلم من یاتینی بخبر
القوم یوم الاحزاب قال الزبیر
انا فقال النبی صلی الله علیه وسلم
ان لکل نبیّ حواریا وحواریّ الزبیر
رواه البخاری ومسلم عن الزبیر بن
العوام رضی الله عنه قال قال النبی ص
من یاتی بنی قریظة فیاتینی بخبرهم
فانطلقت فلما رجعت جمع لی رسول
الله صلی الله علیه وسلم ابویه فقال
فداك ابی وامّی رواه البخاری ومسلم
عن عبد الله الزبیر قال کنت یوم
الاحزاب جعلت انا وعمر وبن
ابی سلمة فی النساء فنظرت

طلحہ بن عبید اللہ کی طرف دیکھکر فرمایا کہ جو شخص ایسے مرد کو
دیکھنا محبوب رکھے کہ وہ روئے زمین پر اسحال میں چلتا
ہو کہ مردہ ہے یا منظر مرنے کے ہے اوسے چاہئیے کہ اس مرد
کو دیکھے اور ایک روایت میں ہے کہ جس شخص کو الیسا شہید
جو روئے زمین پر چلتا ہو دیکھنا بہلا معلوم ہو وہ طلحہ
بن عبید اللہ کو دیکھے۔

ابو عبد اللہ زبیر بن عوام بن خویلد ابن عمہ رسول خدا صلعم کے مناقب

بخاری میں جابر بن عبد اللہ رضہ سے روایت ہے کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے احزاب کے روز فرمایا کہ کفار
کی خبر میرے پاس کون شخص لا سکتا ہے زبیر بول
اوٹھے مَیں۔ پس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ ہر پیغمبر کے لیئے حواری ہوتے ہیں اور میرا حواری
زبیر ہے۔ بخاری مسلم میں زبیر بن العوام سے روایت
ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ
بنی قریظہ (یہود کا مشہور قبیلہ جو مدینہ کے
گرد رہا کرتا تھا) کے پاس کون جائے کہ اونکی
خبر میرے پاس لاوے زبیر کہتے ہیں۔ مَیں گیا
اور جب خبر لیکر واپس آیا تو رسول خدا نے
میرے لیئے اپنے ماں باپ جمع کرکے فرمایا۔ میرے
ماں باپ تجھپر فدا ہوں۔ عبد اللہ بن زبیر کہتے
ہیں کہ احزاب کی لڑائی میں مَیں اور عمر و بن
ابی سلمہ عورتوں کی حفاظت میں مقرر ہوئے

فاذا انا بالزبیر علی فرسه فیختلف
الی بنی قریظة مرتین او ثلثا فلما
رجعت قلت یا ابت رایتك تختلف قال
وهل رایتنی یابنی قلت نعم قال
کان رسول الله صلی الله علیه وسلم
قال من یاتی بنی قریظة فیاتینی
بخبرهم فانطلقت فلما رجعت جمع
لی رسول الله صلی الله علیه وسلم
ابویه فقال فداك ابی وامی عن عثمان
بن عروة عن ابیه عن عائشة قرأت الذین
استجابوا لله والرسول من بعد ما اصابهم
القرح للذین احسنوا منهم واتقوا
اجر عظیم قلت لعروة یا ابن اختی کان
ابواك منهم الزبیر وابو بکر لما اصاب
رسول الله صلعم ما اصاب یوم احد فاشرف
علیه المشرکون خاف ان یرجعوا فقال
من یذهب فی اثرهم فانتدب منهم
سبعون رجلا کان فیهم ابو بکر والزبیر
رضی الله عنهما رواه البخاری فی ذکر
عبد الرحمن بن عوف رضی الله عنه
عن ام المومنین عائشة زوج النبی صلی
الله علیه وسلم ان رسول الله صلی الله
علیه وسلم یقول لنسائه ان امرکن ما

سینے نظر ڈالی ناگہاں حضرت زبیر اپنے گھوڑے پر سوار ہوئے
بنی قریظہ کی طرف دو مرتبہ یا تین مرتبہ آئے گئے سو جب میں
وہاں سے واپس آیا تو عرض کیا اے میرے باپ میں نے
تم کو بنی قریظہ کی طرف آتے جاتے دیکھا۔ زبیر نے
فرمایا اے میرے بیٹے کیا تو نے مجھے واقع میں دیکھا
تہا میں نے کہا جی ہاں فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بنی قریظہ کی خبر کون شخص میرے پاس
لاوے سو میں گیا جب واپس آیا تو میرے لیے رسول خدا نے
اپنے والدین کو جمع کر کے کہا۔ تجھ پر سے میرے ماں باپ فدا
ہوں۔ بخاری میں ہشام بن عروہ سے روایت ہے کہ وہ اپنے
باپ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آیہ الذین استجابوا
للہ والرسول من بعد ما اصابہم القرح للذین احسنوا منہم واتقوا اجر
عظیم۔ پڑھ کر عروہ سے فرمایا کہ اے میرے بھانجے تیرے والد زبیر رضی اللہ عنہ
اور نانا ابو بکر رضی اللہ عنہ ان میں سے ہیں جب رسول خدا صلعم کو احد
کے دن ہتھیار لشکر شکست پہونچی اور مشرکین آپ پر چڑھ گئے
اور ان کا لوٹ کر پھر واپس آنے کا خوف ہوا تو حضرت نے فرمایا
انکے پیچھے کون جاتا ہے یہ سنکر ستر آدمیوں نے آپکے فرمان
کی تعمیل کی اور ان میں سے ابو بکر و زبیر بھی ہیں

عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے مناقب میں

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے
روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
اپنی بیویوں سے فرمایا کہ تمہارا حال مجھے فکر میں ڈالتا ہے

یعنی من بعدی ولن یصبر علیکن
الا الصابرون الصدیقون قالت
عائشۃ یعنی المتصدقین ثم قالت
عائشۃ لابی سلمۃ بن عبد الرحمن
سقی اللہ اباک من سلسبیل الجنۃ وکان
ابن عوفٍ قد تصدق علی امہات
المومنین بحدیقۃٍ بیعت الفا رواہ
الترمذی عن ام سلمۃ زوج النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال سمعت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لازواجہ
ان الذی یحثو علیکن بعدی ھو الصادق
البار اللھم اسق عبد الرحمن بن عوف من سلسبیل
رواہ احمد فی ابی اسحٰق وسعد بن مالک
ابن ابی وقاصٍ القرشی رضی اللہ عنہ
عن امیر المومنین علی بن ابی
طالبٍ رضی اللہ عنہ قال ما سمعت
النبی صلی اللہ علیہ وسلم جمع ابویہ لاحد
الا لسعد بن مالک فانی سمعتہ یقول
یوم احد یا سعد ارم فداک ابی وامی رواہ
البخاری ومسلم عن سعد بن ابی
وقاصٍ رضی اللہ عنہ قال انی لاول
العرب رمی بسہمٍ فی سبیل اللہ رواہ
البخاری ومسلم عن عائشۃ زوج

میرے پیچھے نہیں معلوم تمہارا کیا حال ہوتا ہے اور تمہارے
تنگدستی احوال پر بجز صبر کرنے والے اور سچ بولنے والوں کے
اور کوئی صبر نہ کرے گا حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ اون
صابروں اور صدیقوں سے حضرت کی مراد صدقہ
دینے والے۔ اور جیسا کہ سنو گے تم پھر عائشہ نے ابو سلمہ
عبد الرحمن کی بیٹی سے کہا خدا تعالیٰ تیرے باپ کو
نہر سلسبیل سے پانی پلاوے اور عبد الرحمن بن عوف
ایک باغ جو چالیس ہزار درہم کو بیچا گیا تھا حضرت کی
بی بیوں پر تصدق کیا تھا۔ امام احمد مسند میں حضرت
ام سلمہ زوجہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے
ہیں کہ میں نے رسول خدا صلعم کو اپنی بی بیوں سے
فرماتے سنا کہ جو شخص میرے پیچھے تم کو بہت خیرات دیگا
وہ صادق البیان صاحب احسان ہے خداوندا عبد الرحمن
جنت کے چشمے سے جسکا سلسبیل نام ہے سیراب کر۔

ابو اسحٰق سعد بن مالک یعنے ابن ابی وقاص قرشی کے مناقب

بخاری مسلم میں حضرت علی بن ابی طالب سے روایت ہے کہ میں نے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا کہ آپنے اپنے والدین کو سعد
بن مالک کے علاوہ کسی اور کے لیے جمع کیا ہو یعنے حضرت
سے جنگ احد کے دن سنا فرماتے تھے اے سعد تیر پھینک
میرے ماں باپ تجھ پر سے فدا ہوں۔ بخاری مسلم میں سعد بن
ابی وقاص سے روایت ہے کہ جہاد میں تمام عربوں سے پہلے میں
ہی تیر باراں کی ہے بخاری مسلم میں حضرت عائشہ زوجہ

النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال ہو
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مقدمہ
المدینۃ لیلۃ فقال لیت رجلا صالحا
یحرسنی اذ سمعنا صوت سلاح فقال
من ھذا قال انا سعد قال ما جاء
بک قال وقع فی نفسی خوف علی رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فجئت احرسہ
فدعالہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
ثم نام رواہ البخاری ومسلم عن
سعد بن ابی وقاص ان رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم قال یوم ئذ
یعنی یوم احد اللھم اشدد رمیتہ
واجب دعوتہ رواہ فی شرح السنۃ
عن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ
قال ما جمع رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم ابا ہ وامہ الا لسعد قال لہ
یوم احد ارم فداک ابی وامی وقال لہ
ارم ایھا الغلام الحزور رواہ الترمذی
عن سعد بن ابی وقاص ان رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال اللھم
استجب لسعد اذا دعاک رواہ الترمذی
عن جابر بن عبد اللہ الانصاری قال
اقبل سعد فقال لنبی صلی اللہ علیہ

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ ایک رات
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ آتے وقت جاگتے
رہے اور فرمایا کاش کوئی نیکبخت آدمی دشمنوں سے
میری حفاظت کرتا ایکایک ہم نے ہتیار وں کے کھٹکھٹانے
کی آواز سنی حضرت نے فرمایا یہ کون شخص ہے کہا میں
سعد ہوں فرمایا تیرے یہاں آنے کا کیا باعث عرض
کیا میرے دل میں دشمنوں کی طرف سے رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت خوف واقع ہوا سو میں
اونکی حفاظت کے لیئے آیا ہوں پس حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم نے اُنکے واسطے دعا کی بہرسو رہے۔
امام بغوی شرح سنہ میں سعد بن ابی وقاص سے
روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے احد کے دن فرمایا
اے اللہ اوسکی تیراندازی قوی کر اور اوسکی دعا
مقبول فرما ترمذی میں علی بن ابی طالب سے روایت
ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے ماں باپ کو
بجز سعد کے اور کسیکے لیئے جمع نہ کیا آپ نے
احد کے دن اون کے لیئے فرمایا تجھپر میرے ماں باپ فدا
ہوں اور اون کے لیئے آپنے فرمایا اے زبردست
نوجوان تیر پھینک۔ ترمذی میں سعد بن ابی وقاص
سے روایت ہے کہ رسول خدا نے فرمایا بار خدایا
سعد جب تجھسے دعا کرے تو اوسکی دعا قبول
فرما ترمذی میں جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت
ہے کہ سعد آنحضرت کے پاس آئے آپ نے اونہیں دیکھکر فرمایا

وسلم هذا خالی فلیرنی امرؤ خاله الحدیث
الترمذی وقال کان سعد من بنی زهرة
وکانت اُمّ النبی صلی الله علیه وسلم
من بنی زهرة فلذلك قال النبی صلی الله
علیه وسلم هذا خالی وفی المصابیح
فلیکرمنی بدل فلیرنی عن سعدٍ
یقول انی لاَوّل العربِ رمی بسهم فی
سبیل الله وکنا نغزو مع النبی صلی الله
علیه وسلم وما لنا طعامٌ الا ورق الشجر حتی
احدنا لیضع کما یضع البعیر او الشاة مالهُ
خلط ثم اصبحت بنو اسد تعزرنی علی
الاسلام لقد خبتُ اذا وضل عملی وکانوا
وشوا به الی عمر قالوا انه لا یحسن یصلی
رواه مسلم عن سعید بن المسیب
قال سمعتُ سعدًا یقول جمع لی النبی صلی
الله علیه وسلم ابویه یوم احدٍ رواه
البخاری عن سعدٍ قال رایتنی وانا
ثالث الاسلامِ وما اسلم احدٌ الا فی الیوم
الذی اسلمتُ فیه ولقد مکثت سبعة ایامٍ
وانی لثالث الاسلامِ رواه البخاری

سعید بن زید قرشی رضی اللہ عنہ کے مناقب

سعید بن زید القرشی رضی الله عنه
عن عبد الرحمن بن عوفٍ رضی الله
عنه ان النبی صلی الله علیه وسلم قال

یہ میرے ماموں ہیں سوچاہیے کہ ان جیسا بزرگ کوئی شخص
اپنا ماموں مجھے دکھائے سعد بنی زہرہ میں سے تھے اور آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم کی والدہ بھی بنی زہرہ میں سے تھیں پس اسی وجہ سے رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سعد میری ماموں ہیں اور مصابیح میں
فلیرنی کی جگہ فلیکرمنی واقع ہے بخاری مسلم میں سعد سے روایت ہے وہ
ہیں پہلا وہ عرب ہوں جنہوں نے راہ خدا میں تیر اندازی کی ہم رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کرتے تھے اور ہمارے کھانے کے لیے بجز درخت
کے پتوں کے اور کچھ نہ تھا یہاں تک کہ ہم لوگ پاخانہ کرتے تھے جیسے
اونٹ یا بکری مینگنی کرتے ہیں اور میں کوئی بھی کہا نیکی آمیز
نہ ہوتی پھر اب بنو اسد ایسے ہو گئے کہ مجھے اسلام پر ادب سکھاتے ہیں
بیشک میں ناامید ہوا اور ٹوٹے میں پڑ گیا جبکہ نماز اچھی طرح
نہ پڑھ سکوں اور میرے عمل بالکل ضائع ہو جاویں اور بنو اسد نے حضرت عمر
کی طرف سعد کی چغلی کہائی کہا جب حضرت عمر نے سعد کو کوفہ کا عامل
بنایا تھا) اور شکایت کا مضمون یہ تھا کہ یہ اچھی طرح نماز نہیں پڑھتے
بخاری میں سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ میں نے سعد کو کہتے سنا کہ
میرے لیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے والدین کو احد کے دن
جمع کیا۔ بخاری میں سعد سے روایت ہے کہ میں نے اپنے کو دیکھا کہ میں
بیشتر اسلام لانے والوں میں تھا اور جسد میں سے اسلام لایا اور سوائے
اور بھی اسلام لائے مجھے پہلے کوئی شخص مسلمان نہیں ہوا
بلاشبہ میں سات دن ٹھہرا رہا اور میں تیسرا اسلام کا ہوں

عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

سعید بن زید فی الجنة وفی روایة
عن محمد بن سعد قال بویع علیؓ بالخلافة
من یوم بالمدینة فی الغد قتل عثمان
رضی اللہ عنہ فبایعہ طلحة والزبیر وسعید بن
زید من العشرة المبشرین بالجنة ثنی
عامر ابی عبیدة بن الجراح عن انس
بن مالک رضی اللہ عنہ ان النبی صلے
اللہ علیہ وسلم قال ان لکل امة امینا
وامین هذه الامة ابو عبیدة بن الجراح عن
حذیفة بن الیمان رضی اللہ عنہ قال
قال جاء اهل نجران الی رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم فقالوا یا رسول اللہ ابعث
الینا رجلا امینا فقال لابعثن الیکم رجلا
امینا حق امین فاستشرف لها الناس قال
فبعث ابا عبیدة بن الجراح رواهما البخاری
ومسلم عن جابر بن عبد اللہ انه قال
بعث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
بعثا قبل الساحل فامر علیهم ابا عبیدة
بن الجراح وهم ثلثمائة قال وانا فیهم
قال فخرجنا حتی اذا کنا ببعض الطریق
فنی الزاد فامر ابو عبیدة بن الجراح
بازواد ذلک الجیش فجمع ذلک کله فکان
مزودی تمر فکان یقوتنا کل یوم قلیلا

کہ سعید بن زید جنت میں ہیں اور ایک روایت میں محمد بن سعد سے
یوں آیا ہے کہ علی رضی اللہ عنہ سے حضرت عثمان کی شہید ہونیکے بعد دوسری
صبح کو مدینہ میں خلافت پر بیعت ہوئے سو آپ سے طلحہ اور زبیر اور سعید
بن زید نے بیعت کی اور یہ اون دس شخصوں میں سے ہیں
جو جنت کی بشارت دیئے گئے ہیں

عامر ابو عبیدہ بن جراح کے مناقب

انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ ہر امت کے لئے ایک امین ہے اور اس امت کا امین
عبیدہ بن جراح ہے۔ بخاری مسلم میں حذیفہ بن یمان رضی اللہ
عنہ سے روایت ہے کہ نجران کے لوگوں نے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس آکر عرض کیا کہ ہماری طرف کوئی امانتدار
شخص بھیجئے جسے ہم قاضی یا امیر بناویں حضرت نے فرمایا
میں تمہارے پاس ایک ایسے شخص کو بھیجونگا جو امانت کے
لائق ہے پس لوگ اوس خلافت کے منتظر رہے (کہ دیکھئے
رسول خدا کسے بھیجتے ہیں) حذیفہ کہتے ہیں پس حضرت نے
ابو عبیدہ بن جراح کو بھیجا۔ امام مالک موطا میں جابر بن عبد اللہ
سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
ایک لشکر دریا کی طرف بھیجا اور اُسپر ابو عبیدہ بن جراح کو
حاکم بنایا اور اوس لشکر میں کل تین سو آدمی تھے جابر کہتے
ہیں میں بھی اومیں شریک تھا جب ہم تھوڑی راہ چلے تو
کہا ٹھہر گیا ابو عبیدہ نے اوس لشکر کے تمام کہانوں کے
جمع کرنیکا حکم فرمایا سو تمام کہانا جمع کیا گیا کل دو لوکری
کھجوروں کی جمع ہوئی الیوں اوسمیں سے تھوڑا تھوڑا

قليلا حتى فنى ولم نصبنا الا تمرة تمرة
فقلت وما تغني تمرة فقال لقد وجدنا
فقدها حيث فنيت ثم انتهينا الى البحر فاذا
حوت مثل الظرب فاكل منه ذلك الجيش
ثمان عشرة ليلة ثم امر ابو عبيدة بضلعين
من اضلاعه فنصبا ثم امر براحلة فرحلت
فمرت تحتهما ولم تصبهما رواه مالك في الموطا

فصل فضائل العشرة المبشرة عليهم الصلوٰة والسلام وعليهم الرضوان

عن عبد الرحمن بن عوف ان النبي صلى الله عليه
وسلم قال ابو بكر في الجنة وعمر في الجنة
وعثمان في الجنة وعلي في الجنة وطلحة
في الجنة والزبير في الجنة وعبد الرحمن بن
عوف في الجنة وسعد بن ابي وقاص في
الجنة وسعيد بن زيد في الجنة وابو عبيدة
بن الجراح في الجنة رواه الترمذي عن
سعيد بن زيد عن عبد الرحمن بن الاخنس
انه كان في المسجد فذكر رجل عليا فقام
سعيد بن زيد فقال اشهد على رسول
الله صلى الله عليه وسلم اني سمعته وهو
يقول عشرة في الجنة النبي في الجنة وابو
بكر في الجنة وعمر في الجنة وعثمان في الجنة
وعلي في الجنة وطلحة في الجنة وعبد الرحم

روزمرہ ہمیں دیتے تھے یہاں تک کہ جب وہ بھی تمام ہوگیا
ہوئے تو ہمارے حصہ میں کل ایک کھجور آنے لگی وہب بن کیسان
کہتے ہیں مینے جابر سے کہا ایک ایک کھجور میں تمہارا کیا بھلا
ہوتا تھا اونہوں نے کہا جب وہ بھی نہ رہی تو قدر معلوم
ہوئی جب ہم دریا کے کنارے پہونچے تو ایک مچھلی چھوٹی
پہاڑ کے برابر پائی جس میں سے سارا لشکر اٹھارہ دن تک
کھاتا رہا پھر ابو عبیدہ نے اوسکی پسلیوں میں سے دو پسلیوں
کو کھڑا کرنیکا حکم کیا تو اوسکی پسلیوں کے نیچے سے اونٹ چلا گیا اور
اون دونوں کو نہ لگا۔

عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم کے مناقب

ترمذی میں عبد الرحمن بن عوف سے روایت ہے کہ رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابو بکر جنت میں ہیں اور عمر
جنت میں اور عثمان جنت میں اور علی جنت میں اور
طلحہ جنت میں اور زبیر جنت میں۔ اور عبد الرحمن
بن عوف جنت میں اور سعد بن ابی وقاص جنت
میں اور سعید بن زید اور ابو عبیدہ بن جراح جنت
میں ہیں۔ ابو داؤد اور ابن ماجہ میں عبد الرحمن بن
اخنس سے روایت ہے کہ وہ مسجد میں بیٹھے تھے کہ ایک
شخص نے حضرت علی کو برائی سے یاد کیا سو سعید بن
زید کھڑے ہوکر کہنے لگے میں رسول خدا صلے اللہ علیہ و
سلم پر گواہی دیتا ہوں کہ مینے اپنے کانوں سے اونسے سنا فرماتے
تھے دس شخص جنت میں ہیں نبی جنت میں ابو بکر جنت میں عمر
جنت میں عثمان جنت میں علی جنت میں طلحہ جنت میں

والعوام فی الجنۃ وسعد بن مالک فی الجنۃ
وعبد الرحمن بن عوف فی الجنۃ وابو
عبیدۃ بن الجراح فی الجنۃ ولو شئت
لسمیت العاشر قال فقال من هو فسکت
قال فقالوا من هو قال سعید بن زید
رواہ ابو داود وابن ماجۃ **عن** عمرو بن
میمون قال قال عمر بن الخطاب ما احدٌ
احق بهذا الامر من هؤلاء النفر الذین
توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وهو عنهم راضٍ فسمی علیاً وعثمان و
الزبیر وطلحۃ وسعداً وعبد الرحمن رواہ
البخاری **عن** علی بن ابی طالب رضی
اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم رحم اللہ ابا بکر زوجنی ابنتہ و
حملنی الی دار الهجرۃ وصحبنی فی الغار و
اعتق بلالاً من ماله رحم اللہ عمر یقول
الحق وان کان مرّا ترک الحق وما له من
صدیق رحم اللہ عثمان تستحیی منه الملائکۃ
رحم اللہ علیاً اللهم ادر الحق معه
حیث دار رواہ الترمذی وقال هذا حدیث
غریبٌ **عن** ابی هریرۃ رضی اللہ عنہ
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان
علی حراء هو وابو بکر وعمر وعثمان وعلی

زبیر بن عوام جنت میں ہیں سعد بن مالک جنت میں عبد الرحمن
بن عوف جنت میں ابو عبیدہ بن جراح جنت میں اور اگر تو
چاہے تو میں دسویں کا نام لوں عبد الرحمن نے کہا وہ کون ہے
تو سعید بن زید خاموش ہو رہے پھر جب مکرر حاضرین نے پوچھا
تو جواب دیا وہ سعید بن زید ہے تجاری میں عمر بن الخطاب
نے اپنی وفات کے وقت فرمایا اس خلافت کا زائد حقدار ان
لوگوں سے جنھیں رسول خدا نے تک راضی تھے اور کوئی نہیں ہے
پھر آپ نے حضرت علی اور عثمان اور زبیر اور طلحہ اور سعد عبد اور الرحمن
بن عوف کا نام لیا۔ ترمذی میں حضرت علی بن ابیطالب
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا نے فرمایا اللہ
ابوبکر پر رحم کرے انہوں نے مجھے اپنی بیٹی بیاہ دی
اور مجھے اپنی اونٹنی پر سوار کر کے ہجرت کی گھر میں
یعنے مدینہ لیگئے اور غار میں میرے ساتھ رہے بلال
کو اپنے مال میں سے خرید کر آزاد کر دیا اللہ عمر پر رحم
کرے وہ حق بات کہتے ہیں اگرچہ تلخ ہو انہیں
حق گوئی نے چھوڑ دیا اس حال میں کہ اوں کے
لیئے کوئی دوست نہ تھا۔ اللہ عثمان کو رحم کرے
کہ اون سے فرشتے شرماتے ہے۔ اللہ علی پر رحم کرے
خداوندا علی کے ساتھ حق دائر کر جہاں کہیں وہ
ہوں۔ ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔
مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر و عثمان و علی و طلحہ و زبیر
کوہ حرا پر تشریف رکھتے تھے۔ اتنے میں

وطلحة والزبير فتحركت الصخرة فقال رسول
الله صلى الله عليه وسلم اهدأ فما عليك
الا نبي او صديق او شهيد وزاد بعضهم
سعد بن ابي وقاص ولم يذكر عليا رواه
مسلم عن انس بن مالك رضي الله
عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال
ارحم امتي بامتي ابو بكر واشدهم في
امر الله عمر واصدقهم حياء عثمان و
افرضهم زيد بن ثابت واقرأهم ابي بن
كعب واعلمهم بالحلال والحرام معاذ بن
جبل ولكل امة امين وامين هذه الامة
ابو عبيدة الجراح رواه احمد والترمذي
وقال هذا حسن صحيح وروي غير معمر
عن قتادة مرسلا وفيه واقضاهم علي
عن سعد بن عبيدة قال جاء رجل الى
ابن عمر فسأله عن عثمان فذكر محاسن
عمله فقال لعل ذاك يسوءك قال نعم قال فارغم
الله بانفك ثم سأله عن علي فذكر
محاسن عمله قال هو ذاك بيته هو اوسط
بيوت النبي صلعم ثم قال لعل ذاك
يسوءك قال اجل قال فارغم الله بانفك
انطلق فاجهد علي جهدك رواه البخاري
عن سهل بن سعد الساعدي رضي الله

اوس پہاڑ کا پتھر ہلنے لگا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اے پہاڑ دم لے ٹھہر جا تجھ پر اور تو کوئی نہیں پیغمبر یا صدیق
یا شہید ہی ہیں بعض راوی نے یہ بھی زیادہ کیا ہے کہ سعد بن
ابی وقاص بھی حضرت کے ہمراہ تھے اور اوس بعض نے علی کا
تو ذکر نہیں کیا امام احمد اور ترمذی انس بن مالک سے روایت کرتے
ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت پر سب سے
زیادہ رحم اور شفقت کرنیوالا ابو بکر ہے اور ساری امت میں
سب سے زیادہ سخت اللہ کے دین میں عمر ہے اور سب سے زیادہ حیا کرنے
عثمان ہیں اور علم والیض کو سب سے زائد جاننے والے زید بن ثابت ہیں
اور سب میں قاری زائد ابی بن کعب ہیں اور حلال و حرام کو
سب سے زائد جاننے والے معاذ بن جبل ہیں اور ہر امت کے لئے ایک
امین ہوا ہے اس امت کے امانت دار عبیدہ بن جراح ہیں ترمذی کہتے
ہیں یہ حدیث صحیح ہے اور معمر کے علاوہ اور شخص نے قتادہ سے مرسلاً
روایت کی ہے اور اس روایت میں یہ ہے کہ سب سے زائد قاضی علی
ہیں بخاری میں سعد بن عبادہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے
ابن عمر کے پاس آکر حضرت عثمان کے احوال سے دریافت کیا
ابن عمر نے حضرت عثمان کے نیک عمل ذکر کیئے پھر فرمایا اے
شخص شاید یہ تجھے بُرے معلوم ہوتے ہیں اوس نے کہا جی ہاں
فرمایا خدا تیری ناک خاک آلودہ کرے پھر اوس نے حضرت
علی کا حال پوچھا۔ ابن عمر نے اون کے بھی نیک کام
یاد کیئے اور فرمایا شاید یہ بھی تجھے بُرے لگتے ہیں اوس نے
کہا جی ہاں۔ فرمایا خدا تیری ناک خاک آلودہ
کرے جا تو نے مجھے مشقت میں ڈالا۔

عنه قال لما قدم النبی صلے اللہ علیہ وسلم من حجۃ الوداع صعد المنبر واثنی علیہ ثم قال ایھا الناس ان ابا بکر لم یسؤنی قط فاعرفوا لہ ذلک ایھا الناس انی راض عن ابی بکر وعمر وعثمان وطلحۃ والزبیر وسعد وعبد الرحمن والمھاجرین الاولین فاعرفوا ذلک لھم رواہ الطبرانی باسناد حسن صحیح

طبرانی حسن اور صحیح سند کے ساتھ سہل بن سعد ساعدی سے روایت کرتے ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع سے فارغ ہوکر مدینہ تشریف لائے تو منبر پر چڑھ کر خدا کی تعریف کی پھر فرمایا اے لوگو بلاشبہ ابوبکر نے میرے ساتھ کبھی کوئی برائی نہیں کی سوا اسکے لیئے یہ حق پہچانو۔ اے لوگو میں ابوبکر و عمر اور عثمان و طلحہ اور زبیر اور سعد اور عبدالرحمن اور مہاجرین اولین سے راضی ہوں سو تم بھی اونکے لیئے یہ حق پہچانو

فصل فی مقتل الشہید طلحۃ بن عبید اللہ وابی عبد اللہ الزبیر بن العوام رضی اللہ عنہما

ابو محمد طلحہ بن عبداللہ اور ابو عبداللہ زبیر بن عوام رضے اللہ عنہما کی شہادت کا ذکر

فی روایۃ ان مروان بن الحکم ھو الذی قتل لانہ راہ قائما وقد امکنت الفرصۃ منہ فقال لا اطلب بثاری بعد الیوم وثارات عثمان ثم رمی بسہم فاصاب رکبتہ فحمل الی البصرۃ فدخل علیہ بعض اصحاب علی علیہ السلام وھو یجود بنفسہ فقال اشھد علیک انی قد بایعت امیر المومنین علی علیہ السلام ثم مات فاخبر ذلک الرجل علیا علیہ السلام فقال رحمہ اللہ وتاسف علیہ ثم قال الحمد للہ الذی لم یخرجہ من الدنیا الا ویبیعتی فی عنقہ عن ابن سعد الزبیر علی الاحنف بن قیس وھو منزل الناس

ایک روایت میں آیا ہے کہ مروان بن حکم نے طلحہ کو شہید کیا کیونکہ جب اوسنے اونکو کھڑا ہوا دیکھا اور فرصت کا موقع پایا تو اپنے دلمیں کہا آجکے بعد قاتلین عثمان سے میں اپنا قصاص طلب نہیں کرسکتا یہ کہکر اونکے ایک تیر مارا اور وہ طلحہ کے گھٹنے میں لگا پھر اونہیں بصرہ میں لوگ اوٹھا لیگئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بعضے دوست اونکے پاس ایسے وقت آئے کہ وہ قریب المرگ تھے طلحہ رضہ نے فرمایا کہ میں اپنے اوپر گواہی دیتا ہوں کہ میں نے امیرالمومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بیعت کرلی یہ کہکر انتقال کرگئے اس واقعہ کی ایک شخص نے حضرت علی کو اطلاع دی آپنے سنکر فرمایا خدا اوسپر رحم کرے اور طلحہ پر بہت افسوس کرکے کہا اوس خدا کا شکر ہے جسنے طلحہ کو دنیا سے نہ نکالا مگر میری بیعت کا طوق اونکی گردن میں رہا۔ ابن سعد کہتے ہیں کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کا گذر احنف بن قیس پر ہوا۔

فقال الاحنف هذا الذی یفسد بین
الناس وابتعه رجلین فحمل علیه احدهما
فطعنه وضربه الاخر فقتله ثم حمل
براسه الی باب علیؓ فقال ائذن لقاتل
الزبیر فسمعه علیؓ فقال بشر قاتل
ابن صفیة بالنار ویکی علی وترحم
علیه عن امیر المومنین علی بن ابی
طالب رضی الله عنه قال سمعت اذنی
من فی رسول الله صلعم یقول لطلحة والزبیر
جارای فی الجنة رواه الترمذی وقال
هذا حدیث غریب عن ابی عثمان
النهدی قال لم یبق مع نبی الله صلی الله
علیه وسلم فی بعض تلک الایام التی
قاتل فیهن رسول الله صلی الله علیه
وسلم غیر طلحة وسعد باب
مناقب امیر المومنین ابی محمد بن
الحسن وامیر المومنین ابی عبد الله
الحسین رضی الله عنهما عن ابی
بکرة رضی الله عنه قالت رایت رسول
الله صلی الله علیه وسلم علی المنبر و
الحسن بن علی الی جنبه وهو یقبل علی
الناس مرة وعلیه اخری ویقول
ان ابنی هذا سید ولعل الله ان یصلح

اور وہ لوگوں سے کنارہ کش تھے احنف بولا یہی شخص ہے
جسنے لوگوں میں فساد برپا کیا اور اونکے جیسے دو آدمی لالچ لیکر
سواون دونوں میں سے ایک نے زبیر پر حملہ کرکے نیزہ کا کچوکا مارا
اور دوسرے نے تلوار مار کر شہید کر ڈالا پھر وہ شخص حضرت علی رضؓ
کے دروازہ پر اُنکا سر لاکر کہنے لگا ای لوگو زبیر کے قاتل کیلئے
اندر جانے کی اجازت مانگو حضرت علی نے سنکر فرمایا ابن صفیہ کے
قاتل کو دوزخکی بشارت دو آپ اوپر بہت روئے اور ترحم
کہا ترمذی میں امیر المومنین حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ
عنہ سے روایت ہے کہ میرے کانوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ
مبارک سے سنا فرماتے تھے طلحہ اور زبیر جنت میں میرے پڑوسی ہونگے
ابو عثمان نہدی کہتے ہیں کہ بعض اون ایام میں جنمیں رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے مقاتلہ کیا تو آپکے ساتھ بجز طلحہ اور زبیر
کے کوئی دوسرا نہ رہا۔

امیر المومنین ابو محمد حسن رضی اللہ عنہ اور امیر المومنین ابو عبد اللہ حسین رضی اللہ عنہ کے مناقب۔

بخاری میں ابو بکر رضؓ سے روایت ہے کہ میںنے رسول خدا صلعم
کو منبر پر دیکھا اور حسن بن علی آپ کے پہلو میں بیٹھے
تھے آپ کبھی تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے تھے اور
کبھی حسن کی طرف التفات فرماتے تھے اور کہتے تھے
یہ میرا بیٹا سردار ہے شاید خدا تعالی اس کی
وجہ سے مسلمانوں کی دو بڑی جماعتوں میں صلح
کرائے۔

به بین فئتین عظیمتین من المسلمین
رواہ البخاری عن عقبۃ بن الحارث
رضی اللہ عنہ قال صلی ابو بکر العصر
ثم خرج یمشی ومعہ علیؑ فرأی الحسنؑ
یلعب مع الصبیان فحملہ علی عاتقہ و
قال بابی شبیہ بالنبی لیس شبیہا بعلیؑ
وعلیؑ یضحک رواہ البخاری عن البراء
بن عازب رضی اللہ عنہ قال رایت
النبی صلی اللہ علیہ وسلم والحسن بن
علی علی عاتقہ یقول اللھم انی احبہ فاحبہ
رواہ البخاری ومسلم عن ابی ھریرۃؓ
قال خرجت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فی طائفۃ من النھار حتی اتی خباء
فاطمۃ فقال اثم لکم اثم لکم یعنی حسنا
فلبثت ان جاء یسعی حتی اعتنق کل واحد
منھما صاحبہ فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اللھم انی اُحبہ فاَحبہ واحب
من یحبہ رواہ البخاری ومسلم عن
انسؓ قال لم یکن احدٌ یشبہ بالنبی
صلی اللہ علیہ وسلم الا الحسن بن
علی رواہ البخاری وعنہ قال کان الحسن
بن علی اشبھھم وجھا برسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم رواہ احمد فی مسندہ

بخاری میں عقبہ بن حارث سے روایت ہے کہ ابوبکر رضؓ عصر کی
نماز پڑھکر نکلے اور حضرت علی آپکے ساتھ چلے جاتے تھے
سو ابوبکر رضؓ نے حسن کو بچوں کے ساتھ کھیلتا پا کر اپنے
کندھے پر بٹھا لیا اور فرمایا میرا باپ قربان ہو یہ تو رسول خدا
سے مشابہ ہیں علی کے ساتھ مشابہت نہیں رکھتے اور حضرت
علیؑ ہنسے خوشی کے ہنستے تھے۔ بخاری مسلم میں براء بن عازب سے
روایت ہے کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ
آپکے کندھے مبارک پر حسن سوار تھے اور آپ ارشاد فرماتے
تھے خداوندا میں اسے دوست رکھتا ہوں سو تو بھی
اسے دوست رکھ بخاری مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے
کہ میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دن کے کچھ حصہ
باہر نکلا حتی کہ رسول خدا فاطمہؑ کے گھر تشریف لائے اور فرمانے
لگے کیا یہاں لڑکا ہے کیا یہاں لڑکا ہے اس سے آپکی مراد حسن
تھی پس تھوڑی سی دیر آپ ٹھہرے ہونگے کہ اتنے میں حسن دوڑتے
ہوئے آئے اور دونوں میں سے ہر ایک نے اپنے صاحب کا معانقہ
کیا یعنے حضرت حسنؑ رسول خدا سے اور آپ حسن سے بغل گیر ہوئے
پھر حضرت نے فرمایا خداوندا میں اسے دوست رکھتا ہوں سو تو
بھی اسے دوست رکھ اور جو اسے دوست رکھے اسے بھی
دوست رکھ بخاری میں انس سے روایت ہے کہ سوائے
حسن بن علی کے اور کوئی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
سے مشابہت نہ رکھتا تھا۔ امام احمد مسند میں حضرت انس سے روایت
کرتے ہیں کہ حسن بن علی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے چہرہ
مبارک میں سب سے زیادہ مشابہت رکھتے تھے

عن عبد الله بن الزبير قال رأيت
رسول الله صلى الله عليه وسلم يجيء
الحسن يركب على ظهره وما ينزل حتى
يكون هو الذي ينزل ولقد رأيته
يجيء وهو راكع فيفرج له بين رجليه
حتى يخرج من الجانب الآخر رواه
ابن سعد عن ابي هريرة قال خرج
النبي صلى الله عليه وسلم في طائفة
من النهار لا يكلمني ولا اكلمه حتى اتى
سوق بني قينقاع فجلس بفناء بيت
فقال اثم لكع فحبسته شيئا فظننت
انها تلبسه سخابا او تغسله فجاء
الحسن يشتد حتى عانقه وقبله وقال
اللهم احبه واحب من يحبه رواه البخاري
ومسلم واحمد عن ابي هريرة قال
كنت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم
في سوق من اسواق المدينة فانصرف
وانصرفت فقال لي اثم لكع ثلاثا ادع
لي الحسن بن علي فدعوته فجاء وفي
عنقه السخاب فالتزمه النبي صلى الله
عليه وسلم بيده وقال اللهم اني احبه
فاحبه واحب من يحبه رواه البخاري
ومسلم وقال ابو هريرة فما كان احد

ابن سعد عبد اللہ بن زبیر سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو دیکھا کہ حسن آتے تھے اور آپکی پشت مبارک پر چڑھ
جاتے تھے اور جبتک وہ خود نہ اترتے حضرت اونہیں اوتارتے اور میں نے
آنحضرت کو اس حال میں بھی دیکھا کہ آپ رکوع میں ہوتے اور حسن آپکی
ٹانگوں میں آتے تو آپ انکی واسطے اپنے دونوں پیروں میں کشادگی
کرتے یہانتک کہ وہ ایک جانب سے نکلکر دوسری طرف جا بیٹھتے۔ بخاری اور
مسلم اور احمد ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
دن کے ایک حصہ میں باہر تشریف لے گئے میں بھی آپکے ساتھ
گیا۔ مگر نہ تو آپنے مجھسے بات کی اور نہ میں آپسے بول سکا یہانتک کہ
آپ بنی قینقاع کے بازار میں تشریف لائے اور حضرت علی کے گھر کے
صحن میں بیٹھکر فرمانے لگے کیا یہاں لڑکا ہے حضرت فاطمہ نے آپکو
ٹہرایا میں گمان کرتا تھا کہ شاید حضرت فاطمہ حسن کو کچھ نہلا دھلا رہی ہونگی
یا اونہیں نہلا رہی ہونگی اتنے میں حسن دوڑتے ہوئے آئے حتی کہ حضرت نے اونہیں گلے
سے لگا لیا اور کولیلیا اور فرمایا خدایا میں اسے دوست رکھتا ہوں
اور جو اسے دوست رکھے اسے بھی دوست رکھ۔ بخاری مسلم میں ابوہریرہ
سے روایت ہے کہ میں مدینہ کے بازاروں میں سے ایک بازار میں آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا جب میں وہاں سے پلٹا تو مجھے رسول خدا نے
تین دفعہ فرمایا اے لڑکے میرے لیئے حسن بن علی کو بلا میں نے
اونہیں بلایا حسن آئے اور انکی گردن میں گلوبند تھا سو نبی
صلے اللہ علیہ وسلم نے اونہیں چمٹا لیا اور فرمایا یا رب خدایا میں
اسے دوست رکھتا ہوں پس تو بھی اسے دوست رکھ اور جو اسے دوست
رکھے اسے بھی دوست رکھ۔ ابوہریرہ کہتے ہیں میرے نزدیک
حسن بن علی سے اور کوئی زیادہ محبوب نہ تھا۔

عندی احب الی من الحسن بن علی
بعد ما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
وقال ابو ھریرۃ وکان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یقبلہ رواہ البخاری
عن محمد بن علی قال حج الحسن بن
علی من المدینۃ الی مکۃ عشرین
حجۃ علی قدمیہ والیخائب تقاد معہ
وکان یقول انی استحیی من اللہ ان
القاہ ولم امش الی بیتہ رواہ ابو
نعیم الاصفہانی فی الحلیۃ عن ابی
ھریرۃ قال قبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم الحسن بن علی وعندہ الاقرع
بن حابس فقال ان لی عشرۃ من
الولد ما قبلت منھم احدا فنظر الیہ رسول اللہ
صلعم ثم قال من لا یرحم لا یرحم رواہ
البخاری ومسلم عن عبد اللہ بن
عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم حامل الحسن بن علی
علی عاتقہ فقال رجل نعم المرکب رکبت
یا غلام فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
ونعم الراکب ھو رواہ الترمذی
عن ام الفضل بنت الحارث زوج
العباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہما

اوسکے بعد کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کے حق میں
یہ جملہ فرمایا۔ اور ابو ہریرہ یوں ہی کہتے ہیں کہ رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم حسن کا بوسہ لیتے تھے۔
ابو نعیم اصفہانی حلیہ میں محمد بن علی سے روایت کرتے ہیں کہ
حسن بن علی نے مدینہ سے مکہ تک پاپیادہ چلکر بیس حج کیئے
اور اونکی سواریاں اونکے ساتھ کوتل چلتی تھیں آپ
فرمایا کرتے تھے مجھے خدا سے شرم آتی ہی کہ ایسے حال میں
اوس سے ملاقات کروں کہ اوسکے گھر تک پیادہ رستہ
نہ چلا ہوں۔ بخاری مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے
کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حسن بن علی کو
پیار کیا بوسہ لیا اوسوقت اقرع بن حابس آپکے
پاس بیٹھے تھے کہنے لگے بلا شبہہ میرے دس فرزند ہیں میں
نے کسیکا آجتک بوسہ نہیں لیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے اونکی طرف دیکھکر فرمایا جو کسی پر رحم نہیں کرتا
اوسپر خدا کی طرف سے بھی رحمت نہیں ہوتی۔ ترمذی میں
عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم حسن بن علی کو اپنے کندھے مبارک پر چڑھائے
ہوئے تشریف لیئے جاتے تھے ایک شخص نے کہا اے لڑکے
تو اچھی سواری پر سوار ہوا حضرت نے فرمایا سوار
بھی اچھا ہے۔
بیہقی دلائل النبوۃ میں ام الفضل حارث کی
بیٹی عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کی بی بی
سے روایت ہے

انها دخلت على رسول الله صلى الله عليه
وسلم فقالت يا رسول الله انى رايت
حلما منكرا الليلة قال وما هو قالت انه
شديد قال وما هو قالت رايت كان
قطعة من جسدك قطعت ووضعت
فى حجرى فقال رسول الله صلى الله
عليه وسلم رايت خيرا تلد فاطمة
ان شاء الله غلاما فيكون فى حجرك فولدت
فاطمة الحسين فكان فى حجرى كما قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم فدخلت
يوما على رسول الله صلى الله عليه وسلم
فوضعته فى حجره ثم كانت منى التفاتة
فاذا عينا رسول الله صلى الله عليه وسلم
تهريقان الدموع قالت فقلت يا نبى الله
بابى انت وامى مالك قال اتانى جبرئيل
عليه السلام فاخبرنى ان امتى ستقتل
ابنى هذا فقلت هذا قال نعم واتانى بتربة
من تربته حمراء رواه البيهقى فى دلائل
النبوة عن عبد الرحمن بن نعم قال
سمعت عبد الله بن عمر رضى الله عنه
وسأله رجل من المحرم قال شعبة
احسبه يقتل الذباب قال اهل العراق
يسألونى عن الذباب وقد قتلوا ابن

کہ وہ رسول خدا کی پاس جاکر کہے کہ میں نے رسول خدا سے آجر ا کو ایک
برا خواب دیکھا ہے فرمایا وہ کیا کہا اوسکا بیان سنتے ہے یعنے اوسکا اظہار
ناگوار طبیعت ہے حضرت نے فرمایا وہ کیا کہا میں خواب میں دیکھتی ہوں
کہ آپکے جسم کا ایک ٹکڑا کاٹ کر میری گود میں رکھ دیا گیا ہے
آنحضرت نے فرمایا تو نے تو عمدہ خواب دیکھا ہے انشاء اللہ فاطمہ کے ہاں
لڑکا پیدا ہوگا اور اوسے تیرے کنار عاطفت میں دینگے چنانچہ حضرت
فاطمہ کے ہاں حسین پیدا ہوئے اور میری گود میں آئے جیسا کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا ام الفضل کہتی ہیں
اسکے بعد میں ایکدن رسول خدا صلعم کی پاس حاضر ہوئے اور حسین کو اپنی گود
میں سے حضرت کی گودی میں دیدیا پھر میں اور طرف دیکھنے لگی کہ
ناگہاں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی دونوں آنکھیں آنسو بہا رہی
تھیں میں نے کہا آپ رسول خدا پر میرے والدین آپ سے قربان ہوں آپکو کیا
ہوا کیوں رونے لگے۔ فرمایا جبرئیل علیہ السلام نے مجھے
آکر خبر دی ہے کہ میری امت عنقریب اس لڑکے کو قتل کریگی
میں نے عرض کیا کیا اسکو قتل کریگی فرمایا ہاں اور انکے مقتل کی
سرخ مٹی مجھے لاکر دی ہے۔ بخاری میں عبد الرحمن بن نعم
سے روایت ہے کہ میں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے
سنا کہ اونسے ایک شخص نے محرم کی بابت سوال کیا تھا۔
شعبہ (راوی حدیث) کہتے ہیں میں اوس سائل کو گمان
کرتا ہوں کہ اونسے مکھی کے مارنے سے پوچھا (یعنے اگر
محرم حالت احرام میں مکھی مار ڈالے تو اوسپر کیا
بدلہ ہے) عبد اللہ بن عمر نے جواب دیا کہ اہل عراق
یعنے کوفی مکھی کی بابت مجھسے سوال کرتے ہیں۔

بنت رسول الله ﷺ وقال رسول الله ﷺ
هما ریحانای من الدنیا رواه البخاری
وفی روایة الترمذی عنه ان رجلا
من اهل العراق سال ابن عمر رض عن
دم البعوض یصیب الثوب
فقال ابن عمر رض انظروا الی هذا السائل
عن دم البعوض وقد قتلوا ابن رسول
الله صلی الله علیه وسلم واسمعت رسول الله صلی
الله علیه وسلم یقول ان الحسن و
الحسین هما ریحانتای من الدنیا عن
عبد الله بن عباس قال رایت النبی صلی
الله علیه وسلم فیما یری النائم ذات یوم
بنصف النهار اشعث اغبر بیده قارورة
فیها دم فقلت بابی انت وامی ما هذا
قال هذا دم الحسین واصحابه لم ازل
القطه منذ الیوم فاحصی ذلک الوقت
فاذا قتل ذلک الوقت رواه احمد و
البیهقی فی دلائل النبوة عن سلمی
قالت دخلت علی ام سلمة وهی تبکی فقلت
ما یبکیک قالت رایت رسول الله صلی الله علیه
وسلم تعنی فی المنام وعلی راسه و لحیته
التراب فقلت مالک یا رسول الله قال شهدت
قتل الحسین آنفا رواه الترمذی وقال هذا

حالانکہ وہ نواسہ کو ناحق قتل کروالا جسکی
شان میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ یہ دونوں
(حسنین) دنیا میں میرے دو پھول ہیں ترمذی کی ایک روایت میں
عبدالرحمن نے یوں آیا ہے کہ عراقیوں سے ایک شخص نے ابن عمر سے
مچھر کے خون کی بابت جو کپڑے کو پہونچے سوال کیا ابن عمر رضی اللہ
عنہ نے فرمایا اس سائل کو دیکھو کہ مچھر کے خون سے پوچھتا ہے
حالانکہ وہ نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے فرزند کو قتل
کروالا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ حسن و
حسین دنیا کہ میرے دو پھول ہیں امام احمد اور بیہقی عبداللہ بن عباس سے
روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اوس
حال میں دیکھا کہ سونے والا دیکھتا ہے ایکدن دوپہر کو رسول
خدا کو خواب میں دیکھا پراگندہ بال اور گرد آلودہ آپ کے
ہاتھ میں ایک شیشہ تھا جس میں خون بھرا ہوا تھا میں نے کہا
میری ماں باپ آپ پر سے فدا ہوں کیا حال ہے اور یہ خون
کیسا ہے فرمایا یہ حسین اور اونکے یاروں کا خون ہے میں
اسوقت تک صبح سے اوس خون کو جمع کرتا رہا ہوں۔ ابن
عباس کہتے ہیں کہ میں نے اسوقت کا حساب کیا تو یہی وقت
حسین کے قتل کا وقت تھا۔ ترمذی میں سلمی سے روایت ہے
کہ ام سلمہ کے پاس آئی وہ بیٹھیں رو رہی تھیں میں نے کہا
آپکے رونیکا کیا باعث ہے کہا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم کو خواب میں دیکھا اور اونکے سر اور داڑھی مبارک پر
خاک تھی جب میں نے اسکا سبب پوچھا تو فرمایا میں قتل حسین
میں ابھی حاضر ہوا تھا۔

حدیث غریب عن انس قال اتی عبید اللہ بن
زیاد برأس الحسین فجعل فی طشت فجعل ینکت
وقال فی حسنہ شیئا فقلت واللہ انہ کان اشبہھم
برسول اللہ صلعم وکان مخضوبا بالوسمۃ رواہ
البخاری عن الاعمش عن عمارۃ بن عمیر قال لما جیئ
براس عبید اللہ بن زیاد واصحابہ نضد فی المسجد
فی الرحبۃ فانتھیت الیھم وھم یقولون قد جاءت قد جاءت
فاذا حیۃ قد جاء تتخلل الرؤس حتی دخلت فی منخری
عبید اللہ بن زیاد فکثت ھنیۃ ثم خرجت فذھبت حتی
تغیبت ثم قالوا قد جاءت قد جاءت ففعلت ذلک مرتین
او ثلاثا رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث حسن صحیح
عن لبابۃ بنت الحارث ام الفضل قالت کان الحسین
بن علی فی حجر رسول اللہ صلعم فبال علیہ فقالت
فقلت الیس تؤتی واعطنی ازارک حتی اغسلہ قال انما
یغسل من بول الانثی وینضح من بول الذکر رواہ
ابوداؤد وفی روایۃ یا ام الفضل لقد اوجع قلبی
ما فعلت بہ ثم قال ینضح او یرش بول الغلام ویغسل
بول الجاریۃ عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال
کنت عند ابن زیاد فجیئ براس الحسین فجعل
ینضرب بقضیب فی انفہ ویقول ما رایت امثل
ھذا حسنا فقلت اما انہ کان من اشبھھم برسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ الترمذی
وقال ھذا حدیث حسن صحیح غریب

امام بخاری انس سے روایت کرتے ہیں کہ عبید اللہ بن زیاد کی پاس امام حسین
کا سر لایا گیا پھر وہ ایک طشت میں کہا گیا عبید اللہ بن زیاد آپ کی ناک
مبارک کو لکڑی سے کریدتا تھا اور آپکے حسن میں کوئی عیب لگاتا تھا میں نے کہا
بخدا تمام اہلبیت میں سب سے زائد مشابہ رسول خدا کے ساتھ یہی ہیں انس کہتے
ہیں کہ امام حسین کا سر مبارک وسمہ سے رنگا ہوا تھا ترمذی میں عمارہ بن عمیر
سے روایت کرتے ہیں کہ جب عبید اللہ بن زیاد اور اوسکے ساتھیوں
کے سر مسجد کے حویلی میں ڈالدئے گئے تو میں بھی وہاں گیا لوگ کہہ رہے تھے
کہ دیکھو آیا وہ آیا ناگاہ ایک سانپ پتا چلا لوگوں کے بیچ میں اور ان سروں کے
درمیان سے ہوتا ہوا آیا حتے کہ عبید اللہ بن زیاد کے نتھنوں میں گھس گیا
اور تھوڑے دیر ٹھہر کر نکل آیا پھر چلا گیا یہانتک کہ غائب ہو گیا اسی
پھر لوگ کہنے لگے دیکھو وہ آیا وہ آیا پس اوسنے دو یا تین مرتبہ ایسا ہی کیا
ابوداؤد میں لبابہ حارث کی بیٹی ام فضل سے روایت کرتے ہیں کہ حسین
بن علی رسول خدا کی گود میں تھے اور آپ نے اونہوں نے پیشاب کر دیا ام فضل
کہتی ہیں میں نے عرض کیا آپ کپڑا اوڑھ لیجئے اور مجھے اپنی ازار دیدیجئے
تاکہ آپکے دھونے والوں فرمایا لڑکی کا پیشاب دھویا جاتا ہے اور لڑکیکے پیشاب
پر صرف پانی چھڑکنا کافی ہو سکتا ہے اور ایک روایت میں ہے اے ام الفضل
تو نے حسین کے ساتھ کیا اوسنے میرے دل کو صدمہ پہونچایا پھر فرمایا لڑکے
کے پیشاب پر پانی چھڑکا جاوے اور لڑکیکا پیشاب دھویا جاوے
ترمذی میں انس بن مالک سے روایت ہے کہ میں ابن زیاد نا بکار کے
پاس تھا کہ حسین کا سر کریم لایا گیا سو وہ اونکی ناک میں
چھڑی مارتا اور کہتا تھا میں نے اس جیسا حسن نہیں دیکھا۔
انس کہتے ہیں میں نے کہا یہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
کے سب سے زائد مشابہ تھے۔

قال ابن سعدٍ ولما ولد یعنی الحسین
اذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فی اذنہ وقال ابن عباس کان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحبہ ویحمل
علی عاتقہ ویقبل شفتیہ وثنایاہ
قال ودخل علیہ یوماً جبرئیل علیہ
السلام وھو یقبلہ فقال اتحبہ قال
نعم قال ان امتک ستقتلہ روی ابن
سعدٍ فی الطبقات عن یحیی بن عبیدٍ
عن عبید اللہ بن الولید عن عبد اللہ بن عبید
بن عمیر قال حج الحسین خمساً وعشرین
حجۃً ماشیاً وان رکائبہ تقاد معہ وذکر ابن
سعدٍ ایضاً ان الحسین جاء یوماً الی
عمر علیہ السلام وھو یخطب علی منبر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہ
انزل عن منبر ابی فاخذ فقعدہ الی
جنبہ وقال ھل انبت الشعر علی رؤستا
الا ابوک عن محمد بن علی عن
ابیہ علیٍ علیہ السلام قال لما ولد لی
الحسن سمیتہ باسم عمی حمزۃ ولما
ولد الحسین سمیتہ باسم اخی جعفر
فدعانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فقال یا ابا تراب ان اللہ تعالی قد امرنی

ابن سعد کہتے ہیں جب حسین رضہ پیدا ہوئے تو رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے اونکے کانوں میں اذان دی ابن عباس کہتے
ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اونہیں دوست رکھتے
تھے اور اپنے کندہے مبارک پر چڑھائے پھرتے تھے اور اونکے
دونوں لبوں اور آگے کے دانتوں کو بوسہ دیتے تھے اور
ایکدن آپکے پاس جبرئیل آئے اور آپ حسین کو پیار کر رہے
تھے کہا کیا آپ انہیں محبوب رکھتے ہیں فرمایا بیشک کہا
آپ کی امت انہیں عنقریب قتل کریگی۔ ابن سعد طبقات میں
یحیے بن عبید اور وہ عبید اللہ بن ولید اور اور وہ عبد اللہ بن
عبید بن عمیر سے روایت کرتے ہیں کہ امام حسین نے ۲۵ حج
پا پیادہ کیے اور آپ کی سواریاں آگے آگے چلتی تھیں۔
ابن سعد کہتے ہیں کہ امام حسین رضی اللہ عنہ ایکدن عمر
رضے اللہ عنہ کے پاس آئے اور وہ رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم کے منبر پر خطبہ پڑھ رہے تھے آکر کہنے لگے آپ میرے
باپ کے منبر سے اوتریئے۔ حضرت عمر نے اونکو پکڑکے اپنے
پہلو میں بٹھالیا اور فرمایا ہمارے سر کے بال ہی آپکے
والد کے طفیل سے اوگے ہیں۔ امام احمد کی مسند میں محمد بن
علی اپنے والد حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کرتے
ہیں کہ جب حسن پیدا ہوئے تو میں نے اونکا نام اپنے
چچا کے نام پر حمزہ رکھا اور جب حسین پیدا ہوئے
تو میں نے اونکا نام اپنے بھائی کے نام پر جعفر رکھا آپ
مجھے رسول خدا نے بلاکر فرمایا اے ابو تراب اللہ
تعالے نے مجھے حکم فرمایا ہے۔ کہ میں ان دونوں

ان اغیر باسم هذین الغلامین فسمّاهما حسنًا وحسینًا رواه احمد فی المسند

عن انس بن مالکٍ قال لم یکن احدٌ اشبه بالنبیّ صلے الله علیه وسلم من الحسن بن علی وقال فی الحسین ایضًا کان اشبههم برسول الله صلی الله علیه وسلم رواه البخاری **عن** ابی سعید الخدری قال قال رسول الله صلے الله علیه وسلم الحسن والحسین سیدا شبّاب اهل الجنة رواه الترمذی

عن عبد الله بن عمر ان رسول الله صلے الله علیه وسلم قال ان الحسن والحسین هما ریحانتای من الدنیا رواه الترمذی **عن** اسامة بن زیدٍ قال طرقت النبی صلے الله علیه وسلم ذات لیلة فی بعض الحاجة فخرج النبی صلے الله علیه وسلم وهو مشتمل علے شیءٍ لا ادری ما هو فلما فرغت من حاجتی قلت ما هذا الذی انت مشتمل علیه فکشفه فاذا الحسن والحسین علے ورکیه فقال هذان ابنای وابنا ابنتی اللهم انی اُحبّهما فاحبهما واحبب من یحبهما رواه الترمذی **عن** انس

لڑکوں کا نام پلٹ دوں۔

سو آپنے اون دونوں کا حسن وحسین نام رکھا۔ بخاری میں انس بن مالک سے روایت ہے کہ حسن بن علی سے زیادہ کوئی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے مشابہ نہ تھا اور حسین کے حق میں بھی انس نے کہا کہ وہ بھی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اور لوگوں کی نسبت زیادہ مشابہ تھی ترمذی میں ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امام حسن وحسین جنت کے جوانوں کے سردار ہیں ترمذی میں ابن عمر سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حسن وحسین دنیا کے میرے دو پھول ہیں۔ ترمذی میں اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ میں رسول خدا صلعم کے پاس اپنی کسی حاجت کے واسطے رات کو گیا سو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نکلے اس حال میں کہ اپنی پیٹھ پر کچھ لپیٹے ہوئے تھے مجھے معلوم نہ تھا کہ وہ کیا چیز ہے جب میں اپنے کام سے فارغ ہوا تو عرض کرنے لگا یہ کیا چیز ہے جسے آپ لپیٹے ہوئے ہیں پس آپ نے اوسے کھولکر دکھایا یکایک حسن و حسین دونوں آپکے کولوں پر تھے پھر آپنے فرمایا یہ دونوں میرے بیٹے اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں۔ یا اللہ میں انہیں دوست رکھتا ہوں تو بھی اونہیں دوست رکھ اور اوسکے دوستوں کو بھی دوست رکھ ترمذی میں انس سے روایت ہے کہ

قال سئل رسول الله صلے الله علیه وسلم ای اهل بیتك احب الیك قال الحسن والحسین وکان یقول لفاطمة ادعی لی ابنی فیشمهما ویضمهما الیه رواه الترمذی وقال هذا حدیث حسن غریب عن حذیفة بن الیمان قال سألتنی امی متی عهدك تعنی بالنبی صلے الله علیه وسلم فقلت مالی به عهد منذ کذا وکذا فنالت منی فقلت لها قلت لامی دعینی آتی النبی صلے الله علیه وسلم فأصلی معه المغرب فاسأله ان یستغفر لی ولك فاتیت النبی صلے الله علیه وسلم فصلیت معه المغرب فصلے حتی صلی العشاء ثم انفتل فتبعته فسمع صوتی فقال من هذا حذیفة قلت نعم قال ما حاجتك غفر الله لك ولامك ان هذا ملك لم ینزل الارض قط قبل هذه اللیلة استأذن ربه ان یسلم علی ویبشرنی بان فاطمة سیدة نساء اهل الجنة وان الحسن والحسین سیدا شباب اهل الجنة رواه الترمذی وقال هذا

کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کسینے پوچھا آپ کو اہلبیت میں سے کون شخص زیادہ محبوب ہے فرمایا حسن و حسین اور آنحضرت فاطمہؓ سے فرماتے تھے کہ میرے لیئے اپنے دونوں بیٹوں کو بلاؤ پھر آپ اونہیں سونگھتے اور اپنی طرف چمٹاتے تھے۔ ترمذی میں حذیفہ رضہ سے روایت ہے کہ مجھ سے میری ماں نے پوچھا تو حضرت کی خدمت میں کسوقت جایا کرتا ہے میں نے کہا کہ اتنی مدت سے میرا حاضری کا وقت مقرر نہیں یعنے اکثر غیر حاضر رہتا ہوں یہ سنکر وہ مجھپر بہت خفا ہوئیں میں نے کہا اب تو جو کچھ ہوا سو ہوا۔ آج حضرت کے ساتھ مغرب کی نماز جا پڑھا ہوں اور حضرت سے سوال کرتا ہوں کہ وہ میری اور تمہارے لیئے بخشش کی دعا مانگیں۔ پھر میں آپ کے پاس حاضر ہوا اور مغرب اون کے ساتھ پڑھی آپ نوافل پڑھتے رہے۔ یہاں تک کہ عشا پڑھکر لوٹے۔ میں آپ کے پیچھے ہولیا میری آواز سنکر فرمایا۔ کون کیا حذیفہ ہے۔ میں نے کہا جی ہاں فرمایا تمہارا کیا مطلب ہے اللہ تمہیں اور تمہاری والدہ کو بخشے پھر فرمایا یہ ایک فرشتہ تھا جو اس رات سے پہلے کبھی زمین پر نہ آیا تھا اوسنے اپنے رب سے اجازت مانگی کہ مجھے آکر سلام کرے اور اس امر کی بشارت دے کہ فاطمہ جنت کی عورتوں کی سردار اور حسن و حسین جوان جنتیوں کے سردار ہیں

حدیث حسن غریب عن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ قال الحسن اشبہ برسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ما بین صدر الی الراس والحسین اشبہ النبی صلے اللہ علیہ وسلم ما کان اسفل من ذلک رواہ الترمذی عن یعلی بن مرۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ حسین منی وانا من حسین احب اللہ من احب حسنا حسین سبط من الاسباط رواہ الترمذی عن بریدۃ قال خطبنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فاقبل الحسن والحسین وعلیھما قمیصان احمران یمشیان ویعثران فنزل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فحملھما ووضعھما بین یدیہ ثم قال صدق اللہ انما اموالکم واولادکم فتنۃ نظرت الی ھذین الصبیین یمشیان ویعثران فلم اصبر حتی قطعت حدیثی ورفعتھما رواہ الترمذی وابوداود والنسائی عن ھانیٔ بن ھانیٔ عن علی علیہ السلام قال لما ولد الحسن سمیتہ حربا

ترمذی میں براء بن عازب سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم حسن وحسین کو دیکھکر فرمایا اے اللہ میں انھیں دوست رکھتا ہوں تو بھی ان دونوں کو دوست رکھ۔ ترمذی میں حضرت علی سے روایت ہے کہ امام حسن سینہ سے سر تک رسول خدا صلعم سے زائد مشابہت رکھتے تھے اور امام حسین سینہ سے نیچے تک۔

ترمذی میں یعلی بن مرہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے۔ جس نے حسین کو دوست رکھا اوسنے خدا کو دوست رکھا۔ حسین اسباط میں سے ایک سبط ہے۔ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی میں بریدہ سے روایت ہے کہ رسول خدا نے ہمیں خطبہ سنایا اتنے میں حسن وحسین آئے اور دو سرخ کرتے پہنے ہوئے تھے (ضعف یا صغر سنی کی وجہ سے) چلتے اور گر پڑتے تھے۔ رسول خدا یہ دیکھکر منبر سے اوترے۔ اور انہیں گودی میں لے لیا۔ اور اپنے آگے ٹھہرا کر فرمایا۔ اللہ تعالے نے سچ فرمایا ہے انما اموالکم واولادکم فتنۃ۔ میں نے ان دونوں بچوں کو دیکھا وہ چلتے تھے اور گر گر پڑتے تھے سو مجھے صبر نہ ہو سکا حتے کہ بیچ میں اپنا کلام قطع کیا اور ان دونوں کو گودی لیکر ٹھہرا لیا۔ امام احمد ہانی بن ہانی سے اور وہ حضرت علی سے روایت کرتے ہیں کہ جب حسن پیدا ہوئے تو میں نے اونکا نام حرب رکھا

فقال رسول الله صلعم ارونی ابنی فاسمیتموہ فقلت
حربا فقال لا بل ھو حسن فلما ولد حسین
سمیتہ حربا فقال لا بل ھو حسین باسماء ولد ھارون
علیہ السلام شبر و شبیر و فی
روایۃ لما ولد الثالث سمیتہ حربا
فقال رسول الله صلی الله علیه و
سلم بل ھو محسن مثل شبر رواہ
احمد عن سفینۃ مولی رسول
الله صلی الله علیه وسلم یقول ان
رسول الله صلی الله علیه وسلم
الخلافۃ بعدی ثلثون سنۃ ثم
تصیر ملکا فقال سفینۃ و اسمہ
مھران نظرت فاذا خلافۃ ابی بکر
سنتان وخلافۃ عمر عشر سنین
وخلافۃ عثمان اثنتی عشر سنۃ و
خلافۃ علی خمس سنین و باقی
الشھور تمام الثلاثین فکان فعل
الحسن نظر الامۃ رواہ احمد فی
الفضائل قال ابن سعد فی الطبقات
رای الحسن فی المنام مکتوبا بین عینیہ
قل ھو الله احد فاستبشر اھل بیتہ
بذلک فبلغ سعید بن المسیب فقال
ان صدقت رویاہ فما بقی من اجلہ

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے میرے بیٹے کو
دکھاؤ تم نے اوسکا کیا نام رکھا ہے میں نے عرض کیا حرب
فرمایا نہیں بلکہ وہ حسن ہے - پھر جب حسین پیدا ہوئے تو بھی
میں نے اون کا نام حرب ہی کہا پھر آپ نے فرمایا حسین نام
رکھو - ہارون علیہ السلام کے فرزندوں کے نام کے موافق کہ
شبر اور شبیر تھا اور ایک روایت میں ہے - جب تیسرا
لڑکا پیدا ہوا تو بھی میں نے اوسکا نام حرب رکھا رسول
خدا نے فرمایا نہیں بلکہ محسن نام رکھو جیسے کہ مشبر
امام احمد فضائل میں سفینہ رسول خدا کے غلام آزاد سے
روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا فرماتے تھے میرے پیچھے تیس
برس تک خلافت رہے گی پھر بادشاہت ہو جاوے گی
سفینہ کہتے ہیں (جبکا نام مہران ہی ہے) میں نے غور کیا تو ابو بکر
کی خلافت پورے دو برس رہی اور عمر رض کی خلافت
دس برس اور عثمان رض کی خلافت بارہ برس اور حضرت
علی کی خلافت پانچ برس اور کچھ مہینے جو تیس برس کو
پورے کرنے والی تھی - پس امام حسن کا فعل امت کی
مہلت اور شفقت کی نظر پر تھا - ابن سعد طبقات میں
کہتے ہیں کہ امام حسن نے خواب میں دیکھا کہ اون کی
دونوں آنکھوں کے درمیان قل ھو اللہ احد
لکھی ہوئی ہے - اہل بیت نے اس خواب کو سنکر
خوشیاں منائیں - مگر جب سعید بن المسیب کو خبر
پہونچی تو اونہوں نے فرمایا اگر حسن کا خواب سچا ہے تو
اونکی وفات میں تھوڑی ہی مدت باقی رہی ہے

الا القليل فمات بعد اياٍم عن
محمد بن علی بن حسین عن علی بن
ابی طالبٍ رضی اللہ عنہ قال عق رسولُ
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عن الحسین
بشاۃٍ وقال یا فاطمۃُ احلقی راسہ
وتصدّقی بزنۃ شعرہ فضۃً فوزنّا
فکان وزنہ درھمًا او بعض درھم
رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث
حسن غریب واسنادہ لیس بمتصل
لان محمد بن علی بن حسین لم یدرکْ
علی بن ابی طالبٍ عن عبد اللہ بن
عبّاسٍ انّ رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم عق عن الحسن والحسین
کبشًا کبشًا رواہ ابوداود وروے
النسائیُ کبشین کبشین عن ابی
رافع قال رایتُ رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم اذّن فی اذن الحسن بن
علی حین ولدتہ فاطمۃ بالصلوٰۃ
رواہ الترمذی وابوداود وقال
الترمذی ھذا حدیث حسن صحیح عن
یعلے قال انّ حسنًا وحسینًا استبقا
الی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
فضمھما الیہ وقال ان الولد مبخلۃ

چنانچہ اسکے چند روز بعد آپ کا انتقال ہو گیا۔
ترمذی میں امام باقر بن امام زین العابدین بن امام
شہید حسین رضہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضہ
ہیں کہ آنحضرت نے حسن کی طرف سے ایک بکری
کا عقیقہ کیا اور فرمایا اے فاطمہ اسکا سر مونڈو
اور بالوں کے وزن کے برابر چاندی تولکر صدقہ خیرات
کردو۔ ہم نے بالوں کو تولا تو اوس کا وزن
ایک درہم یا درہم سے کچھ کم اوترا۔ ترمذی
کہتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے اور اس کی اسناد
متصل نہیں ہے کیونکہ محمد بن علی بن حسین نے
حضرت علی کو نہیں پایا۔
ابوداؤد میں عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حسن وحسین کی
طرف سے ایک ایک دُنبہ عقیقہ میں ذبح کیا اور
نسائی کی روایت میں دو دو دُنبے آئے ہیں۔
ترمذی میں ابورافع سے روایت ہے کہ میں نے
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جسوقت
حضرت فاطمہ کے ہاں حسن پیدا ہوئے تو آپنے
اون کے کان میں نماز جیسے اذان دی۔
امام احمد یعلی سے روایت کرتے ہیں کہ حسن حسین
دوڑتے ہوئے رسول خدا کے پاس آئے
آپ نے اون دونوں کو اپنے بدن سے چمٹا لیا
اور فرمایا کہ اولاد بخیلی۔ اور نامردی کا

بجنبة رواه احمد عن عكرمة عن ابن عباس قال كان عمر بن الخطاب رضي الله عنه يحبّ الحسن والحسين ويقدّمهما على ولده ولقد قسم يومًا فاعطى الحسن والحسين كل واحد منهما عشرة آلاف درهم واعطى ولده عبد الله الف درهم فعاتبه ولده وقال علمت سابقتي في الاسلام وهجرتي وانت تفضل علىّ هذين الغلامين فقال ويحك يا عبد الله ايتني بجد مثل جدهما واب مثل ابيهما وامّ مثل امهما وحدّة مثل جدّتهما وخال مثل خالهما وخالة مثل خالتهما وعم مثل عمّهما وعمّة مثل عمّتهما جدّهما رسول الله وابوهما علىّ وامّهما فاطمة وجدّ خديجة وخالهما ابراهيم ابن رسول الله وخالتهما زينب ورقية وام كلثوم وعمّتهما جعفر ابن ابي طالب وعمتهما امّ هانئ بنت ابي طالب وذكر ابن سعد في الطبقات وقال كان ابن عباس يمسك بركاب الحسن والحسين حتى يركبا ويقول هما ابنا

سبب ہے۔

عکرمہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ حسن وحسین کو از حد دوست رکھتے تھے اور اپنے فرزند پر اونہیں مقدم جانتے تھے ایکدن آپنے کچھ مال تقسیم کیا اور حسن وحسین ہر ایک کو دس ہزار درہم دئے۔ اور اپنے بیٹے عبد اللہ کو صرف ہزار درہم دئے اونکے فرزند عبد اللہ اونسے بہت ناراض ہوئے اور خفا ہوکر کہنے لگے میرے اسلام میں سبقت قدیمی اور ہجرت میں تقدیم آپکو معلوم ہے اور آپ مجھپر ان دونوں لڑکوں کو فضیلت دیتا جائز رکھتے ہیں فرمایا اے عبد اللہ تجھے خرابی ہو اپنا نانا اون دونوں کے نانا ؤں جیسا ثابت کر اور اپنا باپ اون دونوں کے باپ جیسا اور اپنی ما اون کی ما جیسی اور اپنی نانی اونکی نانی جیسی اپنا ماموں اونکے ماموں کی مانند اپنی خالا اونکی خالہ کیطرح اپنے چچا کو اونکے چچا جیسا اپنی پھوپھی کو اونکی پھوپھی جیسی لے آ۔ پھر اونکی برابری کیجیو اونکا نانا رسول خدا اونکا باپ علی اون کی ما فاطمہ اونکی نانی خدیجہ اون کے ماموں ابراہیم رسول خدا کے بیٹے اونکی خالہ زینب اور رقیہ اور ام کلثوم اون کے چچا جعفر بن ابی طالب۔ اون کی پھوپھی امہانی بنت ابی طالب ہیں۔ ابن سعد کہتے ہیں کہ ابن عباس حسن وحسین کی رکاب پکڑ لیتے تھے یہاں تک کہ وہ سوار ہوتے اور فرماتے تھے

رسول الله صلے الله علیه وسلم و
قال ابن سعد کان الحسن یخضب
بالحناء والکتم **مناقب**
امّ الحسن سیّدة نساء العالمین
فاطمة الزهراء ابنت رسول الله
صلے الله علیه وسلم وبضعته علیها
الصّلوٰة والسّلام **عن** المسور بن
مخرمة ان رسول الله صلے الله علیه
وسلم قال فاطمة بضعة منی فمن اغضبها فقد
اغضبنی **عن** عائشة قالت دعا
النبی صلے الله علیه وسلم فاطمة
ابنته فی شکواه الذی قبض فیها فسارها
بشیء فبکت ثم دعاها فسارّها فضحکت
قالت فسألتها عن ذلک فقالت سارّنی
النبی صلے الله علیه وسلم فاخبرنی
انه یقبض فی وجعه الذی توفّی فیه
فبکیت ثم سارّنی فاخبرنی انی اول
اهل بیته اتبعه فضحکت رواهما البخاری
عن المسور بن مخرمة قال سمعت
رسول الله صلے الله علیه وسلم
یقول وهو علی المنبر ان بنی هشام
بن المغیرة استأذنوا فی ان ینکحوا
ابنتهم علیّ بن ابی طالب فلا اٰذن

یہ دونوں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادی
ہیں۔ ابن سعد کہتے ہیں کہ حسنؓ مہندی اور کتم کا خضاب
کیا کرتے تھے۔

جناب ام حسن۔ تمام جہان کی عورتوں کی سردار حضرت فاطمہ زہرا رسول خدا صلعم کی صاحبزادی رضی اللہ عنہا کے مناقب

مسور بن مخرمہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا فاطمہ میرے جسم کا ایک جز ہے جس نے اوسے
غصہ میں ڈالا اوسنے مجھے غصہ میں ڈالا۔ بخاری مسلم میں
حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی فاطمہ کو اپنی اوس بیماری میں
بلایا جس میں آپ کا انتقال ہوا یہ اونکے کان میں چپکے سے
کوئی بات کہی اور وہ رونے لگیں پھر اونہیں بلایا اور چپکے
ایک اور بات کہی جس سے وہ ہنسنے لگیں۔ عائشہ فرماتی ہیں کہ
میں نے فاطمہ سے اسبات کو پوچھا تو اونہوں نے جواب دیا کہ پہلے
مجھسے جو رسول خدا نے سرگوشی کی تھی تو مجھے خبر دی تھی کہ
جس مرض میں آپکا انتقال ہوا وہ اوسی مرض میں فوت ہونگے
یہ سنکر میں روئی پھر مجھ سے سرگوشی کرکے خبر دی کہ اہلبیت میں سب سے
پہلے میں ہی آپ سے ملونگی یہ سنکر میں ہنس دی۔ بخاری میں
مسور بن مخرمہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول خدا کو منبر پر
چڑھے ہوئے فرماتے سنا کہ بنی ہشام بن مغیرہ نے مجھسے اس امر
میں اجازت مانگی کہ وہ اپنی بیٹی کا نکاح علی بن ابیطالب
کے ساتھ کریں سو میں تو کبھی اجازت نہ دوں گا۔

ثم لا اذن ثم لا اذن ثم لا اذن
الا ان یرید ابن ابی طالب ان یطلق
ابنتی ویتکح ابنتھم فانما ھی بضعۃ
منی یریبنی ما اراھا ویؤذینی
ما اذاھا رواہ البخاری عن علی
رضی اللہ عنہ ان فاطمۃ شکت ما
تلقی من اثر الرحی فاتی النبی صلے
اللہ علیہ وسلم سبی فانطلقت
فلم تجدہ فوجدت عائشۃ فاخبرتھا
فلما جاء النبی صلے اللہ علیہ وسلم
اخبرتہ عائشۃ مجیء فاطمۃ فجاء
النبی صلے اللہ علیہ وسلم الینا و
قد اخذنا مضاجعنا فذھبت لاقوم
فقال علی مکانکما فقعد بیننا حتی
وجدت برد قدمیہ علی صدری
فقال الا اعلمکما خیرا مما سالتمانی اذا
اخذتما مضاجعکما تکبرا اربعا وثلاثین
وتسبحا ثلاثا وثلثین وتحمدا ثلاثا
وثلثین فھو خیر لکما من خادم رواہ
البخاری عن ام سلمۃ ان رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دعا فاطمۃ
عام الفتح فناجی فبکت ثم حدثھا
فضحکت فلما توفی رسول اللہ صلے اللہ

کبھی اجازت نہ دوں گا پھر نہ اذن دوں گا چار مرتبہ اسی کلمہ کو
تاکیداً فرمایا ہاں اگر علی بن ابی طالب کو منظور ہو تو میری بیٹی کو
طلاق دیدے اور انکی بیٹی سے نکاح کرلے کیونکہ فاطمہ میرے بدن کا
جزء ہے جو اسے قلق میں ڈالتا ہے وہ مجھے قلق میں ڈالتا ہے اور جو
اسے ایذا دیتا ہے وہ مجھے ایذا دیتا ہے۔ بخاری میں حضرت علی
سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ چکی کی مشقت سے شکایت کرتی تھیں
پس رسول خدا صلعم کے پاس کہیں سے برد آئے تو حضرت فاطمہ آنحضرت
کے پاس گئیں اور آپکو نہ پایا۔ حضرت عائشہ سے ملاقات کرکے
انہیں اس امر کی خبر دی (یعنے کہا جب حضرت تشریف
لائیں تو میری طرف سے عرض کرنا کہ وہ ایک برد ہ لینے آئی
تھی) سو جب رسول خدا گھر میں تشریف لائے تو عائشہ رض نے آپکو
فاطمہ رض کی آنیکی اطلاع دی سو نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس
آئے اور ہم اپنے بچھونوں میں لیٹے ہوئے تھے میں حضرت کو دیکھکر
کھڑا ہونے لگا فرمایا تم دونوں اپنی جگہ بیٹھے رہو اور آپ ہمارے
بیچ میں آبیٹھے حتے کہ میںنے آپکے قدموں کی ٹھنڈک اپنے سینہ میں پائی
پھر حضرت نے فرمایا میں تم کو ایک ایسی چیز سے بہتر جسکو تم نے
مجھ سے مانگی ہے نہ سکھا دوں۔ جب تم اپنے بچھونوں پر آکر لیٹو
تو ۳۴ دفعہ اللہ اکبر اور ۳۳ دفعہ سبحان اللہ اور ۳۳ دفعہ
الحمد للہ کہا کرو یہ تمہارے لیئے خادم سے بہتر ہے۔ ترمذی میں ام سلمہ
سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے عام
فتح کے دن حضرت فاطمہ کو بلایا اور تھوڑی دیر سرگوشی کرتے
رہے پس حضرت فاطمہ رونے لگیں پھر اون سے کچھ اور بات کہی وہ ہنسنے
لگیں حضرت عائشہ فرماتی ہیں جب رسول خدا فوت ہوگئے

سالتها عن بكائها وضحكها قالت اخبرني رسول الله
صلعم انه يموت بمرضه الذي توفي فيه فبكيت ثم اخبرني اني سيدة نساء
اهل الجنة الا مريم بنت عمران فضحكت رواه الترمذي
عن سفينة مولى ام سلمة ان
رجلا اضاف علي بن ابي طالب فصنع له طعاما فقال
فاطمة لو دعونا رسول الله صلعم فاكل معنا فدعوه
فجاء فوضع يديه على عضادتي الباب فراى القرام
فضرب في ناحية البيت فرجع فقالت فاطمة
فتبعته فقلت يا رسول الله ما ردك قال انه ليس لي
او لنبي ان يدخل بيتا مزوقا رواه احمد وابن
ماجة عن عائشة قالت ما رايت احدا كان اشبه
سمتا وهديا ودلا وفي رواية حديثا وكلاما برسول
الله صلعم من فاطمة كانت اذا دخلت عليه قام اليها
فاخذ بيدها فقبلها واجلسها في مجلسه وكان اذا دخل
عليها قامت اليه فاخذت بيده فقبلته واجلسته
في مجلسها رواه ابو داود وعن ام المومنين عائشة
صديقة وحبيبة رسول الله
قالت اقبلت فاطمة تمشي كان مشيتها مشي النبي
صلعم فقال مرحبا بابنتي ثم اجلسها عن يمينه
او شماله ثم اسر اليها حديثا فبكت فقلت لها لم
تبكين ثم اسر اليها حديثا فضحكت فقلت ما رايت
كاليوم فرحا اقرب من حزن فسالتها عما قال فقالت
ما كنت لافشي سر رسول الله صلعم حتى قبض

فتوحضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا روئیں اور ہنسنے کو دریافت کیا اونہوں نے کہا مجھے رسول
خدا نے اپنی وفات کی خبر دی تو میں رونے لگی پھر مجھے خبر دی کہ مریم بنت عمران
کے علاوہ تم ساری جنت کی عورتوں کی سردار ہو میں یہ سنکر میں ہنس دی
(۱۲) احمد اور ابن ماجہ بسفینہ حضرت ام سلمہ کے غلام سے روایت کرتے ہیں کہ
ایک شخص نے علی بن ابی طالب کی دعوت کی اور اونکے آگے کہا نا
رکھا گیا حضرت فاطمہ نے فرمایا اگر ہم رسول خدا کو بلاویں تو وہ بھی ہمارے
ساتھ کھانا کھا دیں چنانچہ لوگونے آپ کی بھی دعوت کر دی آپ آئے
اور دروازہ کے دونوں بازوؤں پر ہاتھ ٹیک کر ایک پردہ جو گھر کے
کونے میں لٹکا ہوا تھا دیکھا اور اُسی وقت واپس آئے حضرت فاطمہ
بھی ہمیں کر آپکے پیچھے پیچھے آئی اور کہنے لگی اے رسول خدا واپس
ہونے کی کیا وجہ ہے فرمایا مجھے لائق نہیں یا ہوں ارشاد کیا کہ پیغمبر کو شایاں نہیں کہ ایسے
گھر میں جس میں نقش و نگار ہو داخل ہو ابوداؤد حدیث عائشہ سے روایت ہے کہ میں نے کسی کو حضرت فاطمہ
سے زائد مشابہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نہیں دیکھا کہ وہ جب میں عائشہ کے پاس آتے تو حضرت
میں حضرت کی مشابہت ہوتی جب رسول خدا کے پاس آتیں تو آپ انکی تعظیم کیلئے کھڑے ہو جاتے
اور اونکا ہاتھ پکڑ کر بوسہ لیتے اور اپنی جگہ بٹھاتے اور جب آپ خدا کے پاس جاتے تو وہ بھی
آپکی تعظیم کیلئے کھڑی ہو جاتیں اور حضرت کا ہاتھ پکڑ کر بوسہ لیتیں اور اپنی
جگہ بٹھاتیں۔ بخاری میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ رسول خدا کے پاس رضی
ہوئیں میں آپکی وہ ایسی حالت میں آتیں تھیں گویا انکی چال رسول خدا کی چال ہے حضرت نے اونہیں
دیکھکر فرمایا بیٹی تم کو خوش آمدید کہتا ہوں پھر اپنی داہنی یا بائیں طرف اونہیں بٹھایا
اور کچھ آہستہ سے انکے کان میں ایک بات کہی جس سے وہ رونے لگیں۔ میں نے فاطمہ سے کہا تم کیوں روتی
ہو پھر آپنے ایک اور بات چپکے سے فرمائی جس سے وہ ہنسنے لگیں میں نے کہا آج جیسی خوشی کا دن
غم سے زائد قریب ہے میں نہیں دیکھا جو فاطمہ سے ہو اور بخیر کی بابت دریافت کیا رسول
خدا نے اونسے فرمایا تھا جواب دیا کہ میں رسول خدا کا بھید ظاہر کرنیوالی نہیں ہوں یہانتک

النبی صلعم فسالتہا عما قالت فقالت استرانی ان
جبرئیل علیہ السلام کان یعارضنی القران
کل سنۃ مرۃ وانہ عارضنی العام مرتین ولا اراہ
الا حضر اجلی وانک اول اہل بیتی لحاقا بی فبکیت
فقال اما ترضین ان تکونی سیدۃ نساء اہل
الجنۃ او نساء المومنین فضحکت لذلک رواہ
البخاری عن انس ان النبی صلعم اتی فاطمۃ
بعبد قد وہبہ لہا او علی فاطمۃ ثوبٌ اذا قنعت بہ
راسہا لم یبلغ رجلیہا واذا غطت بہ رجلیہا لم یبلغ
راسہا فلما رای رسول اللہ صلعم ما تلقی قال انہ لیس
علیک بأس انما ہو ابوک وغلامک رواہ ابوداود
عن ثوبان مولی رسول اللہ صلعم اذا سافر کان
اخر عہدہ بانسان من اہلہ فاطمۃ واول من یدخل
علیہا فقدم من غزاۃ وعلقت مسحا او سترا علی بابہا
وحلت الحسن والحسین قلبین من فضۃ فقدم فلم
یدخل فظنت ان ما منعہ ان یدخل ما رأی
فہتکت الستر وفکت القلبین عن الصبیین و
قطعتہ منہما فانطلقا الی رسول اللہ صلعم یبکیان
فاخذہ منہما فقال یا ثوبان اذہب بہذا الی آل فلان
ان ہؤلاء اہل بیتی اکرہ ان یاکلوا طیباتہم فی حیاتہم
الدنیا یا ثوبان اشتر لفاطمۃ قلادۃ من عصب
وسوارین من عاج رواہ احمد وابوداود وذکر اہل
بیت النبی صلعم وقرابتہ عن ام المومنین عائشۃ

جب رسول خدا فوت ہوگئے تو پھر میں نے ان سے پوچھا جواب دیا کہ پہلی دفعہ
مجھ سے سرگوشی کی جبرئیل ہر سال ایک مرتبہ مجھ سے قرآن کا دور کرتے تھے اور اس سال دو دفعہ
دور کیا ہے اور میں نہیں گمان کرتا مگر اپنا کہ میری موت کا وقت قریب آگیا ہے
اور تحقیق تم سب اہلبیت سے پہلے مجھ سے ملوگی میں یہ سنکر رونے لگی پھر آپنے فرمایا کیا تم
اس بات سے راضی نہیں ہو کہ جنت کی تمام عورتوں کی سردار ہو۔ یا یوں فرمایا کہ تمام مومن عورتوں کی
سردار ہو سو میں اس وجہ سے ہنسی ابوداؤد میں حضرت انس سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم حضرت فاطمہ کے پاس ایک غلام جسے آپنے ہدیہ کیا تھا آئے اور فاطمہ پر ایک
ایسی چادر تھی کہ جب اپنے سر کو ڈھانکتیں تو پیر ننگے ہوتے اور پیر ڈھانکتیں تو سر ننگا ہوتا جب
پیر کو ڈھانکتیں تو سر کھلا جاتا جب رسول خدا صلعم نے اوکی اس مشقت کو دیکھا
تو فرمایا تجھ پر کوئی خوف نہیں ہے تیرا باپ اور غلام ہی ہیں۔ امام احمد اور
ابوداؤد و ترمذی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے غلام سے روایت کرتے ہیں جب آپ سفر
کیا کرتے تھے تو اپنی سارے اہلبیت سے آخر وقت حضرت فاطمہ کے پاس تشریف لیجایا
کرتے تھے اور آنے وقت سب سے پہلے اونکے پاس آتے ہوا یکمرتبہ کسی جہاد سے واپس آئے آخر حضرت
فاطمہ نے ایک چمک یا پردہ نقش پنہ دروازہ پر ڈالدیا تھا اور حسن و حسین کی چاندی کے
دو کنگنوں سے آراستہ کیا تھا جب حضرت تشریف لائے تو حضرت فاطمہ کے گھر میں داخل
نہوئے حضرت فاطمہ سمجھ گئیں کہ حضرت کو یہاں تشریف لانے سے بجز اس
پردہ اور کنگن کے دیکھنے کے اور کوئی چیز مانع نہوئی آپنے اوسیوقت
پردہ پھاڑ ڈالا اور دونوں بچوں کے کنگن اوتار کر اوسے ٹوڑ ڈالا اور
دونوں بچے رسول خدا کو پاس روتے ہوئے گئے حضرت نے اوسی چاندی کی ڈلی کو
دونوں صاحبزادوں کے لیکر فرمایا اے ثوبان اسکو فلاں شخص کے پاس لیجا یہ میرے
اہلبیت ہیں مجھے ڈر ہوا جاتا ہوں کہ یہ اپنی دنیا کی زندگی ہی میں اپنی
لذائذ اور مزے اڑا لیں اے ثوبان فاطمہ کے لئے ایک گلوبند عصب کا
خرید دی اور دو ہاتھی دانت کی کنگن۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اہلبیت اور قرابت کے فضائل

زوج النبی صلعم ان فاطمة ارسلت الی ابی بکر
تسالہ میراثہا من النبی صلعم مما افاء اللہ علی
رسول اللہ صلعم تطلب صدقة النبی صلعم التی فی
المدینة وفدك وما بقی من خمس خیبر فقال ابوبکر
ان رسول اللہ صلعم قال لا نورث ما ترکنا صدقة
انما یاکل آل محمد من ھذا المال یعنی مال اللہ
لیس لہم ان یزیدوا علی المأکل فانی واللہ لا اغیر
شیئا من صدقات رسول اللہ صلعم التی کانت
علیہا فی عہد النبی صلعم ولا عملن فیہا بما عمل فیہا
رسول اللہ صلعم فشہد علی ثم قال ناقد عرفنا
یا ابا بکر فضیلتك وذکر قرابتہم من رسول اللہ صلعم
وحقہم فنکلم ابوبکر فقال والذی نفسی بیدہ
القرابة رسول اللہ صلعم احب الی ان اصل من
قرابتی عن عبد اللہ بن عمر عن ابی بکر الصدیق
رض قال ارقبوا محمدا فی اہل بیتہ رواہما البخاری
عن سعد بن ابی وقاص قال لما نزلت ھذہ
الآیة ندع ابناء وابناءکم دعا رسول اللہ صلعم علیا
وفاطمة وحسنا وحسینا فقال اللہم ھؤلاء اہلی
رواہ مسلم عن البراء بن عازب رض قال لما
توفی ابراہیم قال رسول اللہ صلعم ان لہ مرضعا
فی الجنة رواہ البخاری عن عائشة قالت خرج
النبی صلعم غداة وعلیہ مرط مرحل من شعر اسود
فجاء الحسن بن علی فادخلہ ثم جاءت فاطمة

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اہلبیت اور قرابت کے فضائل

بخاری میں ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا زوجہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ فاطمہ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس کسی شخص کو بھیجا وہ اونٹ [illegible] میراث مانگتی تھیں جو رسول خدا صلعم یہ اللہ تعالیٰ نے بدون جہاد و ارزانی فرمایا تھا اور جو آپ کی زندگی میں مدینہ اور فدک اور خیبر کے خمس سے باقی رہی تھی اوس میں سے وہ اپنا ورثہ مانگتی تھیں حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ رسول خدا نے فرمایا ہے کہ ہم جماعت کا کوئی وارث نہ ہوگا جو ہم نے اپنی پیچھے چھوڑا ہے صدقہ ہے ہاں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیاں اس مال سے یعنی اس کے مال میں سے کھا سکیں گی اور میں کہتا ہوں کہ کیا سوا اوس کے جو خدا نے پیغمبر کو دیا ہے میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے کو آپکے زمانہ میں جس طرح تھا اوس طرح رکھوں گا اور اوس میں کچھ بھی تغیر و تبدل نہ کروں گا اور اوس میں جیسا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمل کرتے تھے ویسا ہی میں بھی کرونگا اسکے بعد حضرت علی نے خطبہ پڑھکر فرمایا اے ابوبکر ہم آپکی فضیلت اچھی طرح پہچانتے ہیں پھر اسکے بعد اپنی قرابت جو رسول خدا سے تھی اور اپنے حق کا ذکر کیا پھر ابوبکر نے کلام کیا اور فرمایا اوس ذات کی قسم جسکے دست قدرت میں میری جان ہے مجھے اپنے قرابتیوں کے صلہ رحمی سے زیادہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے قرابتی بہت محبوب ہیں۔ بخاری میں اللہ عنہم حضرت صدیق اکبر سے روایت کرتے ہیں کہ اونہوں نے فرمایا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا احترام اور بزرگی اوندکی اہلبیت کے حق میں

مسلم میں سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ جب آیہ ندع ابناءنا وابناءکم اوتری نازل ہوئی تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے علی و فاطمہ اور حسن و حسین کو بلا کر فرمایا خدایا یہ میری اہلبیت ہے بخاری میں براء بن عازب سے روایت ہے کہ جب ابراہیم رسول خدا کے صاحبزادے فوت ہوئے تو حضرت نے فرمایا انکے لیے دودھ پلانیوالی جنت میں ہے مسلم میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایکدن صبح کے وقت رسول خدا باہر نکلے اور آپ پر ایک نقش دار کملی سیاہ بالوں کی تھی سو حسن بن علی آئے آپنے اونہیں اوسکے اندر کر لیا پھر فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں

فادخلها فجاء علی فادخله ثم قال انما
یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت
ویطھرکم تطھیرا رواہ مسلم عن المسور بن
مخرمۃ ان رسول اللہ ص قال فاطمۃ بضعۃ منی
فمن اغضبھا وفی روایۃ یریبنی ما اراھا تریبھا
ویؤذینی واذاھا رواہ البخاری ومسلم عن زید بن
ارقم قال قام رسول اللہ ص یوما فینا خطیبا
بماء یدعی خما بین مکۃ والمدینۃ فحمد اللہ واثنی
علیہ ووعظ وذکر ثم قال اما بعد الا ایھا الناس
فانما انا بشر یوشک ان یاتینی رسول ربی فاجیب
وانا تارک فیکم الثقلین اولھما کتاب اللہ فیہ الھدی
والنور فخذوا بکتاب اللہ واستمسکوا بہ فحث
علی کتاب اللہ ورغب فیہ ثم قال واھل بیتی اذکرکم اللہ
فی اھل بیتی وفی روایۃ کتاب اللہ ھو حبل اللہ من
اتبعہ کان علی الھدی ومن ترکہ کان علی الضلالۃ
رواہ مسلم عن جابر قال رایت رسول اللہ ص
فی حجتہ یعنی حجۃ الوداع بعرفۃ وھو علی ناقتہ القصواء یخطب
فسمعتہ یقول یا ایھا الناس انی ترکت فیکم ما ان
اخذتم بہ لن تضلوا کتاب اللہ وعترتی
اھل بیتی رواہ الترمذی عن زید بن ارقم
قال قال رسول اللہ صلعم انی تارک فیکم ما ان
تمسکتم بہ لن تضلوا بعدی احدھما اعظم من الاخر
کتاب اللہ حبل ممدود من السماء الی الارض

اور نہیں بھی کملی میں داخل کیا پھر علی آئے اور نہیں بھی اسکے اندر کرلیا۔ پھر فرمایا۔
اسسے چاہتا ہے کہ تم سے ناپاکی کو جو آپ کے اہل بیت اور تمہیں خوب ہی پاک کرے
بخاری مسلم میں مسور بن مخرمہ سے روایت ہے کہ رسول خدا نے فرمایا فاطمہ میرا ایک
ٹکڑا ہے جسنے اسے رنج و غصہ میں ڈالا اسنے مجھے غصہ میں ڈالا اور ایک روایت
میں ہے جس نے اسے غلق میں ڈالا اسنے مجھے غلق میں ڈالا اور جس نے اسے ستایا اسنے
مجھے ستایا ترمذی میں زید بن ارقم سے روایت ہے کہ رسول خدا صلعم ایک دن ہمارے
درمیان خطبہ پڑھنے کھڑے ہوئے سو اسکی حمد و ثنا کی وعظ و نصیحت فرمایا پھر ارشاد
کیا اما بعد آگاہ خبردار رہو جاؤ میں ایک آدمی ہوں قریب ہے کہ میرے رب کا قاصد
(جبرئیل) میرے پاس آئے اور اسکی پکار قبول کرلوں (یعنی میرے انتقال کا
زمانہ قریب ہے) اور میں تم میں دو بڑی چیزیں چھوڑے جاتا ہوں جن میں سے
ایک اللہ کی کتاب ہے جس میں ہدایت اور نور ہے سو کتاب الٰہی کو لو اور
اسے مضبوط پکڑو پھر آپنے کتاب الٰہی کے عمل میں بہت برانگیختہ کیا اور رغبت دلائی
اور دوسری چیز میرے اہلبیت ہیں میں تمہیں اپنی اہل بیت میں اللہ کو یاد
دلاتا ہوں دوسری روایت میں ہے کہ کتاب الٰہی خدا
کی سی ہے جسنے اسکا اتباع کیا وہ ہدایت پر ہوا اور جسنے اسے چھوڑ دیا
وہ گمراہی پر ہے۔ ترمذی میں جابر سے روایت ہے کہ میں نے رسول خدا کو انکے
حج میں عرفہ کے دن دیکھا کہ آپ اپنی اونٹنی پر جسکا قصوا نام تھا سوار
ہوئے خطبہ فرما رہے تھے میں نے آپکو فرماتے سنا اے لوگو میں تم میں ایسی چیز
چھوڑے جاتا ہوں کہ جب تک اسے پکڑے رہو گے گمراہ نہ ہوگے کتاب اللہ اور میری عترت یعنی
اہلبیت ترمذی میں زید بن ارقم سے روایت ہے کہ رسول خدا نے فرمایا میں تم میں ایسی چیز
چھوڑے جاتا ہوں کہ جب تک تم اسے پکڑے رہو گے میرے بعد کبھی گمراہ نہ ہوگے ایک
دوسری سے بڑی ہے۔ اللہ کی کتاب جو ایک رسی ہے جو آسمان سے زمین تک ہے

وعترتی واهل بیتی ولن یتفرقا حتی یردا
علی الحوض فانظروا کیف تخلفونی فیهما رواه
الترمذی عن جمیع بن عمیر قال دخلت مع
عمتی علی عائشة فسألت ای الناس کان احب
الی رسول الله ص قالت فاطمة فقیل من الرجال قالت زوجها
رواه الترمذی والحسن والحسین انا حرب
لمن حاربهم وسلم لمن سالمهم عن عائشة قالت
ما شبع ال محمد من خبز الشعیر . . . .
. . . . . رواه البخاری و
مسلم عن اسامة قال کنت جالسا اذ اجاء علی والعباس
یستاذنان فقالا لا آتیک استاذن لنا علی رسول الله ص
فقلت یا رسول الله ص علی والعباس یستاذنان
فقال تدری ما جاء بهما قلت لا قال لکنی ادری
ایذن لهما فدخلا فقال یا رسول الله جئنا نسئلک
اهلک احب الیک فقال فاطمة بنت محمد فقالا
ما جئنا نسئلک عن اهلک قال احب اهلی الی
من قد انعم الله علیه وانعمت علیه اسامة بن زید قالا
من قال ثم علی بن ابی طالب فقال یا رسول
الله جمعت عمک اخرهم قال ان علیا سبقک
بالهجرة رواه الترمذی عن ابن عباس قال قال
رسول الله ص احبوا الله لما یغذوکم من نعمه
واحبونی بحب الله واحبوا اهل بیتی بحبی رواه
الترمذی عن ابی ذر انه قال وهو آخذ بباب

دوسری میری عترت اور اہلبیت یہ دونوں جدا نہ ہونگے یہانتک کہ میرے پاس
حوض پر آئیں پھر دیکھو میرے پیچھے ان دونوں کے ساتھ کیسا برتاؤ کرتے ہو ترمذی میں
جمیع بن عمیر سے روایت ہے کہ میں اپنی پھوپی کے ساتھ حضرت عائشہ کے پاس آئی تو کہا
کہ تمام لوگوں میں رسول خدا کو زیادہ محبوب کون تھا فرمایا فاطمہ لوگوں نے کہا
مردوں میں فرمایا انکے خاوند علی رضی اللہ عنہ زید بن ارقم کہتے ہیں کہ رسول
خدا صلعم نے علی اور فاطمہ اور حسن و حسین کے حق میں فرمایا جو تم سے لڑے میں اُس سے
لڑونگا اور جو تم سے صلح کرے میں اُسے صلح کرونگا بخاری مسلم میں حضرت
عائشہ سے روایت ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کبھی دو روز برابر جو کی پوری
سے سیر نہ ہوئے یہانتک کہ رسول خدا وفات ہو گئے ترمذی میں اسامہ بن زید سے
روایت ہے کہ میں بیٹھا تھا جو علی اور عباس تشریف لائے اور اجازت مانگی اور
اُن دونوں نے کہا اے اسامہ ہمارے لیئے رسول خدا صلعم کے پاس جانے کی اجازت
مانگ میں نے کہا اے رسول خدا علی اور عباس آپکے پاس آنا چاہتے ہیں فرمایا
تجھے معلوم ہے کہ انکو آنیکا کیا باعث ہے میں نے عرض کیا نہیں فرمایا ہاں
مجھے معلوم ہے اول دونوں کو آنیکی پروانگی وہی دونوں آئے اور عرض
کیا اے رسول خدا ہم آپکے پاس اسواسطے آئے ہیں کہ آپ سے دریافت کریں کہ آپکو
اہل میں سے آپکو کونسا شخص پیارا ہے فرمایا فاطمہ محمد صلعم کی بیٹی اور ہمارے
نے عرض کیا ہمارا سوال آپکی اولاد میں نہیں ہے فرمایا گھر والوں میں مجھے
سب سے زیادہ وہ شخص پیارا ہے جسپر اللہ نے اور مینے انعام کیا وہ اسامہ بن زید
ہے اونہوں نے کہا پھر کون فرمایا علی بن ابی طالب عباس نے کہا اے رسول خدا
اپنے چچا کو آپنے سب سے پیچھے کیا فرمایا علی تم سے ہجرت میں سابق ہیں ترمذی
میں ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول خدا نے فرمایا اللہ کو دوست رکھو
کیونکہ وہ ہر صبح تمہیں اپنی نعمت دیتا ہے اور اللہ کی محبت کیسبب سے مجھے دوست رکھو
میرے محبت کے سبب سے میرے اہلبیت کو دوست رکھو امام محمد الوذر سے روایت کرتے ہیں

الكعبة سمعت النبي ص يقول الا ان مثل اهل
بيتي فيكم مثل سفينة نوح من ركبها نجا ومن
تخلف عنها هلك رواه احمد عن حذيفة قال
قلت لامي دعيتي اتي النبي ص فاصلي معه المغرب
فاساله ان يستغفر لي ولك فاتيت النبي ص
فصليت معه المغرب فصلى حتى صلى العشاء
ثم انفتل فتبعته فسمع صوتي فقال من هذا
حذيفة قلت نعم قال ما حاجتك غفر الله لك
ولامك ان هذا ملك لم ينزل الارض قط قبل
هذه الليلة استاذن ربه ان يسلم علي ويبشرني
بان فاطمة سيدة نساء اهل الجنة وان الحسن
والحسين سيدا شباب اهل الجنة رواه الترمذي
وقال هذا حديث غريب عن علي ان رسول الله ص
اخذ بيد الحسن والحسين فقال من احبني و
احب هذين وابا هما وامهما كان معي في درجتي
يوم القيمة رواه احمد في ذكر ام المومنين ام عبد الله
عائشة الصديقة بنت امير المومنين ابو بكر الصديق
عبد الله بن ابي قحافة عثمان عليها الصلوة و
السلام عن عائشة الصديقة ان نساء رسول
الله ص كن حزبين فحزب فيه عائشة وحفصة
وصفية وسودة والحزب الاخر ام سلمة و
سائر نساء النبي ص وكان المسلمون قد علموا
حب رسول الله ص عائشة فاذا كانت عند احد

درواز پکڑے ہوئے کھڑے ہیں کہ پیچھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے منافق
تھے اے لوگو آگاہ ہو میری اہل بیت کی مثال تم میں نوح کی کشتی
جیسی ہے جو اوس پر سوار ہوا اوسنے نجات پائی اور جو اوس سے پیچھے رہا یعنے
نہ بیٹھا ہلاک ہوا ترمذی میں حذیفہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنی ماں سے
کہا مجھے اجازت دو کہ میں رسول خدا کے ہاں جاؤں اور انکے ساتھ مغرب
کی نماز پڑھوں اور اپنے اور تمہارے لئے اوں سے بخشش کا سوال کروں میں نبی صلعم
ہاں آیا اور آپکے ہمراہ مغرب کی نماز پڑھی رسول خدا نوافل مغرب کی نماز پڑھکر بیٹھ رہے
یہاں تک کہ عشا کی نماز پڑھی پھر گھر کی طرف واپس ہوئے میں آپکے پیچھے پیچھے ہولیا آپنے میری آواز
سنکر فرمایا یہ کون شخص ہے کیا حذیفہ ہے میں نے عرض کیا جی ہاں فرمایا تیری کیا حاجت ہے اللہ
تجھے اور تیری ماں کو بخشے یہ فرشتہ اس رات سے پہلے کبھی زمین پر نہیں اترا آج
اسنے اپنے رب سے اذن چاہا کہ مجھ پر سلام پڑھے اور اس بات کی بشارت
دی کہ فاطمہ جنت کی عورتوں کی سردار ہیں اور حسن حسین جوان جنتیوں کے
دو سردار ہیں۔ ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث غریب ہے۔ امام
احمد حضرت علی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلعم نے حسن و حسین کا
ہاتھ پکڑ کر فرمایا جو مجھے دوست رکھے اور ان دونوں کو اور اوں دونوں کے
ماں باپ کو محبوب رکھے وہ میرے ساتھ قیامت کے دن میرے درجہ میں ہوگا
ام المومنین ام عبد اللہ حضرت عائشہ صدیقہ بنت امیر المومنین ابوبکر
صدیق عبد اللہ بن ابی قحافہ عثمان رضی اللہ عنہما کے مناقب
بخاری مسلم میں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول خدا صلعم کی
بیبیوں کے دو گروہ تھے ایک میں تو حضرت عائشہ اور حفصہ اور صفیہ اور
سودہ تھیں دوسرے گروہ میں ام سلمہ اور باقی سب بیبیاں تھیں۔ اور
مسلمانوں کو معلوم تھا کہ رسول خدا سب سے زیادہ عائشہ سے محبت
رکھتے ہیں سو جب اون کے پاس کوئی ہدیہ اور تحفہ ہوتا۔

ویبدان یهدیها الی رسول الله ص اخرها حتی اذا کان
رسول الله ص فی بیت عائشة بعث صاحبة الهدیة بها
الی رسول الله ص فی بیت عائشة فکلم حزب
ام سلمة فقلن لها کلمی رسول الله ص یکلم الناس
فیقول من اراد ان یهدی الی رسول الله اهدیة
فلیهده الیه حیث کان من نسائه فکلمته ام سلمة
ما قلن فلم یقل لها شیئا فسألنها فقالت ما قال
لی شیئا فقلن لها کلمیه حتی یکلمک فدار
الیها فکلمته فقال لها لا توذینی فی عائشة فان
الوحی لم یأتنی وانا فی ثوب امرأة الا عائشة قالت
فقالت اتوب الی الله من اذاک یا رسول الله ثم انها
دعون فاطمة بنت رسول الله ص فارسلن الی رسول
الله ص تقول ان نساءک ینشدنک العدل فی بنت
ابی بکر فکلمته فقال یا بنیة الا تحبین ما احب
فقالت بلی فرجعت الیهن فاخبرتهن فقال ارجعی الیه
فابت ان ترجع فارسلن زینب بنت جحش فاتته فاغلظت
وقالت ان نساءک ینشدنک العدل فی بنت ابن ابی
قحافة فرفعت صوتها حتی تناولت عائشة وهی قاعدة
فسبتها حتی ان رسول الله ص لینظر الی عائشة هل تکلم قالت
فتکلمت عائشة ترد علی زینب حتی اسکتتها قالت فینظر النبی ص
الی عائشة وقال انها بنت ابی بکر رواه البخاری ومسلم

اور اوسے رسول خدا ص کو پہنچنا چاہتے تو اوس تحفہ کو رہنے دیتے
یہانتک کہ جب رسول خدا عائشہ کے گھر میں تشریف رکھتے تو وہ ہدیہ والے اسے رسول
خدا کو عائشہ کے گھر میں پہنچا دیتے ازکدن ام سلمہ کی گروہ نے اون سے کہا آپ رسول خدا
سے کلام کیجیے کہ وہ لوگوں سے کلام کریں اور فرماویں کہ جو رسول خدا صلعم کو کسی
قسم کا تحفہ و نذرانہ بھیجنا چاہے تو وہ وہاں کہیں اپنی بیویوں میں سے جس میں
بھیجے کسی گھر کی تخصیص نکرے چنانچہ ام سلمہ نے اون عورتوں کی گفتگو رسول خدا
سے عرض کی آپنے ام سلمہ کو اسکا کچھ جواب نہ دیا اون عورتوں نے ام سلمہ سے
پوچھا کہ کیا جواب ملا فرمایا رسول خدا نے کچھ نہ فرمایا اونہوں نے کہا آپ پھر
جاکر عرض کریں عائشہ کہیں میں جس وقت ہوتا ہوں خدا ام سلمہ کے گھر آئے تو اونہوں نے پھر حضرت
سے کچھ جواب نہ پایا عورتوں نے کہا حضرت سے پھر عرض کیجیے حتی کہ وہ آپکو جواب دیں جب رسول خدا
ام سلمہ کے گھر تشریف لائے تو اونہوں نے پھر اپنی مراد کو دریافت کیا حضرت اونسے فرمایا اے
ام سلمہ عائشہ کے بارے میں مجھ کو ایذا نہ دیا کرو کیونکہ عائشہ کے سوا کسی عورت کے لحاف غیرہ میں مجھ پر وحی نہیں آتی
یعنے عائشہ ہی کے گھر میں مجھ پر وحی آتی ہے عائشہ فرماتی ہیں ام سلمہ نے کہا اے رسول خدا میں آپکو
ایذا دینے سے توبہ کرتی ہوں پھر اونہوں نے حضرت فاطمہ بنت رسول خدا کی خبر اونکو بھیجا کر
رسول خدا کے پاس پیغام بھیجا کہ رسول خدا سے جاکر کہیے کہ آپکی بیبیاں ابوبکر کی بیٹی کے باب میں انصاف
کے طالب ہیں حضرت فاطمہ گئیں اور رسول خدا سے کلام کیا حضرت نے فرمایا اے بیٹی کیا تجھے
وہ چیز محبوب نہیں جسے میں دوست رکھتا ہوں فاطمہ نے کہا کیوں نہیں یہ کہکر
واپس آئیں اور اونہوں نے اطلاع دی عورتوں نے کہا آپ دوبارہ جائیے حضرت
فاطمہ نے انکار کیا اونہوں نے زینب بنت جحش کو بھیجا وہ رسول خدا
پاس آئیں اور سختی سے کہا کہ آپکی بیبیاں ابوبکر کی بیٹی کے باب میں انصاف
کی طالب ہیں یہ کہکر زینب چیخیں اور حضرت عائشہ کو جو وہیں بیٹھی ہیں سنے لگیں
اور بڑی باتیں سنائیں رسول خدا عائشہ کو دیکھ رہے تھے کہ دیکھیں یہ جواب دیتی ہیں سو
عائشہ نے کلام کیا زینب کو ایسے معقول جواب دیے کہ بالکل خاموش کر دیا پھر رسول خدا صلعم عائشہ کو دیکھنے

عن ابی موسی قال ما اشکل علینا اصحاب رسول اللہ ص
حدیث قط فسألنا عائشۃ الا وجدنا عندھا منہ علما

الترمذی وقال ھذا حدیث حسن صحیح غریب من
عائشۃ علیہا السلام قالت قال لی رسول اللہ ص
اُریتک فی المنام ثلث لیال یجیء بک الملک فی سرقۃ
من حریر فقال ھذہ امرأتک فکشفت عن وجھک
الثوب فاذا انت فقلت ان یکن ھذا من عند اللہ
یمضہ رواہ البخاری ومسلم عن موسی بن طلحۃ
قال ما رایت احدا افصح من عائشۃ رواہ الترمذی و
قال ھذا حدیث حسن صحیح غریب عن ابی سلمۃ ان
عائشۃ رض قالت قال رسول اللہ یا عائشۃ
ھذا جبرئیل یقرئک السلام فقلت وعلیہ السلام
ورحمۃ اللہ وبرکاتہ تری ما لا اری تریدرسول
اللہ ص رواہ البخاری عن ابی موسی الاشعری قال
قال رسول اللہ ص کمل من الرجال کثیر ولم یکمل من
النساء الا مریم بنت عمران وآسیہ امراۃ فرعون
وفضل عائشۃ علی النساء کفضل الثرید علی
سائر الطعام رواہ البخاری وعن القاسم بن محمد
ان عائشۃ ابن عباس فقال یا ام المومنین نقدمین
علی فرط رسول اللہ ص قال بل بکر رواہ البخاری عن ابی
وائل قال لما بعث علی عمارا والحسن الی الکوفۃ
یستنفرھم خطب عمار فقال انی لا اعلم انھا زوجتہ
فی الدنیا والاخرۃ ولکن اللہ ابتلاکم لتتبعوہ

اور فرماتے ہے نہ ابوبکر کی بیٹی۔ ترمذی میں ابوموسی سے منقول ہے کہ جب ہم
کو کوئی چیز یعنے صحابہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر کوئی مشکل آپڑتی اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے
پوچھتے تو انکے پاس اس کا ایک علم پاتے بخاری مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ مجھے
رسول خدا نے فرمایا تو مجھے خواب میں تین رات برابر دکھائی گئی تجھے یعنے میری تصویر
فرشتہ ایک ریشمی حریر کے ٹکڑے میں لاتا تھا اور کہتا تھا یہ تمہاری بی بی ہیں
یعنے جو تیری صورت سے کپڑا کھولا تو ناگہاں تو ہی تھی پھر میں نے فرشتہ سے کہا اگر یہ
خواب خدا کی طرف سے ہے تو وہ اس کو ضرور سچا کریگا۔ ترمذی میں موسی بن طلحہ سے
روایت ہے وہ کہتے ہیں میں نے عائشہ سے فصیح زیادہ کسی کو نہیں دیکھا ترمذی کہتی صحیح
حدیث صحیح غریب ہے۔ بخاری میں ابوسلمہ سے روایت ہے کہ عائشہ فرماتی تھیں
مجھ سے رسول خدا نے فرمایا اے عائشہ یہ جبرئیل تمہیں سلام کہتے ہیں میں نے کہا وعلیہ السلام
اللہ کی رحمت اور اسکی برکتیں ہو جسے آپ دیکھتے ہیں میں اسے نہیں دیکھتی
اس سے عائشہ رض کی مراد رسول خدا ہے۔ بخاری میں ابوموسی اشعری سے
روایت ہے کہ رسول خدا نے فرمایا مردوں میں بہت لوگ کامل گذرے ہیں
اور عورتوں میں سے مریم بنت عمران اور آسیہ فرعون کی بی بی کے سوا اور کوئی
کامل نہیں گذری اور عائشہ کی فضیلت تمام عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید
کی فضیلت تمام کھانوں پر بخاری میں قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ عائشہ
رضی اللہ عنہا جب مرض کی شدت سے ضعیف ہو گئیں تو ابن عباس
آکر کہنے لگے ای ام المومنین آپ پہلے میر منزل یعنے رسول خدا اور ابوبکر کے
پہلو میں جائیں بخاری میں ابووائل سے روایت ہے کہ جب علی رض نے عمار اور
حسن کو کوفہ بھیجا تا کہ کوفیوں کو لڑائی کے واسطے نکالیں تو عمار نے
خطبہ پڑھکر فرمایا میں یقینی جانتا ہوں کہ حضرت عائشہ رسول خدا
کی بی بی ہیں دنیا و آخرت میں۔ اور لیکن خدا تعالی تمہیں آزماتا ہے
کہ تم علی کی پیروی کرتے ہو۔ یا عائشہ کی۔

او ایاها عن هشام عن ابیه ان رسول الله ص
لما کان فی مرضه جعل یدور فی نسائه
یقول این انا غدا این انا غدا حرصا علی بیت
عائشة قالت فلما کان یومی سکن عز هشام
بن عروة عن ابیه قال کان الناس یتحرون
بهدایاهم یوم عائشة فاجتمع صواحبی
الی ام سلمة فقلن یا ام سلمة والله ان الناس
یهدایاهم یوم عائشة وانا نرید الخیر کما ترید
عائشة فمری رسول الله ص ان یامر الناس ان
یهدوا له حیثما کان او حیثما دار قالت فذکرت
ذلک ام سلمة للنبی ص قالت فاعرض عنی
فلما عاد الی ذکرت له فاعرض عنی فلما کان فی
الثالثة ذکرت له فقال یا ام سلمة لا تؤذینی
فی عائشة فانه والله ما نزل علی الوحی وانا
فی لحاف امرأة منکن غیرها رواه البخاری
ومسلم عن عائشة ان سودة لما کبرت قالت یا رسول
الله قد وهبت یومی منک لعائشة فکان رسول الله ص
قبض عن تسع نسوة وکان یقسم منهن لثمان
رواه البخاری عن عائشة ان رسول الله ص
کان یسأل فی مرضه الذی مات فیه این انا
غدا این انا غدا یرید یوم عائشة فاذن له
ازواجه یکون حیث شاء فکان فی بیت عائشة
حتی مات عندها رواه البخاری وعنها قالت کان

یا عائشہ بخاری میں ہشام اسی روایت سے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے
ہیں کہ رسول خدا اپنی بیماری کی حالت میں اپنی بیبیوں میں پھرتے اور فرماتے
تھے میں کل کہاں ہونگا میں کل کہاں ہوں گا۔ (اس کہنے سے) آپکے
خواہش حضرت عائشہ کے گھر رہنے کی تھی حضرت عائشہ فرماتی ہیں جب میری باری
کا دن ہوا تو میری ہی گھر میں آپکا انتقال ہوا اور آپ اپنے عدا کہتے ہے
خاموش رہے بخاری میں ہشام بن عروہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ لوگ
اپنے تحفے اور ہدیے عائشہ رضی اللہ عنہا کی باری کے دن بھیجنے کا قصد کرتے ہے عائشہ
فرماتی ہیں کہ میری کمبخت ام سلمہ کی ہاں جمع ہو کر کہنے لگیں اے ام سلمہ بخدا لوگ
عائشہ کی باری کے دن تحفے اور ہدیے بھیجتے ہیں اور جیسے حضرت عائشہ چاہتی ہیں ہم
بھی بھلائی کا ارادہ کرتی ہیں سو آپ رسول خدا سے فرمائیے کہ وہ لوگوں کو انکا حکم
کریں جہاں کہیں وہ (رسول خدا) ہوں وہیں تحفے بھیجیں عائشہ فرماتی ہیں یہ بات
ام سلمہ نے نبی صلعم سے ذکر کی ام سلمہ کہتی ہیں کہ رسول خدا نے یہ بات سنکر مجھ سے
منہ پھیر لیا پھر جب دوبارہ میری طرف آئے تو یہ بات پھر ذکر کیا آپنے مجھ سے منہ پھیرا
پھر جب تیسری دفعہ میں نے اسکا ذکر کیا تو فرمایا اے ام سلمہ عائشہ کی حق میں مجھے تکلیف
خدا کی قسم جب تم میں سے کسی عورت کے لحاف میں ہوتا ہوں تو بجز عائشہ کے اور کسی
پر مجھ پر وحی نازل نہیں ہوتی بخاری مسلم میں عائشہ سے روایت ہے کہ جب
سودہ بوڑھی ہو گئیں تو کہا اے رسول خدا میں نے اپنی نوبت عائشہ کو ہبہ کر دی حضرت صلعم
کی دو نوبت کرتے تھے ایک تو اونکی باری کا اور ایک دن حضرت سودہ کا بخاری مسلم میں ابن
عباس سے ہے کہ رسول خدا صلعم نو بیبیاں چھوڑ وفات کر گئے اور انمیں سے آٹھ کی
تقسیم کرتے تھے بخاری میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ جس بیماری میں رسول خدا نے انتقال
فرمایا اور مجھ سے پوچھتے تھے میں کل کہاں ہونگا کل کہاں ہونگا اور اس سے مراد عائشہ
کی نوبت تھی پس حضرت کی بیبیوں نے آپکو اجازت دیدی کہ جہاں چاہیں آرام فرمائیں حضرت عائشہ
کے ہی گھر میں رہے حتی کہ آپ نے انکے ہی پاس اپنے دن پورے کئے بخاری مسلم میں حضرت عائشہ سے مروی ہے

رسول اللہ ص اذا اراد سفرا قرع بین نسائہ
فایتھن خرج سھمھا خرج بھا معہ رواہ البخاری
والمسلم عن عائشۃ قالت کنت العب بالبنات
عند النبی ص وکان لی صواحب یلعبن معی
فکان رسول اللہ ص اذا دخل یتقمعن منہ
فیسربھن الی فیلعبن معی وعنھا قالت واللہ
لقد رایت النبی ص یقوم علی باب حجرتی والحبشۃ
یلعبون بالحراب فی المسجد و رسول اللہ ص
یسترنی بردائہ لانظر الی لعبھم بین اذنہ
وعاتقہ ثم یقوم من اجلی حتی اکون انا التی
انصرف فاقدروا قدر الجاریۃ الحدیثۃ السن
الحریصۃ علی اللھو رواہ البخاری والمسلم
عن عائشۃ قال قدم رسول اللہ ص من غزوۃ
تبوک او حنین وفی سھوتھا ستر فھبت ریح
فکشفت ناحیۃ الستر عن بنات لعائشۃ
فقال ما ھذا یا عائشۃ قالت بناتی ورای بینھن
فرسا لہ جناحان من رقاع فقال ما ھذا الذی
اری وسطھن قال فرس قال وما ھذا الذی
علیہ قالت جناحان قال فرس لہ جناحان
قالت ما سمعت ان لسلیمان خیلا الا لھا اجنحۃ
قالت فضحک حتی رایت نواجذہ رواہ
ابوداود عن عائشۃ ان النبی ص کان یمکث
عند زینب بنت جحش ویشرب عندھا

کہ رسول خدا صلعم جب سفر کا ارادہ کرتے تھے سو انہی بیبیوں میں قرعہ ڈالتے
سو وہ بی بی جسکا نام نکلتا اوسکو اپنے ہمراہ سفر میں لیجاتے بخاری مسلم میں حضرت
عائشہ سے روایت ہے کہ میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنی سہیلیوں کے ساتھ گڑیوں کا کھیل کھیلتی تھی
اور میری سہیلیاں میرے ساتھ کھیلا کرتی تھیں پس جب رسول خدا تشریف لاتے تو
میری سہیلیاں شرم کی وجہ سے پردہ میں چھپ جاتیں تو حضرت انھیں میرے پاس بھیجتے
اور میرے ساتھ کھیلتیں بخاری مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ بخدا
میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے حجرے کی دروازہ پر کھڑے ہوئے دیکھا اور
حبشی لوگ مسجد میں برچھوں سے کھیلتے تھے رسول خدا اپنی چادر سے میرا پردہ کرتے
تھے تاکہ میں آپکے کانوں اور مونڈھوں کے درمیان میں اوں کا کھیل دیکھا کروں
پھر آپ میری خاطر سے کھڑے رہتے کہ میں خود وہاں سے پھری تم اندازہ کرلو
اوس صغیر سن لڑکی کا جو کھیل پر حریص ہوتی ہے یعنے خیال کرلو کہ حرص کمال لڑکپن
کھیل پر کس قدر حریص ہوتی ہیں پس اوسی قدر کھڑی رہی اور رسول خدا اپنے
کھڑے رہے۔ ابوداؤد حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول خدا بوک یا حنین
غزوہ سے تشریف لائے اور حضرت عائشہ کے گھر کی کونے میں ایک پردہ پڑا ہوا تھا پس ہوا
چلی اور حضرت عائشہ کی گڑیاں جو اوس پردے سے ڈھکی ہوئی تھیں نوا دسکے پرے کے
کونے کو سوائے کھول دیا حضرت نے اوسے دیکھکر فرمایا اے عائشہ یہ کیا ہے کہا میری
گڑیاں اور حضرت نے گڑیوں میں ایک گھوڑا دیکھا جسکے کاغذ کے دو پر لگے
ہوئے تھے فرمایا یہ کیا ہے جو میں گڑیوں کے بیچ میں دیکھتا ہوں عائشہ نے کہا یہ
گھوڑا ہے حضرت نے فرمایا یہ اوسکے اوپر کیا ہے کہا دو پر۔ فرمایا گھوڑے کے دو پر
ہوتے ہیں عائشہ نے کہا کیا آپنے نہیں سنا کہ سلیمان کے گھوڑے پر تھے۔ عائشہ فرماتی
ہیں رسول خدا ہنسے حتنے کہ میں نے آپکی کچلیاں تک دیکھیں بخاری
مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ نبی صلعم زینب بنت جحش کے پاس
اکثر ٹھہرتے تھے اور اون کے پاس شہد پیا کرتے تھے۔

عسلا فتواصيت انا وحفصة على ايتنا دخل
عليها فلتقل اني لاجد منك ريح مغافير اكلت
مغافير فدخل على احداهما فقالت له ذلك فقال
لا بأس شربت عسلا عند زينب بنت جحش
فلن اعود له وقد حلفت ان لا تخبري بذلك
احدا ينتغي مرضات ازواجه فنزلت يا ايها النبي
لم تحرم ما احل الله لك تبتغي مرضات ازواجك
رواه البخاري والمسلم قال بعض العلماء روي
ان رسول الله ص خلا بمارية في يوم عائشة
وعلمت بذلك حفصة فقال لها اكتمي علي و
قد حرمت مارية على نفسي وابشري ان
ابا بكر وعمر يملكان بعدي امر امتي فاخبرت به
عائشة وكانتا متصادقين وقيل خلا بها
يوم حفصة فارضاها بذلك واستكتمها
فلم تكتم طلاقها واعتزال نساءها ومكث تسعا
وعشرين ليلة في بيت مارية فنزل جبرئيل
عليه السلام وقال راجعها فانها صوامة
قوامة وانها من نساءك في الجنة عن ابن
عباس انه كان ينادي في السوق ان قوله
تعالى انما يريد الله ليذهب عنكم الرجس اهل البيت
نزلت في نساء النبي ص رواه ابن ابي حاتم عن
عائشة انها قالت يا رسول الله يهاك الشيء الذي
لا يحل منعه قال الماء والملح والنار قالت

سو میں نے اور حفصہ نے اسبات کو ٹھہرایا اور متفق ہوئے کہ ہم میں سے
جسکے پاس رسول خدا تشریف لاویں وہ یوں کہے کہ مجھے آپکے مونہہ سے مغافیر کی بو آتی ہے
(جنگلی سرکے گوند کا نام مغافیر ہے) چنانچہ ادن دونوں میں سے ایک کے
پاس رسول خدا تشریف لیگئے اور اوسنے آپسے وہی کہا حضرت نے فرمایا کہ
مضائقہ نہیں میںنے تو زینب کے پاس شہد پیا ہے سو اب کبھی نہ پیوں گا میں نے
اوسکے پینے کی قسم کہائی ہے تو اسکی کسی اور کو خبر نہ کیجو اس سے آیت یہ نازل ہوئی
رضامندی طلب کرتے تھے اور سو یہ آیت نازل ہوئی۔ یا ایہا النبی لم تحرم
ما احل اللہ لک تبتغی مرضات ازواجک بعض علما فرماتے ہیں منقول ہے کہ
رسول خدا صلعم نے حضرت عائشہ کی باری کے دن ماریہ سے خلوت کی اور حفصہ کو کسیطرح
معلوم ہوگیا حضرت نے حفصہ سے فرمایا تم اس امر کو مخفی رکھو اور میں نے اپنے نفس پر
ماریہ حرام کرلیا ہے میں تجھے خوشی سناتا ہوں کہ ابوبکر اور عمر میرے پیچھے میری امت پر
حکومت کرینگے یعنے میرے بعد خلافت اونہیں پہونچیگی سو حفصہ نے اسکی عائشہ کو خبر
دی اور دونوں باہم موافق تہیں۔ بعض علما کہتے ہیں کہ حضرت نے
حفصہ کی باری کے دن ماریہ سے خلوت کی اور حفصہ کو اسکے سبب راضی کیا اور اس امر
کے چھپانے کا اسپر عہد لیا سو حفصہ نے یہ بات چھپ نہ رکھی حضرت نے اپنی بیبیوں سے کنارہ کش
ہوکر اونتیس راتیں ماریہ کے گھر میں رہے پھر جبرئیل علیہ السلام آئے اور فرمانے لگے
آپ اپنی بیبیوں پر رجوع کیجیے کیونکہ وہ روزے رکھنے والیں اور رات کو قیام
کرنیوالی ہیں اور وہ جنت میں آپکی بیبیاں ہیں۔ ابن حاتم کہتے ہیں کہ ابن عباس
بازار میں پکار پکار کر کہتے تھے کہ آیہ انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت
حضرت کی بیبیوں کے باب میں اوتری ہے۔ ابن ماجہ میں حضرت
عائشہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت سے پوچھا کہ جس چیز کا منع کرنا
جائز نہیں (یعنے اگر کوئی مانگے تو اوسکا نہ دینا روا نہیں) وہ کیا ہے
فرمایا وہ تین چیزیں ہیں۔ پانی۔ نمک۔ آگ۔

یارسول اللہ ھذا الماء قد عرفناہ فما بال النار قال یا حمیراء من اعطی نارا فکانما تصدق والنار قال یا حمیراء من اعطی ناراً فکانما تصدق بجمیع ما انضجت تلک النار ومن اعطی ملحا فکانما تصدق بجمیع طیبت تلک الملح ومن سقی مسلما شربۃ من ماء حیث یوجد الماء فکانما اعتق رقبۃ ومن سقی مسلما شربۃ من ماء حیث لا یوجد الماء فکانما . . . . . احیاھا . . . . . ومن احیاھا فکانما احیا الناس جمیعا رواہ ابن ماجۃ القزوینی عن انس قال الی رسول اللہ ص من نسائہ شھرا وکانت انفکت رجلہ فاقام فی مشربۃ تسعا وعشرین لیلۃ ثم نزل فقالوا یا رسول اللہ الیت شھرا فقال ان الشھر یکون تسعا وعشرین رواہ البخاری عن عائشۃ ان النبی ص تزوجھا وھی بنت سبع سنین وزفت الیہ وھی بنت تسع سنین ولعبھا معھا ومات عنھا وھی بنت ثمان عشرۃ رواہ مسلم عن عائشۃ قالت ما نظرت او ما رایت فرج رسول اللہ ص قط رواہ ابن ماجۃ وعنھا قالت تزوجنی رسول اللہ ص فی شوال وبنی فی شوال فای نساء رسول اللہ ص کان احظ عندہ منی رواہ المسلم عن انس قال لما کان یوم احد انھزم الناس عن النبی ص قال ولقد رایت

حضرت عائشہ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا ای رسول خدا پانی تو ایک ایسی چیز ہے جسے ہم بھی پہچانتے ہیں مگر نمک اور آگ دینے میں کیا خوبی ہے فرمایا اے حمیرا جسنے کسیکو آگ دی تو جو کچھ اس آگ سے پکیگا گویا سب ہی تو اسنے خیرات کیا اور جس نے کسیکو نمک دیدیا تو جتنا کھانا اس سے سنورے گا گویا اسنے خیرات کیا اور جس نے مسلمان کو ایسی جگہ پانی پلایا جہاں پانی مل سکتا ہے تو گویا اوسنے ایک بردہ آزاد کیا اور اگر کسی مسلمان کو ایسی جگہ پانی پلایا جہاں پانی مل نہیں سکتا تو گویا اوسنے جان کو زندہ کیا اور جس نے ایک نفس کو زندہ کیا گویا اوسنے تمام لوگوں کو زندہ کیا۔ بخاری میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہے کہ رسول خدا صلعم نے اپنی بیبیوں سے ایک مہینے کا ایلا کیا اور آپکے پانو میں موچ آگئی تھی سو آپ اپنے بالاخانہ میں انتیس راتیں ٹھہرے رہے پھر اوترے لوگوں نے عرض کیا ای رسول خدا آپنے تو ایک مہینے کا ایلا کیا تھا فرمایا کہ مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسنے نکاح کیا اور وہ سات برس کی تھیں اور آپ سے ہم بستر ہوئیں اوسوقت میں کہ جب نو برس کی تھیں اور اونکے کھیلنے کے کھلونے اونکے ہمراہ تھے اور اٹھارہ برس کی عمر میں رسول خدا نے اونسے جدائی فرمائی ابن ماجہ میں عائشہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول خدا کی شرمگاہ کبھی نہیں دیکھی مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول خدا نے مجھ سے شوال کے مہینے میں نکاح کیا اور شوال ہی میں مجھ سال کے بعد مجھ گھر میں لائے سو مجھ سے زیادہ تصیبہ ور آنحضرت کے پاس اونکی عورتوں میں سے اور کون تھی بخاری میں انس سے روایت ہے کہ احد کا دن ہوا تو اکثر لوگ رسول خدا کو چھوڑ کر چلے گئے۔ میں حضرت عائشہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیٹی اور اور حضرت ام سلمہ کو دیکھتا تھا کہ وہ دونوں اپنے پانچے

عائشة بنت ابی بکر وام سلیم واھم۔

المنفقان اراہ خدمہ سوء تھما تستقران القرب وقال غیرہ تنقلان القرب علی متونھما ثم تفرغانہ فی افواہ القوم ثم ترجعان فتملأھا ثم تجیئان فتفرغانہ فی افواہ القوم رواہ البخاری عن عائشۃ قال استاذن رھط من الیھود علی النبی ص فقالوا السام علیکم فقلت بل علیکم السلام واللعنۃ فقال یا عائشۃ ان اللہ رفیق یحب الرفق فی الامر کلہ قلت اولم تسمع ما قالوا قال قد قلت علیکم رواہ البخاری والمسلم عن البراء قال دخلت مع ابی بکر اول ما قدم المدینۃ انبتہ مضطجعۃ قد اصابھا حمی فاتاھا ابو بکر فقال کیف انت یا بنیۃ وقبل خدھا رواہ ابو داود عن عائشۃ ان رسول اللہ ص قال ان اللہ رفیق یحب الرفق ویعطی علی الرفق ما لا یعطی علی العنف وما لا یعطی علی ما سواہ رواہ مسلم وفی روایۃ لہ قال لعائشۃ علیک بالرفق وایاک والعنف والفحش او الفحش ان الرفق لا یکون فی شیء الا زانہ ولا ینزع من شیء الا شانہ وعنھا قالت ما شبع آل محمد من خبز الشعیر یومین متتابعین حتی قبض رسول اللہ ص رواہ البخاری والمسلم عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ ص فضل عائشۃ علی النساء کفضل الثرید علی سائر

چڑھائے ہوئے ہیں۔ مجھے اونٹنی کی پنڈلیوں کی چمک معلوم معلوم ہوتی تھی وہ دونوں اپنی پیٹھوں پر مشکیں لادی ہوئے لاتی تھیں اور قوم کی مونہوں میں ڈالتی ہیں پھر جاتی ہیں اور مشکیں بھر کر لاتیں اور قوم کے مونہوں میں ڈالتی ہیں۔ بخاری مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ یہود کی ایک جماعت نے رسول خدا کو ان کی اجازت چاہی اور آنے کے بعد کہا السام علیکم (سام کے معنے موت کے ہیں۔ مطلب یہ ہوا کہ تم پر موت ہو جیسے ہماری محاورہ میں کہتے ہیں۔ تم پر خدا کی مار) عائشہ فرماتی ہیں میں نے کہا تمہیں پر خدا کی مار اور لعنت ہو۔ حضرت نے فرمایا اے عائشہ اللہ مہربان ہے وہ تمام کاموں میں نرمی کو دوست رکھتا ہے میں نے عرض کیا کیا آپ نے نہیں سنا جو کچھ انہوں نے کہا فرمایا میں نے تو پہلے ہی کہدیا تھا علیکم یعنے تمہیں پر موت ہو۔ ابوداؤد میں براء سے روایت ہے کہ میں سب سے پہلے مدینہ میں ابوبکرؓ کے ساتھ آیا ناگاہ حضرت عائشہ ابوبکر رضی کی صاحبزادی لیٹی ہوئی تھیں ابوبکر نہیں نجار آتا تھا سو ابوبکر نے اونکے پاس آکر کہا اے بیٹی کسطرح ہو اور اونکے رخسار کو بوسہ دیا۔ مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ اللہ اپنے بندوں پر مہربان ہے اور نرمی کرنا چاہتا ہے مہربانی اور نرمی کرنے پر وہ چیز دیتا ہے جو سختی کرنے پر نہیں دیتا اور اوس چیز پر جو سوائے نرمی کے ہے۔ مسلم کی ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ حضرت نے عائشہ سے فرمایا کہ تم نرمی کو لازم پکڑو اور سختی اور بیحیائی سے بچو کیونکہ جس چیز میں نرمی ہوتی ہے تو یہ نرمی اوسے زینت دیتی ہے اور جس چیز میں نرمی کو کھا دیتی ہے تو اوسے عیب دار کر دیتی ہے۔ بخاری مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ دو دن اور محمد صلعم کی اہلبیت نے جو کی روٹی سیر ہو کر نہیں کھائی یہانتک کہ رسول خدا انتقال کر گئے۔ بخاری مسلم میں انس بن مالک سے روایت ہے

الطعام رواه الترمذی والبخاری والمسلم
ایضا عن ابی موسی الاشعری عن جابر قال
دخل ابوبکر یستاذن علی رسول اللہ ص فوجد
الناس جلوسا ببابہ لم یؤذن لاحد منہم قال
فاذن لابی بکر فدخل ثم اقبل عمر فاستاذن
فاذن لہ فوجد النبی ص جالسا حولہ نساؤہ
واجما ساکتا قال فقال لاقولن شیئا اضحک
النبی ص فقال یا رسول اللہ لو رایت بنت خارجۃ
سألتنی النفقۃ فقمت الیہا فوجأت عنقہا
فضحک رسول اللہ ص وقال ھن حولی کما تری
یسألنی النفقۃ فقام ابوبکر الی عائشۃ
یجأ عنقہا وقام عمر الی حفصۃ یجأ عنقہا کلاھما
یقول تسألین رسول اللہ ص مالیس عندہ
فقلن واللہ لانسأل رسول اللہ ص شیئا ابدا
لیس عندہ ثم اعتزلہن شہرا او تسعا وعشرین
ثم نزلت ھذہ الآیۃ یا ایہا النبی قل لازواجک
حتی بلغ للمحسنات منکن اجرا عظیما قال فبدأ بعائشۃ
فقال یا عائشۃ انی لاوید ان اعرض علیک امرا
احب ان لا تعجلی حتی تستشیری ابویک قالت
وما ھو یا رسول اللہ فتلا علیہا الآیۃ قالت افیک
یا رسول اللہ استشیر ابویّ بل اختار اللہ ورسولہ
والدار الآخرۃ واسئلک ان لاتخبر امراۃ من نسائک
بالذی قلت قال لاتسألنی امرأۃ منہن الا اخبرتہا

کہ رسول خدا نے فرمایا عائشہ کو تمام عورتوں پر ایسی فضیلت ہے جیسی ثرید
کو تمام کھانوں پر مسلم میں ابوموسیٰ اشعری جابر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر
آئے اور رسول خدا کے پاس جانے کی اجازت چاہتے تھے حضرت کے دروازہ پر
بہت سے ایسے لوگ بیٹھا ہوا پایا کہ انکو کسی کو اندر جانے کا اذن نہ ہوا جاری کہتے ہیں
حضرت ابوبکر کو اندر جانے کی اجازت ہوئی وہ اندر چلے گئے پھر حضرت عمر آئے اور اندر جانے کی اجازت
انہیں بھی حکم ہوگیا اور وہ اندر چلے گئے پس نبی صلعم کو انہوں نے اس حال میں پایا کہ اونکے
گرداگرد عورتیں بیٹھی تھیں اور حضرت خاموش بیٹھے تھے جابر کہتے ہیں کہ حضرت عمر نے
اپنے دل میں کہا کہ میں کوئی ایسی بات کہوں جس سے رسول خدا ہنس پڑیں پھر کہا اے رسول خدا
اگر آپ نے خارجہ کی بیٹی (حضرت عمر کی بی بی) کو دیکھا کہ وہ مجھ سے نفقہ کی کچھ اعادت سے زیادہ مانگتی
میں اسکی طرف کھڑا ہوا اور گردن کو ٹونچ کر رسول خدا ہنس پڑے اور فرمایا تم
دیکھتے ہو یہ عورتیں جو میرے گرداگرد بیٹھی ہیں مجھ سے زیادہ خرچ مانگتی ہیں یہ سنکر ابوبکر عائشہ
کیطرف کھڑے ہوئے اور اونکی گردن کو ٹونچنے لگے اور حضرت عمر حفصہ کیطرف کھڑے ہوئے
اور اونکی گردن کو ٹونچنے لگے اور وہ دونوں کہتے تھے تم رسول خدا سے وہ چیز مانگتے ہو جو
اونکے پاس موجود نہیں ہے اور سو دفعہ سے زیادہ انکے منہ پر یہی کلمہ سنکر کہا کہ ہم رسول خدا سے
کبھی وہ چیز نہ مانگینگے جو اونکے پاس نہیں ہے پھر رسول خدا اپنی بیبیوں سے مہینہ بھر یا
۲۹ دن علیحدہ ہوگئے پھر یہ آیت یا ایہا النبی قل لازواجک الخ نازل ہوئی پس آپ نے عائشہ سے ابتدا کی اور فرمایا اے عائشہ میں
تم پر پیش کرنا چاہتا ہوں اور میں دوست رکھتا ہوں کہ تم اسمیں جلدی نہ کرو یہاں تک کہ اپنے ماں باپ سے
اسی طرح مشورہ کرلو عائشہ نے کہا کیا چیز ہے اسی رسول خدا پر اور پر نزول آیت پڑھی
حضرت عائشہ نے فرمایا اے رسول خدا کیا آپکو متعدد آدمیوں سے معلوم ہوا ہے کہ میں اپنے ماں باپ سے مشورہ کرونگی تو اللہ اور
اوسکے رسول اور آخرت کے گھر کو اختیار کرلیا اور میں آپسے سوال کرتی ہوں کہ جو
میں نے عرض کیا اسکی خبر اپنی بیبیوں میں سے کسی بی بی سے نہ کیجیگا حضرت نے فرمایا
مجھسے تو جو عورت پوچھے گی فوراً میں اس امر کی خبر دوں گا۔

ان الله لم يبعثني معنتا ولا متعنتا ولكن بعثني معلما
ميسرا رواه مسلم عن عائشة قالت سألت رسول الله ﷺ عن هذه
الآية والذين يؤتون ما آتوا وقلوبهم وجلة انهم الى ربهم
راجعون الخ ويسرقن قال لا يا بنت الصديق ولكنهم الذين
يصومون ويصلون ويتصدقون ويخافون ان لا يقبل منهم
اولئك الذين يسارعون في الخيرات رواه الترمذي وابن ماجة وعن
دخل ابن عباس على عائشة في مرضها وخافت من القدوم على الله
قال لا تخافي فانك لا تقدمين الا على مغفرة
ورزق كريم وتلا الآية اي الطيبات
للطيبين فقالت اني عليها فرحا بما قال لي و
قالت عائشة لقد اعطيت تسعا ما اعطيتهن
امراة نزل جبرئيل بصورتي في راحة
حين امر عليه السلام ان يزوجني
وتزوجني بكرا وما تزوج بكرا غيري
وتوفي ورأسه في حجري وقبره في بيتي
وينزل عليه الوحي وانا في لحافه وانا ابنت
صديقه وخليفته وصديقه ونزل
عذري من السماء وخلقت طيبة وعدت طيبة ووعدت
مغفرة ورزقا كريما وعن عائشة قالت خيرنا
رسول الله فاخترناه افكان طلاقا رواه البخاري وشبأي طلاقا وعن عليه السلام انه دخل على
فاطمة فقال يا بنية لا تغرنك هذه التي تعجبها حسنها
حب رسول الله ﷺ اياها يريد عائشة فقصصت عليه

کیونکہ صدا نے مجھے بھیجا کہ سکھ بخ دیدے اور خوار نہ کیجو تکلیف دینے والا نہیں بھیجا
مجھے تو احکام دین کے سکھانے اور آسانی کیلئے بھیجا ہے۔ ترمذی اور ابن
ماجہ میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول خدا صلعم سے اس آیت سے
پوچھا والذین یؤتون ما آتوا وقلوبهم وجلة۔ کیا وہ لوگ شراب پیتے اور چوری
کرتے ہیں حضرت نے فرمایا نہیں اے صدیق کی بیٹی بلکہ وہ روزہ رکھتے ہیں اور نماز
پڑھتے ہیں اور صدقہ دیتے ہیں اور باوجود اسکے وہ اپنی بھلائیوں کے نہ قبول ہونے سے
ڈرتے ہیں یہی لوگ ہیں جو بھلائیوں کی طرف دوڑتے اور آگے بڑھنا چاہتے ہیں منقول ہے
ابن عباس حضرت عائشہ کی بیمار میں انکے پاس آئے اور وہ اللہ کے پاس جانے سے خوف کر رہی تھیں کہا
اے حضرت آپ خوف نہ کیجئے کیونکہ آپ بخشش اور رزق کریم پر جاتی ہیں اور ابن عباس نے
یہ آیت الطیبات للطیبین الخ پڑھی حضرت ابن عباس نے جو یہ آیت پڑھی تو مارے خوشی کے
حضرت عائشہ ہنس گئیں اور شوہر آنیکے بعد فرمایا میں ایسی نو چیزیں دیگئی ہوں جو
حضرت کی بیبیوں میں سے کوئی عورت نہیں دیگئی (۱) جس رات میں رسول خدا کو مجھ سے نکاح
کرنیکا حکم ہوا جبرئیل میری تصویر لیکر اوتری (۲) مجھ سے رسول خدا نے اس
حال میں نکاح کیا کہ میں باکرہ تھی اور میرے سوا کسی باکرہ عورت سے ایسا نکاح نہوا (۳) رسول خدا
کا میری ہی گود میں انتقال ہوا (۴) حضرت کی قبر میرے گھر میں بنی (۵) رسول خدا پر وحی
تب حالانکہ میں اکیلی لحاف میں ہوتی تھی (۶) میں رسول خدا کے دوست اور خلیفہ کی
بیٹی ہوں (۷) میرا عذر آسمان سے اترا (۸) میں خوش پاک۔ اور پاک کے پاس پیدا
ہوئی (۹) مجھے بخشش اور رزق کریم کا وعدہ دیا گیا ہے بخاری میں حضرت
عائشہ سے ہے کہ رسول خدا نے ہمیں اختیار دیا سو ہم نے اللہ اور اسکے رسول کو
اختیار کر لیا سو یہ تخییر ہمپر طلاق نہ شمار کی گئی بخاری میں حضرت عمر سے
ہے کہ اپنی بیٹی حفصہ کے پاس گئے کہنے لگے اے بیٹی تو اس دھوکے میں نہ آ کہ
جس چیز پر تو شکر کرتی ہے میں بھی کروں اسکا حسن رسول خدا کو بہت معلوم ہوتا ہے
رسول خدا کو محبوب ہے حضرت عمر کی اس سے مراد عائشہ ہیں عائشہ فرماتی ہیں یہ قصہ مجھے

رسول اللہ ﷺ فبهم رواه البخاري عن عروة عن عائشة رضي الله عنها
قالت جلس احدى عشر امراة فتعاهدن وتعاقدن ان يكتمن
من اخبار ازواجهن شيئا قالت الاولى زوجي لحم جمل غث
على رأس جبل وعر لا سهل فيرتقى ولا سمين فينتقل قالت
الثانية زوجي لا ابث خبره اني اخاف ان لا اذره ان اذكر
اذكر عجره وبجره قالت الثالثة زوجي العشنق ان انطق
اطلق وان اسكت اعلق قالت الرابعة زوجي كليل تهامة
لا حر ولا قر ولا مخافة ولا سآمة قالت الخامسة
زوجي ان دخل فهد وان خرج اسد ولا يسأل عما عهد
قالت السادسة زوجي ان اكل لفّ وان شرب اشتف
اضطجع التف ولا يولج الكف ليعلم البث قالت السابعة
زوجي غياياء او عياياء طباقاء كل داء له داء شجك او
فلك او جمع كلا لك قالت الثامنة زوجي المس مس ارنب
والريح ريح زرنب قالت التاسعة زوجي رفيع العماد طويل
النجاد عظيم الرماد قريب البيت من الناد قالت العاشرة
زوجي مالك وما مالك المبارك قليلات
المسارح اذا سمعن صوت المزهر ايقن
انه هالك قالت الحادية عشرة زوجي ابو زرع فما ابو
زرع انا نأس من حلي اذني وملأ من شحم عضدي و
بجحني فبجحت الى نفسي وجدني في اهل غنيمة بشق
فجعلني في اهل صهيل واطيط ودائس ومنق فعندها اقول
فلا اقبح واراقد فاتصبح واشرب فاتقمح ام ابي زرع فما
ام ابي زرع عكومها رداح وبيتها فساح ابن ابي زرع فما

رسول خدا سے بیان کیا تو آپ مسکرانے لگے بخاری مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے
کہ گیارہ عورتیں ایک جگہ بیٹھیں اور باہم اس بات کا عہد و پیمان کیا کہ اپنے خاوندوں کی
خبروں میں کچھ چھپاویں اور کسی سے کچھ نہ کہیں پہلی عورت نے کہا میرا خاوند ایسا ہے جیسا دبلے اونٹ کا
گوشت اور وہ بھی ایک اونچے پہاڑ پر نہ ہموار زمین پر کہ چڑھ جاؤں نہ فربہ کہ گوشت سے کچھ لاؤ
کوئی تو آوے یعنے نالائق اور بدخصلت ہے دوسری عورت نے کہا میں اپنے
خاوند کی خبر ظاہر کرتی ہوں تو اس خبر کی چوٹ جانے سے کچھ حصہ بڑا ہے مجھے بیان
نہ کرنا چاہئے اگر فضا بیان کروں اور باطن عیب بیان کرتی ہوں ڈرتی ہوں تیسری
عورت نے کہا میرا خاوند لمبا اڈول دبلا پتلا ہے اگر لوگوں طلاق دیکھا ویں اور اگر جیتی
رہوں تو آدمیوں میں چھوڑی جاؤں یعنی بدخوئی کی وجہ سے چوتھی عورت نے کہا میرا خاوند ایسا ہے
جیسا تہامہ کی رات (تہامہ زمین عرب کے اوس حصہ کا نام ہے جس میں مکہ ہے وہاں کی رات معتدل ہے
نہ گرمی نہ سردی خوف نہ ایذا یعنے بہت اچھا ہے) نہ بڑا ہے نہ چھوٹا ہے نہ کچھ ڈر ہے
گھر میں آتا ہے تو جیسے کبوتر سو رہتا ہے (یعنی بدمست ہوتا ہے) اور جب جاتا ہے تو شیر جاتا ہے اور
جو عہد ہم لیتا ہے اس سے سوال نہیں کرتا یعنے حلیم اور کریم ہے عہد شکنی کا مواخذہ نہیں کرتا۔
پانچویں عورت نے کہا میرا خاوند اگر کھانا کھاتا ہے تو سب چٹ کر جاتا ہے اور اگر پیتا ہے تو سب پی جاتا ہے اگر لیٹتا ہے
تو اپنا بدن لپیٹ کر سوتا ہے اور میرے غلاف کے اندر ہاتھ نہیں ڈالتا میرے
دکھ درد کو نہیں جانتا یعنے بیمار ہو کر بھی نہیں پوچھتا چھٹی عورت نے کہا میرا خاوند نامرد ہے شیر نہایت احمق ہے کچھ نہیں جانتا
جانتا ہر عیب میں عیب ہی ہے ساتویں عورت نے کہا کہ میرا خاوند مرد ہے شیر نہایت احمق ہے کچھ نہیں جانتا
جیسے خرگوش اور اس میں بھی اسی خوشی آتی ہے جیسے تیتر میں ہے آٹھویں عورت نے کہا میرا خاوند
کیا ہی اچھا ہے یعنے میرا شوہر ظاہر باطن سب طرح اچھا ہے نویں عورت نے کہا میرا خاوند
اونچی عمارت والا لمبے قد والا بڑی کھیر والا یعنے بڑا رحیم خانہ سمجھتا ہے اور
اونچی نسب والا ہے نزدیک یعنے مہمان نواز ہے اور
اس میں سے آگ یعنے مہمان نواز ہے اور مسافر خانہ سے نزدیک یعنے ہر وقت
اور سمجھ دار ہے اور اسکا لشکر جاری ہے دسویں عورت نے کہا میرے شوہر کا نام مالک ہے اور کیا
مالک ہے وہ میری تعریف سے افضل ہے اور بہت سے اونٹوں کے مالک ہیں جو چراگاہ میں
کم پھرتے یعنے مہمانداری میں اسکے اونٹ بہت ذبح ہوتے ہیں جس سے شہنائی اور
جنکل قیں کرنے جانتے ہیں جس وقت اونٹ باجے کی آواز سنتے ہیں تو وہ اپنے ذبح ہونیکا
یقین کر لیتے ہیں کیونکہ صیاد ہیں گانا اور باجا کا معمول نہیں ہے باجے کی آواز سنکر
اونٹوں کو اپنے ذبح ہونے کا یقین ہو جاتا ہے۔ گیارہویں عورت نے کہا کہ میرا خاوند ابوزرع ہے
ابوزرع نے کانوں کو زیور سے اور بازوؤں کو گھی سے بھر دیا ہے اور میرا دل بھی اسنے
دونوں بازو بھر دیئے یعنے مجکو موٹا کیا اور مجھ کو خوش کیا ہے میری جان بکری میں سے ہی تھی
اونٹ بکری والوں میں سے ہی تھا مجھ کو پہاڑ کے کنارہ رہتے تھے سو اسنے مجھے کھیت اور اونٹ والے
خرمن کا مالک کر دیا یعنے میں سید ذلیل اور محتاج تھی اسنے مجھ باعزت اور مالدار
کر دیا پھر جب اس سے بات کرتی ہوں تو مجھے برا نہیں کہتا اور جب سوتی ہوں تو دوپہر تک
سوں یعنے مجھے کچھ کام کرنا نہیں پڑتا اور جب دودھ پیتی ہوں تو پیٹ بھر کر پیتی ہوں
ابوزرع کی ماں خوب ہی ابوزرع کی ماں اسکی بڑی بڑی کوٹھریاں اور

ابی زرع مضجعه کمسل شطبة ویشبعه ذراع الجفرة
بنت ابی زرع فابنت ابی زرع وطوع امها وطوع ابیها وطوع امها ولا تکسانا تفاعیل
جارتها جارتنا بی زرع فالجارية ابی زرع لا تبث حدیثنا
تبثیثا ولا تنقث میرتنا تنقیثا ولا تملأ بیتنا تعشیشا
قالت خرج ابو زرع والاوطاب تمخض فلقی امرأة معها
ولدان لها کالفهدین یلعبان من تحت خصرها
رمانتین فطلقنی ونکحها فنکحت بعده رجلا سریا رکب
شریا واخذ خطیا واراح علی نعما ثریا واعطانی من
کل رائحة زوجا وقال کلی ام زرع وميری اهلک قالت
فلو جمعت کل شیء اعطانیه فابلغ اصغر انیة ابی زرع
قالت عائشة رض فقال رسول الله ص کنت لک کابی زرع
لام زرع
رواه التنوخی والترمذی وفی بعض نسخ الترمذی غیر
انی لا اطلقک عن ابن شهاب قال اخبرنی عروة بن الزبیر
وسعید بن المسیب وعلقمة بن وقاص وعبید بن عبد الله
بن عتبة بن مسعود عن حدیث عائشة زوج النبی ص
حین قال لها اهل الافک ما قالوا فبرأها الله مما قالوا او
کل حدثنی طائفة من الحدیث وبعض حدیثهم یصدق
بعضا وان کان بعضهم اوعی له من بعض وان کل حدثنی
عروة عن عائشة زوج النبی ص قالت کان رسول
الله ص اذا اراد ان یخرج اقرع بین ازواجه فایتهن خرج
خرج بها رسول الله معه قالت عائشة فاقرع بیننا فی
غزوة غزاها فخرج سهمی فخرجت مع رسول الله ص
بعد ما نزل الحجاب فانا احمل فی هودجی وانزل فیه فسرنا

ابو زرع کا بیٹا سو بت ہی خوب ہے اوسکی خواب گاہ جیسی تلوار کا میان
یعنے نازنین بدن ہے اوسے آسودہ کر دیتا ہے حلوان کا ماتہ یعنے کھوتے
ابو زرع کی بیٹی وہ اپنے ماں باپ کی تابعدار اپنی لباس کے بہت
والی یعنی جسیم ہے اور اپنی سوکن کو رشک پیدا کرنے والے یعنے خاوند کی پیاری
ہے اسواسطے اوسکی سوکن اوسے جلاتی ہے۔ ابو زرع کی لونڈی بہت ہی
اچھی لونڈی ہے وہ ہماری تاشہ نہیں کرتی ہے ظاہر کرکے اور ہمارا کہانا نہیں
اوٹھا کر لیجاتی ہے اور ہمارا گہر کوڑی سے بہر انہیں کرتی ہے۔ ابو زرع
ایکدن باہر نکلا اس حالمیں کہ گھی نکالنے کی واسطے دودہ متھا جاتا تھا
سو وہ ایک عورت سے ملا جسکے ساتہ چیتے جیسے دو بچے ہیں اور وہ اوسکے
گودہی دو انار وں سے کہیل رہے ہیں پہر ابو زرع نے مجھے تو طلاق
دیدی اور اوس سے نکاح کر لیا اسکے بعد میں نے ایک سردار شخص سے نکاح
کیا جو عمدہ گھوڑیکا سوار اور نیزہ باز تھا اوسنے مجھے چوپائے جانور بہت سے
دیئے اور اوسنے ہر ایک میواشی میں سے مجھے جوڑا جوڑا دیا اور وہ مجھسے
کہنے لگا اے ام زرع تو بھی کہا اور اپنے لوگوں کو بھی کہلا ام زرع
کہتی ہے کہ دوسرے خاوند کے عطیہ کو اگر جمع کروں تو ابو زرع کے
چھوٹے برتن کی برابر بھی نہ پہنچے یعنے دوسرے خاوند کا احسان پہلے
خاوند کے احسان سی کمتر ہے جب حضرت عائشہ نے ان کلمات عورتوں کا قصد
حضرت کو سنایا تو آپنے فرمایا ای عائشہ میں بھی تیرے لیے ابو زرع کی
جیسے ابو زرع ام زرع کیلیے احسان کرتا تہا تو بھی میرے ساتہ ایسا احسان کرنوالا ہے
مذوقا کتاب میں ابن شہاب سے روایت ہے وہ کہتے ہیں عروہ بن زبیر اور سعید بن مسیب
اور علقمہ بن وقاص اور عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود نے خبر دی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
کرتے تہے جبکہ بنا رکھنے والوں نے کہا جو کچہ کہا اسوے عائشہ کو اونکے بہتان
اور جہوٹہ باتوں سے بری کر دیا اور ہر ایک شخص نے مجھ تہمت کا ایک ٹکڑا بیان
کیا کہ ہم ایکدوسرے کی تصدیق کرتی ہی اگرچہ بعض اونکے بعض سے اوس حدیث کو زیادہ
یاد رکھتی ہیں مجھ عروہ نے حدیث کی وہ حضرت عائشہ زوجہ رسول خدا نے فرمایا کہ رسول خدا
جب سفر کا ارادہ کرتے تہے تو اپنی بیبیوں کے نام پر قرعہ ڈالتے تہے جسکا نام قرعہ
میں نکل آتا تہا رسول خدا صلعم اوسکو سفر میں ہمراہ لیجا کرتے تہے
عائشہ فرماتی ہیں کہ غزوہ بنی المصطلق میں حضرت نے اپنی بیبیوں میں قرعہ ڈالا اوس میں میرا نام
نکلا سو میں حضرت کے ہمراہ نکلی اور یہ موقع بعد نزول حجاب کے تہا یعنے پردہ کی آیت
چکی تہی سو میں اپنے کجاوہ میں اٹہائی جاتی تہی اور پہر اوسیمیں بیٹہی ہی

فشهد فی خطبتہ ثم قال اما بعد فما علمت بہ الذی ذکر فی رسول اللہ صلعم من شئ فی عائشۃ قالت ثم قام رسول اللہ صلعم فتشہد فاثنی علیہ بالذی ھو اھلہ ثم قال اما بعد

حتی اذا فرغ رسول اللہ صلعم من غزوۃ تبوک وقفل ودنونا من المدینۃ قافلین آذنت لیلۃ بالرحیل فقمت حین آذنوا بالرحیل فمشیت حتی جاوزت الجیش فلما قضیت شانی اقبلت الی رحلی فاذا عقد لی من جزع ظفار قد انقطع فالتمست عقدی وحبسنی ابتغاؤہ و اقبل الرھط الذین کانوا یرحلون بی فاحتملوا ھودجی فرحلوہ علی بعیری الذی کنت ارکبت وھم یحسبون انی فیہ وکان النساء اذ ذاک خفیف اللحم انما تاکل العلقۃ من الطعام فلم یستنکر القوم خفۃ الھودج حین رفعوہ وکنت جاریۃ حدیثۃ السن فبعثوا الجمل وساروا فوجدت عقدی بعد ما استمر الجیش فجئت منازلھم ولیس بھا داع ولا مجیب فامت منزلی الذی کنت بہ وظننت انھم سیفقدونی فیرجعون الی فبینا انا جالسۃ فی منزلی غلبتنی عینی فنمت وکان صفوان بن المعطل السلمی الذکوانی من وراء الجیش فادلج فاصبح عند منزلی فرأی سواد انسان نائم فاتانی فعرفنی حین رانی وکان قد رانی قبل الحجاب فاستیقظت باسترجاعہ حین عرفنی فخمرت وجھی بجلبابی فواللہ ما یکلمنی کلمۃ ولا سمعت منہ کلمۃ غیر استرجاعہ حتی اناخ راحلتہ فوطی علی یدیھا فرکبتھا فانطلق یقود بی الراحلۃ حتی اتینا الجیش بعد ما نزلوا موغرین فی نحر الظھیرۃ فھلک من ھلک وکان الذی تولی الافک عبد اللہ بن ابی بن سلول فقدمنا المدینۃ فاشتکیت حین

پھر ہم چلے یہاں تک کہ جب رسول خدا صلعم اس غزوہ سے فارغ ہو کر واپس آئے اور آتے وقت ہم مدینہ کے قریب ہوئے تو رات کو کوچ کی خبر ہوئی جس وقت لوگوں نے کوچ کی خبر دی میں اوٹھکر چلی یہاں تک کہ لشکر سے پرلی طرف نکل گئی اور جب جائے ضرورت سے فارغ ہوئی تو اپنے کجاوے کے مکان پر آئی یہاں معلوم ہوا کہ میرا ہار جو سلیمانی منکوں کا تھا گر پڑا میں اوسی مقام پر تلاش کرنے کو گئی اور اوسکے ڈھونڈھنے میں کچھ دیر لگی ادہر جو لوگ میرے کجاوہ کسنے پر مقرر تھے آئے اور کجاوہ کو اوٹھا کر میرے اوس اونٹ پر جسپر میں سوار ہوتی تھی کس دیا کجاوہ کسنے والوں کو گمان تھا کہ میں اوسمیں ہوں کیونکہ اوس وقت عورتیں نہایت کم خوراک اور دبلی ہوتی تھیں ایک دو لقمہ کھانے پر اکتفا کرتی تھیں سو قوم نے کجاوہ اوٹھانے کے وقت اوسکے ہلکے ہونے کو نہ پہچانا اور میں تو نوعمر لڑکی تھی پس میرے اونٹ کو چلا لیا اور وہ بھی چلے گئے۔ لشکر کے چلے جانے کے بعد مجھے ہار ملا اور اوس وقت میں لشکر کے مقام پر آئی اور وہاں نہ کوئی پکارنے والا اور نہ جواب دینے والا تھا پھر میں اپنی اوسی جگہ جہاں پہلے تھی آکر بیٹھ گئی اس خیال سے کہ جب اوسمیں میرا حال معلوم ہوگا تو ضرور میرے لینے کو آئینگے پھر میں اوسی جگہ بیٹھی رہی کہ نیند کے غلبہ نے آدبایا اور میں سو گئی۔ صفوان بن معطل سلمی ذکوانی لشکر کے پیچھے رہا کرتا تھا کہ ہمارے ماندے کو ساتھ لاوے پس صبح ہوتے ہی اوسنے میرے مقام کے پاس آکر ایک سوتے ہوئے آدمی کی سیاہی دیکھی اور میرے قریب آکر مجھے دیکھا اور پہچان لیا کیونکہ حجاب سے پہلے اوسنے مجھے دیکھا تھا میں اوسکے انا للہ وانا الیہ راجعون کہنے سے جاگ اٹھی جسوقت اوسنے مجھے پہچان کر تعجبانہ یہ کلمہ پڑھا۔ میں نے اپنی چادر سے مونھ ڈھانک لیا۔ سو خدا کی قسم اوسنے بجز انا للہ وانا الیہ راجعون کے مجھسے اور کوئی کلام نکیا اور نہ میںنے اوس سے کوئی کلمہ سنا یہانتک کہ اوسنے اپنا اونٹ بٹھایا اور اوس کے اگلے پاؤں پر کھڑا ہو گیا میں اوسپر سوار ہو گئی اور وہ اونٹ کی نکیل پکڑ کر روانہ ہوا یہاں تک کہ ہم لشکر میں اسکے بعد کہ وہ ظہر کے وقت اوترچکا تھا آپہنچے تو تہمت لگانے والوں نے مجھ پر تہمت لگائی اور اسکا بانی مبانی عبد اللہ بن ابی بن سلول تھا پھر ہم مدینہ آئے میں تو مدینہ میں

قدمت شهرا والناس يفيضون في قول اصحاب الافك
لا اشعر بشئ من ذلك وهو يريبني في وجعي انى لا اعرف
من رسول الله صلعم اللطف الذي كنت ارى منه حين اشتكي
انما يدخل علي رسول الله صلعم فيسلم ثم يقول كيف تيكم
ثم ينصرف فذلك الذي يريبني ولا اشعر بالشر حتى
خرجت بعد ما نقهت فخرجت مع ام مسطح قبل المناصع
وهو متبرزنا وكنا لا نخرج الا ليلا الى ليل وذلك قبل
ان نتخذ الكنف قريبا من بيوتنا وامرنا امر العرب
الاول في التبرز قبل الغائط وكنا نتاذى بالكنف ان
نتخذها عند بيوتنا فانطلقت انا وام مسطح وهي ابنة
ابي رهم بن عبد مناف وامها بنت صخر بن عامر خالة
ابي بكر الصديق وابنها مسطح بن اثاثة فاقبلت انا وام
مسطح قبل بيتي قد فرغنا من شاننا فعثرت ام مسطح
فقالت تعس مسطح فقلت لها بئس ما قلت تسبين رجلا
شهد بدرا قالت اي هنتاه اولم تسمعي ما قال
قلت وما قال فاخبرتني بقول اهل الافك فازددت
مرضا على مرضي قالت فلما رجعت الى بيتي ودخل علي
رسول الله صلعم ثم قال كيف تيكم فقلت اتاذن لي ان اتي
ابوي قالت واني حينئذ اريد ان استيقن الخبر من قبلهم
قالت فاذن لي رسول الله صلعم فجئت ابوي فقلت يا امتاه
ما يتحدث الناس قالت يا بنية هوني عليك فوالله لقل
ما كانت امراة قط وضيئة عند رجل تحبها لها ضرائر
الا اكثرن عليها قالت قلت سبحان الله ولقد تحدث

ایک مہینے تک بیمار ہوگئی اور لوگ تہمت والوں کی باتوں میں
بحث کرنے لگے اور مجھے اس تہمت کرنے کی کچھ خبر نہ تھی۔ ہاں اتنا
تردد تھا کہ جیسے میری بیماری میں حضرت مجھ پر مہربانی کیا کرتے تھے اس بار
ویسی مہربانی میں آپ سے نہ پہچانتے ہی اتنی بات ہوتی تھی کہ رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آکر سلام کرتے اور فرماتے تمہارا کیا حال ہے
صرف اتنا کہکر چلے جاتے پس یہ امر مجھے تردد میں ڈالتا تھا اور مجھے اوس
تہمت کی مطلق خبر نہ تھی او
مرض کی شدت سے بہت ہی ضعیف ہوگئی تو ام مسطح کے ساتھ جائے ضرور
کی طرف نکلی اور ہم بجز رات سے رات تک کہیں نہ نکلتے تھے (یعنی
دن میں ہم پائخانے نہ جاتے تھے کیونکہ پردہ کی آیت اور ترکی تھی) اور
ابھی تک گھروں کے قریب پائخانے نہ بنائے گئے تھے اور ہماری عادت
اسباب میں پہلے عرب جیسی تھی کہ وہ جنگلوں میں جائے ضرور کے لیے جایا کرتے
تھے اور گھروں کے قریب پائخانہ نہ بنائے جانے سے ہمیں سخت تکلیف
ہوتی تھی سو میں اور ام مسطح جو ابو رہم بن عبد مناف کی بیٹی ہے
اور اوسکی ماں صخر بن عامر کی بیٹی ابو بکر صدیق کی خالہ تھی اور
اوسکا بیٹا مسطح تھا جائے ضرور کے لیے گئی پس میں اور ام مسطح جائے ضرور سے
فراغت کے بعد اپنی گھر کیطرف آئے اوسکا پاؤں چادر میں الجھا اور وہ گر پڑی
اوسوقت وہ کہنے لگی مسطح کا برا ہو مینے اوس سے کہا تو نے بڑا کیا تو ایسے
شخص کو جو بدر میں حاضر ہوا برا کہتی ہے اوسنے جواب دیا اے بھولی بہن
جو کچھ اوسنے کہا ہے کیا تو نے نہیں سنا مینے کہا اوسنے کیا کہا پس اوسنے تہمت
والوں کی بات کی مجھے خبر دی یہ سنتے ہی میری بیماری اس غم سے دونی
ہوگئی پھر جب میں گھر آئی اور رسول خدا نے میرے پاس تشریف لاکر فرمایا تم کیسی ہو
مینے کہا کیا آپ مجھے ماں باپ کے گھر جانے کی اجازت دیتے ہیں اور اوسوقت میرا ارادہ
یہ تہا کہ میں ان دونوں کے پاس جاکر اس خبر کی تحقیق کروں
پس مجھے رسول خدا نے اجازت دیدی اور اپنے والدین کے پاس آکر ماں سے کہا
اے امی یہ کیا بات ہے جسکا لوگ چرچا کر رہے ہیں اونہوں نے کہا اے
بیٹی اپنے اوپر آسانی اختیار کر گھبرا مت خدا کی قسم ایسی عورت کم ہوتی ہے
کہ وہ اپنے خاوند کو بہت پیاری ہو اور اوسکی کئی سوکنیں ہوں مگر وہ اوسپر
لگایا کرتی ہیں مینے کہا سبحان اللہ کیا تم میرے منہ میں لوگ اس قسم کی باتیں کرتے ہیں

الناس بهذا قالت فبكيت تلك الليلة
اصبحت لا يرقا لي دمع ولا اكتحل بنوم حتى اصبحت
ابكي فدعا رسول الله ص علي بن ابي طالب و اسامة
بن زيد حين استلبث الوحي يستأمرهما في فراق اهله
قالت فاما اسامة فاشار الى رسول الله ص بالذي
يعلم من براءة اهله وبالذي يعلم له في نفسه من
الود فقال يا رسول الله اهلك وما نعلم الا خيرا واما
علي بن ابي طالب فقال يا رسول الله لم يضيق الله
عليك والنساء سواها كثير وان تسئل الجارية
تصدقك قالت فدعا رسول الله ص بريرة فقال اي
بريرة هل رايت من شيء يريبك قالت بريرة لا والذي
بعثك بالحق ان رايت عليها امرا اغمصه عليها اكثر
من انها جارية حديثة السن تنام عن عجين اهلها
فتاتي الداجن فتاكله فقام رسول الله ص فاستعذر
يومئذ من عبد الله بن ابي بن سلول قالت فقال
رسول الله ص وهو على المنبر يا معشر المسلمين من يعذرني
من رجل قد بلغني اذاه في اهل بيتي فوالله ما علمت
على اهلي الا خيرا ولقد ذكروا رجلا ما علمت عليه الا
خيرا وما كان يدخل على اهلي الا معي فقام سعد بن معاذ
الانصاري فقال يا رسول الله انا اعذرك منه ان كان من
الاوس ضربت عنقه وان كان من اخواننا من الخزرج امرتنا
ففعلنا امرك قالت فقام سعد بن عبادة وهو سيد
الخزرج وكان قبل ذلك رجلا صالحا ولكن احتملته

فبكيت فصمت ابوبكر صوتي وهو فوق البيت يقرء فنزل فقال لامه ما شانها قالت عائشة فذكرت شانها فقال ابوبكر والله ما علمت عليها الا خيرا فيما يريبني الا انها كانت تنام الى العجين فتاتي الداجن فتاكله فانتهرها بعض نسائه فقال اصدقي رسول الله صلعم حتى فضحها بشيء فقالت عائشة فسبحان الله والله ما كذبت كذبة قط اتمنى فيها رضا رسول الله صلعم (باقي بصفحه ايندہ)

الحمية فقال لسعد كذبت لعمر الله لا تقتله ولا
تقدر على قتله فقام اسيد بن حضير وهو ابن عم سعد
فقال لسعد بن عبادة كذبت لعمر الله لنقتلنه فانك منافق
تجادل عن المنافقين فتثاور الحيان الاوس والخزرج
حتى هموا ان يقتتلوا ورسول الله ص قائم على المنبر فلم يزل
رسول الله ص يخفضهم حتى سكتوا وسكت قالت فمكثت
يومي ذلك لا يرقأ لي دمع ولا اكتحل بنوم قالت فاصبح
ابواي عندي وقد كنت بكيت ليلتين ويوما لا اكتحل
بنوم ولا يرقأ لي دمع يظنان ان البكاء فالق كبدي
قالت فبينما هما جالسان عندي وانا ابكي فاستاذنت علي
امراة من الانصار فاذنت لها فجلست تبكي معي قالت
فبينا نحن على ذلك دخل علينا رسول الله ص فسلم
ثم جلس قالت ولم يجلس عندي منذ قيل لي ما قيل
قبلها ولقد لبث شهرا لا يوحى اليه في شاني قالت
فتشهد رسول الله ص حين جلس ثم قال اما بعد يا
عائشة فانه قد بلغني عنك كذا وكذا فان كنت بريئة
فسيبرئك الله وان كنت الممت بذنب فاستغفري الله
وتوبي اليه فان العبد اذا اعترف بذنبه ثم تاب الى الله
تاب الله عليه قالت فلما قضى رسول الله ص مقالته قلص
دمعي حتى ما احس منه قطرة فقلت لابي اجب رسول الله
فيما قال والله ما ادري ما اقول لرسول الله ص فقلت
لامي اجيبي فقالت ما اقول لرسول الله قالت فقلت
وانا جارية حديثة السن لا اقرأ كثيرا من القرآن اني

اور نہ اوسکے قتل پر تیار معلوم ہے۔ یہ سنکر اسید بن حضیر سعد بن عبادہ
کے چچیرے بھائی نے کہا کہ تو جھوٹ کہا اے سعد بن عبادہ تو جھوٹا ہے خدا کی
قسم ہم ضرور اسکو قتل کرینگے تو منافق ہے۔ جو
منافقوں کی طرف سے جھگڑا کرتا ہے پس دونوں قبیلے اوس و خزرج
باہم بل پڑے اور کشت و خون کا ارادہ کر لیا اور رسول خدا صلعم منبر پر
کھڑے ہوئے اونہیں چپکا کر رہے تھے حتے کہ وہ خاموش ہو گئے اور آپ
بھی ساکت ہو گئے عائشہ رض فرماتی ہیں میں سارا دن روتی رہی نہ تو میرے
آنسو تھمے اور نہ مجھے نیند آئی اور صبح ہوئے میرے والدین آگئے اور میں
دو راتیں اور ایک دن برابر روتی رہی نہ تو مجھے نیند آئی اور نہ آنکھوں کے
آنسو تھمے میرے والدین کو گمان ہو گیا کہ میرا اسقدر رونا جگر کو پھاڑ ڈالیگا
وہ دونوں میرے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور میں برابر رو رہی تھی کہ
ایک انصاری عورت نے میرے پاس آنیکی اجازت مانگی سو میں نے
اوسے آنیکی اجازت دیدی وہ بھی میرے ساتھ بیٹھکر رونے لگی ہم اسی
رونے پیٹنے میں تھے کہ رسول خدا صلعم ہمارے پاس آئے اور سلام کرکے
بیٹھ گئے اور اس سے پہلے جیسے کہ لوگوں نے میرے حق میں تہمت لگائی تھی
حضرت میرے پاس کبھی نہ بیٹھے تھے اور آپ پر پورا مہینہ گذر گیا کہ میرے
باب میں کوئی حکم نازل نہ ہوا عائشہ فرماتی ہیں کہ جسوقت میرے پاس رسول
خدا بیٹھے تو بیٹھتے ہی خطبہ پڑھا پھر فرمایا۔ اما بعد اے عائشہ مجھے تیرے حق میں
ایسی ایسی باتیں سنی ہیں اگر درحقیقت تو بے گناہ ہے اور اس سے بری ہے تو
عنقریب خدا تعالی تیری پاکدامنی بیان کریگا اور اگر تجھسے خطا ہوئی ہے تو
ہے تو توبہ کر اور خدا سے بخشش چاہ کیونکہ جب بندہ۔ اپنے گناہ کا
اقرار کرکے توبہ کرتا ہے تو خدا تعالی اوسکی توبہ قبول کر لیتا ہے۔ جس
رسول خدا صلعم یہ بات تمام کر چکے تو میرے آنسو بالکل بند ہو گئے یہانتک
کہ ایک قطرہ تک محسوس اور معلوم نہ ہوا و سوچنے لگی اپنے والد سے کہا میں
کہ رسول خدا کو اوسکا جواب دوں جو انہوں نے فرمایا وہ
بولی بخدا مجھے خبر نہیں۔ میں رسول خدا کو کیا جواب دوں
اور کس چیز کا جواب دوں۔ پھر اپنے والدہ سے کہا تو ہی
رسول خدا صلعم کو جواب دو۔ اونہوں نے بھی وہی کہا کہ
میں رسول خدا کو کیا جواب دوں عائشہ فرماتی ہیں۔ میں اگرچہ صغیر
سن تھی قرآن مجید کا زائد حصہ پڑھا نہ تھا۔

والله لقد علمت لقد سمعتم هذا الحديث حتى استقر
في انفسكم وصدقتم به فان قلت لكم اني بريئة
لا تصدقوني والله يعلم اني بريئة بذلك ولئن اعترف
والله يعلم اني منه بريئة والله ما اجد لكم مثلا الا قول
ابي يوسف قال فصبر جميل والله المستعان على ما تصفون
قالت ثم تحولت فاضطجعت على فراشي وانا
حينئذ اعلم اني بريئة وان الله مبرئي ببراءتي ولكن
والله ما كنت اظن ان الله منزل في شاني وحيا يتلى
اولشاني في نفسه كان احقر من ان يتكلم الله فيامر
يتلى ولكن كنت ارجو ان يرى رسول الله ص في
النوم رؤيا يبرئني الله بها قالت فوالله ما رام رسول
الله ص ولا خرج احد من اهل البيت حتى انزل عليه
فاخذه ما كان يأخذه من البرحاء حتى انه ليتحدر منه
مثل الجمان من العرق وهو في يوم شاة من ثقل
القول الذي ينزل عليه قالت فلما سري عن رسول
الله ص سري عنه وهو يضحك فكانت اول كلمة
تكلم بها يا عائشة اما الله فقد برأك قالت فقلت
قالت فقلت والله لا اقوم اليه ولا احمد الا الله فانزل
الله ان الذين جاءوا بالافك عصبة منكم العشر الآيات
كلها قالت فلما انزل الله هذا في براءتي قال ابو بكر
الصديق وكان ينفق على مسطح بن اثاثة لقرابته
منه وفقره والله لا انفق على مسطح شيئا ابدا بعد الذي
قال لعائشة ما قال فانزل الله ولا يأتل اولوا الفضل منكم

بعينه اوسوقت اتنا كہا كہ مجھے معلوم ہے كہ تم كو اس بات كى خبر ہو چكى ہے
يہاں تك كہ وہ تمہارے دلوں ميں جم گئى اور تم اوسے سچ جان چكے
ہو اگر ميں يہ كہتى ہوں كہ اس گناہ سے پاك ہوں تو بلا شك ميرى تصديق تو
نہ كروگے اور خدا جانتا ہے كہ ميں اس تہمت سے پاك ہوں اور اگر ميں اوسكا
اقرار كرلى ہوں تو تم اوسے سچ جانوگے اب ميں اپنے اور تمہارے درميان
سوا حضرت يعقوب كے اور كوئى مثال نہيں پاتى كہ اونہوں نے كہا
فصبر جميل والله المستعان على ما تصفون - يعنے اب صبر بہتر ہے اور تمہارے
اس بيان پر خدا ہى مددگار رہے عائشہ فرماتى ہيں پھر ميں كروٹ كھا كر
اپنے بچھونے پر جا ليٹى اور مجھے اوسوقت معلوم تہا كہ ميں اس گناہ سے
پاك ہوں اور اللہ ضرور ميرى پاكى ظاہر كريگا ليكن خدا كى قسم مجھے يہ گمان
بھى نہ تہا كہ خدا تعالى ميرى شان ميں وحى اوتارىگا كہ لوگ اوسے پڑہيں گے
كيونكہ ميرى ذات اس سے بہت حقير زيادہ تہى كہ خدا تعالى ميرے
باب ميں ايسا امر كے سانہ كلام كرے كہ لوگ اوسے قرآن ميں پڑہيں
ہاں مجھے اسبات كى اميد تہى كہ رسول خدا صلعم خواب ميں كوئى ايسى
چيز ضرور ديكہيں گے كہ جسسے اللہ تعالى مجھے پاك كردے گا سو خدا كى قسم
نہ تو رسول خدا اوس مجلس سے علاحدہ ہوئے اور نہ گہر والوں ميں سے
كوئى باہر نكلا كہ وحى نازل ہونے كى نشانياں حضرت پر ظاہر ہوئيں
اور وحى كے نزول ميں جو مشقت آپكو ہوتى تہى وہى ہونے لگى حتے
كہ آپ كے چہرۂ مبارك سے پسينے كى بوندين موتى كى طرح يا اناركے
دانوں كى مانند ٹپكنے لگيں حالانكہ وہ سخت جاڑے كا موسم تہا
(ديكہنے ميں كوئى گرمى كى وجہ سے نہ تہا) بلكہ وحى كى ثقل اور بوجھ
كى وجہ سے تہا پس جب وحى كے آثار منقطع ہوگئے اور رسول خدا صلعم
سے وہ مشقت جاتى رہى تو آپنے ہنستے ہوئے موجھ كہولا اور سب سے اول كلمہ
آپكى زبان فيض بيان سے يہ نكلا اے عائشہ مجھے بشارت ہو خدا
تجھے اوس گناہ سے پاك كرديا ميرى والدہ يہ سنكر بولين عائشہ كہڑى ہو
اور رسول خدا كا شكر ادا كر ميں نے كہا بخدا ميں نہ كہڑى ہونگى اور نہ
رسول خدا كى تعظيم كو اوٹہوں - سو خدا تعالى نے ان الذين جاءوا
بالافك سے پورى دس آيتيں نازل فرمائيں - عائشہ فرماتى ہيں
جب خدا تعالى نے ميرى پاكى ميں آيات نازل كيں تو ابو بكر صديق
نے فرمايا اور وہ اس سے پہلے مسطح بن اثاثہ پر اپنى قرابت اور اوسكى
مفلسى كے لحاظ سے خرچ كيا كرتے تہے كہ خدا كى قسم ميں مسطح كو اوسكے
بعد سے كبہى اوسنے عائشہ كو تہمت لگائى كبہى كچہ نہ دونگا -
اوسوقت خدا تعالى نے ولا يأتل اولوا الفضل منكم والسعة

والسعة ان يؤتوا اولى القربى والمساكين الى قوله
والله غفور رحيم قال ابوبكر بلى والله انى لاحب ان
يغفر الله لى فرجع الى مسطح النفقة التى كانت ينفق
عليه وقال والله لا انزعها منه ابدا قالت عائشة
وكان رسول الله ص يسئل زينب بنت جحش
عن امرى فقال يا زينب ما اذا علمت ورايت فقالت
يا رسول الله احمى سمعى وبصرى ما علمت الا خيرا
قالت وهى التى كانت تسامينى من ازواج النبى
فعصمها الله بالورع وطفقت اختها حمنة تحارب
لها فهلكت فيمن هلك من اصحاب الافك رواه
البخارى عن عمر بن سعيد بن ابى حسين قال
قال حدثنى ابن ابى مليكة قال استاذن ابن
عباس قبيل موتها على عائشة وهى مغلوبة قالت
اخشى ان يثنى على فقيل ابن عم رسول الله ص
ومن وجوه المسلمين فقالت ائذنوا له فقال كيف
تجدينك قالت بخير ان اتقيت قال فانت بخير
ان شاء الله زوجة رسول الله ص ولم ينكح بكرا غيرك
ونزل عذرك من السماء ودخل ابن الزبير خلاف
فقالت دخل ابن عباس فاثنى علىّ ووددت
انى كنت نسيا منسيا رواه البخارى عن مسروق
قال دخل حسان بن ثابت على عائشة فتنيب
وقال حصان رزان ماتزن بريبة وتصبح غرثى
من لحوم الغوافل قالت لست كذلك قلت تذرين

ان يؤتوا اولى القربى سے غفور رحيم تک نازل فرمايا ابوبكر نے يہ آيت
سنكر كہا ہاں بخدا ميں دوست ركھتا ہوں كہ خدا مجھے بخشدى سو مسطح كو
جو ہميشہ دياكرتے تھے وہى دينے لگے اور فرمايا بخدا ميں ايسے يہ دينا
كبھى كم نہ كروں گا۔ عائشہ فرماتى ہيں كہ رسول خدا صلعم ميرے باب ميں
زينب بنت جحش سے پوچھتے تھے اور فرماتے تھے اے زينب تو كيا جانتى
ہے يا فرمايا تو نے كبھى كچھ ديكھا ہے زينب جواب ديتى تھيں ميرے
كان اور آنكھيں نا پسند ہوں كہ ميں بجز بھلائى كے كچھ نہيں جانتى عائشہ
فرماتى ہيں كہ زينب سب رسول خدا صلعم كى بيبيوں ميں مجھ سے رتبہ ميں
سو خدا نے اوسے بچاليا اوسكى ورع اور پرہيزگارى كى وجہ اور انكى
جمنہ اونكى مخالفت ميں سو وہ بھى تہمت لگانے والوں ميں شامل
ہوئے اور حسب طرح اور ہلاك ہوئے تھے وہى اوس ميں ہلاك
ہوئے۔ بخارى ميں سفين عمر بن سعيد بن ابى حسين سے
روايت ہے كہ مجھے ابن ابى مليكہ نے حديث كى كہ حضرت ابن عباس
نے عائشہ رض كے انتقال كے كچھ پہلے حضرت عائشہ كے پاس آنے
كى اجازت مانگى اور وہ موت كى سختى سے مغلوب تھيں فرمايا
ميں اپنے اوپر تعريف كيے جانے سے خوف كرتى ہوں لوگوں
نے كہا ابن عباس رسول خدا صلعم كے ابن عم اور تمام مسلمانوں
ميں ذى عزت ہيں اونہيں آنے دےجيے فرمايا اچھا اونہيں آنے
دو۔ ابن عباس نے آكر فرمايا آپكى كيا حالت ہے كہا ميں بہت
اچھى طرح ہوں ابن عباس نے كہا آپ بھلائى كے ساتھ رہيں گى
انشاء اللہ كيونكہ آپ رسول خدا كى بى بى ہيں اونہوں نے آپكے
سوا اور كسى باكرہ سے نكاح نكيا اور آپكا عذر آسمان سے اترا
ابن عباس كے چلے جانے كے بعد ابن زبير آئے حضرت عائشہ نے
فرمايا كہ ابن عباس ميرے پاس آئے تھے اور ميرى تعريفيں كرنے لگے
ميں دوست ركھتى ہوں كہ ميں بھولى بسرى ہوجاتى تو بہتر ہوتا۔
بخارى ميں مسروق سے روايت ہے كہ حسان بن ثابت نے حضرت عائشہ
كے پاس آكر يہ شعر پڑھے اور كہا ہے حصان رزان ماتزن بريبة
وتصبح غرثى من لحوم الغوافل عائشہ نے فرمايا تو اس تعريف
كى مستحق نہيں ہوں۔

مثل هذا يدخل عليك وقد انزل الله والذى
تولى كبره منهم له عذاب عظيم فقالت واى
عذاب اشد من العمى وقالت وكان يرد عن
رسول الله صم رواه البخارى عن عائشة انها
استعارت من اسماء قلادة فهلكت فارسل
رسول الله صلعم ناسا من اصحابه فى طلبها
فادركتهم الصلوة فصلوا بغير وضوء فلما اتوا
رسول الله صلى الله عليه وسلم شكوا
ذلك اليه فنزلت آية التيمم فقال اسيد بن
حضير جزاك الله خيرا فوالله ما نزل بك امر
قط الا جعل الله لك منه مخرجا وجعل للمسلمين
فيه بركة رواه البخارى عن رسول الله ص
سالت ربى ان لا ازوج الا من كان معى فى
الجنة فاعطانى رواه الحاكم فى المستدرك وصححه

مسروق کہتے ہیں میں نے کہا کیا اس جیسے شخص کا آنا آپ پسند
کرتے ہیں حالانکہ خدا تعالیٰ اوسکے حق میں فرماتا ہے والذی تولی
کبرہ منہم لہ عذاب الیم۔ عائشہ نے فرمایا اندھے ہونے سے زیادہ
اور کون سا عذاب ہوگا۔ اور فرمایا وہ رسول خدا صلعم کی طرف
سے کفار کا رد کرتی تھے۔ بخاری میں حضرت عائشہ سے روایت
ہے کہ میں نے اسماء سے گلوبند مانگ کر پہن لیا تھا اور وہ اتفاق
سے جاتا رہا رسول خدا صلعم نے اوسکی تلاش میں اپنے قصبوں
میں سے چند آدمیوں کو بھیجا اور وہاں نماز کا وقت آگیا لوگوں نے
بدون وضو نماز پڑھی کیونکہ وہاں پانی نہ تھا) جب وہاں سے
رسول خدا صلعم کی پاس آئے تو آپ سے اسکی شکایت کی۔
پس آیت تیمم نازل ہوئی۔ تب اسید بن حضیر نے کہا اے
عائشہ تجھے اللہ تعالیٰ جزاے خیر دے۔ خدا کی قسم جو امر
تمہارے باب میں اوترا اوس میں تمہارے لیئے اللہ نے آسانی کی
اور مسلمانوں کے لیئے برکت۔ حاکم کی روایت میں آیا ہے
کہ رسول خدا نے فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے سوال کیا
کہ میں ایسے عورت سے نکاح کروں جو میری ساتھی

۴۳۲

حضرت عائشہ کی سوتن ہونے سے قبول فرمایا۔ انہ

خاتمۃ الطبع

الحمد لله الذى اشرق انوار اقتضاه دنيا لخيرته من عباده ونور بصائر خاصته بانوار الهداية والرشاد وكمالاته واظهر بدائع
المعارف والحقائق واشهر صنائع العوارف والدقائق والصلاة على من ارسل كافة للناس بشيرا ونذيرا وعلى اله
وصحبه الذين جمعوا من الفضائل العليا والمناقب الفخر جمعا وكثيرا اما بعد فيقول العبد الضعيف محمد لطيف
الله عن الشين والتهتن الكتاب المستطاب المسمى بتفريح الاحباب فى مناقب الازواج الاصحاب الذى هو صنف فخيمة الافاضل
خلاصة الاوائل المولوى محمد عبد الله بن عبد العال القرشى الهاشمى قد اشار الى ترجمته تشهيدا لطلبة والتجار المشتهر فى
كثير من البلاد الامصار المدعو بمير زا محمد عبد الغفار بيك رضى الله عنه كل وابصار فبلغ الى اتمامه اوان وبذلت
جهدى بحسب طاقة الضعيف فجاء بحمد الله بفضل الرب الجليل سنة ١٣٠٢ على طبق ما اراده فطبع فى المطبع الاكمل الاطبع
الواقع فى الدهلى والحمد لله اولا وآخرا ظاهرا وباطنا عاجلا واجلا وصلى الله تعالى على خير خلقه محمد والله واصحابه اجمعين

تمت بالخير

صحت نامہ کتاب تفریح الاحباب فی مناقب الآل والاصحاب عربی

صفحہ	سطر	غلط	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۱۲	ازت	۳۲	۱۹	یضی	رضی
۲	۱۵	صحاته	۳۳	۵	الوتعلو	الوتطوا
۶	۱۳	تخلنات	″	۱۸	تثریب	تثریب
۷	۲۳	جا	″	۲۳	تثریب	تثریب
۹	۲۱	تبکی	۳۵	۵	ابر	امیر
۱۰	۱۲	ابن	″	۷	عبیدة	عبیدة
۱۱	۶	ابن	″		بن الجراح	بن الجراح
۱۲	۲۳	الحم	″	۸	فاسکنه	فاسکنه
۱۴	۱۵	تارکوا صاحبی	۳۵	۱۹	بنابعث	نبابعث
۱۴	۲۰	نوذونی	۳۶	۸	السحف	السحف
۱۶	۲۳	لیلة	۳۷	۱۲	یسبقی	یسبقی
۱۶	″	فلیلة مع	″	۱۵	نطلق	انطلق
۱۷	۱۶	یا ابابکر	″	۱۸	اُقبض	اُقبُض
″	۲۳	قااوا	۳۹	۱۰	حتی	حتی
۱۸	۶	ابی الحسن	۴۰	۲	طاق	طاقة
″	۹	محمدان	″	۳	اغضنا	اغضبنا
″	۱۲	قلت	″	۲۲	یوفاتاه	فاتاه
۲۰	۲۰	الثوب	۴۱	۱	روه	رواه
۲۱	۱	الجی	″	۱۵	عمل	عمل
۲۱	۸	باکل	۴۲	۱۲	لم تنفس	لم تنفس
″	۱۷	روالبخاری	۴۲	۱۴	لقرابتنا	لقرابتنا
۲۲	۱۲	ابن ماجه	۴۳	۱۵	روالبخاری	رواه البخاری
۲۵	۸	ساعبدالله	۴۶	۴	بالسنح	بالسنح
″	۱۳	فخقه	۴۷	۱۷	ففهما	ففهما
″	۱۷	عبدالرحمن	۴۸	۲۰	اجزنک	احزنک
۲۵	۲۱	فیقم	″	۲۳	فاعطیت	فاعطیت
″	۲۳	فقبله	۴۹	۱۶	بلی	بلی
۲۷	۸	فی مسنده	۵۰	۳۰	بسبیله	بسبیله
۲۹	۴	ذکر	۵۱	۳	شیئا	شیئا
۲۹	۵	ترجمة	″	۸	عالشة	عائشة
۳۳	۱۷	شعیبٌ	″	۱۹	الانتعری	الاشعری

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵۲	۶	صدیقه	صدیقة
۵۳	۹	همذه	هذه
۵۳	۱۹	فتمام	وتمام
″	۲۳	ابن کثیر	ابن کثیر
″	۲۳	منطبقة علی خلاق	علی خلاق
۵۵	۱	عبید بن	حمید بن
۵۵	۱	عبدالرحمن	عبدالرحمن
″	۷	یتبادران	یتبادران
۵۷	۶	ولو یحس	ولم یحس
۵۹	۱۹	ایحبس	الجیش
″	۲۳	المدینته	المدینة
۶۱	۱۴	اطعونی	اطیعونی
″	۲۲	بصحیفته	بصحیفة
۶۵	۱۲	نعائما	صائما
″	۲۰	بسائل	بسائل
″	۲۱	خبر	خبر
۶۷	۲	شیبة	شیبة
″	۵	بغضه	لغضبه
۶۹	۷	یعقوب	یعقوب
۷۱	۲۳	نزلت	نزلت
۷۲	۵	امیة	امیة
۷۲	۱۱	وشاورهم	فاشاورهم
۷۱	۴	باشجع الناس قالوا	باشجعهم قالوا
″	۱۱	یجبأه	یجبه
″	۱۱	ثبث	ثبت
″	۱۰	قدنز	قدفر
۱۴	۱۶	بدیه	بدد
۸۶	۱	سهم	منهم
″	۱۹	اصلم	اسلم
″	۱۰	والطابعین	والتابعین
۸۹	۸	الخنیفة اهل	الحنیفة هل

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
٨٨	٧	اصحت	اصبحت	١٠٩	١٠	الحاظ للناظرة	الحاظة للناظرة	٤	٢٠	البزا	البزار
٤	٨	قال اهل	قال بخير قال له	١٠٩	١٠	والحاجمة	والخاصمة	١٢٩	١٨	حويفرق	يفرق
٨٨	١٧	فقة	فقه	١١٠	١٩	وحذرو	واحذروا	١٥٢	١	مسعواد	مسعود
٤	١٩	العلماء	العلوم	١١١	١٣	صحابتكم	صحابيكم	١٥٢	١٥	نتحدث	نتحدث
٤	١٥	كتير	كثير	١١٢	٢	عاهله	بماهو لها هل	١٥٣	٨	حيرا	خيرا
٤	٢١	عايشة	عائشة	٤	٧	بالرهبة	بالرهبة	١٥٤	٩	ڤى	فى
٩١	٢٣	ڤى النار	من النار	١١٤	١٧	يهما	ربما	١٥٧	١	قرلت اية	فنزلت آية
٩٢	١١	صيحة	صيحة	٤	٢٢	بالشجر	من الشجر	٤	٥	للاية	الآية
٩٣	١٠	صلعم محمد صلعم الصلوة	محمد صلعم ما خفة على احد	١١٥	١٩	فمالم يعلم	مما لم يعلم	٤	٩	عبدالله	عبد الله
٤	١٣	يقوعلى المنبر	يقول على المنبر	١١٦	٦	ماتزى	ما ترى	٤	٢٠	لجيش	جيش
٩٥	٨	صفة	صفته	١١٧	٧	ڤى الناس	من الناس	١٥٨	٨	الزنب	الذنب
٤	١١	جبالالا	جبالا لا	٤	٢٣	كاكان	لما كان	١٥٩	٢٣	كنابه	كتابه
٩٦	١٧	الى السوق	السوق	١١٨	٢	فاقطعه	فاقطعه	١٦٠	١١	اجره	اجراه
٩٧	٢٣	اجمعين	اجمعين	١١٩	١٩	وخزمه	وصحبه	١٦٢	٢٢	ماالشتهى	ما اشتهى
٩٨	٦٠٠	يبسق	يستبق	١٢٤	١٥	يا نتم	يا نتم	١٦٣	٨	والله	والله
٩٨	١١	ثم رسول الله صلعم	ثم جاء رسول الله صلعم	١٢٥	١٦	ابن جنان	ابن حبان	١٦٤	٩	بن ربيعة	بن عامر بن ربيعة
٤	١٥	فلما قبض	فلما قبض	١٢٦	٣	النبى	التى	١٦٥	٢	النحى	النخعى
		واستخلف	ابوبكر واستخلف	٤	٧	الاثنين لسر	الاثنين وهو آخر	١٦٦	١	صفة	صفته
١٠٠	٨	ندعو	ندعو	١٢٧	٩	ملهم	منهم	٤	٢٠	بفوق	يفوق
٤	١٠	ادبد	اريد	١٢٨	٦	افط	افطّ	٤	٢٢	يعنى يعنل	يعنى يعمل
٤	١٧	بسماد	مساد	١٣٠	١٧	لا	لا			بيلايه	بيديه
١٠١	١١	الصدر فكشف	الصلوة فكشف	٤	١٦	فذهت	فذهب	١٦٧	١	بيض	ابيض
٤	١٤	ذالك	ذلك	١٣٣	٢١	باب	باحب	١٦٧	٣	روا ابن	رواه ابن
١٠٢	٩	اشال	شمال	١٣٤	١٥	بنى زهره	بنى زهرة	٤	٣	صبة	صهبة
١٠٣	١٤	لويلى	لم يل	١٣٥	١٢	رحس	رجس	٤	٥	حاتة	حنتمه
٤	١٨	ابى بكر	ابو بكر	١٣٥	٨	نسوها	نسوها	٤	٦	هسام	هشام
١٠٤	١٠	علانية	علانيته	١٣٨	١	والارض	وما فى الارض	١٦٨	٤	اناح	اناخ
٤	١٥	اكتسب فى الخير	اكتسب الخير فى الخير	١٤٠	٢٠	فسال لاما	فسال لما	١٦٠	١٩	خضور	حضور
١٠٦	١١	رعلية	رعيته	١٤٥	١٤	امايوما	انا يوما	١٦٩	٥	بخفر	بخفر
٤	١٥	امنو	آمنوا	٤	١٨	السند	اشد	١٦٩	١٨	صفوفكم	صفوفكم
١٠٧	١٢	كانو	كان	٤	٢٣	نشينا	نشبنا	١٧٠	١	بالداس	بالناس

صفحة	سطر	غلط	صحيح	سطر	صفحة	غلط	صحيح	سطر	صفحة	غلط	صحيح
١٧١	١٨	معى	حى	٦	١٩٢	مبالنى	سالنى	٣	٢٨٥	بنوغفارم	بنوغفار
١٧٢	١١	ابن شهما	ابن شهاب					٢	٢٨٧	فلم يخر	فلم يخرج
″	١٧	حدثنى	حدثنى					١	٢٨٨	يتيم	تيم
١٧٣	٢٣	عمر بن الخطاب	عمر بن الخطاب	٣	٢١٢	ادن	اذن	٨	٢٨٨	كتيت	كتبت
١٧٤	٤	نيقاضاه	يتقاضاه	٢٢	٢١٤	اجزه	اخبره	٨	٢٩٠	كشفوا	كشفوا
″	١١	البيت فضيت	البيت قضيت	١١	٢١٥	بمواعظة	بمواعظ	٩	″	يزيد	نريد
١٧٥	١٢	لى	الى	١٦	٢١٥	فريبا	قريبا	١٠	٢٩١	اتما	انتما
″	١٦	غانب	عانب	١٢	٢١٧	ركان	وكان	١٢	″	نبايعك	نبايعك
″	١٧	ميجلد	يجلد	٩	٢١٩	خظ	حظ	″	٢٩٢	ثلاثا	ثلاثة
١٧٦	١٩	شجره	لشجرة	٨	٢٢٤	لوقدر	لواقدر	٩	٢٩٥	الاسلام	الاسلام
١٧٧	١٣	الى	ابى	٨	″	انفعكما	انفعهما	١٧	″	هذا الاحاديث	هذه الاحاديث
١٧٧	١٤	الى	ابى	١	٢٢٥	وهلك	لوهلك	٤	٢٩٧	بعص	بعض
″	١٦	لايا كل مال	لايا كل مالا	٢٠	″	اعط	اعط	٢٢	″	باعثما هذا جبرئيل	باعثمان هذا جبرئيل
″	٢٠	الامن	الامر	٢	٢٢٦	نزفر	نزفن	١٣	٢٩٩	فصل	فضل
″	٢٣	اسعد	سعد	١١	٢٢٧	تدبى	تذبى	٢٣	″	لا لزمن	لا لزمن
١٧٩	١١	سليم	سليم	٧	٢٣٤	يجر انة	يجر انه	١١	٣٠٠	عليه ثم	عليه فردتم
١٨٠	٩	ابيه	ابيه	٢٠	″	الرحيم	رحيم	١٠	٣٠٤	حيى	حى
١٨١	٨	وابن	الدواوين	٧	٢٤٥	بعضهما	بغضهما	٥	٣٠٥	عبدالله عمرين	عبدالله عمرو بن
″	١١	عنمان	عثمان	١٧	٢٤٩	اردوانا	اروانا			العاص	العاص
″	١٤	يلتبس	يلتبس	١	٢٥٣	ايدار	الدار	١٢	″	انايارسول الله	يارسول الله
″	٢٢	بنى	ببنى	١٣	٢٥٤	النساى	النسائى	١٨	٣٠٩	بحنب	بجنب
١٨٣	١١	راتبعت	اتبعت	١١	٢٦١	نصيحة	نصيحة	١٢	٣١٠	نزل	لما نزل
″	١٧	فاجر	فاخبر	٢٠	٢٦٢	فتنة	الفتنة	١٩	٣١٠	اسيت	امسيت
″	٢١	معد	سعد	٢٣	٢٦٣	القرشيين	القرشيين	٢	٣١٢	بيعث	ببعث
١٨٤	١	حدر	حذر	٥	٢٦٦	ناوتركماني	ناوتركماني	١٥	″	سنن	سنن
″	٤	اشتقت	اشتقت	١٠	٢٧١	افرفوا	انصرفوا	٨	٣١٥	او الناس	والناس
″	١١	روجها	زوجها	٦	٢٧٧	غزوته	غزوة	١٣	″	مرادا	مرارا
″	١٨	بربليه	يربه	٢٣	٢٧٧	ذوالنورين	ذى النورين	١٩	″	حيبر	خيبر
١٨٥	١٧	شبانها	شبابها	١٣	٢٨٢	فى	من	٢١	″	تلهب طعن	تلهبا طعن
″	١٩	ربتت	ربت	٩	٢٩٤	خدله	خذله	٢٣	″	سعنى	سمنى
١٩٠	٢٠	المغيرة	الغيرة	١٩	″	تتبعوى	بتقوى	١٥	٣١٦	حوبجل	حول

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۱۶	۲۲	اظق	اطق	۳۳۵	۲۳	فمن یتقل	ممن یتخن	۳۶۹	۱۴	قال ابوالعلی	قال الواقدی
۳۱۸	۸	بیئر	بئر	″	۲۳	الحجارات	الحجازات	۳۶۹	۲۳	اکرمک	اکرمک
۳۲۱	۷	وقد	فقد	۳۳۶	۸	رفعه	دفعه	۳۷۰	۸	اجیبینا السم	اجیبینا اسم
۳۲۲	۲۱	یذلک	بذلک	۳۳۷	۲۳	فی المشد	فی المسند	۳۷۰	۱۸	انفقنا	انفقتنا
۳۲۳	۴	تولیّ	تولی	۳۳۹	۱۷	فبل	قبل	۳۷۱	۱۸	غذرة	غذرہ
۳۲۴	۳	رواها	رواهما	۳۴۱	۲۳	لاستکثرت	لاستکثرث	۳۷۲	۱۰	تسبت	تسب
۳۲۸	۱۳	فدجعت	قدجعت	″	″	ومما مسنی	ومما مسنی	۳۷۴	۲۰	ترکنی	ترکتنی
۳۳۰	۱۱	فعوتب	فعوتب	۳۴۳	۲۰	قالی	قالَ	۳۷۴	۱	نبی	نبی
″	۲۰	انحمل	انجمل	۳۴۴	۱۳	یقتل	یقتل	۳۷	۲۳	اصحابُ	اصحاگا
″	۲۲	بشئ	شئ	۳۴۵	۳۰	ابوقتادة	ابوقتادةُ	۳۷۶	۱۸	والمستلقر	والمستقل
۳۳۱	۴	یبیع سیقا	یبیع سیفا	۳۴۶	۲۱	ذوالخویصرة	ذوالخویصرةُ	۳۸۵	۱۲	اسق عبدالرحمن	اسق عن عبدالرحمن
″	۷	ایحث	ویحث	۳۴۹	۷	فلم یزل	فلم یزلا	۳۸۶	۱۷	اخلادم فزاک	احدارم فداک
۳۳۲	۱۸	کنامع	کنانفعل مع	۳۵	۱	روه الترمذی	رواه الترمذی	۳۸۶	۲۳	خفقال لبنی	فقال النبی
		ما فمه	ماقیمة	۳۵۲	۱۰	یوم حصرحین	یوم خیبر حین	۳۸۹ فصل ۸	۲۳	وعبدالرحمن	فصل والزبیر
۳۳۴	۲	التعل التخفیف	النعل التی تخصف	۳۵۷	۲	اغلی	اعلی	۳۹۰	۱۸	نستحی	نستحی
″	۸	یانبیه	یانبیء	″	۳	غلا	علا	۳۹۲	۱۴	ربی	ربیّ
″	۱۱	اغود	اعود	″	۲۰	من نبذ	فی نبذ	۳۹۴	۲	البخاری	البخاری والترمذی ونحوہ
″	۲۲	انواری	اتواری	۳۵۹	۸	عهد	اعهد	۳۹۴	۱۵	جاه	جاءه
۳۳۵	۱	غلیا	علیا	″	۱۶	بیذی	بیدی	۳۹۸	۳	البخاری	البخاری
″	۶	محن	بحسن	۳۶۰	۴	مواثیقا	مواثیقَ	۳۹۸	۳	رجل	رجلاً
″	۷	یقولو	یقول	″	۲۳	اضل	اصل	۳۹۸	۸	واسمعت	سمعت
″	۸	تفضوا	تنفضوا	۳۶۲	۱	ارخته	ارغفة	۳۹۸	۱۰	اریحاننای	ریحاننای
″	۸	الحم	اللحم	۳۶۲	۲	الغداء	الغذاء	۳۹۸	۱۳	بیده	بیده
″	۹	الصالة	الصلاة	۳۶۲	۴	نی	فی	۳۹۸	۲۳	انفًا	انفًا
″	۱۰	الذین	للذین	۳۶۲	۸	الی	لی	۳۹۹	۸	حتی مخرے	حتی مخرے
″	۱۷	فانی	فانی	۳۶۳	۱۲	بعت	بقیت	۳۹۹	۹	امثل	مثل
″	۱۸	یونی	یونی	۳۶۶	۱۹	ابی حجیفة	ابی جحیفة	۳۹۹	۲۰	حدیثی	حدیثی
″	۲۰	فیفضح	فیفتضح	۳۶۷	۱۷	الکوا الیشکر	الکواالیشکر	۴۰۴	۱	سمیتوه	سمیتموه
″	۲۲	والنسفطات	والسقطات	۳۶۸	۶،۵	ایاح وفاءهم	اباح وفاءهم	۴۰۵	۲۳	مخلة	مخلة
″	″	صاحب الثوب	صاحب الثوب	۳۶۹	۵	شریح	شریح	۴۰۶	۴	ترینی	یـ ـیبنی
″	۲۳	احق ایاها	احق بها	۳۶۹	۹	سعد ابن	سعد بن	۴۱۰	۲۱	قلادة	قلادةً

صفحہ	سطر	غلط	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴۲۴	۶	ویوذبنی مالناها	۴۲۵	۱۹	ابن زدع	ابن زرع
۴۱۲	۸	فیما بین	۴۲۶	۱۲	فاصت	فاقمت
۴۱۲	۲۲	بعدی احدھا	۴۲۶	۱۸	بجلیالی	بجلیابی
۴۱۲	۲۳	الی الارض	۴۲۶	۲۰	فوطی	فوطی
۴۱۳	۱۱	لاسامۃ	۴۲۷	۳	الفکنت ابی	الفکنت اذکر
۴۱۴	۴	اتی	۴۲۷	۷	الالیلا لی	الالیلاً الی
۴۱۴	۶	فصلے	۴۲۷	۲۲	نجبھا	یحبھا
۴۱۴	۷	فتبعتہ	۴۲۸	۴	ااستلبث	استلبث
۴۱۵	۵	اھدیۃ	۴۲۹	۴	تجاذل	تجادل
۴۱۶	۲۳	لتتبعوہ	۴۲۹	۱۱	فجسلت	فجلست
۴۱۷	۳	یقول	۴۲۹	۱۷	فسیبہ ناک	فسیبہ ناک
۴۱۷	۸	کماتریدہ	۴۳۰	۱	بقد	لقد
۴۱۷	۱۰	عثیما	۴۳۰	۶	فرالشی	فراشی
۴۱۷	۱۵	روی البخاری	۴۳۰	۱۴	شاۃ	شناء
۴۱۸	۱۰	وعاتقۃ			وعاتقہ	
۴۱۹	۱۴	واستنکتھا			واستنکتھا	
۴۱۹	۱۵	نساء ھا	۴۳۱	۵	زینب بنت جحش	زینب بنت جحش
۴۱۹	۲۲	ھاالشوع	۴۳۲	۲	کبر منھو	کبرہ منھم
۴۲۰	۵	اعتق فیہ			اعتق فیہ رقبۃ	
۴۲۱	۱۰	الی			آلی	
۴۲۱	۳	نشھرتان			لمشھرتان	
۴۲۱	۴	علیکم السلا			علیکم السلام	
۴۲۱	۶	رمالاً			مالا	
۴۲۱	۷				القرۃ الاولی فی شرح الرفین لابکون فی شرح	
۴۲۲	۱۳	یقول			الاذان ولاولین فی شرح	
۴۲۳	۲۳	الااجزتھا			یقولان	
۴۲۳	۳	یوتوالزکوۃ مانو			الا اجزتھا	
۴۲۴	۲	ان یکتمن			یوتون مانو	
۴۲۴	۵	انی خاف			ان لایکتمن	
۴۲۴	۱۸	زوجی			انی اخاف	

صحت نامہ کتاب تفریج الاحتباب فی مناقب الآل والاصحاب اردو

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴	۲۰	خنکی	خنکی کی
۵	۵	ماچودسری	چودھری
۵	۳	رہتے تھے	کرتے تھے
۳	۵	نہ بہتر	یہ بہتر ہی
۹	۲	الفا	الغار
۹	۶	میری	تیری
۱۲	۲۱	سے برابر	کی برابر
۱۳	۱	میں فرق	میں وہ فرق
۱۴	۱۶	مجھے چھڑانا چاہتے ہیں	میرے بخار چھوڑ دے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۸	۴	پکرئے	پکڑئے
۱۹	۱۹	عامہ عرب	عرب
۲۰	۲۰	الم المومنین	ام المومنین
۲۷	۱	اپڑا	آپڑا
۳۱	۱۵	حضور کو نماز	حضور نماز
"	۱۶	رمعہ	زمعہ
"	"	رہیں	میں
۳۲	۱	رمعہ	زمعہ
"	۱۰	چاہیئے میں	چاہیئے اتنے ہیں
"	۱۳	قدمی	قدمی
۳۳	۱۹	بھی	یہ
۳۵	۷	کردہ	گروہ
"	۱۱	عدہ عمدہ	عمدہ عمدہ
"	۲	کرتے ہیں	ہے۔
۳۷	۱۰	کہرے	کہڑے
		فرمایا آپنے ارشاد	فرمایا
۴۳	۴	اونہوں چو	اونہوں نے جو
۴۴	۱۹	جس	جن
۴۵	۱۶	بجیے	دیجیئے
۵۱	۱۶	تندرست تہا بیمار	تندرست تہا بیمار
"	۲۳	امام بنائیں	امام بناتی ہیں
۵۳	۵	ابن قتبہ	ابن قتیبہ
"	۶	ہوچکا ہوہی	ہوچکا ہے
۵۵	۱۲	ذکر کی	ذکر کرکے
"	۲۰	گوں	لوگوں
۵۶	۴	میں لے	میں نے
۵۷	۲	لی	کی
"	۱۰	ور	اور
۵۹	۲۱	مدینہ رجوع کی	مدینہ کیطرف رجوع کیا
"	"	"	رجوع کے۔
۶۰	۱۵	سیرہ	سیرۃ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۶۲	۱	ابو بکر کو	اپنے تئیں
″	۲	رکھتا ہوا ابن عساکر	رکھتا ہوا ابن عساکر ابو بکر کو
″	۲۰	نجا میں	دیکھوں ابن عساکر نہ جانیں
۶۷	۱	سہ غار	یہ غار
۶۸	۸	سندوں سے	سندوں سے
۷۲	۱۷	صالح	صالح
۸۳	۱۷	کسے	سے
۸۵	۵	حارت	حارث
۸۶	۱۳	بجیر سے	بجیر
″	۱۵	خدیجہ	خدیجہ
۸۷	۸	حنیفہ	حنفیہ
۸۹	۱۰	غنم	عتم
۹۰	۱	میری خاطر سے	کیا تم میری خاطر سے
″	۱۶	نام تھا	نام رکھا تھا
۹۴	۱۲	لے	کے
۹۵	۱۰	بیٹ	پیٹ
۹۷	۹	ابی الدنیا	ابن ابی الدنیا
۹۸	۲۳	لوگ کہتے	لوگوں نے کہا
۱۰۵	۶	مومن ہو جاتا	مومن اور
″	۱۴	کرس	کرس
″	۱۷	جائینگی	جانینگی
۱۰۷	۸	سند ابی مخلد	سند ابن ابی مخلد
۱۰۸	۱۶	کونہیں	کونچیں
۱۰۹	۲	سس	نہیں
۱۱۰	۱	اور حکم	اوس حکم
۱۱۱	۴	کہ اور ہم	کہ ہم
″	۸	پہلے	پہلے
۱۱۲	۱۴	بھیجیگا	بجھیگا
۱۱۵	۵	یرا	میرا
۱۱۶	۲	سعید	سعد
۱۱۸	۲۲	حبیبا اصد	عبیداللہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۱۹	۱۹	عددی	عدوی
۱۲۰	۲۳	جیسے کہی کہی	جیسے کہی
۱۳۱	۱۲	رسول اللہ سنے	رسول اللہ صلعم سے
۱۳۲	۱۶	بہرلی	بہرے
۱۳۵	۲	ہے	ہو
″	۱۲	بجز	بجز
۱۴۰	۹	پیٹتا	پیٹا
۱۴۱	۱۶	نین	مین
۱۴۲	۸	ہونیکی کیا وجہ	ہونیکی وجہ
″	۱۰	بین	مین
۱۴۳	۱۷	چاہتا ہے	چاہتا تہا
″	۱۹	چاہتا ہے	چاہتا تھا
۱۴۴	۷	عمر رضی اللہ عنہ جبیس	عمر رضی اللہ عنہ جبیس عمر رضی اللہ عنہ جبیس
″	۱۴	رہین	میں
″	۲۱	نے	سے
۱۴۵	۱۱	کاہیں	کاہن
″	۱۶	کاہیں	کاہن
″	۲۰	نامیدی	ناامیدی
″	۲۸	دونوں	دنوں
″	۲۹	دہڑے	نہ ٹہرے
۱۴۷	۱۷	واقعۃ	واقعہ
۱۵۵	۱	واتم	وانتم
۱۵۶	۳	للہد	لعد
۱۵۸	۱	ہم اپنے	ہم نے اپنے
″	۶	ماوسنے	بنایا اوسنے
۱۶۰	۱۱	مارے کرلے	جاری کردے
″	۱۳	ابل	ابل
۱۶۵	۹	لے	نے
۱۶۶	۵	حلیمہ	حلیہ
″	″	ابوذرہ	ابوذر غفاری ہے
۱۶۷	۲	نولیں	نوکیں

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۶۷	۱۴	ہوئی	ہوئیں
۱۶۸	۶	پہل	پہل
″	۷	کرنیوا ہوں	کرنیوالا ہوں
″	۸	ہواتا	ہوا تھا
″	۲	ارذی	ازدی
۱۷۱	۱۰	لیا	لیکر
″	۲۲	بناجاون	بناجاؤں
۱۷۲	۲۳	پاس	پاس
۱۷۳	۲۲	لکہا گیا	لکہی گئی
۱۷۵	۹	دروازوں	دروازوں
″	۱۶	رجبٹ	رجبٹ
۱۷۹	۱۷	لبس	لپس
۱۸۰	۱	ابو البجری	ابو البختری
۱۸۱	۹	چھ	کچھ
″	۱۳	درتا ہوں	ڈرتا ہوں
۱۸۳	۱۰	دیتا	دیتا تھا
۱۸۸	۶	حصرت	حضرت
۱۹۱	۱۰	ندیہ	فدیہ
۱۹۴	۸	دری	درے
۱۹۶	۱۴	ہے	ملے
۱۹۸	۱۲	لعے	لعینے
″	۱۳	رسیاں	رسیاں
۱۹۹	۲۱	کیا	کہا
۲۰۱	۱	میں ہیں اپنی	میں اپنی
۲۰۴	۲۱	ماڑکر	مارکر
۲۰۵	۲۳	دوبنی	ڈوبنے
۲۰۸	۱۱	زیدبن اسلم	زیدبن اسلم
۲۱۰	۹	بلالے	بلانے
۲۱۱	۱۷	الاخبار	الاحبار
۲۱۳	۱۶	مذہبیں	اند ہیں
۲۱۶	۱۲	کہ جو	کہ جو

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۲۰	۲۰	رلونا	رُولانا	۳۰۳	۱۰	آیۃ	آیتیں	۳۵۲	۶	بسانا ماں اوکی	بسانا اوکی
۲۲۶	۱	فرمایوہ	فرمایا وہ	″	۱۱	پائی	پائیں	″	۱۱	لالا	ڈالا
″	۲	ابوبکروکر	ابوبکر اور	۳۰۵	۳	عبداللہ سے عمرو	عبداللہ عمرو	۳۵۳	۹	وہ درشخص	وہ شخص
″	۲۱	پہلنے	پہلے	۳۰۷	۶	لروان	لڑوں	″	۱۹	پہوہے	پہونچے
۲۲۹	۴	لے	لئے	۳۰۹	۳	صنانجی	صناجی	۳۵۴	۱۱	لپس	ہیں
۲۳۰	۱۰	کشت کار	کشت کاری	۳۲۲	۱۱	لچا ہتے ہو	چاہتے ہو	″	″	ادرج	اذرج
″	۲۰	چڑھا	چرواہا	۳۲۷	۱۱	گڈہوں	گدہوں	″	۱۶	مرورا	حرورا
۲۴۱	۲۱	بھیر	پھیر	″	۱۸	اوڑہیال	اوڑ سیاں	″	۲۰	لوگوں سے ہوئے	لوگوں سے متعرض ہوئے
۲۴۲	۱۸	یادوڈول	یادوڈول۔	۳۲۸	۱۴	نتاہی	ملتا ہے	۳۵۵	۳	روپیہ کلاآ کرکے	فریب کرکے
۲۴۳	۸	ابوبکر عمر	ابوبکر وعمر	۳۲۹	۱۶	رہے تہے	پہر رہے تہے	″	۴	مقرر رکیا	مقرر کیا
۲۵۰	۱۵	کھیل	سہیل	″	۱۹	آپ مجھے	آپکے ہاتھ مجھے	″	۷	ماش	پاس
۲۵۴	۲۳	یہ حدیث حسن	ہیں حدیث حسن	″	۲۰	بہیجنا	بیچنا	۳۵۶	۸	کہل گئی	کہیل گیا
۲۵۶	۴	لشکر سامان	لشکر کا سامان	″	۲	مجھنے	مجھسے	۳۵۷	۱۵	ایر	ابر
″	۱۴	فر	دو	۳۳۱	۹	مسکین	مسکینیں	۳۵۸	۸	آنداں ہے	آنا رسال ہے
۲۷۵	۱	ایمان	ایمان	۳۳۲	۲	مکتی	کمتی	″	۹	کرئی	کوئی
″	۵	بازد	بازو	۳۳۳	۱۲	مقامہ	مقامہ	″	۲۱	امامت	امامت
″	۵	جنکی	جسکی	۳۳۴	۲۰	ہے	ہیں	۳۵۹	۱۲	مل گیا	عمل کیا
۲۷۶	۴	بنی	اپنی	۳۳۶	۱۰	نہوو	نہو	″	۲۲	نکال کیا	نکال لیا
″	۱۰	حود	خود	″	۱۱	گذرا	گذرہوا	۳۶۰	۲۰	او سے	وسکا
۲۸۰	۱۹	تمہادے	تمہارے	۳۳۹	۱۷	جنگلہ ن	جنگلیوں	۳۶۱	۷	بچا لے	بچانے
۲۸۱	۱۳	گئی گئی	گئے گئے	۳۴۲	۸	بیٹ	پیٹ	۳۶۲	۴	سب	سب نے
۲۸۲	۲۱	علا عثمان	علاوہ عثمان	″	۱۰	جانی	جانا	″	۸	لی	نے
۲۸۵	۱۹	دلوو	دلوا کو	۳۴۵	۲	تجہی سے	تجھے گم کرے	۳۶۷	۵	مس	ہیں
۲۸۸	۲۳	اورحط	اور خط	۳۴۶	۱۱	اعلی	علی	″	۱۶	بشکری	لشکری
۲۹۰	۳	ہیوا	ہوا	۳۴۸	۲	یا نوآٹھ برسکی عمر کی تہی	یا نو آٹھ برس کی عمر تہی	″	۲۱	فرمایا میں تہارے	فرمایا میں تمہارے
۲۹۱	۱۳	سوپنا	سونپنا	″	۱۷	جنگو ں آثار	جنگو نمیں آثار	۳۶۸	۲۵	من اہلیا	من اہلہا
۲۹۴	۳	خش	خشن	″	۱۸	اصلع سے سر	اصلع یعنے سر	۳۶۹	۳	لئے	کئے
۲۹۵	۳	ابوخلاہ	ابوخلدہ	۳۴۹		اوکہیر کر	اوکھیڑ کر	″	۱۳	وعبداللہ	عبداللہ
۲۹۷	۱۰	خود کرکیا	خوف کیا	″	۷	ہنے آہ کوہی ملکر	ہم آٹھ آدمی ملکر	″	۲۲	السی	ایسی
″	۱۲	سکیتے	سکتے	″	۱۸	ارسکا	اوسکا	″	۲۳	نہیں ہے	ہے
۳۰۰	۵	مشہو	مشہور	۳۵۱	۸	مقاتہ اوادرلڑا	فقاہت لڑائی	۳۷۱	۱۱	سر پر دہرے	سر پر دہرے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۷۱	۱۸	ثو	تو
″	۱۶	رہی	رسی
۳۹۱	۲	ملے	نلے
″	۲۳	بہلانونے مجھے مشقت میں گرفتار اور جو تجھے کیا جاوے	
۳۹۵	۱۰	فنیقاع	فینقاع
۴۰۰	۹	اور وروہ	اور وہ
۴۰۳	۱۵	منبر	منبر
۴۰۴	۱۳	اوز	اور
۴۰۴	۱۶	لیں	لیس
۴۰۹	۱۳	جال چلن	چال چلن
۴۱۱	۱۹	ہے	ہیں-
۴۱۲	۳	فخر سے زوایت	مخرمہ سے روایت
″	۱۶	سسی ہے	رسی ہے
″	۲۰	ہرگز منوگے	ہرگز نہ ہوگی
″	۲۱	رہ ایت	روایت
۴۱۴	۲۱	سووہ	سودہ
۴۱۵	۱۲	لو	تو
۴۱۷	۱	یاعالت	یاعائشہ
″	۵	ابن عدا	ابن غدا
″	۱۳	اپنی پہر	آپنے پہر
″	۱۵	بیں	میں
″	۱۹	جھوڑ	چھوڑکر
۴۱۸	۳	ہیلسلونکے	ہمجولیونکی
۴۱۹	۱۵	حضرت نے	حضرت
۴۲۰	۱۹	تصیبہ	نصیبہ
″	۲۲	بیٹی اور	بیٹی
۴۲۱	۶	پاں	پاس
″	۲۲	سر ہوا	سیر ہوکر
۴۲۲	۱۱	ز ہیں	رہیں
۴۲۲	۱۶	المحسنات	للمحسنات
۴۲۴	۱۲	شیر بن جاتا ہے	شیر بچا تا ہے
۴۲۷	۷	نہ تھی او	نہ تھی
۴۲۷	۱۳	پاخانہ نے نہ بنا	پاخانے نہ بنا
″	۸	شہ ت	شدت
″	۱۹	بہائی	بہالے
۴۲۸	۱۲	دیکھیتا	دیکھتی
″	۱۴	گہرگا	گہرکا
۴۲۹	۵	اس	اوس
″	۹	ہس	پاس
″	۱۰	اوسا یکدن	اور ایکدن
″	۲۳	لی تا ہے	کرتا ہے-
۴۳۰	۳۳	ولایائل اداالوالفضل	ولایائل اولوالفضل
۴۳۱	۸	رہتی تہی	رکہتی تھی
۴۳۱	۱۰	جمنہ	حمنہ
″	۱۲	شعد بن عمر	سعد بن عمر
″	۲۸	نخوم	لحوم
۴۳۲		راب	رب

تمام شد:

تقریظات

تقریظ فاضل متبحر عالم عدیم المثیل جناب مولوی ابو محمد عبدالحق صاحب مصنف تفسیر حقانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اما بعد

فانی اجلت قداح النظر فی ھذا الکتاب (فوجدتہ بحرا ذاخرا فی مناقب الآل والاصحاب :: للہ المصنف عیث افاد فاجاد واورد فی کتابہ الاثار القویۃ والاحادیث الصحیحۃ الاسناد ولعمری فی ھذا الزمان مثل ھذا الکتاب کبریت احمر حیث شاع الفساد فی البلاد :: اندرس المدارس وانھدام المساجد :: وخربت الدیار وانتفت المآثر والمساجد :: وشاع الالحاد فی البلاد :: وغلب المتنصر علی العباد فیا حبذا علی زمان کان انوار الایمان فیہ ظاھرۃ :: وبحج الاسلام علی الدوام باھرۃ :: واحداق الفسق والفجور ساھرۃ :: وایدی المسلمین علی اعداء الدین قاھرۃ :: ھیھات ھیھات لما تعدون :: والی اللہ المشتکی من رب المنون اللھم اصلح شاننا وافتح بالحق بیننا وبین اخواننا :: فمنک الرجاء والیک ترفع ایدی الدعاء آمین آمین بحرمۃ النبی الامین

کتبہ ابو محمد عبدالحق

تقریظ

ریحتہ قلم ندرت رقم فدائی ائمہ اطہار تولائی اصحاب کبار زائر نسرہ شکار راجی رحمت ذوالمنن حکیم سید محمد حسن صاحب حسن خلف حکیم سید منور علی خاں شفتہ دہلوی مقیم ریاست الور

جیسے طعام بے نمک۔ آنکھ بے نور۔ کشت بے آب۔ سبزہ بے بارش۔ کتاب بے شیرازہ۔ پھول بے خوشبو۔ قرآن بے اعراب معشوق بے پیرایہ۔ رات بے چاند مستورہ بے حجاب۔ ملک بے سیاست شجاع بے سلاح۔ درخت بے ثمر شعر بے نظم۔ طبیب بے تجربہ۔ عالم بے عمل۔ جہاد بے امام۔ باغ بے باغبان۔ رعیت بے بادشاہ۔ شہر بے حصار۔ عشق بے قلق۔ دودہ بے ولد۔ آئینہ بے جلا۔ خانہ بے چراغ۔ قلب بے تعلق۔ زیست بے صحت۔ زناشوئی بے موانست۔ عبادت بے عبودیت بے مزہ ناقص بُری معلوم ہوتی ہے۔ اسی طرح ہر فرد کلمہ گو مقر اسلام بے حُب اہلبیت عظام و بے محبت صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی چاشنی ایمان سے بے لطف خسر الدنیا والآخرہ رہتا ہے باطن کی صفائی قلوب کا تزکیہ نفوس کی تہذیب اسلام کی تکمیل۔ ایمان کی رونق۔ شریعت کی تقویت طریقت کا مدار حقیقت کا منحصر علیہ کیا ہے۔ حضرت سرور عالم کے اصحاب کبار اور عترت اطہار کا کمال عقیدت و ارادت سے دوست رکھنا ارتقائے مدارج علیا اور استعلاء مراتب عظمیٰ انہیں حضرات کی تعظیم پر وابستہ ہے اور استحقاق خلود جنات النعیم اور حصول رضائی رب رحیم انہیں ذوات اخیار و ابرار کی تکریم و تبجیل پر منحصر منزل مقصود کا خضر۔ پے رہبر۔ تجر اسلام کا خوش ذائقہ ثمر۔ رہروے عقبیٰ کا توشہ کافی۔ سالکان مسالک نجات کا زاد وافی۔ کحل الجواہر جلاء عیون طالبان مزید نور ھدایت۔ سند دوام معافی جاگیر قصور جنت۔ سہام نوائر دوزخی کی سپر آب پاش شرر سعیر و سقر۔ گران کن پلۂ حسنات۔ سرمنشار خیرات مُبرات متمم فضائل اعمال۔ مکمل محاسن افعال کیا ہی حُب اہلبیت مہدیین اور تولائے خلفائے راشدین۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ اگرچہ تعظیم ان حضرات ائمہ دین مبین اور قدوہ ابرار شرع متین باپ دادا کی دیکھا دیکھی اور بزرگوں کی تقلید و پیروی کے طور پر کرتے ہیں مگر جس حال میں کہ ان ذوات قدسی صفات کی خوبیاں اور فضیلتیں آیات کلام رب اکبر اور احادیث حضرت خیر البشر اور حالات مفصلہ کتب سیر سے شرح و بسط کے ساتھ مومنین کی دیکھنے اور سننے میں آتی ہیں تو ازدیاد محبت کا باعث اور معرفت پایہ عظمت اور استحکام بنیان عقیدت کا سبب ہوتے ہیں لیکن یہ امر کمال مادہ علمی پر موقوف ہے اور اکثر افراد اہل اسلام اس سے بے بہرہ اسلئے بمراد افاضہ عام مومنین و زمرہ مسلمین عامل باعمل نحریر فقید المثل مولوی محمد عبد اللہ بن مولانا عبد العلی القریشی الہاشمی نے بجد و جہد تمام وسعی مالا کلام حضرات خلفائے راشدین اور اہلبیت حضرت سید المرسلین کے مناقب و فضائل کے باب میں جس قدر حدیثیں صحاح وغیرہ کتب احادیث میں مروی ہیں اور کلام الٰہی میں جو آیات بینات انکے اظہار کرامت و عظمت میں نازل ہوئیں ان

کتب سیر میں جو متفرق حالات ان حضرات کے درج ہیں اون سبکو اپنے اپنے مقام سے التقاط اور اپنے اپنے محل سے انتخاب کرکے بہیئت مجموعی ایک کتاب مکمل کی اور نام اوسکا (تفریح الاحباب) فی (مناقب الآل والاصحاب) رکھا۔ روایات صحیحہ معتبرہ اور تحریر ثقات کی حوالہ سے ان بزرگان دین کی ابتدا سے انتہا تک حالات ایسے بیان شافی کے ساتھ سلسلہ وار ضبط کیئے ہیں کہ خوبیاں اونکی اہل نظر کے دیکھنے پر منحصر ہیں اللہ تعالی اس مؤلف کو مغفور اور اوسکے سعی کو مشکور فرماوے مگر یہ کتاب چونکہ زبان عربی میں لکھے گئے ہے جس کا جاننے والا فی ہزار ایک بھی نہیں ملتا۔ اسلیئے عالم فرید العصر فاضل وحید الدہر مروج ملت بیضا حضرت سید الانام متبوع خاص عام خیر اندیش کافہ اہل اسلام جناب مولانا رحیم بخش صاحب نے فیض عام کی نظر اور افادہ عام کی غرض سے روزمرہ زبان اردو میں حامل المتن اس کتاب کا ترجمہ فرماکر اذخار ثواب دارین اور استحقاق حصول اجر عظیم پیدا کیا اور سب سے بڑھکر ہوا خواہ برادران اسلام مصدر فیض انام جامع الحسنات باذل الخیرات مرزا منشی عبد الغفار بیگ صاحب مہتمم اکمل المطابع دھلی کا تہ دل سے شکر ادا کرنا واجب ہے۔ جنکی ہمت والا نہمت اس مجموعہ کرامت کا باعث اشاعت ہوئی اور اس نخلستان جلالت صوری و معنوی کی رطب جنی کا اذن عام ہوا۔

اللہ تعالی اس کتاب فائض البرکات کے مؤلف اور مترجم اور تمامی ساعیان طبع و اشاعت کو جزاے خیر دے۔ اور محرر تقریظ حسن بیچارہ درماندہ کو ہوا دکا بتصدق ائمہ اطہار و اصحاب کبار کے خاتمہ بخیر فرماوے۔ آمین ثم آمین بحق

قطعہ تاریخ

طبع زاد شاعر شیریں مقال سخنور بازل خیال فدای راہ ولاے اصحاب رسول نوآموز تذکار اہل بتول ناظم سخنور راجی شفقت حضرت خیر البشر جناب حکیم محمد عمر صاحب فصیح۔ خلف الصدق حضرت حکیم محمد یحیی بیگ صاحب نبیرہ حکیم مرزا نجم الدین شاہجہان آبادی مقیم ملازم راجہ رامپور

مکمل عجب نسخۂ خیر گشتہ	در احوال اصحاب و آل پیمبر
بیان بزرگی ہر یک چہ روشن	ز روئے حدیث است و آیات بنگر
دراں جملہ از چار یاراں بہ بینی	کہ عظمت چہ دارند اللہ اکبر
پئے عاشق اہلبیت و صحابا	چہ شافی بیان است و وافی سراسر
خوشا روح پرور مضامین نسخہ	کہ از طیب ذکر است جانہا معطر
چو فکرت نمودم پئے سال طبعش	شنیدم ز ہاتف نوائے چہ خوشتر
فصیحا بیابی سر جہد از دل	نجواں ذکر اصحاب و آل مطہر

قطعہ تاریخ از شاعر شیریں کلام مشہور خاص و عام بلیغ و فصیح ڈاکٹر محمد اسمعیل خانصاحب ذبیح

مرتب ساختند اکنوں کتابے	چناں اعجاز کاراں محمد
کہ در ہر لفظ او صد ہا صوابے	برائے دوستداراں محمد
نوشتم سال طبعش لاجوابے	کہ ذکر آل و یاراں محمد

تمت تمام شد

۲۹۷۶۹۱
م - ت
آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں فی آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔